اس بارگران کے اوٹہانے سے انکار کیا مگر انسان نے باوجود اس ضعف وعجز کے اوسکا
اوٹہانا منظور کرلیا انّا عرضنا الامانة علی السّمٰوات والارض والجبال فابین
ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلومًا جہولًا ٥

آسمان بار امانت نتوانست کشید | قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

لکن پہر اکثر لوگون نے اوس بوجہ کو اپنی پشت سے گرادیا اور بوجہ سخت گرانی دبار کے
اوسکو اوٹہانہ سکے دنیا کے ہمنشین مثل چوپایون کے ہوگئے نہ اپنے ایجاد کرنے والے کو
پہچانا اور نہ اوسکا کوئی حق اپنے اوپر جانا اور نہ یہ سمجہے کہ ہم اس خاکدان فنا مین کیون
بہیجے گئے ہین یہ تو اوس دار القرار کا ایک گزرگاہ ہے پس بس اور نہ یہ معلوم کیا کہ ہمارا
قیام اس مسافرخانہ مین بہت کم ہے اور ہمکو جلد یہان سے طرف آخرت کے جانا ہے حرص نے
اونکو اپنا مملوک کرلیا اور ردائی عقل اونسے غائب ہوگیا یہ طول امل کے دہوکے مین آگئے
اور اونکے دلون پر سوء عمل کا زنگ جمگیا اب ساری ہمت انکی یہی حاصل کرنا لذات دنیا و شہوات
نفوس کا ہے جسطرح ہاتہہ آئے لینا چاہیئے اور جسجگہہ سے ملے چہوڑنا نہ چاہیئے یہ اسی دنیا
کی ظاہر زندگی کو زندگی جانتے ہین اور حیات آخرت سے بالکل غافل ہین اوسکو کچہہ نہین
پہچانتے تو جسطرح یہ اللہ کو بہول گئے اوسیطرح اللہ نے بہی اونکو بہلا دیا ہے یہ خدا کے
فاسق نافرمان ہین اور غلبۂ جہل سے خدام شیطان ایسے شخص کی غفلت سے بڑا تعجب آتا
ہے کہ جسکے لحظات معدود ہون اور ہر سانس بادسکی ایک نے قیمت چیز ہو جو ہاتہہ سے
جاکر پہر قابو مین نہین آتی ہے جب اوسکو موت آئیگی تو ویرانی تن اور فراق لذت سے
نہایت درجہ کا قلق اوسکو دامنگیر حال ہوگا آپ اگر اتفاقًا کسی کو اس بات کا خطرہ بہی
آجاتا ہے کہ وہ کس کام کے لئے بنایا گیا تہا اور اب وہ کس شغل مین گرفتار ہے تو وہ اس

حلے کو اعتماد عفو پر ڈالدیتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ غفور رحیم ہے گویا اوسکو اس امر کی کچھ خبر ہی
نہین ہے کہ اللہ کا عقاب ایک عذاب الیم ہے ہان جو لوگ کہ توفیق یافتہ ہین وہ جان چکے
ہین کہ ہم کون ہین اور کس لیئے پیدا ہوئے ہین انہون نے جو سر اوٹھایا تو یہ دیکھا کہ سب سے
بڑا غبن یہی ہے کہ ایسی چیز کو کہ جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے سُنا اور نہ
کسی دلپر اوسکا خطرہ گذرا اور ابد الآباد تک بلا زوال رہیگی اور کبھی ختم نہو چکیگی عوض ایک
ذراسی زیست کے جو کہ خواب و سراب ہے اور آلودۂ غصہ و اندوہ و تپ و تاب کہ اگر یہان
ذراسا ہنستا ہے تو مدت تک روتا ہے اور اگر ایک دن خوش ہوتا ہے تو مہینون غمگین رہتا ہے
فروخت کردے اوس نادان کے حال پر نہایت افسوس و حسرت ہے کہ جو صورت حلیم مین
دیوانہ ہو کر خلاف عقلمند مین نظر آتا ہے کیونکہ اوسنے ایک حظ فانی خسیس کو ایک حظ باقی
نفیس پر اختیار کیا ہے اور وہ جنت کہ جسکا عرض برابر ارض و سموات کے ہے اوسکو
عوض مین ایک قیدخانہ اصحاب آفات و بلیات کے بیچ ڈالا ہے وہ پاکیزہ گھر جنکے نیچے
نہرین جاری ہین اونکو عوض مین ایک اصطبل خراب کے دیدیا ہے وہ کنواری عورتین جو
ہم عمر اور پیار دلاتی ہین گویا کہ یاقوت و مرجان ہین اونکو عوض مین بُری کیسی بُری بدخلق
عورتون کے جو زنا کرتی پھرتی ہین مول لیا ہے وہ حورین دلربا جو موتیون کے خیمون کے
اندر رہونگی اونکے بدل مین ان ناپاک عورتون کو جو گرفتار استقام و او ناس رہتی ہین اختیار
کیا ہے وہ نہرین شراب کی جسکا مزہ پینے والون کو ملے اونکے عوض مین اس شراب نجس کو
جو کہ عقل کھو دے اور دنیا و دین کو بگاڑ دے پسند کیا ہے اور وہ اس لذت کو کہ جو دیدار عزیز
رحیم سے ملتی اوسکے مقابلہ مین ایک نظارۂ فانی کو اختیار کیا ہے اور عوض مین سماع خطاب حق
کے سماع غنا و مزامیر و الحان کو رد کر لیا ہے زبرجد و یاقوت و موتیون کی منبر پر بیٹھنے کے بدل مین

مجالس فسق وفجور کو خریدکیا ہے بالجملہ یہ نہین فاحش جو اس لین دین مین ہوا ہے اسکا ظہور دن قیامت ونشور کے ہوگا ۵

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت		کہ باکہ باختۂ عشق در شب دیجور		

یعنی جبکہ پرہیزگار لوگ طرف رحمت رحمٰن کے بلائے جائینگے اور بعض طرف جہنم کے ہانکے جائینگے اور منادی سامنے گراہون کے یون ندا کریگا کہ اے اہل موقف اب تم معلوم کرلو کہ بندون مین کون مکرم ومعزز ہے جو لوگ ان رفتار سے پیچھے رہگئے وہ اگر اوس اکرام وانعام کا خیال کرین جو کہ اونکے لئے مہیا وذخیرہ کیا گیا ہے تو جانین لیکن انہون نے کیسا عمدہ سرمایہ برباد کردیا اور خود بھی ایک متاع سقط ہوگئے اور قوم ایک ایسی ملک کبیر کی مالک بنگئی جسکو زوال نہین ہے اور ایک ایسے نعیم مقیم مین جارہی جو کہ جوار کبیر متعال ہے وہ بہشت کے چمنون مین گلگشت کررہے ہین اور سہریون کے اندر تختون پر بیٹھے ہین اور ریسے فرشون پر جنکا استر استبرق ہے تکیہ لگائے ہوئے ہین اور حور عین سے تنعم کررہے ہین ولدان مخلدین اونکے اردگرد پھرتے ہین اور درساغر شراب طہور سے بھرا ہر طرح کا میوہ اور چڑیون کا گوشت خاطر خواہ میسر ہے حورین موتیونکی طرح کی پاس مین یہ جزا ہے اونکے اعمال نیک کی چاندی سونے کے برتن آتے جاتے ہین نفس مشتہی ہے آنکھ متلذذ ہے اور وہ جنت مین مخلد ہین پس جب اس حالت کو وہ خیال کریگا تو اپنی کسادبازاری پر پشیمان ہوگا تعجب ہے کہ طالب جنت کسطرح سو رہا ہے اور اوسکا دل حور عین کے مہر دینے پر ساحت نہین کرتا یہ سارے اخبار اوسنے سن لئے ہین پھر کیونکر اوس کو یہانکا عیش پسند آتا ہے اور ہر دن معانقۂ ابکار جنان کے کیطرح وہ خنک چشم ہوگیا ہے

نعمی علی جنات عدن فانما	۔	منازلک الاولی وفیہا المخیم		

ولکما تشتہی انفسکم ولکم فیہا ما تدعون | نزلا من غفور رحیم

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہین اللہ نے وصف اہل جنت کا دنیا مین یہ کیا ہے کہ وہ خوف وحزن وبکا وشفقت رکہتے ہین اسکو بعد اسکے دخول جنت کا نصیب ہوگا اور ان کا نعیم وسرور وفرح ملیگا پہر یہ آیت پڑہی انا کنا قبل فی اہلنا مشفقین فمن اللہ علینا ووقانا عذاب السموم اور اہل نار کا یہ وصف کیا ہے کہ وہ دنیا مین سرور وضاحک ومتفکہ رہتے ہین کما قال تعالی انہ کان فی اہلہ مسرورا الخ پہر اللہ نے فرمایا کہ بعض جنان افضل ہین بعض سے ولمن خاف مقام ربہ جنتان پہر فرمایا ومن دونہما جنتان فاللہ یرزقنا الموت علی الایمان لندخل بفضلہ شیئا من ہذہ الجنان واللہ علی کل شئ قدیر وبالاجابۃ جدیر

باب اول

اسمین کئی فصلین ہین

فصل اول جنت اسدم موجود ہے

سارے صحابہ وتابعین وتبع تابعین واہل سنت وحدیث وفقہاء اسلام واہل تصوف وزہد وارباب علم ودین کا قدیما وحدیثا یہی اعتقاد ہے کہ جنت پیدا ہوچکی ہے یہ عقیدہ کتاب وسنت سے ثابت ہے اور سارے انبیاء ورسل ہے از اول تا آخر یہ بات بالضرورۃ معلوم ہے سب پیغمبرون نے اپنی امتون کو یہی خبر دی ہے کہ بہشت فی الحال موجود ہے یہانتک کہ قدریہ ومعتزلہ نکلے اونہون نے وجود جنت کا فی الحال انکار کیا اور کہا کہ اللہ تعالی جنت کو دن قیامت کے پیدا کرے گا سو یہ بات برخلاف تصریح قرآن وحدیث کے

اللہ نے کہا ہے عندها جنة المأوىٰ یعنی سدرۃ المنتہیٰ کے پاس جنت موجود ہے اور حدیث
انس میں آیا ہے کہ شب معراج میں حضرت اندر جنت کے گئے اور وہان موتیون کے گنبد دیکھے
خاک اوسکی مشک تھی رواہ الشیخان اور حدیث ابن عمر میں آیا ہے کہ مردے پر صبح و شام
جگہہ اوسکی جنت و نار سے عرض کیجاتی ہے رواہ الشیخان اور حدیث براء میں آیا ہے کہ ایک
منادی آسمان پر سے ندا کرتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا اسکے لیے جنت سے فرش
بچھاؤ اسکو جنت کا لباس پہناؤ اور اسکے لیے ایک دروازہ طرف جنت کے کھولدو چنانچہ
پھر اوسکو جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے رواہ احمد والحاکم وابن حبان حدیث ابن مالک
مین بیان مین نماز کے آیا ہے کہ مینے جنت و نار کو دیکھا رواہ مسلم کعب بن مالک
کا لفظ رفعًا یہ ہے مسلمان کی جان ایک پرندہ ہے جنت کے درخت مین چرتا ہے یہانتک کہ
پھیرے اوسکو اللہ طرف اوسکے بدن کے دن قیامت کو رواہ فی الموطا والسنن یہ دلیل
صریح ہے اس باب مین کہ روح مومن کی قیامت سے پہلے جنت مین جاتی ہے اسیطرح
وہ حدیث کہ روحین شہیدون کی سبز پرندون کے حوصلے مین ہین جنت کے میوے کھاتی ہین
رواہ اهل السنن وصححه الترمذی اور حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے کہ جب اللہ نے
جنت و دوزخ کو پیدا کیا تھا تو جبریل علیہ السلام کو بھیجا کہ جاکر وہان کا حال دیکھکر عرض کرین
الحدیث رواہ مسلم ولاحمد واهل السنن دوسرا لفظ انکا رفعًا یہ ہے کہ جنت پردے مین
مکروہات کے ہے اور دوزخ پردے مین شہوات کے رواہ الشیخان اور حدیث ابوسعید خدری
مین اختصام جنت و نار کا قصہ آیا ہے رواہ الشیخان اس باب مین بہت احادیث صحیحہ
آئی ہین سب دلیل ہین وجود جنت و نار پر فی الحال وللہ الحمد اللہ نے جنت کا وصف قرآن مین
بہت جگہہ کیا ہے زیادہ تر سورۂ واقعہ و رحمن و ہل اتاک حدیث الغاشیہ و سورۂ انسان مین

اورحضرت نے احادیث مین تعریف اہل جنت کی بیان کی ہے ایک روایت مین آیا ہے کہ جب
سورۂ دہر نازل ہوئی اورحضرت نے اوسکو پڑہا ایک کالا آدمی آپکے پاس بیٹھا تھا اوس نے
وصف جنت کا سنکر ایک چیخ ماری اوسکا دم نکل گیا حضرت نے فرمایا اخرج نفس صاحبکم الشوق
الی الجنۃ ذکرہ القرطبی شعرانی کہتے ہین فتاملوا ایھا الاخوان فیما وصف اللہ
تعالی لکم فی کتابہ من نعیم الجنان واکثروا من الاعمال الصالحۃ فان
لکل مامور بہ عمل درجۃ فی نعیم الجنۃ لاینال ذلک النعیم الابعمل ذلک
الامر واللہ یتولی ہداکم وہو یتولی الصالحین +

فصل دوم

جس جنت مین آدم علیہ السلام بسائے گئے تہے پہر وہان نکالے گئے وہ جنت خلد تہی یا کوئی
اور جنت روے زمین پر + اسمین بڑا اختلاف ہے ہر طرف ایک جم غفیر گیا ہے دلائل فریقین کے
قرآن وحدیث سے بہت ہین ذکر ان دلیلون کا تفصیلوار مع کیفیت استدلال کے حافظ
ابن القیم نے کتاب حادی الارواح مین لکہا ہے راجح یہ ہے کہ اس مسئلہ مین توقف
کرے اور اللہ کے علم پر چہوڑ دے ایمان اجمالی اسجگہہ کفایت کرتا ہے بعض اولیاء
کو یہ کشف ہوا تہا کہ آبادی سے پرے شمال ملک ہند کی طرف ایک زمین وسیع چمنستان
ہے اوسمین ایک ایسی مخلوق نوجوان ہے کہ کبہی بوڑہی نہین ہوتی اور نہ اونکے
کپڑے پرانے ہوتے ہین ایک عالم مرد وعورت حسین کا اور ایک باغستان فواکہ
و شمار کا ہے اون باغون مین نہرین جاری ہین وہ لوگ ولادت و موت کو نہین جانتے
بالجملہ نمونہ ہے جنت موعود کا واللہ اعلم +

فصل ۳

جنت ونار کے لئے دروازے ہین + اللہ نے کہا ہے وسیق الذین اتقوا ربھم الی
الجنۃ زمرا حتی اذا جاؤھا وفتحت ابوابھا وقال لھم خزنتھا سلام علیکم
طبتم فادخلوھا خالدین اور صفت نار مین فرمایا ہے حتی اذا جاؤھا فتحت ابوابھا
اس سے ثابت ہوا کہ مکان جنت ومکان نار کے دروازے ہین اور فرمایا جنت عدن
مفتحۃ لھم الابواب معلوم ہوا کہ یہ دروازے کھلے ہونگے اور دوزخ کے دروازے
بند کردیئے جائینگے انھا علیھم مؤصدۃ رہی گنتی ابواب جنت کی تو حدیث سہل بن سعد
مین فرمایا ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہین انمین سے ایک ریّان ہے جسمین سوائے روزہ
دار کے اور کوئی نجائیگا رواہ الشیخان قرطبی نے کہا وکذلک ینبغی القول فی
سائر ابواب الجنۃ الخاصۃ باصحاب الاعمال انتھی دوسرا دروازہ توبہ کا ہے
جو شخص تائب ہو کر اللہ کی طرف آتا ہے وہ اوس دروازے سے بہشت مین جائیگا یہ دروازہ
مغرب مین ہے اور جب تک بحکم خدا سورج طرف مغرب کے نہین نکلتا ہے تب تک کھلا رہیگا
وللہ الحمد وقت توبہ کا وہانتک ہے کہ غرغرہ نہین لگا ہے بعد غرغرہ کے کسی کی توبہ قبول نہین ہوتی

توبہ ار النفس باز لیبین درست روست	۵	بیخبر و بیر رسیدی در محل المستند	...

ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے جس نے خرچ کیا ایک جوڑا کسی چیز کا راہ خدا مین وہ بلایا جائیگا
سب ابواب جنت سے نمازی نماز کے دروازے سے اور جہادی جہاد کے دروازے سے اور
صدقہ دینے والا باب صدقہ سے ابو بکر نے کہا بھلا کوئی ان سب دروازون سے بھی بلایا جائیگا فرمایا
مجھے امید ہے کہ تو اونہین مین سے ہو جو کہ سب ابواب سے پکارے جائینگے رواہ الشیخان

بطولہ حدیث عمر بن خطاب مین مرفوعاً ہر کہ تم مین جب کوئی اچھی طرح پورا وضو کرکے یون کہتا ہے
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ تو اوسکے لئے آٹھون دروازے
جنت کے کھل جاتے ہین وہ جس دروازے سے چاہے بہشت مین جائے رواہ مسلم ترمذی
کی روایت مین آتا اور آیا ہے اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین ابو داؤد
وامام احمد نے آتا اور زیادہ کیا ہے کہ پہر طرف آسمان کی نظر کرے انس نے رفعاً کہا کہ شہادت
تین بار پڑہے عتبہ سلمی رفعاً کہتے ہین جس مسلمان کے تین بچے مرجاتے ہین جو بلوغ کو نہین پہنچے
تہے لیکن وہ بچے ابواب ہشتگانہ جنت سے آگے نکلکر اوسکو لیتے ہین اب وہ جس دروازے سے
چاہے بہشت مین جائے رواہ ابن ماجۃ و عبد اللہ بن احمد ایک روایت مسلم مین باب توبہ
و باب کاظمین غیظا اور باب راضین اور باب ایمن زیادہ کیا ہے اور حکیم ترمذی نے باب رحمت
بڑہایا جس سے آنحضرت داخل ہونگے اس حساب سے گیارہ باب دروازے ہوتے ہین حافظ ابوبکر
آجری نے باب الضحیٰ زیادہ کیا ہے اور ترمذی مین آیا ہے کہ ایک دروازہ واسطے ساری امت
محمد صلعم کے ہوگا کسی کی خصوصیت نہوگی واللہ اعلم۔

فصل ۴

جنت کے دروازے نہایت وسیع ہین + حدیث طویل شفاعت مین ابو ہریرہ سے رفعاً آیا
ہے کہ فاصلہ درمیان دو مصراع جنت کے اتنا ہے جتنا کہ درمیان مکہ و ہجر کے ہے یا درمیان
مکہ و بُصریٰ کے متفق علیہ عتبہ و نے کہا ہمنے سُنا ہے کہ فاصلہ چالیس سال کا ہے یہ وقفاً و
رفعاً دونون طرح پر وارد ہے رواہ احمد عن حکیم بن معاویۃ عن ابیہ دوسرا لفظ انکا
رفعاً یہ ہے کہ سات برس کا فاصلہ ہے رواہ ابن ابی داؤد لکن حدیث ابو سعید خدری

مین چالیس ہی برس آگئے ہین مگر راجح حدیث ابوہریرہ ہے قرطبی کہتے ہین محتمل ہے کہ ابواب جنت مختلف الاتساع ہون کوئی چہل سالہ راہ اور کوئی بقدر مابین مکہ و ہجر ٭

فصل ۵

صفت مین ابواب جنت کے اور اونکے حلقہ دار ہونے مین ٭ حسن نے کہا ہے جنت کے دروازے نظر آئینگے قتادہ نے کہا ظاہر اونکا باطن سے اور باطن اونکا ظاہر سے نظر آئیگا یہ ابواب کلام کرینگے بات سمجھین گے اونسے کہا جائیگا کہ کھل جاؤ بند ہو جاؤ فزاری نے کہا ہے ہر مومن کے لیے جنت مین چار دروازے ہونگے ایک دروازہ سے اوسکی بیبیان حور عین آئین گی دوسرا درمیان اوسکے اور اہل نار کے مقفل ہوگا جب چاہیگا کھولکر طرف اہل نار کے دیکھیگا اور اللہ کی نعمت کو اپنے اوپر عظیم تر پائیگا تیسرا دروازہ درمیان اوسکے اور دار السلام کے ہوگا اوس دروازے سے جب چاہیگا پاس اپنے رب کے جائے گا چوتھے دروازے کا ذکر اس روایت مین باقی رہگیا ہے حدیث انس مین فرمایا ہے سب سے پہلے باب جنت کا حلقہ مین پکڑونگا اور کچھ فخر نہین ہے حدیث شفاعت مین آیا ہے کہ مین حلقۂ در کو پکڑکر کھڑکھڑاؤنگا اس سے صاف ثابت ہوا کہ حلقہ ہاے محسوسہ ہونگے جنکو حرکت دیجائیگی ابوہریرہ نے رفعًا کہا ہے کہ جب مین حلقۂ باب جنت کو پکڑونگا تو مجھکو اذن دیا جائیگا علی مرتضی کہتے تھے جو شخص ہر دن سو بار لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین کہتا ہے وہ فقر سے امن مین اور وحشت قبر سے مامون اور جالب تونگری ہوتا ہے اور وہ جنت کا دروازہ ٹھونکیگا جنت کے درجات بعض بالاے بعض ہین۔ اسیطرح اوسکے ابواب بھی اوپر تلے ہونگے جنت مافوق کا دروازہ جنت ماتحت کے اوپر ہوگا اسیطرح جو جنت جسقدر عالی ہے اوسکے ابواب بھی جنت سافل سے بلند تر اور موافق وسعت

ہر جنت کے ہونگے شاید وجہ اختلاف مسافت مصاریع جنت کی یہی ہے کہ بعض ابواب
بلاسے بعض ہونگے اور اس امت کے لئے خاص ایک دروازہ ہوگا علاوہ دیگر امتون کے
جسطرح کہ حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے باب میری امت کا جس سے وہ داخل ہونگے اوسکا
عرض اتنا ہے کہ سوار تیز رو تین دن تک چلے پھر وہان ایسا ازدحام ہوگا کہ قریب ہے کہ دوش
یکدیگر زائل ہو جائین رواہ احمد حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جبرئیل آئے اور میرا ہاتھ
پکڑ کر لیگئے اور مجھکو وہ دروازہ دکھلایا جس دروازے سے میری امت داخل جنت ہوگی رواہ احمد

تفاوت ست میان شنیدن من و تو	۵	تو بستن در و من فتح باب می شنوم

فصل ۶

مسافت ایک دروازے کی دوسرے دروازے تک کتنی ہوگی ✦ لقیط بن عامر نے حضرت
سے کہا تھا کہ جنت و نار کیا چیز ہے فرمایا تیرے معبود کی قسم ہے کہ دوزخ کے سات دروازے
ہین فاصلہ ایک دروازہ کا دوسرے تک اتنا ہے کہ سوار ستر برس تک چلے اور جنت کے آٹھ دروازے
ہین اونکا فاصلہ بھی ایکباب سے دوسرے باب تک ہفتاد سالہ راہ ہے الحدیث بطولہ
رواہ الطبرانی اس سے معلوم ہوا کہ یہ مسافت ابین دو باب کے ہے نہ ابین کہ دو بصری
کے اسلئے کہ وہ مسافت اسقدر نہین ہے اور اسکا حمل باب معین پر ممکن نہین ہو سکتا ہے ✦

فصل ۷

جنت کس جگہ ہے ✦ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ولقد رآہ نزلۃ اخری عند سدرۃ
المنتہی عندھا جنۃ الماوی اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ سدرہ ساتوین آسمان پر ہے

جو کچھ اللہ کے نزدیک سے اترتا ہے وہ وہین تک پہنچ کر تھم جاتا ہے اور جو کچھ زمین سے اوپر چڑھتا ہے وہ بھی وہین تک جا کر منتہی ہوجاتا ہے **وقال تعالیٰ** وفی السماء رزقکم وما توعدون تجاہد نے کہا مراد سما رے اسجگہ جنت ہے ابن عباس نے کہا خیر و شر دونون آسمان سے آتی ہین یعنی اسباب جنت و نار کے بقدر ثابت آسمان پر ہین ابن سلام نے کہا جنت آسمان پر ہے ابن عباس نے کہا آسمان ہفتم پر ہے اللہ قیامت کے دن جہان چاہیگا رکھیگا اور جہنم زیر زمین ہفتم ہے ابن مسعود نے کہا جنت آسمان چہارم پر ہے اور آگ زیر زمین ہفتم ابن عباس نے کہا جہنم زیر ہفت بحر ہے ابن عمر نے کہا جنت لپٹی ہوئی قرون آفتاب سے لٹکتی ہے ہر سال کھولی جاتی ہے مومنون کی روح پرندون کے اندر جنت کا پھل کھاتی ہے یعنی جو ثمار و فواکہ و نبات ہر سال اثر آفتاب سے پیدا ہوتے ہین یہ نمونہ ہے جنت کا جسطرح کہ یہان کی آگ نمونہ ہے وہان کی آگ کا ورنہ جنت کا عرض برابر سموات و ارض کے ہے وہ کب شاخہائے آفتاب سے معلق ہوسکتی ہے کہ خود آفتاب سے بڑی ہے بالجملہ یہ حدیث دلیل ہے علو جنت پر اور بعض اہل علم نے کہا ہے کہ ہمین جگہ جنت و دوزخ دونون کی کسی نص صحیح سے معلوم نہین ہوتی ہے اسلئے توقف کرنا اس مسئلہ مین اولی و احوط ہے صحیحین مین آیا ہے کہ جنت مین سو درجے ہین درمیان ہر دو درجون کے اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے اس سے معلوم ہوا کہ جنت نہایت عالی و مرتفع ہے لیکن یہ ضرور نہین ہے کہ اس سے زیادہ درجات نہون کیونکہ ہمارے حضرت کا درجہ جنت مین سائر درجات سے فائق ہوگا اور یہ سو درجے تو عامہ امت کے لئے ہونگے جنت قبہ دار چیز ہے جو اعلیٰ قبہ ہے وہ اوسع تر ہے اوسی کو فردوس کہتے ہین اوسکی چھت عرش ہے صحیح بخاری مین فرمایا ہے کہ جب تم اللہ سے مانگو تو فردوس مانگو کہ وہ وسط جنت ہے اور اعلیٰ بہشت ہے اور اوسکی سقف عرش رحمن ہے

جنت کی نہرین اوسی جگہہ سے نکلی ہین قاری قرآن سے اوسدن کہا جائیگا کہ تو پڑہ اور چڑہ
تیرا درجہ پچہلی آیت پر ہوگا اس سے ثابت ہوا کہ جنت عظیم السعۃ رفیع المنزلۃ ہے صعود اوسکے
درجات پر ادنی سے اعلی تک بتدریج تہوڑا تہوڑا ہوگا لفظ قاری کا شامل ہے حافظ قرآن
وناظرہ خوان کو وللہ الحمد +

فصل ۸

جنت کی کنجی کیا ہے + حدیث معاذ بن جبل مین فرمایا ہے لا الہ الا اللہ مفتاح جنت
ہے رواہ احمد بخاری مین وہب بن منبہ سے ذکر کیا ہے کہ اونسے کہا تہا کہ کیا یہ کلمہ
جنت کی کنجی نہین ہے کہا ہان لکن ہر کنجی کے دانت ہوتے ہین تو اگر دانت والی کنجی لائیگا تو
دروازہ جنت کا کہلیگا والا فلا شعرانی کہتے ہین الاسنان ہو توحید اللہ تعالی وامتثال امرہ
واجتناب نہیہ لا توحیدہ فقط والایمان قول وعمل لا احدہما فقط کما اتیتہم
لذلک قواعد الشریعۃ انتہی حدیث مین آیا ہے کہ ملک الموت نے وقت مرت کے
ایک شخص کے ہر عضو مین نظر کی ایک نیکی بہی نپائی پہر دل کو پہاڑ کر دیکہا کچہہ نپایا پہر جبڑے
کو پہاڑ دیکہا نوک زبان حلک سے لگی ہے اور وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے کہا وجبت لک
الجنۃ بقولک کلمۃ الاخلاص شعرانی کہتے ہین یعنی وہ زیر مشیت ہے دربارہ
اخلال اوامر ونواہی کے چاہے اللہ عذاب کرے پہر جنت میں لیجائے اور چاہے بخش کر
داخل جنت کرے لان التوحید بذاتہ یدخل صاحبہ الجنۃ لابد من ذلک کما
انہ لا یخلد فی النار موحد والحمد للہ انتہی ؁

رفت توفیق زجہان کلمۂ توحید بلب	کس ندیدست زگیتی سفری بہتر ازین

امید ہست دیم مرگ از لب توفیق	۵	برآید اشہد ان لا الہ الا اللہ

انس کہتے ہین ایک اعرابی نے حضرت سے کہا تھا جنت کی کنجیان کیا ہین فرمایا لا الہ الا اللہ
یزید بن سجرہ کا لفظ یہ ہے کہ سیوف مفاتیح جنت ہین ابو داؤد طیالسی نے رفعاً روایت
کیا ہے کہ مفتاح نماز وضو ہے اور مفتاح جنت نماز و للہ الحمد معاذ بن جبل کا لفظ رفعاً
یہ ہے کیا نہ بتاؤن مین تم کو ایک دروازہ جنت کا کہا ہان فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ
رواہ احمد بالجملہ اللہ نے ہر مطلوب کی ایک کنجی رکھی ہے جس سے اوسکا دروازہ کھلتا ہے
نماز کی کنجی طہور ہے حج کی کنجی احرام ہے نیکی کی کنجی صدق ہے جنت کی کنجی توحید ہے علم کی
کنجی حسن سوال و حسن سماع ہے نصر و ظفر کی کنجی صبر ہے مزید کی کنجی شکر ہے ولایت کی
کنجی محبت ہے رغبت فی الاخرہ کی کنجی زہد فی الدنیا ہے ایمان کی کنجی تفکر ہے دخول علی اللہ
کی کنجی اسلام و سلامت خاطر و اخلاص دل ہے یعنی حب و بغض و فعل و ترک فی اللہ حیات
دل کی کنجی تدبر قرآن و تضرع بالاسحار و ترک ذنوب ہے حصول رحمت کی کنجی احسان یعنی
اخلاص کرنا ہے عبادت خالق مین اور سعی کرنا ہے نفع خلق مین رزق کی کنجی سعی کرنا ہے
ہمراہ استغفار و تقوی کے عزت کی کنجی طاعت خدا و رسول ہے استعداد آخرت کی کنجی قصر
امل ہے ہر خیر کی کنجی رغبت کرنا ہے اللہ اور دار آخرت مین اور ہر شر کی کنجی حب دنیا و طول
امل ہے درازی عمر کی کنجی بر و صلہ ہے تاخیر اجل کی کنجی اشتغال ہے علم حدیث مین عدم خرافت
کی کنجی تلاوت قرآن ہے یہ باب عظیم النفع ابواب علم ہے ان مفاتیح خیر و شر کی شناخت
اوسی کو ہوتی ہے جو کہ صاحب نصیب و توفیق ہے اللہ تعالی نے ہر خیر و شر کے لئے ایک
کنجی رکھی ہے اور ایک دروازہ مقرر کیا ہے جس سے آمد و رفت اوسجگہ کی ہوتی ہے مثلاً
شرک و کبر و اعراض دین حق سے اور غفلت اللہ کے ذکر سے اور عدم قیام بحق اوسکا نہ مفتاح

جہنم ہے یا خمر مفتاح ہر گناہ ہے یا راگ باجا مفتاح زنا ہے یا نظر بازی مفتاح عشق ہے یا کسل
وراحت مفتاح حرمان ہے یا معاصی مفتاح کفر ہین یا کذب مفتاح نفاق ہے یا بخل و حرص
مفتاح بخل ہے یا قطع رحم و اخذ مال بغیر حلت مفتاح ہلاک ہے یا اعراض سنت سے مفتاح
ہر بدعت و ضلال ہے ان امور کی تصدیق وہی شخص کر سکتا ہے جو کہ بصیرت صحیح رکھتا ہے
اور خیر و شر کا شناسا ہے بندے کو چاہیے کہ طرف شناخت کرنے ان مفاتیح کے پوری توجہ
کرے اور جن چیزون کی یہ کنجیان ہیں اونکو جان لے +

فصل ۹

توقیع و منشور جنت جو اہل جنت کو بعد موت و وقت دخول جنت کے ملیگا کیا ہے اللہ تعالی
نے فرمایا ہے کلا ان کتاب الابرار لفی علیین وما ادراک ما علیون کتاب
مرقوم یشہدہ المقربون معلوم ہوا کہ کتاب ابرار کی کتاب مرقوم ہے نہ موہوم یعنی لکھی
رکھی ہے یہ نسخہ حضور مین ملائکہ و انبیاء کے لکھا جاتا ہے اس شہادت کا ذکر کتاب بنجار مین نفیس
فرمایا یہ عزت و ناموری کی بات ہے کہ انکی توقیع سامنے مقربین کے ہوتی ہے اور خواص خلق
مین اوسکی شہرت دیجاتی ہے جسطرح کہ بادشاہ و امراء عظام و خواص اہل مملکت کے لئے توقیع
جاری کرتے ہیں تا کہ مکتوب الیہ کا نام بلند ہو یہ ایک نوع صلوۃ کی ہے طرف سے اللہ و ملائکہ
کے بندے پر حدیث طویل براء ابن عازب مین بمکر قبر فرمایا ہے اللہ عز و جل کہتا ہے لکھو کتاب
میرے بندے کی علیین مین اور پھیر دو اوسکو طرف زمین کے یہ حق مین مومن کے ہوتا ہے اور
فاجر سو فرماتا ہے کہ لکھو کتاب اوسکی سجین مین یہ جگہ سب سے نیچے کی زمین ہے پھر اوسکی
روح طرف زمین کے پھینکدی جاتی ہے رواہ ابو داؤد یہ بھی توقیع و قیع اور اول منشور

نشور ہے دوسرا منشور یعنی فرمان واجب الاذعان یہ ہے کہ حدیث سلمان فارسی میں فرمایا ہے داخل نہ ہوگا کوئی جنت مین مگر بذریعہ اس پروانہ کرامت نشانہ کے بسم اللہ الرحمن الرحیم هذا کتاب من اللہ لفلان بن فلان ادخلوہ جنۃ عالیۃ قطوفہا دانیۃ رواہ الطبرانی دوسرا لفظ یہ ہے کہ مومن کو ایک پروانہ راہداری کا پلصراط پر دیا جائیگا بسم اللہ الرحمن الرحیم + هذا کتاب من اللہ العزیز الحکیم لفلان بن فلان ادخلوہ جنۃ عالیۃ قطوفہا دانیۃ یعنی یہ فرمان ہے طرفسے عزیز حکیم کے بنام فلان بن فلان جیسے کہ نام صدیق بن حسن کہ اوسکو جنت بلند مین جسکے پھل قریب ہین داخل کرو پہلے مومن قبضۂ اصحاب الیمین مین واقع ہوتا ہے پھر وہ منجملہ اہل جنت کے کہا جاتا ہے دن نفخ روح کے پھر نام اوسکا دیوان اہل جنت مین مرقوم ہوتا ہے دن موت کے پھر اوسکو یہ منشور لامع النور دن قیامت کے دیا جائیگا واللہ المستعان +

فصل ۱۰

جنت کا فقط ایک رستہ ہے ایک راہ سے زیادہ نہین ہے اسپر سارے رسولون کا از اول تا آخر اتفاق ہے رہے رستے جہنم کے سو وہ بے گنتی ہین اسلئے اللہ تعالیٰ اپنی راہ کو بصیغۂ واحد فرماتا ہے اور سُبُل نار کو بصیغۂ جمع لاتا ہے وانّ هذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ اور فرمایا وعلی اللہ قصد السبیل ومنہا جائر نرا وجائر ہے راہ غوایت ہے اور فرمایا هذا صراط علی مستقیم اور حدیث ابن مسعود مین آیا ہے کہ آپنے ایک لکیر کھینچی اور فرمایا یہ اللہ کا رستہ ہے اور اوسکے دائین بائین اور لکیرین کھینچین پھر کہا کہ یہ رستے ہین انمین سے ہر رستہ پر ایک شیطان ہے جو طرف اوسکے بلاتا ہے پھر آیۂ وان هذا

صراطی المخ پڑہی اور مراد لفظ سُبل السّلام سے سبیل واحد وطریق اعظم ہے جس سے کہ اور
طرق صغار نکلتے ہین کہ وہ شعب ایمان ہین آیمان اونکا جامع ہوتا ہے جسطرح کہ درخت کا تنہ
جامع اغصان وشعب وفروع درخت ہوتا ہے یہ سارے سُبل السّلام عبارت ہین اجابت
داعی الی اللہ سے کہ مسلمان اوسکی خبر کی تصدیق کرے اور اوسکے امر کی طاعت بجالائے سو طریق
جنت یہی اجابت داعی الی الجنة ہے پس بس جسطرح کہ یہ مضمون حدیث طویل جابر مین نزدیک
بخاری کے آیا ہے اوسمین فرمایا ہے کہ داعی محمد ہین جس شخص نے اونکی اطاعت کی وہ اللہ کا مطیع
ہوا اور جسنے اونکا عصیان کیا وہ اللہ کا عاصی ٹہیرا محمد صلعم فرق ہین درمیان لوگون کے
درواہ الترمذی بلفظ آخر وصححہ من حدیث ابن مسعود اہل علم نے کہا ہے سبیل واحد
نجات طریقہ اہل سنت وجماعت ہے باقی سُبل اہل بدعت ہین جنکی گنتی دوسری حدیث مین
بہتر فرقے آئی ہے یا مراد سُبل سے بقیہ ادیان وملل ونحل اہل کفر وشرک وضلالت ہین اور صراط
مستقیم سے مراد طریق اسلام یا دونون مراد ہین +

فصل ۱۱

جنت کے لئے درجات ہین + اللہ تعالیٰ نے فرمایا لا یستوی القاعدون من المؤمنین
الیٰ قوله درجات منه ومغفرة ورحمة ابن جبیر نے کہا یہ ستر درجے ہین ایک
درجے سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے کہ ایک گھوڑا لاغر تیز رو ستر برس تک دوڑے
یعنی تب بھی اوسکو قطع نہ کرسکے ضحاک نے زیر کریمۂ لهم درجات عند ربهم کہا ہے کہ
بعض درجات افضل ہین بعض سے اوپر کے درجے والا یہ جانیگا کہ وہ افضل ہے اور جو اسفل
ہے وہ یہ جانیگا کہ کوئی شخص اوس سے افضل تر نہین ہے اور فرمایا هم درجات عند اللہ حدیث

ابوسعید خدری مین فرمایا ہے جنت والے اہل غرف کو اپنے اوپر یون دیکھینگے جیسے چمکتے تارے
کو آسمان کے کنارے شرقی یا غربی مین ڈوبتے ہوئے دیکھتے ہین یہ اسلئے کہ درمیان اونکے
تفاضل ہوگا کہا اے رسول خدا یہ انبیا رکے منازل ہونگے غیر وہان کا ہے کو پہنچیگا فرمایا بلی
والذی نفسی بیدہ رجال آمنوا باللہ وصدقوا المرسلین رواہ الشیخان تارہ غابر
سے تشبیہ دی ہے نہ اوس ستارے سے جو سمت الرأس پر ہو یہ اسلئے کہ ڈوبتا تارا دورتر
ہوتا ہے دوسرے یہ کہ جنت کے درجے بعض اعلی تر بعض سے ہونگے گو علیا سُفلے کی سما اُس
پر نہو جسطرح نیچے تر ہونگے باغستان کہ پہاڑ کی چوٹی سے دامن کوہ تک لگی چلی آئین واللہ اعلم
دوسرا لفظ ابوسعید کا رفعًا یہ ہے کہ غرفے یعنی جھروکے اون لوگون کے جو باہم دوستدار ہین جنت
مین مانند تارے کے ہونگے جو شرق یا غرب مین طالع ہوتا ہے کہین گے یہ کون لوگ ہین کہا جائیگا
کہ ہولاء المتحابون فی اللہ عز وجل رواہ احمد یعنی یہ وہ ہین جو آپس مین واسطے اللہ کے
محبت رکھتے تھے تیسرا لفظ انکا رفعًا یہ ہے کہ جنت مین سو درجے ہین اگر سارے جہان کے لوگ
ایک درجے مین جمع ہون تو وہ سب کو سمالے چوتھا لفظ یہ ہے کہ قرآن خوان سے کہینگے پڑہ اور
چڑہ وہ پڑہیگا اور ہر آیت پر ایک درجہ تک چڑہیگا یہانتک کہ آخر تک پڑہ جائیگا رواہ احمد
اس سے ثابت ہوا کہ جنت کے درجے سو عدد سے زیادہ ہین اور حدیث ابوہریرہ مین جو سو درجے
فرمائے ہین وہ منجملہ درج کے ہین یا یہ کہ نہایت درجات کے سو درجے تک پہنچتی ہے اور ہر درجہ کے ضمن
مین اور بہت سے درج ہین جسطرح کہ حدیث معاذ بن جبل مین فرمایا ہے جس نے نماز پنجگانہ پڑہی اور
رمضان کا روزہ رکھا اللہ پر حق ہے کہ اوسکو بخشے اوسنے ہجرت کی ہو یا جہان اوسکی مان نے اوسکو
جنا تھا وہان بیٹھا رہا معاذ نے کہا کیا مین باہر نکلکر لوگون کو اسکی خبر نہ کردون فرمایا نہین اونکو چھوڑدے
کہ وہ عمل کرین جنت مین سو درجے ہین درمیان ہر دونون درجون کے اتنا فاصلہ ہے کہ جتنا آسمان

وزمین میں اعلی درجہ جنت کا فردوس ہے اور سکے اوپر عرش ہے یہ افضل شے ہے جنت مین
نہرین جنت کی اسی جگہ سے بہتی ہین سو تم جب اللہ سے مانگو تو فردوس ہی مانگو رواہ الترمذی
اے رب مین تجھسے فردوس کا سائل ہون اگرچہ لائق جہنم کے ہون یہ جرات اسلئے ہے کہ ناامید
تیری رحمت سے کفر ہے +

فصل ۱۲

سب سے اعلی درجہ جنت کا کیا نام ہے + حدیث عمرو بن عاص مین آیا ہے کہ جب تم اذان سنو تو وہی
کہو جو موذن کہتا ہے پھر مجھپر درود بھیجو جس نے مجھپر ایکبار درود بھیجی اللہ اوسپر دس بار
درود بھیجتا ہے پھر میرے لئے وسیلہ مانگو کہ یہ ایک منزلت یعنی درجہ ہے جنت مین لائق نہین ہے
مگر ایک بندے کو اللہ کے بندون مین سے مین امید کرتا ہون کہ وہ بندہ مین ہی ہون جسنے میرے
لئے وسیلہ مانگا اوسکے لئے میری شفاعت ہوگی رواہ مسلم ذکر اس وسیلہ کا بہت احادیث
مین آیا ہے اس درجہ کو وسیلہ اسلئے کہتے ہین کہ اقرب درجات جنت ہے طرف عرش رحمن کے
یہ جگہ اللہ تعالی سے بہت قریب تر ہے وسیلہ و وصلہ و قربی و زلفی ایک معنی مین ہین فوائد یہ ہے
افضل جنت دار ہے اعظم بہشت شہر ہے فضیل بن عیاض نے کہا ہے تم جانتے ہو کہ جنت کیلئے ایسی
اچھی ہوئی یہ اسلئے ہوئی کہ رب العالمین کا عرش اوسکی چھت ہے ابن عباس نے کہا ہے
اونکی سقف مساکن کا نور عرش کا نور ہوگا حسن نے کہا ہے جنت کا نام عدن اسلئے ہوا ہے کہ اوسکے
اوپر عرش ہے زمین سے نہرین جنت کی نکلتی ہین اور عدن کی حورون کو سائر حور عین پر فضیلت
ہے اور وسیلہ مین قرب الی اللہ با نواع وسائل داخل ہے کلبی نے کہا تم طلب کرو قرب خدا کا اعمال
صالحہ سے اللہ نے کشف اس امر کا یون فرمایا ہے اولئک الذین یدعون یبتغون الی

ربھم الوسیلة لفظ ایھم اقرب تفسیر ہے وسیلہ کی حضرت صلعم اپنے رب کی عبودیت
مین ساری خلق سے بڑھکر تھے اور سب سے زیادہ اعلم اور خوفناک تر تھے اللہ سے اور عظیم المحبة تھے
ساتھ خدا کے اسلئے آپکی منزلت بہی اقرب منازل الی اللہ ٹھیری سو یہ وسیلہ ایک اعلیٰ درجہ ہے جنت
مین وللہ الحمد +

فصل ۱۳

بیان مین اس بات کے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا سودا جو کہ جنت ہے اپنے بندون پر عرض کیا اور
اونسے قیمت سامان کی طلب فرمائی + یہ بیع درمیان مومنین اور رب العالمین کے واقع ہوا ہے
قال تعالیٰ ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنة
یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقا فی التوراة والانجیل
والقران ومن اوفی بعھدہ من اللہ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ وذلک ھو الفوز
العظیم اللہ تعالیٰ نے اسجگہہ جنت کو نفس و مال مومنین کی قیمت ٹھیرائی کہ جب وہ اپنی جان و
مال اللہ کے لئے خرچ کرینگے تو اس قیمت کے مستحق ٹھیرینگے پھر اس عقد کو انواع تاکید سے موکد کیا
ہے جیسے حرف ان اور صیغہ ماضی اور اضافت عقد کی طرف اپنے نفس مقدس کے اور وعدہ تسلیم
ثمن کا اور لانا حرف علی کا واسطے وجوب کے اور خبر دینا محل وعدہ سے اور یہ کہ ذکر اس وعدہ کا افضل
کتب مین ہے جیسے توریت و انجیل و فرقان اور حکم کرنا ساتھ استبشار کے اور تمام ہوجانا اس
عقد کا اسطرح پر کہ اوسمین خیار و فسخ کو کچھ دخل نہین ہے پھر یہ ذکر کیا کہ اہل عقد وہ ہین جو کہ مکروہات
سے تائب ہین اور واجبات کے عابد اور محبوب و مکروہ پر حامد اور سیاحت کرنے والے یعنی روزہ دار
اور مسافر طلب علم و جہاد مین اور ہمیشہ طاعت پر قائم رہنے والے یا مراد سیاحت سے دل کی اللہ کے

ذکر و محبت مین آور انابت و شوق الی اللہ مین بالجملہ سارے افعال مذکورہ اسپر مترتب مین اور
اس بیع کو فوز عظیم فرمایا ہے سو سلعہ یعنی سودا نفس متاع ٹہیرا اور اللہ تعالی اوسکا مشتری ہوا
اور ثمن جنت نعیم ہوئی اور سفیر اس عقد مین خیر خلق اللہ رسول خدا صلعم ہین حدیث ابوہریرہ میں
فرمایا ہے جو ڈرا وہ رات کو چلا اور جو رات کو چلا وہ منزل کو پہنچا سن لو اللہ کا سودا مہنگا ہے
سن لو اللہ کا سودا جنت ہے رواہ الترمذی و حسنہ مراد رات کے چلنے سے عبادت
کرنا ہے رات مین جیسے تلاوت اور نماز تہجد اور ذکر خدا انس کہتے ہین ایک اعرابی آیا اوسنے کہا اے رسول
خدا جنت کی قیمت کیا ہے فرمایا لا الہ الا اللہ رواہ ابو نعیم اس حدیث کے شواہد بہت ہین
صحیحین مین بروایت ابوہریرہ رفعًا آیا ہے کہ ایک اعرابی نے کہا مجھے وہ کام بتاؤ کہ جب مین
وہ کام کرون تو جنت مین جاؤن فرمایا عبادت کر اللہ کی اور شریک نکر ساتھہ اوسکے کسی شئے
کو اور نماز فرض پڑہ اور زکوۃ فرض ادا کر اور رمضان کا روزہ رکہہ اوسنے کہا قسم ہے اوسکی
جسکے ہاتھہ مین ہے جان میری کہ نہ زیادہ کرونگا مین اسپر کچہہ اور نہ کم کرونگا جب وہ پھر کر
چلا تو آپنے فرمایا جسکو یہ بات خوش آئے کہ وہ ایک مرد کو اہل جنت مین سے دیکھے تو وہ اس
شخص کو دیکھے یہ ادنی درجہ ہے حصول جنت کا جس سے اتنا ہی نہ بنے تو سخت حرمان نصیب
بد قسمت ہے جابر کہتے ہین نعمان بن قوقل نے حضرت سے کہا تہا اے رسول خدا جب مین نے
نماز فرض پڑہی اور حرام کو حرام اور حلال کو حلال جانا تو کیا مین جنت مین جاؤنگا فرمایا ہان
رواہ مسلم حدیث عثمان بن عفان مین فرمایا ہے جو شخص مرا اور وہ جانتا ہو کہ لا الہ
الا اللہ تو داخل ہوگا وہ بہشت مین رواہ مسلم معاذ بن جبل کا لفظ رفعًا یہ ہے جسکا آخر
کلام لا الہ الا اللہ ہے وہ بہشت مین داخل ہوگا رواہ احمد و ابو داؤد حدیث
ابوذر مین رفعًا آیا ہے کہ آیا میرے پاس ایک آنیوالا طرف سے میرے رب کے اوسنے خبر دی

مجھکو یا بشارت دی کہ جو شخص مریگا تیری امت کا اور وہ شریک نکرتا ہوگا ساتھ خدا کے کسی شے کو
تو داخل ہوگا وہ جنت مین ابو ذر نے کہا اگرچہ اوسنے زنا کیا ہو یا چوری فرمایا اگرچہ زنا کیا ہو یا چوری
رواہ الشیخان معلوم ہوا کہ گناہ بخشدیے جاتے ہین لیکن شرک نہین بخشا جاتا اگرچہ ہمراہ ایمان کے
پایا جاے اسلیے کہ جس عبادت مین غیر اللہ شریک کر لیا جاتا ہے تو اللہ اوس عمل کو قبول نہین کرتا
بلکہ وہ سارا عمل اوسی شریک کو دیدیتا ہے عبادہ بن صامت کا لفظ یہ ہے جس نے گواہی دی
اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ اور عیسیٰ اللہ
کے بندے اور اوسکا کلمہ ہین جو ڈالا طرف مریم کے اور روح ہین طرف سے اللہ کی اور جنت حق
ہے اور دوزخ حق ہے تو داخل کریگا اللہ اوسکو جنت مین جس دروازے سے چاہیگا منجملہ
ہشت دروازون کے دوسرا لفظ یہ ہے ادخلہ اللہ الجنۃ علی ما کان من عمل رواہ
الشیخان یہ بشارت غالباً باعتبار نہایت امر کے ہے نہ بدایت امر کے اور اللہ تعالی قادر ہے کہ بعض
کے لیے اسکو مبتدا ٹھیرا دے نہ خبر صحیح مسلم مین آیا ہے کہ حضرت نے ابو ہریرہ کو نعلین مبارک دیکر فرمایا تھا
انکو لیجا جسکو تو پیچھے اس باغ کے پاے کہ وہ گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ اور
دل اوسکا اس شہادت پر یقین رکھتا ہے تو مژدہ سنادے تو اوسکو جنت کا حدیث جابر مین فرمایا
ہے داخل نکریگا تم مین کسی کو عمل اوسکا یعنی جنت مین اور نہ بچائیگا آگ سے اور نہ مجھکو مگر اللہ کی
توحید رواہ ابو نعیم واسنادہ علی شرط مسلم واصلہ فی الصحیح اسجگہہ یہ معلوم
رکھنا چاہیے کہ جانا جنت مین اللہ کی رحمت سے ہوگا بندے کا عمل دخول بہشت کے لیے مستقل نہین
ہے اگرچہ پیغمبر خدا صلی اللہ نے اثبات دخول کا اعمال سے فرمایا بما کنتم تعملون اور حضرت نے
دخول بالاعمال کی نفی کی لن یدخل احد منکم الجنۃ بعملہ سو ان دونون امر مین کچھ مخالفت
و منافات نہین ہے دو وجہ سے ایک یہ کہ سفیان وغیرہ نے کہا ہے سلف کہتے تھے نجات پانا

آگ سے رہا ہونا ہوگا اور دخول جنت کا اللہ کی رحمت سے ہوگا اور تقسیم منازل و درجات کی
براہ اعمال ہوگی حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے کہ جنت والے جب جنت مین جاوینگے تو بقدر فضل اعمال
کے جگہہ پاوینگے رواہ الترمذی دوسرے یہ کہ بار نفی دخول با ہم معاوضہ ہے اور بار اثبات
دخول بار نسبت ہے حضرت نے دونون امر کو جمع کرکے فرمایا سددوا وقاربوا واعلموا
ان احدا منکم لن ینجو بعملہ کہا کیا آپ بھی بسبب عمل کے ناجی نہونگے فرمایا مین بھی نہین مگر
یہ کہ اللہ مجھکو اپنی رحمت سے چھپا لے غرضکہ جو شخص اللہ کا شناسا ہے اور شہود خدا کے حق کا
اپنے اوپر کرتا ہے اور اپنے قصور و گناہ کو دیکھتا ہے اور ان دونون مشاہد کا دل سے ناظر و بصیر ہے
وہ اس بات کو خوب پہچانتا ہے اور ساتھہ اسکے جزم رکھتا ہے واللہ المستعان +

فصل ۱۴

جنت والے طالب جنت ہونگے اور جنت اہل جنت کی طلب کریگی اور سامنے اپنے رب کے شفیع بنیگی

قال تعالیٰ حکایۃ عن اولی الالباب ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان
امنوا بربکم فامنا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیئاتنا وتوفنا مع الابرار ربنا
واتنا ما وعدتنا علی رسلک ولا تخزنا یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد مراد
وعدے سے دخول جنت ہے جسکا وعدہ زبان رسل پر کیا ہے اور اللہ پر ایمان لانے مین ایمان لانا
اللہ کے امر و نہی و رسل و وعد و وعید و اسماء و صفات و افعال و صدق وعد و خوف وعید اور
قبول امر پر داخل ہے جب یہ سارا مجموعہ ہوتا ہے تب کہین ایمان باللہ پایا جاتا ہے اور سوال
ایفاء وعدے کا اور درخواست نجات کی عذاب الٰہی سے صحیح ہوتی ہے یہ ایک بڑا دروازہ ہے
ابواب توحید کا اسمین وہی لوگ داخل ہوتے ہین جو عالم ہین اس آیت کی دوسری نظیر با بتہال

ایفاء وعدے کے یہ آیت ہے قل اذلک خیر ام جنة الخلد التی وعد المتقون کانت
لهم جزاء و مصیرا لهم فیها ما یشاؤن خالدین کان علی ربک وعدا
مسئولا یہ سوال اللہ سے اوسکے ایماندار بندے اور فرشتے واسطے مومنین کے کرینگے
سو جنت اللہ سے اپنے لوگ مانگینگے اور اہل جنت سوال جنت کا اللہ سے کرینگے اور فرشتے
کہینگے اے رب تو ان لوگون کو جنت مین داخل کر اور پیغمبر کہینگے کہ اے رب تو ہمارے
تابعدارون کو بہشت مین لیجا پھر اللہ دن قیامت کے انبیاء کو سامنے اپنے کھڑا کریگا اور وہ اوسکے
اذن سے عباد مومنین کی شفاعت کرینگے اوسوقت اللہ تعالی کی تمام رحمت ظاہر ہوگی اور اوسکا
جود و کرم و عطاء سوال نمایان ہوگا کیونکہ یہ امور لوازم اسماء و صفات خدا مین یہ اپنے ارباب و متعلقات
کا تقاضا کرینگے معطل ہونا انکا انکے آثار و احکام سے جائز نہین ہے اللہ تعالی جواد ہے سارا جود آپکے
لئے ہے تو اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ اوس سے سوال کیا جاے اور کچھ مانگا جاے اوسنے
طرف اس سوال و طلب کے رغبت دلائی ہے واسطے ایسے لوگ پیدا کئے ہین جو اوس سے سائل ہون پھر انکو
سوال کا الہام کیا ہے اور شئے مسئول بنائی ہے تو جسکہ وہ خالق ہے اس سائل اور اوسکے سوال و
مسئول کا اور بہت دوست اللہ کو وہ شخص ہے کہ جو اللہ سے بہت سوال کیا کرتا ہے اور جسقدر بندے
کی طرف الحاح سوال مین زیادہ ہوتا ہے اوتنا ہی وہ بندہ اللہ کا محبوب اور مقرب ٹھیرتا ہے
اور اوتنا ہی اللہ اوسکو دیتا ہے حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص اللہ سے نہین مانگتا اللہ کو اوسپر غصہ
آتا ہے لا الہ الا اللہ ان قواعد فاسدہ یعنی عدم مسئلت کی وجہ سے کسقدر جنایت ایمان پر ہوئی ہے
اور کسقدر یہ ضوابط کاسدہ درمیان دونون کے اور درمیان معرفت رب اور اسماء و صفات کمال و
نعوت جلال رب کے حائل ہوگئے ہین حدیث انس بن مالک مین فرمایا ہے کہ جو مسلمان اللہ سے
تین بار سوال جنت کا کرتا ہے جنت کہتی ہے اے اللہ اوسکو جنت مین داخل کر اور جو شخص تین بار

دوزخ سے پناہ مانگتا ہے آگ کہتی ہے اے اللہ اوسکو آگ سے بچا رواہ ابو نعیم والترمذی
والنسائی وابن ماجۃ اللھم انی اسألک الجنۃ واعوذ بک من النار عدد
ما حلقت ورنتما علمت وما لم اعلم ابو ہریرہ کا لفظ رفعًا یہ ہے نہیں سوال
کرتا کوئی بندہ جنت کا ہر دن مین سات بار لیکن جنت کہتی ہے اے رب فلان بندہ تیرا مجھکو مانگتا
ہے تو اوسکو مجھہ مین داخل کر رواہ الحسن بن سفیان دوسرا لفظ یہ ہے کہ پناہ نہین مانگتا
کوئی بندہ آگ سے سات بار لیکن بار کہتی ہے کہ اے رب فلان بندہ تیرا مجھسے پناہ مانگتا ہے تو اسکو
پناہ دے رواہ ابو یعلی واسنادہ علی شرط الصحیحین تیسرا لفظ یہ ہے کہ جسنے کہا اسال
اللہ الجنۃ تو جنت کہتی ہے اللھم ادخلہ الجنۃ رواہ ابو داؤد وحسن بن سفیان
کا لفظ ابو ہریرہ سے رفعًا یہ ہے کہ بہت مانگو جنت اللہ سے اور پناہ مانگو نار سے کیونکہ دونون
شفیع ہیں بندہ جب کثرت سے سوال جنت کا کرتا ہے تو جنت کہتی ہے اے رب اس تیرے بندے
نے تجھہ سے مجھکو مانگا ہے تو اوسکو مجھہ مین ساکن کر اور دوزخ کہتی ہے ای رب تیرے اس بندے
نے مجھہ سے پناہ مانگی ہے تو اوسکو پناہ دے ایک جماعت سلف کی عادت یہ تھی کہ وہ سوال جنت
کا نکرتے اور کہتے ہین اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ ہمکو آگ سے پناہ دے صلہ بن اشیم کہتے اللھم
اجرنی من النار ومثلی یجترئ یسألک الجنۃ عطاء سلمی بھی سوال جنت کا نکرتے
صالح مری نے اونسے کہا حدیث اس مین رفعًا آیا ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے دیکھو میرے بندے
کے دیوان مین جسنے مجھہ سے جنت مانگی ہو مین اوسکو جنت دونگا اور جسنے نار سے پناہ
چاہی ہو اوسکو مین پناہ دونگا عطا نے کہا کفانی ان یجیرنی من النار ذکرہ ابو نعیم
یہ سوال جنت کا نکرنا ان بزرگون کا براہ تواضع وخاکساری تھا کہ وہ آپکو لائق جنت کے نسمجھتے
تھے دوزخ سے بچ جانے ہی کو غنیمت کبری جانتے تھے لیکن سوال کرنا افضل ہے اسلئے کہ

مطابق ارشاد ہے اور ہم جسطرح کہ دوزخ سے بچنے کے محتاج ہین اس سے زیادہ محتاج جنت
مین حدیث جابر مین بدین قصہ تطویل نماز معاذ آیا ہے کہ حضرت نے اوس جوان سے جسنے اونکی
شکایت کی تھی فرمایا تو نماز مین کیا کیا کرتا ہے کہا فاتحۃ الکتاب پڑھتا ہون اور اللہ سے سوال جنت
کا اور استعاذہ نار سے کرتا ہون اور مین نہین جانتا کہ تمہارا اور معاذ کا دندنہ کیا ہے یعنی گڑبڑانا
فرمایا انی و معاذ حول ھاتین ندندن رواہ ابوداؤد یعنی ہم دونون بھی یہی سوال
و استعاذہ کرتے ہین حدیث جابر مین فرمایا ہے لا یسأل بوجہ اللہ الا الجنۃ اخرجہ ابوداؤد
یعنی اللہ کے نام سے نہ مانگے مگر جنت بالجملہ جنت جسطرح کہ اپنے لوگونکی طالب و جاذب ہے اسیطرح
نار بھی خواہان ہے اور حضرت نے ہمکو حکم کیا ہے کہ ہم ہمیشہ انکا ذکر کیا کرین اور کبھی ان دونونکو
نہ بھولین ابن عمر کا لفظ رفعًا یہ ہے لا تنسوا العظیمتین قلنا وما العظیمتین قال الجنۃ
والنار رواہ ابو یعلی حدیث کلیب بن حزن مین فرمایا ہے طلب کرو تم جنت کو جہد سے اور
بھاگو نار سے کوشش کر کے جنت کا طالب رات کو نہین سوتا اور نہ آگ سے بھاگنے والا خواب
کرتا ہے جنت آج کے دن محفوف بالمکارہ ہے اور نار محفوف بشہوات سو کہین وہ تمکو آخرت سے
غافل کر دے اس حدیث مین طریقہ سوال جنت اور استعاذہ من النار کا بتا دیا یعنی کہ نری زبان
سے مانگنا اور پناہ چاہنا کچھ زیادہ فائدہ بخش نہین ہوتا ہے بلکہ تصدیق اس سوال و پناہ کی یہ ہے کہ
مکارہ پر صابر اور شہوات کا تارک ہو اور رات کو عبادت کرے اسلئے کہ رات کی عبادت اخلاص سے
قریب تر ہوتی ہے جسطرح کہ دن کی عبادت مین ڈر ریا کا لگا رہتا ہے ✦

باب دوم

آمین کی فضیلت مین

فصل ا

جنت کے نام اور انکے معانی کیا ہین + جنت کے نام باعتبار صفات کے چند ہین اور باعتبار
ذات مسمی کے ایک ہی سو اس وجہ سے مترادف ہین اور چونکہ باعتبار صفات مختلف ہین اس وجہ سے
متباین ہین یہی حال اللہ تعالی کے نامونکا اور اسکی کتاب کے نامونکا اور اسکے رسول کے نامونکا اور یوم الآخر اور
نار کے نامون کا ہے **اوّل** نام جنت ہے یہ اسم عام شامل ہے سارے گہر کو اور ان انواع نعیم
ولذت وبہجت وسرور وقرۃ عین کو جنپر وہ گہر مشتمل ہے اصل معنی لفظ جنت کے چہپانا اور ڈہانپنا
ہے باغ کو جنت اسی لئے کہتے ہین کہ جو کوئی باغ مین جاتا ہے باغ اوسکو اپنے درختون مین چہپالیتا
ہے تو مستحق اس نام کا وہی موضع ہے جہان بہت سے درخت انواع واقسام کے ہون **دوم**
دار السلام اللہ نے یہ نام جنت کا رکہا ہے فرمایا لھم دار السلام عند ربھم اور فرمایا واللہ
یدعوا الی دار السلام جنت اسی نام کے لایق ہے اسلئے سلامتی کا گہر ہے اور ہر بلا وآفت ومکروہ
سے سالم ہے یہ اللہ کا گہر ہے اللہ کا نام سلام ہے وہانکی تحیت بھی یہی سلام ہوگی فرشتے ہر دروازے
سے آکر سلام علیکم کہینگے اور اوپر سے اللہ سلام کریگا **قال تعالی** لھم فیھا فاکھۃ ولھم
مایدعون سلام قولا من رب رحیم اور فرمایا لایسمعون فیھا لغوا الا سلاما
رہی یہ آیت فسلام لک من اصحاب الیمین سو اکثر مفسرین کے اقوال اسجگہہ مقصود آیت
سے بعید ہین معنی آیت کے یہ ہین کہ سلام ہے اے شخص تجہکو دنیا سے جبکہ تو اصحاب یمین مین سے ہے
اب تو وقت رحلت کے دنیا سے اور وقت آنے کے پاس اپنے رب کے مژدہ سلامتی کا لے جسطرح کہ
فرشتہ وقت قبض روح کے روح کو نوید روح وریحان ورب غیر غضبان کے دیتا ہے اور یہ پہلی
بشارت ہے مومن کے لئے آخرت مین **سوم** دار الخلد یہ نام اسلئے ہوا کہ اس گہر کے لوگ کبہی وہانسے

کوچ نکرینگے جسطرح کہ فرمایا ہے وما ھم منھا بمخارجین اور فرمایا عطاء غیر مجذوذ اور
فرمایا اکلھا دائم وظلھا اور فرمایا ان ھذا لرزقنا مالہ من نفاد جہمیہ و معتزلہ کا یہ
قول کہ جنت اور حرکات اہل جنت سب فنا ہو جائینگے باطل ہے **چہارم** دار المقامہ اللہ نے
اہل جنت سے حکایت کی ہے الحمد للہ الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ مقاتل نے کہا دار المقام
سے مراد دار الخلود ہے وہ اوسمین ہمیشہ کے لئے مقیم رہینگے اونکو موت نہ آئیگی اور نہ وہان سے
کسی اور جگہہ جائینگے **پنجم** جنت الماوی اللہ نے فرمایا عندھا جنۃ الماوی ابن عباس
نے کہا یہ وہ جنت ہے کہ وہان جبرئیل و ملائکہ آتے ہین مقاتل و کلبی نے کہا وہان ارواح شہداء
کی جگہہ پاتی ہین کعب نے کہا اس جنت مین سبز پرندے چرتے ہین جنمین شہیدونکی روحین ہوتی ہین
عائشہ و زر بن حبیش نے کہا ہے یہ ایک جنت ہے منجملہ جنان کے صحیح یہ ہے کہ یہ ایک نام ہے جنت
کا کما قال تعالی واما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوی فان الجنۃ
ھی الماوی اور نار کے حق مین کہا ہے فان الجحیم ھی الماوی **ششم** جنات عدن
یہ نام ہے ایک جنت کا منجملہ جنان کے لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ نام ہے ساری جنات کا کہ وہ سب
عدن ہین اللہ نے فرمایا جنات عدن التی وعد الرحمن عبادہ بالغیب اور فرمایا
جنات عدن یدخلونھا یحلون فیھا من اساور من ذھب ولؤلؤا اور فرمایا
ومساکن طیبۃ فی جنات عدن مراد عدن سے اقامت و توطن ہے **ہفتم** دار الحیوان
اللہ نے فرمایا وان الدار الآخرۃ لھی الحیوان مفسرین کے نزدیک مراد اس سے جنت ہے
یہ ایک ایسا گھر ہے زندگی کا کہ جہان مرنا نہوگا قالہ الکلبی اہل لغت کہتے ہین حیوان بمعنی
حیات ہے قالہ ابن عبیدۃ وابن قتیبۃ اس جنت مین تنغیص ہے اور نہ نفاد یہ ایسا گھر
ہے جسکو فنا و انقطاع و ہلاک نہین ہے جسطرح کہ دنیا مین احیاء کو فنا ہے تو یہ اسی نام کی مستحق

ہے مسبت حیوان کے کہ وہ فنا ہوتا ہے اور مرتا ہے ہشتم فردوس اللہ تعالی نے فرمایا
اولئک هم الوارثون الذین یرثون الفردوس هم فیها خالدون اور فرمایا
ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات کانت لهم جنات الفردوس نزلا ۔
اطلاق اسم فردوس کا ساری جنت پر یا اعلی وافضل جنات پر ہوتا ہے گویا وہ بہ نسبت
اور جنات کے زیادہ تر استحقاق اس نام کا رکھتی ہے اصل مین بمعنی بستان ہے فرادیس بساتین
کو کہتے ہین کعب نے کہا یہ وہ بستان ہے جسمین انگور ہون لیث نے کہا یعنی انگور کا باغ
ضحاک نے کہا وہ باغ ہے جسمین گھنے درخت ہون اسی کو مبرد نے بھی اختیار کیا ہے مجاہد نے
کہا زبان روم مین بستان کو فردوس کہتے ہین اسی کو زجاج نے بھی اختیار کیا ہے صحیح یہ ہے
کہ فردوس وہ باغ ہے کہ جو کچھ سب باغات مین ہوتا ہے یہ اوس سبکا جامع ہو نہم جنات النعیم
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات لهم جنات النعیم یہ نام
جامع جمیع جنات ہے متضمن ہے انواع نعم کو ماکول ومشروب وملبوس وصور حسنہ ورائحۂ طیبہ
ومنظر بہیج ومساکن واسعہ وغیر ذلک سے جتنی نعیم ظاہر وباطن ہین سب کو شامل ہے دہم
مقام امین قال تعالی ان المتقین فی مقام امین مقام موضع اقامت کو کہتے ہین
اور امین بمعنی امن ہے یعنی وہ ہر برائی ومکروہ وزوال وخراب وانواع نقص سے امن
مین ہے اسجگہہ کے لوگ خروج وتنغص وتکدر سے امن مین رہینگے بلد امین وہ ہے جہان کے لوگ
امن مین ہون اوس خوف سے جو اور جگہہ کے لوگون کو ہوتا ہے اللہ نے اس آیت مین اور
اس قول مین یدعون فیها بکل فاکهة آمنین امن مکان وامن طعام دونون کو جمع
کر دیا ہے اب اونکو نہ خوف وانقطاع فاکہہ کا ہوگا اور نہ خوف وہان سے نکلنے کا اور
موت سے وہ امن مین ہونگے یازدہم مقعد صدق وقدم صدق قال تعالی

اِنَّ المتقین فی جنات ونہر فی مقعد صدق یہ لفظ کلام عرب مین موضوع ہے واسطے صحت وکمال کے اسی جگہہ سے صدق فی الحدیث صدق فی العمل بولتے ہین صدیق وہ شخص ہے جسکے قول کی تصدیق اوسکا عمل کرے قدم صدق کی تفسیر یہ ہے کہ مراد اس سے جنت اور وہ اعمال ہین جنسے جنت ملتی ہے اور وہ سابقہ جو طرف اللہ کے اونکے لئے سابق ہو چکا ہے اور وہ رسول جسکے ہاتھ پر ہدایت ہوئی اور اوسکے سبب سے جنت کو پہونچے تحقیق یہ ہے کہ یہ سب حق ہے اور لسان صدق اشارہ ہے طرف مطابقت زبان کے واسطے واقع کے اور مدخل صدق ومخرج صدق وہ ہے کہ صاحب اوسکا ضامن ہو اللہ پر اور یہ دعا انفع ادعیہ ہے اسلئے کہ بندہ ہمیشہ کسی نہ کسی امر مین داخل اور کسی نہ کسی امر سے خارج ہوتا ہے سو جب دخول وخروج اوسکا باللہ وللہ ہوگا تو وہ مدخل صدق مین داخل اور مخرج صدق مین خارج ہوگا

فصل ۲

کتنی جنتونکی کیا ہے • یہ دو نوع ہین دو جنتین سونے کی ہین اور دو چاندی کی جنت ایک ایسا نام ہے کہ جو کچھہ سارے باغات وگلستان وبوستان مین ہے مساکن وقصور سے یہ اون سبکو شامل ہے یہ بہت سی جنتین ہین حدیث انس مین رفعاً آیا ہے یا ام حارثہ انہا جنان وان ابنک اصاب الفردوس الاعلیٰ اخرجہ البخاری یعنی وہ بہت سی جنتین ہین اور تیرا بیٹا فردوس اعلی مین پہنچا حدیث ابو موسی مین فرمایا ہے دو جنتین سونے کی ہین وہانکے برتن اور زیور اور جو کچھہ اونمین ہے سب سونے کے ہین اور دو جنتین چاندی کی ہین اور اونکا زیور وبرتن اور جو کچھہ اونمین ہے سب چاندی کا ہے اور نہین ہے درمیان قوم اور دیدار خدا کے مگر چادر کبریائی کی اوسکے منہہ پر جنت عدن مین رواہ الشیخان اللہ نے

فرمایا ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان اس آیت مین دونون جنتون کا ذکر کیا
ہے پہر فرمایا ومن دونهما جنتان یہ چار جنتین ہوئین ایک گروہ نے کہا مراد لفظ
من دونهما سے قرب اون دونون جنتون کا عرش سے ہے تو یہ دونون اون دونون سے
فایق تر ہین دوسرے گروہ نے کہا مراد لفظ دُون سے تحت ہے یہ مطابق لغت عرب کے ہے
صحاح مین لفظ دُون کو نقیض فوق کہا ہے اور یہ بھی کہتے ہین کہ دون هذا ای اقرب منه
لکن سیاق اسی پر دلیل ہے کہ پہر دو جنت اولی فاضل مین کئی وجہ سے ایک **قوله ذواتا**
افنان فنن کہتے ہین غصن کو یا جمع ہے فن کی بمعنی صنف یعنی اوسمین انواع قسم کے فواکہ
وغیرہ ہین اور اسکا ذکر پچھلی دو جنتون مین نہین کیا دوسرے فرمایا ہے **فیهما عینان**
تجریان اور پچھلی دو جنتون کے حق مین کہا ہے فیهما عینان نضاختان اس سے مراد
اوبلنا ہے یعنی فوّارہ کی طرح اور جاریہ سے مراد ساریہ ہے تو بہنے والا چشمہ بہتر ہوتا ہے
فوّارہ سے جو فقط اوبلتا ہے اسلئے کہ اوسمین فوران وجریان دونون امر ہین تیسرے ارشاد کیا ہے
کہ فیهما من کل فاکهة زوجان اور پچھلی دونون جنتون کے حق مین کہا ہے فیهما فاکهة
ونخل ورمان اور کچھ شک نہین کہ اوّل اکمل ہے ثانی سے ایک گروہ نے کہا زوجان سے
مراد رطب ویابس ہے لکن اسمین نظر ہے دوسرے گروہ نے کہا ایک سے مراد صنف معروف
ہے اور دوسری سے مراد اوسی کے ہمشکل صنف غریب ہے تیسرے گروہ نے کہا مراد دو نوع
ہین اس سے زیادہ کچھ نہین کہا ظاہر یہ ہے کہ مراد شیرین وترش وسفید وسرخ ہے اسلئے کہ
اختلاف اصناف فواکہ کا خوش آیندہ تر اور لذیذ تر ہوتا ہے آنکہ ودہن مین واللہ اعلم
چوتھے فرمایا ہے متکئین علی فرش بطائنها من استبرق یہ تنبیہ ہے فضیلت
برابری کی کہ ابرہ استر سے بڑہ کر ہوگا اور حق مین آخرین کے کہا ہے متکئین علی رفرف

خضر وعبقری حسان زرفت کی تفسیر مجلس و بساط وفرش ہے بہرحال وصف اولین سے
کمتر ہے پانچوین کہا ہے وجنا الجنتین دان یعنی پھل اوسکا قریب وسہل التناول ہوگا جسطرح
چاہین بیٹھے لیٹے لیکر تناول کرین اور یہ بات حقمین آخرین کے نہین فرمائی ہے چھٹے فرمایا
فیھن قاصرات الطرف یعنی اونکی نظر اپنے شوہرون پر مقصور ہوگی وہ کسی غیر کی طرف
نظر نہ کرینگی نیچی نگاہ رکھینگی اور آخرین کے بارے مین کہا ہے حور مقصورات فی الخیام
سو جسکی نگاہ اپنے شوہر پر کوتاہ ہے وہ اکمل ہے اوس سے جسکی نظر فقط غیر سے مقصور ہے
ساتوین اونکو مشابہ یاقوت ومرجان کے فرمایا ہے صفا ودا شراق لون وحسن مین اور اسکا
ذکر آخرین مین نہین کیا آٹھوین فرمایا ہے ھل جزاء الاحسان الا الاحسان اسکا
مقتضا یہ ہے کہ اصحاب ان ہر دو جنت اولی کے اہل احسان مطلق ہین انکے احسان کامل کی
جزا بھی احسان کامل ہے نوین یہ کہ ان دونون جنتون کو جزا اوس شخص کی ٹھیرایا ہے جو
کھڑے ہونے سے سامنے اپنے رب کے ڈرتا ہے اور خائف دو طرح کے ہوتے ہین ایک مقربین
دوسرے اصحاب یمین سو پہلے مقربین کی دونون جنتونکا ذکر کیا ہے پھر ہر دو جنت اصحاب یمین کا
دسوین فرمایا ومن دونھما سو سیاق دلیل ہے اس بات پر کہ دون نقیض فوق ہے اس
سے معلوم ہوا کہ مقربین کی دونون جنتین عالی ہین اور اصحاب یمین کی دونون جنتین کمتر
راجح یہ ہے کہ ہر ایک کو دو جنتین ملینگی اور بعض نے کہا ہے کہ مجموع اہل خوف اونمین بھی شریک
ہونگے لکن یہ حدیث ھما اثنیان ثنان فی ریاض الجنتہ مرجح اول ہے ایک جنت ادائے
اوامر کی جزا ہوگی اور دوسری اجتناب محارم کی ❊

فصل

اللہ تعالیٰ نے بعض جنتون کو اپنے ہاتھہ سے بنایا ہے اور اوسمین اپنے ہاتھہ سے درخت لگائے
تاکہ وہ جنت اور جنتون سے افضل ٹھیرے اور بعض جنات کو اپنے لئے گھر ٹھیرایا ہے اور ساتھہ
قرب عرش کے مخصوص کیا ہے اور اپنے ہاتھہ سے اوسکو لگایا ہے وہ جنت سید جنان ہے اللہ تعالیٰ
ہر نوع مین سے اعلیٰ شئے کو اپنے لئے اختیار کرتا ہے جسطرح کہ ملائکہ مین سے جبرئیل کو اور بشر مین سے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور آسمانون مین سے آسمان علیا کو اور شہرون مین سے مکہ مکرمہ کو اور
مہینون مین سے ماہ محرم کو اور راتون مین سے شب قدر کو اور ایام مین سے روز جمعہ کو اور شب مین
سے وسط شب کو اور اوقات لیل و نہار مین سے اوقات نماز پنجگانہ کو الی غیر ذلک وہ بالکذات جو چاہتا ہے
پیدا کرتا ہے اور پسند فرماتا ہے حدیث ابو الدرداء مین فرمایا ہے اللہ تعالیٰ آخر مین تین ساعت باقی
شب کے نزول فرماتا ہے پہلی ساعت کے اندر اوس کتاب مین نظر کرتا ہے جسمین سوا اوسکے غیر نظر
نہین کرتا پھر جسطرح چاہتا ہے محو و اثبات فرماتا ہے دوسری ساعت کے اندر جنت عدن کو ملاحظہ
کرتا ہے یہ جنت اللہ کا مسکن ہے اسمین سوا اللہ کے کوئی ساکن نہین ہوتا مگر انبیاء و شہداء و صدیقین
اسی جنت مین وہ چیز ہے جسکو کسی نے نہین دیکھا اور نہ کسی بشر کے دلپر اوسکا خطرہ گذرا پھر آخر ساعت
شب مین اوتر کر فرماتا ہے ہے کوئی استغفار کرنے والا کہ مجھسے مغفرت چاہے مین اوسکی مغفرت کرون
ہے کوئی سائل کہ مجھسے سوال کرے مین اوسکو دون ہے کوئی دعا کرنیوالا جو مجھے پکارے مین اوسکی
دعا قبول کرون یہانتک کہ فجر طالع ہوتی ہے رواہ الطبرانی اللہ تعالیٰ نے فرمایا وقرآن
الفجر ان قرآن الفجر کان مشہودا یعنی نماز صبح کے وقت اللہ تعالیٰ و ملائکہ موجود ہوتے ہین
حدیث انس بن مالک مین فرمایا ہے اللہ نے فردوس کو اپنے ہاتھہ سے بنایا ہے اور اوسکو ہر مشرک اور
مدمن الخمر پر حرام کیا ہے رواہ الحسن بن سفیان عبد اللہ بن حارث کا لفظ رفعا یہ ہے اللہ نے
تین چیزین اپنے ہاتھہ سے بنائین آدم کو اپنے ہاتھہ سے بنایا توریت کو اپنے ہاتھہ سے لکھا فردوس کو

اپنے ہاتھ سے لگایا پھر فرمایا قسم ہے میرے عزت وجلال کی داخل نہوگا اوسمین دایم الخمر اور
دیوث رواہ الدارمی والنجاد وغیرہما لکن محفوظ یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے اوسکی سند مین
ابومعشر متکلم فیہ ہے ابن عمر کہتے ہین اللہ نے چار چیز بنا اپنے ہاتھ سے پیدا کین عرش وقلم وعدن
وآدم پھر باقی خلق کو کہدیا ہو جا وہ ہوگئی رواہ الدارمی میسرہ کا لفظ یہ ہے اللہ نے نہین چھوا
کسی چیز کو اپنی مخلوق مین سے سوا تین چیزون کے آدم کو پیدا کیا توریت کو اپنے ہاتھ سے لکھا جنت
عدن کو اپنے ہاتھ سے بنایا ونحوہ عن کعب پھر فرمایا بات کر جنت عدن نے کہا قد افلح
المؤمنون رواہما الدارمی حمید بن عطیہ کہتے ہین اللہ نے جنت فردوس کو اپنے ہاتھ سے لگایا
ہر پنجشنبہ کے دن اوسکو کھولتا ہے اور فرماتا ہے بڑہ جا خوشبو مین واسطے میرے اولیاء کے زیادہ
ہو جا حسن مین واسطے میرے دوستون کے رواہ ابو الشیخ مجاہد کا لفظ یہ ہے اللہ نے جنات
عدن کو اپنے ہاتھ سے لگایا ہے جب وہ طیار ہو چکی بند کردیگئی اب وہ ہر سحر کو کھولی جاتی ہے اللہ تعالی
اوسکی طرف نظر کرتا ہے وہ کہتی ہے قد افلح المومنون رواہ الحاکم ابو سعید رفعا کہتے ہین اللہ تعالی
نے ایک باغ بنایا جسکی ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی اوسمین اپنے ہاتھ سے
درخت لگائے اور کہا بات کر اوس نے کہا قد افلح المومنون فرمایا خوشی ہو تجھکو تو منزل ہے
بادشاہون کی رواہ البیہقی انس رفعا کہتے ہین اللہ نے جنت عدن کو اپنے ہاتھ سے بنایا
ایک اینٹ سفید موتی کی ہے اور دوسری اینٹ سرخ یاقوت کی اور تیسری سبز زبرجد کی گارا
اوسکا مشک ہے سنگریزے اوسکے موتی ہین گھاس اوسکی زعفران ہے پھر فرمایا بول اوس نے
کہا قد افلح المومنون اللہ نے فرمایا قسم ہے میرے عزت وجلال کی ہمسایہ نہوگا میرا تجھمین
کوئی بخیل پھر حضرت نے یہ آیت پڑہی ومن یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون اس
عنایت مین تامل کرنا چاہیئے کہ جس جنت کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے اور اوسکے لئے بنایا جسکو

اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہے پھر اوسکی فضیلت کے لئے ٹھیرایا ہے یہ محض اوسکی تشریف و اظہار فضل کے
لئے ہے جسکو اپنے ہاتھ سے بنایا اور شرف بخشا اور غیر سے امتیاز دیا سو یہ جنت جنان مین مثل آدم کے
ہے نوع حیوان مین حدیث مغیرہ بن شعبہ مین فرمایا ہے موسیٰ نے اپنے رب سے پوچھا تھا ادنیٰ
منزلت اہل جنت مین کون ہے کہا وہ شخص جو آئیگا بعد دخول اہل جنت کے جنت مین اوس سے
کہا جائیگا جنت مین جا وہ کہیگا اے رب کیونکر جاؤن لوگ تو اپنی اپنی منزلون مین جا اوترے
اور اپنے یاردن کو لے بیٹھے اوس سے کہا جائیگا بھلا تو اسپر راضی ہے کہ تجھکو برابر ایک بادشاہ کے
بادشاہان دنیا سے دیا جاوے وہ کہیگا ہان اے رب مین راضی ہون اللہ تعالیٰ فرمائے گا
لک ذلک و مثلہ و مثلہ و مثلہ پانچوین بار مین وہ کہیگا رضیت یارب موسیٰ علیہ
السلام نے کہا اے رب اعلیٰ منزلت کون ہے فرمایا وہ لوگ ہین جو کہ میری حسب المراد ہین مین نے
اونمین سے بہت سے لوگون کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے اور اونپر مُہر لگا دی ہے نہ آنکھ نے
اوسکو دیکھا نہ کان نے سُنا اور نہ کسی کے دل پر اوسکا خطرہ گزرا مصداق اسکا اللہ کی کتاب مین یہ ہے
فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین رواہ مسلم ظاہر یہ ہے کہ مراد ان لوگون سے
انبیاء و رسل ہین یا اولیاء و شہداء و صدیقین و صالحین ہون واللہ اعلم +

فصل ۴

جنت کے دربان اور خزانچی کون ہین اور اونکا مقدم و رئیس کون ہے + اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنۃ زمرا حتی اذا جاؤھا وفتحت ابوابھا وقال
لھم خزنتھا سلام علیکم خزنہ جمع ہے خازن کی خازن وہ ہے جسکو کسی شے پر
امین سمجھکر واسطے حفاظت کے مقرر کیا جائے جیسے خزانہ کا خزانچی حدیث انس مین فرمایا ہے مین

دن قیامت کے دروازۂ جنت پر آکر دروازہ کھلوانا چاہونگا خازن کہیگا تو کون ہے مین کہونگا محمد ہون صلی اللہ علیہ وسلم وہ کہیگا مجھکو تیرا ہی حکم ہوا ہے کہ تجھ سے پہلے مین کسی کے لیے دروازہ نہ کھولون ۔

رواق منظر چشم من آشیانۂ تست ؎ کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست

حدیث متفق علیہ ابو ہریرہ مین فرمایا ہے کہ جو شخص راہ خدا مین ایک جوڑا دیتا ہے یعنی کسی شئے کا اوسکو خازنان جنت ہر دروازے سے پکارینگے کہ ادہر آؤ ؎

حیف است چاے چو تو نگار ی بچشم غیر ؎ در دل نشین کہ منزل خاص از برای تست

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اسی زمرہ مین سے ہونگے جو کہ ہر در سے بلائے جائینگے اسلئے کہ اونکی ہمت تکمیل مراتب ایمان مین بہت بلند تھی فللہ ما اعلی ھذا الھمۃ وما اکبر ھذہ النفس اللہ نے سب سے بڑے خزانچی کا نام رضوان رکھا ہے یہ نام مشتق ہے رضا سے اور خازن نار کا نام مالک رکھا ہے وہ مشتق ہے ملک سے جو عبارت ہے قوت و شدت سے +

فصل ۵

سب سے پہلے دروازہ جنت کا کون کھٹکھٹائیگا + اس باب مین حدیث انس گزر چکی ہے کہ وہ ہمارے حضرت اعلی درجت حضور فیض گنجور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونگے طبرانی نے یون کہا ہے کہ خازن کھڑے ہو کر یہ کہیگا لا افتح لاحد قبلک ولا اقوم لاحد بعدک یہ کھڑا ہو جانا خازن کا واسطے حضرت کے خاصۃً بغرض اظہار مرتبۂ نبویہ ہوگا خازنان جنت آپکی خدمت مین قیام کرینگے آپ اونپر مثل بادشاہ کے ہونگے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے سب سے پہلے مین ہی دروازہ جنت کا کھولونگا لیکن ایک عورت مجھپر پیشدستی کریگی مین کہونگا تجھکو کیا ہوا ہے یا تو کون ہے وہ کہیگی مین ایک عورت ہون کہ اپنے یتیمون کو لیکر بیٹھ رہی ابن عباس کہتے ہین کچھ صحابہ حضرت کے انتظار مین بیٹھے تھے

اتنے مین آپ تشریف لائے جب قریب ہوئے اونکی بات سُنی وہ آپسمین یہ چرچا کرتے تھے کہ دیکھو
اللہ نے اپنے خلق مین سے ایک اپنا خلیل ٹھیرایا ابراہیم علیہ السّلام کو دوسرے نے کہا یہ کچھ اس سے
زیادہ نہین ہے کہ موسیٰ علیہ السّلام سے بات کی تیسرے نے کہا عیسیٰ اللہ کے کلمہ و روح ہین
چوتھے نے کہا اللہ نے آدم کو چُن لیا حضرت نے اونپر سلام کیا اور فرمایا مینے تمہاری گفتگو سُنی اور تمہارا
تعجب کرنا معلوم کیا کہ ابراہیم خلیل اللہ ہین سو وہ اسیطرح تھے اور موسیٰ نجی اللہ ہین سو وہ بھی اسیطرح
تھے اور عیسیٰ روح و کلمہ ہین سو وہ بھی اسیطرح تھے اور آدم برگزیدہ ہین سو وہ بھی اسیطرح تھے سُن لو
مین اللہ کا حبیب ہون اور کچھ فخر نہین اور مین حامل لواء حمد ہون اور کچھ فخر نہیں اور مین اول
شافع اور اول شفیع ہون دن قیامت کے اور کچھ فخر نہین ہے اور سب سے پہلے مین ہی باب جنت
کا حلقہ ہلاؤنگا وہ میرے لئے کھولا جائیگا مین اوسمین جاؤنگا اور میرے ہمراہ فقراء مومنین ہونگے
اور کچھ فخر نہین اور مین اکرم اولین و آخرین ہون اور کچھ فخر نہین رواہ الترمذی اس سے فضیلت
حضرت کی انبیاء اولوالعزم پر ثابت ہوئی یہ اسباب فضل کے سوا حضرت کے دوسرے مین فراہم
نہونگے انس بن مالک کا لفظ یہ ہے کہ سب سے پہلے مین ہی نکلونگا یعنی قبر سے جبکہ لوگ مبعوث ہونگے
اور مین اونکا خطیب ہونگا جب کہ وہ خاموش ہونگے اور مین اونکا قائد ہونگا یعنی لیجانے والا جبکہ
وہ آوینگے اور مین اونکا شافع ہونگا جب کہ وہ روکے جاوینگے اور مین انکا مژدہ رسان ہونگا جبکہ
وہ مایوس ہونگے حمد کا نشان میرے ہاتھہ مین ہوگا جنت کی کنجیان اوسدن میرے ہاتھہ مین ہونگی
مین اکرم اولاد آدم ہونگا اوسدن اپنے رب پر اور کچھ فخر نہین ہے طواف کرینگے گرد میرے ہزار
خادم گویا وہ موتی ہین چھپے ہوے رواہ الترمذی والبیہقی واللفظ لہ مسلم مین انس
سے رفعاً یون آیا ہے کہ مین سب سے زیادہ ہونگا اتباع مین دن قیامت کے اور مین ہی سب سے
پہلے دروازہ بہشت کا کھٹکھٹاؤنگا +

فصل ٦

سب سے پہلے کونسی امت بہشت مین جائیگی + حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے ہم سابقین اولین ہین دن قیامت کے فقط اتنی بات ہے کہ اونکو ہمسے پہلے کتاب دیگئی ہے اور ہمکو بعد اونکے ملی رواہ الشیخان یعنی اونکی سبقت ہمپر فقط اسیقدر ہے دوسرا لفظ اسکا رفعاً یہ ہے ہم آخرین اولین ہین دن قیامت کے اور ہم ہی سب سے پہلے جنت مین جائینگے سوا اتنی بات کے کہ اونکو کتاب ہمسے پہلے دیگئی اور ہمکو اونکے بعد ملی لکن وہ مختلف ہوگئے اور اللہ نے ہمکو اپنے حکم سے وہ حق دکھایا جسمین اونہون نے اختلاف کیا تہا رواہ مسلم اسی کے لگ بھگ صحیحین مین بھی آیا ہے اس لفظ سے نحن الاخرون الاولون یوم القیامۃ نحن اوّل الناس دخولا الجنۃ بید انھم اوتوا الکتاب من قبلنا واوتیناہ من بعدھم حدیث عمر بن خطاب مین فرمایا ہے جنت حرام ہے سب پیمبرون پر یہانتک کہ مین اوسمین جاؤن اور حرام ہے سب امتون پر یہانتک کہ داخل ہو اوسمین امت میری رواہ الدارقطنی وقال غریب بالجملہ یہ امت سب امتون سے پہلے زمین کے اندر سے باہر نکلے گی اور سب سے پہلے اعلی امکان موقف مین جاکر ٹہیریگی اور سب سے پہلے سایہ عرش مین ہوگی اور سب سے پہلے اسی امت کا فیصلہ وحکم ہوگا اور سب سے پہلے ہی پلصراط کے پار ہوگی اور سب سے پہلے ہی جنت مین داخل ہوگی اور جنت حرام ہے انبیاء پر یہانتک کہ ہمارے حضور پرنور صلعم اوسمین قدم رنجہ فرمائین اور سب امتون پر یہانتک کہ یہ امت اوسمین جاے رہی یہ بات کہ اس امت مین سے سب سے پہلے کون داخل جنت ہوگا سو حدیث ابوہریرہ مین رفعاً آیا ہے کہ جبرئیل آے میرا ہاتہہ پکڑ کر لیگئے مجہکو جنت کا دروازہ دکہایا جس درسے کہ میری امت بہشت مین جائیگی ابوبکر نے کہا اے رسول خدا مین چاہتا ہون کہ مین بھی آپکے ساتھہ ہوتا کہ اوسکو دیکھتا فرمایا

سُن لے اے ابابکر تو سب سے پہلے میری امت مین داخل جنت ہوگا رواہ ابوداؤد الٰہی اس
تیرے بندۂ شرمندہ کا نام بھی صدیق ہر تو مجھکو بھی برکت سے نام صدیق اکبر کے ہمراہ اپنے
رسول کریم کے جنت مین لیجانا کہ مین بھی ایک ادنی خادم جناب نبوت کا ہون ٥

یدعی الی محفل الرب الکریم غدا	والحق ان یدخل المولی مع الخدم

فصل

اس امت کے سابقین حرت جنت کے کون لوگ ہونگے اونکی کیا صفت ہے + حدیث ابوہریرہ
مین فرمایا ہے پہلا گروہ جو جنت مین جائیگا اونکی صورت قمر لیلۃ البدر کی صورت پر ہوگی وہ نہ
تھوکینگے نہ ناک سنکینگے نہ پاخانہ پھرینگے اونکے برتن اور اونکی کنگھیان سونے چاندی کی ہونگی
اونکی انگیٹھیان عود کی ہونگی اور اونکا پسینا مشک ہوگا ہر ایک کی اونمین سے دو دو بیبیان ہونگی جنکی
پنڈلی کا گودا گوشت کے پیچھے سے بسبب خوبصورتی وحسن کے نظر آئیگا اونکے باہم نہ کچھہ اختلاف
ہوگا اور نہ کچھہ بغض اونکے دل ایک شخص کے دل کی طرح پر ہونگے صبح وشام اللہ کی تسبیح کرینگی
رواہ الشیخان دوسری روایت مین اتنا اور آیا ہے کہ پہلا زمرہ جو ماہ نیم ماہ کی صورت پر ہوگا
اونسے قریب وہ لوگ ہونگے جو کہ بہت چمکتے تارے کی طرح آسمان پر ہونگے اونکی بیبیان حورعین
ہین وہ اپنے باپ آدم کی صورت پر ساٹھ گز طول مین ہونگی رواہ الشیخان ابن عباس کا
لفظ رفعاً یہ ہے سب سے پہلے جو دن قیامت کے طرف جنت کے بلایا جائیگا یہ وہ لوگ ہونگے جو سرا
وضرا یعنی خوشی اور رنج مین اللہ کی حمد کرتے ہین رواہ شعبۃ وقیس ابوہریرہ نے
رفعاً کہا ہے عرض کئے گئے مجھپر وہ تین شخص میری امت کے جو سب سے پہلے داخل جنت ہونگے اور وہ
جو سب سے پہلے جہنم مین جائینگے سو تین جنتی یہ ہین شہید اور بندۂ مملوک جسکو دنیا کی غلامی نے طاعت

رب سے باز نہین رکھا اور فقیر پارسا صاحب عیال آزردہ وزخمی یہ ہین امیر مسلط او صاحب ثروت
مال سے جو کہ اللہ کا حق ادس مال مین سے ادا نہین کرتا اور فقیر فخور یعنی باوجود محتاجی اتراتا اور
نخرے کرتا ہے رواہ احمد اور حدیث ابن عمر مین اولیت دخول جنت کے حقین فقراء مہاجرین
کی فرمائی ہے کہ اونکی وجہ سے مکارہ سے بچا جاتا تھا اور اونکی حاجت اونکے دلون ہی مین رہتی تھی
اور وہ مرجاتے اپنا کام نکر سکتے اونپر ہر دروازہ سے فرشتے آکر کہینگے سلام علیکم بما صبرتم
فنعم عقبی الدار رواہ احمد والطبرانی بطولہ یہ حدیث اگرچہ خاص ہے لیکن مفہوم اسکا
عام ہے یہ اوصاف جس مومن مین ہونگے خواہ وہ مہاجر ہو یا نہو وہ مصداق اس وعدے کا ٹھیر سکتا
ہے حدیث مین یہ بھی آیا ہے کہ المهاجر من هجر ما نهى الله عنه اور فرمایا ہے کہ زمانہ ہرج
مین عبادت کرنا ایسا ہے جیسے کہ میری طرف ہجرت کرنا اللہ تعالی نے تقسیم بنی آدم کی دو طرح پر کی
ایک سعداء دوسرے اشقیاء پھر سعداء کو دو قسم ٹھیرایا ہے سابقین و اصحاب الیمین چنانچہ فرمایا
السابقون السابقون اسمین تین قول ہین ایک یہ کہ خبر اس مبتدا کی یہ قول ہے اولئك
المقربون دوسرے یہ کہ سابقون اول مبتدا ہے اور سابقون آخر خبر سیبویہ کا قول یہی ہے تیسرے
یہ کہ سبق اول اور ہے اور سبق ثانی اور یعنی جو لوگ دنیا مین طرف خیرات کے سابق ہین وہ قیامت
مین طرف جنات کے بھی سابق ہونگے اور جو لوگ سابق الی الایمان ہین وہی سابق الی الجنان بھی
ہونگے یہی اظہر ہے حدیث بریدہ مین آیا ہے کہ ایک دن صبح کو حضرت نے بلال کو بلایا اور فرمایا
اے بلال تو کس بات سے طرف جنت کے مجھپر سابق ہوا کیونکہ مین جب کبھی جنت مین گیا تیرے چپل کی آواز
اپنے آگے سنی آج کی رات بھی ایسا ہی اتفاق ہوا کہ ایک محل درخشان پر مین آیا وہ سونے کا
قصر تھا کہا یہ ایک عربی شخص کا ہے مین نے کہا مین عربی ہون یہ کسکا محل ہے کہا ایک مرد قریشی
کا ہے مین نے کہا مین قریشی ہون یہ کسکا قصر ہے کہا ایک مرد کا امت محمد صلعم سے ہے مین نے کہا

مین محمد ہون یہ کسکا گہر ہے کہا عمر بن خطاب کا بلال نے عرض کیا اے رسول خدا مین جب اذان
دیتا ہون تو دو رکعت نماز پڑہتا ہون اور جب مجھکو حدث پہنچتا ہے تو اوسیوقت وضو کر لیتا ہون
مین دیکھتا ہون کہ اللہ کے لئے مجھپر دو رکعت نماز ہے فرمایا انہین دو عمل کے سبب یہ بات تجھکو حاصل
ہوئی رواہ احمد و الترمذی وصححہ اہل علم نے کہا ہے اس حدیث کی تلقی بالقبول التصدیق
کرنا چاہئے اُس سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ کوئی شخص طرف جنت کے حضرت پر سبقت کریگا بلال
سامنے حضرت کے اذان دیتے اور طرف نماز کی بلاتے تھے اونکا سامنے حضرت کے چلنا ایسا ہے
جیسے سامنے سید کے حاجب وخادم چلتا ہے ایک حدیث مین یہ بھی آیا ہے کہ دن قیامت کے
بلال حضرت کے سامنے مبعوث ہونگے اور ندا ے اذان کہینگے اونکا سامنے حضرت کے چلنا واسطے
اظہار کرامت جناب رسالت کے ہوگا تاکہ آپکا فضل وشرف سب اہل محشر پر ظاہر و باہر ہو
نہ یہ کہ بلال آپ پر سابق ہونگے بلکہ یہ سبق مثل سبق وضو اور دخول مسجد کے ہوگا واللہ اعلم

فصل

فقرا اغنیا سے پہلے جنت مین جاوینگے • حدیث ابو ہریرہ مین رفعًا آیا ہے کہ داخل ہونگے
محتاج مسلمان جنت مین تونگرون سے پہلے آدہے دن جسکے پانسو برس ہوئے رواہ احمد
وصححہ الترمذی ورجال اسنادہ احتج بہم مسلم فی صحیحہ اور حدیث جابر
مین چالیس برس آئے ہین رواہ الترمذی ابن عمرو نے رفعًا ذکر چہل سال کا حق مین فقراء
مہاجرین کے کیا ہے رواہ مسلم حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے کہ دروازہ جنت پر دو مومن
ملاقات کرینگے ایک غنی ہوگا دوسرا فقیر دنیا مین فقیر کو جنت مین داخل کرینگے اور غنی جبتک اللہ
چاہیگا روکا جاویگا پھر جنت مین جائیگا فقیر اوسکو دیکھکر کہیگا اے بہائی تجھکو کس چیز نے روکا

تو نے اتنی دیر کی کہ مجھے تجھپر خوف ہوا وہ کہیگا مین بعد تیرے ایک حبس کر یہ قطع مین رہا اور
تجھہ تک نہین پہنچا یہانتک کہ اتنا عرق مجھسے بہا کہ اگر ہزار شتر تشنہ آتے تو سب پی جاتے رواہ
احمد نصف یوم و چہل سال مین کچھہ تفاوت نہین ہے صحیح مین اربعین خریف آیا ہے اور سنن
مین نصف یوم سو یہ دونون مقدار محفوظ ہین اور اختلاف مدت سبق کا بحسب احوال فقراء
و اغنیاء ہوگا کوئی چالیس سال پہلے جائیگا اور کوئی پانسو برس پہلے جسطرح کہ ٹھیرنا عصاۃ موحدین
کا آگ مین بحسب مراتب جزا کے ہوگا لیکن اسجگہہ یہ معلوم رہنا چاہیے کہ سبق دخول سے یہ لازم
نہین آتا ہے کہ مرتبہ بھی اونکا متاخر پر مرتفع ہو بلکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ متاخر کا مرتبہ سابق
سے افضل تر ہوتا ہے اگرچہ غیر نے دخول مین سبقت کی ہو دلیل اسپر یہ ہے کہ اس امت مین
سے کچھہ لوگ ایسے ہونگے جو بیحساب جنت میں جائینگے یہ ستر ہزار نفر ہین اور جنکا حساب
لیا جائے گا اونمین بعض ایسے بھی ہونگے جو اکثرون سے افضل ہین مطلب یہ ٹھیرا کہ تونگر کا حساب
لیا گیا اگر وہ شاکر خدا تھا اور اوس نے انواع خیر و بر و صدقہ و معروف کے ساتھہ تقرب کیا تھا
تو یہ غنی اوس فقیر سے جو دخول جنت مین سابق ہے اعلی درجہ ٹھیریگا اور یہ فضیلت اوس فقیر
کو نہوگی خصوصاً جبکہ وہ غنی اوس فقیر کے اعمال مین بھی شرکت رکھتا ہوگا اور بہران اوصاف
مین اوسپر زیادہ ہوگیا ہے واللہ لا یضیع اجر من احسن عملا سو مزیت دو طرح کی
ٹھیری ایک مزیت سبق کی دوسری مزیت رفعت کی سو یہ دونون مزایا کبھی مجتمع اور کبھی
منفرد ہوتے ہین ایک کو مزیت سبق و رفعت کی حاصل ہوگی اور دوسرے کو کوئی بھی مزیت
نہوگی اور کسی کو مزیت سبق کی ہوگی نہ رفعت کی اور دوسرے کو مزیت رفعت کی نہ سبق کی
یہ کارروائی بحسب مقتضاے ہر دو امر یا امر واحد یا عدم امر ہوگی واللہ تعالی اعلم +

فصل ۹

دو جنت والے کتنی قسم ہین جنکو جنت ملیگی نہ اونکے غیر کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وسارعوا
الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضها السمٰوات والارض اعدت للمتقین الذین
ینفقون فی السراء والضراء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب
المحسنین والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسهم ذکروا اللہ فاستغفروا
لذنوبهم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علیٰ ما فعلوا وهم
یعلمون اولئک جزاؤهم مغفرۃ من ربهم وجنات تجری من تحتها الانهار
خٰلدین فیها ونعم اجر العاملین اللہ نے ذکر کیا کہ جنت واسطے پرہیزگاروں کے طیار
کیگئی ہے نہ اورون کے لیئے پہر اصناف اہل تقویٰ کا ذکر کیا کہ وہ حالت عسر و یسر و شدت
و رخا مین بذل احسان کرتے ہین پہر فرمایا کہ غصے کو پیکر لوگون کی ایذا رسانی سے باز رہتے ہین
اور عوض انتقام کے عفو فرماتے ہین پہر اونکی حالت کا درمیان اونکے اور درمیان رب کے بابت
ذنوب کے ذکر کیا کہ جب اونسے گناہ ہوجاتے ہین تو وہ مقابلہ اون گناہون کا ساتھ ذکر خدا
و توبہ و استغفار و ترک اصرار کے کرتے ہین وقال تعالیٰ والسابقون الاولون من
المهاجرین والانصار والذین اتبعوهم باحسان رضی اللہ عنهم و
رضوا عنه واعد لهم جنات تجری من تحتها الانهار خالدین فیها ابدا
ذلک الفوز العظیم اس آیت مین خبر دی ہے کہ جنت واسطے مہاجرین و انصار اور
اونکے تابعین باحسان کے لیئے طیار کیگئی ہے اب جو کوئی اونکا تابع ہے تا قیامت تک وہ اس
اشارت و بشارت اور نوید جاوید مین داخل ہے انشاء اللہ تعالیٰ اور جو اونکے طریقے سے خارج ہے

اوسکو کوئی طمع اس جنت مین نہین ہے اور فرمایا انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت
قلوبھم واذا تلیت علیھم ایاتہ زادتھم ایمانا وعلی ربھم یتوکلون الذین
یقیمون الصلوۃ ومما رزقناھم ینفقون اولئک ھم المومنون حقا لھم درجات
عند ربھم ومغفرۃ ورزق کریم اس آیت مین وصف کیا ہے اہل جنت کا ساتھ
اس بات کے کہ وہ اللہ کے حق کو ظاہر و باطنا قایم رکھتے ہین اور بندون کے حقوق بھی ادا کرتے
ہین عمر بن خطاب کہتے ہین دن خیبر کے صحابہ نے کہا کہ فلان شہید ہے اور فلان شہید ہے یہانتک
کہ ایک شخص پر گزر ہوا اوسکو بھی کہا کہ یہ شہید ہے حضرت نے فرمایا یون نہین ہے مین نے اسکو
دوزخ مین دیکھا ہے بسبب ایک چادر یا عبا کے جسکو اسنے خیانت کیا ہے پہر فرمایا ای ابن خطاب
جا لوگون مین پکار دے کہ داخل نہوگا جنت مین مگر مومن مینے نکلکر پکار دیا رواہ مسلم
وللبخاری معناہ ابو ہریرہ نے کہا ہے کہ حضرت نے بلال کو حکم دیا کہ لوگون مین ندا کرے
کہ داخل نہوگا بہشت مین مگر نفس مسلمان اور بعض طرق مین لفظ مومن آیا ہے اور حدیث
مین ایک قصہ ہے رواہ الشیخان عیاض بن حمار مجاشعی کا لفظ رفعا یہ ہے حضرت نے ایک
دن خطبہ مین فرمایا سن لو میرے رب نے مجھکو حکم دیا ہے کہ مین سکھاؤن تمکو جو تم نہین جانتے
آجکے دن مجھکو یہ سکھایا کہ جو مال مینے اپنے بندے کو دیا ہے وہ حلال ہے اور مین نے اپنے بندونکو
حنفا پیدا کیا یعنی موحد دیکھو شیطانون نے اونکے پاس آکر اونکو اونکے دین سے بہکا دیا اور
جو چیز مینے اونکو حلال کی تھی وہ اونپر حرام کر دی مینے اپنے بندون کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ شریک
نکرین میرے ساتھہ اوس چیز کو جسکی دلیل مینے نہین اوتاری اور اللہ نے نظر کی طرف زمین والون
کے پھر اون سب کو دشمن رکھا کیا عرب اور کیا عجم مگر باقی ساقی اہل کتاب کی اور فرمایا کہ مین نے
تجھکو اسلئے مبعوث کیا ہے کہ مین تجھکو آزماؤن اور تیرے سبب آزمایش کرون مینے تجھپر کتاب

ادتاری جسکو پانی نہ دیوسکے تو اوسکو سوتے جاگتے پڑہے اور فرمایا مطیعون کو لیکر اپنے عاصیون سے لڑ
پہر فرمایا جنت والے چار ہین ایک پادشاہ منصف دوسرا متصدق موفق تیسرا مرد رحیم رقیق القلب
واسطے رشتہ مندونکے چوتہا مسلمان عفیف متعفف عیالدار الحدیث بطوله رواہ مسلم
حارثہ بن وہب کا لفظ رفعا یہ ہے کیا خبر نہدون مین تمکو اہل جنت کی وہ ہر ضعیف متضعف ہے
اگر قسم کہا بیٹھے اللہ پر تو سچا کردے اوسکو اللہ الحدیث رواہ الشیخان حدیث ابن عمرو مین فرمایا
ہے اہل جنت ضعفاء مغلوبین ہین رواہ احمد بطوله حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے
کیا نہ بتاؤن مین تمکو تمہارے لوگ اہل جنت نبی جنت مین ہے صدیق جنت مین ہے شہید
جنت مین ہے اور وہ آدمی جو زیارت کرتا ہے اپنے بہائی کی ناحیہ شہر مین اللہ کے لئے وہ جنت
مین ہے اور تمہاری عورتون مین وہ جنتی ہے جو ودود ولود ہے جب شوہر اوسکا اوس سے
خفا ہوجاتا ہے وہ آکر اپنا ہاتہ اوسکے ہاتہ مین رکہکر یعنی پکڑکر کہتی ہے مین ہرگز نہ سوؤنگی
یہانتک کہ تو مجہسے راضی ہوجاے رواہ خلف بن خلیفہ نسائی نے اس حدیث مین سے
فقط فضل نساء کو ذکر کیا ہے باقی حدیث شرط نسائی پر ہے دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے
اہل جنت وہ ہے جسکے کان لوگونکی ثناء خیر سے بہرگئے اور وہ اوسکو سنتا ہے اور اہل نار وہ
ہے جسکے کان لوگون کی ثناء شر سے بہرگئے اور وہ اوسکو سنتا ہے رواہ ابن ماجہ انس
بن مالک کہتے ہین ایک جنازہ نکلا لوگون نے اوسپر ثنا کی حضرت نے فرمایا واجب ہوگئی تین بار یونہی
کہا ایک اور جنازہ نکلا اوسکو لوگون نے برا کہا تین بار فرمایا واجب ہوگئی عمر نے کہا فداک ابی وامی آپنے دونون جنازون
پر وجبت کہا فرمایا جسکی تمنے ثنا کی اوسپر بہشت واجب ہوگئی جسکو تمنے برا کہا اوسپر دوزخ واجب ہوگئی تم اللہ کے
گواہ ہو زمین مین رواہ الشیخان بطوله دوسری حدیث مین فرمایا ہے قریب ہے کہ جان لینگے لوگ اہل جنت
کو اہل نار سے کہا کیونکر فرمایا ثناء حسن اور ثناء بد سے بالجملہ اہل جنت چار قسم ہین اللہ نے ذکر

دیکہ اس آیت مین کیا ہے ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا ہم اللہ سے سوال کرتے ہین کہ ہمکو انھین مین سے کردے اللھم آمین آمین میرا نام صدیق ہے مجھسے کام بھی صدیقون کا سا لے اور صدیق اکبر کے ساتھہ میرا حشر کر ان اقسام کے سوا جو اور انواع ہین وہ انھین کی فروع ہین جیسے مقربین و اصحاب یمین و نحوہا

فصل ۱۰

سب سے زیادہ اہل جنت حضرت کی امت ہوگی + حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے کیا تم اس پر راضی نہین ہو کہ تم چوتھائی جنت والون کے ہو ہمنے اللہ اکبر کہا فرمایا کیا تم اس سے خوش نہین ہو کہ تم تہائی اہل جنت کے ہو ہمنے تکبیر کہی فرمایا مین امید کرتا ہون کہ تم نصف اہل جنت ہو مین خبر دیتا ہون تمکو کہ نہین ہین مسلمان کافرون مین مگر جیسے سفید بال سیاہ گاؤ مین یا جیسے سیاہ بال سفید گاؤ مین ھذا لفظ مسلم اس سے کثرت اہل نار کی ثابت ہوئی بریدہ رفعًا کہتے ہین اہل جنت ایکسو بیس صنف ہونگی انمین سے اسی صنف یہ امت ہے رواہ احمد والترمذی واسنادہ علی شرط الصحیح حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے تمہارا کیا حال ہے ربع جنت تمہارے لئے ہے اور تین ربع سب لوگون کے لئے کہا اللہ و رسول جانین فرمایا تمہارا کیا حال ہو تم ثلث اہل جنت ہو کہا یہ بہت ہوا فرمایا تمہارا کیا حال ہو تم نصف اہل جنت ہو کہا ذالک اکثر فرمایا جنت والے ایکسو بیس قسم ہونگے اونمین سے تم اسی قسم ہو رواہ الطبرانی ابوہریرہ کہتے ہین جب یہ آیت اوتری ثلۃ من الاولین وثلۃ من الاخرین حضرت نے فرمایا تم ربع اہل جنت ہو تم ثلث اہل جنت ہو تم نصف اہل جنت ہو تم دو ثلث

اہل جنت ہونگے رواہ عبداللہ بن احمد حدیث بہز بن حکیم مین فرمایا ہے اهل الجنة عشرون
ومائة صنف انتم منها ثمانون صنفا رواہ خیثمة بن سلیمان ان حدیثون کے
طرق متعدد ہین اور مخارج مختلف اور بعض کی سند صحیح ہے اور حدیث نصف مین کچھ منافات
نہین ہے اسلئے کہ حضرت نے نصف اہل جنت ہونے کی امید کی اللہ نے ایک سدس اور بڑہا دیا
جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین امید رکہتا ہون کہ میرے پیرو میری امت مین سے دن قیامت
کے ربع اہل جنت ہونگے ہمنے تکبیر کہی فرمایا مجھے امید ہے کہ نصف اہل جنت ہونگے رواہ
احمد واسنادہ علی شرط مسلم اس لفظ سے کہ میرے تابع میری امت مین سے
اتنے ہونگے یہ سمجھا گیا کہ جنت مین تبعین سنت جاوینگے نہ غیر کیونکہ بعد بعثت حضرت کے
تمام جن وانس تا یوم القیام آپ ہی کی امت ہین آپ خاتم الانبیاء سید الرسل ہین لیکن
وہ سب امت بہشت مین نجات پانے والے بہشت مین وہی لوگ ہونگے جو کہ آپ کے
تابع رہے عقیدہ وعمل وحال وقال مین ✦

فصل ۱۱

جنت مین عورتین نسبت مردون کے زیادہ ہونگی اسیطرح دوزخ مین ✦ حدیث ابو ہریرہ مین گزر چکا ہے
لکل امرء منهم زوجتان اثنتان یری مخ سوقهما من وراء اللحم وما فی الجنة اعزب
رواہ الشیخان جب ہر بہشتی کی دو دو جورو ہین تو مردون سے دگنی تو ایسی ہوگئین جنت مین کوئی
مرد بے زن نہوگا سو یہ عورتین اگر دنیا کی ہین تو دنیا مین مردون سے زیادہ ٹھیرین اور اگر حورعین ہونگی تو یہ
لازم نہین آتا کہ دنیا مین زیادہ ہون ظاہر یہی ہے کہ حورعین ہونگی کیونکہ امام احمد نے ابو ہریرہ سے مرفوعا
روایت کیا ہے کہ ہر مرد کی اہل جنت مین سے دو دو بیبیان منجملہ حورعین کے ہونگی ہر جورو پر ایک حلہ ہوگا جس سے اوسکی پنڈلی کا

گورا جاوے کے نیچے سے نظر آئیگا اور وہ جو حدیث صحیح جابر مین بارۂ نماز عید آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا
اے عورتو تم مین سے جنت مین تھوڑی ہونگی اوسپر ایک عورت نے ذکر کیا کہ یہ کس لیے فرمایا
تم کثرت سے لعن کرتی ہو اور شوہر کے احسان کی منکر ہوتی ہو اور دوسری حدیث مین آیا ہے
کہ اقل سکنۂ جنت عورتین ہین سو کثرت اونکی جنت مین باعتبار کثرت حورعین کے ہوگی جو خود
جنت مین پیدا ہوئی ہین اور دنیا کی عورتین وہان بہت کم ہونگی اسلیئے نساء دنیا اقل اہل جنت
ہین رہی یہ بات کہ دوزخ مین زیادہ ہونگی سو حدیث عمران بن حصین مین آیا ہے کہ مین نے
دوزخ مین جھانکا دیکھا تو اکثر اہل نار یہی عورتین ہین اور جنت مین جھانکا تو دیکھا کہ اکثر اہل جنت
یہی فقراء ہین رواہ البخاری ونحوہ فی مسلم عن ابن عباس اسکو امام احمد نے بھی ابوہریرہ
سے باسناد صحیح روایت کیا ہے ابن عمرو کا لفظ یون ہے کہ مین نے جنت مین جھانکا دیکھا اکثر
جنت والے فقیر ہین اور آگ مین جھانکا دیکھا اکثر اہل نار تونگر لوگ اور یہی عورتین ہین رواہ
احمد دوسرا لفظ انکا یون ہے اے گروہ عورتون کے صدقہ دو اور بہت استغفار کرو بیشک دیکھا
مینے تمکو اکثر اہل نار ایک عورت تیز زبان نے کہا اے رسول خدا ہم کسلیئے اکثر اہل نار ہین فرمایا تکثرن
اللعن وتکفرن العشیر مینے کوئی ناقصات عقل و دین نہین دیکھین کہ عقلمند پر غالب تر آجائین
تمسے زیادہ الحدیث رواہ فی الصحیح بطولہ رہا اقل اہل جنت ہونا انکا سو حدیث عمران بن
حصین مین مرفوعا آچکا ہے کہ اقل ساکنین جنت نساء ہین رواہ مسلم اور وہ جو حدیث طویل
ابوہریرہ مین آیا ہے کہ ایک مرد کے دو زوجہ پر داخل ہوگا جنکو اللہ نے وہان پیدا کیا ہے اور دو زوجہ
بنی آدم ہونگی اونکو فضیلت ہے انشاء الہی پر بسبب عبادت کرنے کے دنیا مین رواہ ابویعلی
سو یہ ایک ٹکڑا ہے حدیث طویل صور کا اسکی سند مین اسمعیل بن رافع ہے اسکو یحیی اور ایک جماعت نے
ضعیف کہا ہے اور دارقطنی نے متروک بتایا ہے اور یہ روایت مخالف احادیث صحیحہ ہے قابل التفات

نہین ہے اور حدیث عمرو بن عاص مین فرمایا ہے داخل نہونگی جنت مین مگر عورتین مثل اس غراب اعصم کے ان غربان مین رواہ احمد اعصم وہ کوا ہے جسکے سیاہ پرون مین ایک سفید پر ہو مراد قلت نساء ہے دخول جنت مین کیونکہ ایسا کوا کوئی نہین بہت کم ہوتا ہے دوسری حدیث مین آیا ہے کہ زنان صالحہ مثل غراب اعصم کے ہے تیسری حدیث مین ہے کہ عائشہ عورتون مین مثل غراب اعصم کے ہے غربان مین +

فصل ۱۲

اس امت مین سے کون لوگ بیحساب جنت مین جائینگے اونکے اوصاف کیا ہین + حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے داخل ہوگا میری امت مین سے ایک گروہ جنت مین وہ ستر ہزار نفر ہونگے اونکے منہ ایسے چمکتے ہونگے جیسے چودھوین رات کا چاند عکاشہ بن محصن نے اپنا کمل اونچا کیا اور کھڑے ہوکر کہا اے رسول خدا اللہ سے دعا کرو کہ مجھکو انہین لوگون مین سے کردے فرمایا اللھم اجعلہ منھم پھر ایک اور مرد انصاری کھڑا ہوا اوس نے بھی یہی کہا فرمایا سبقک بھا عکاشۃ رواہ الشیخان سہل بن سعد کا لفظ رفعاً یہ ہے البتہ جائینگے جنت مین میری امت مین سے ستر ہزار بیحساب یا سات سو ہزار بعض اونکا بعض کو پکڑے ہوئے ہوگا یہانتک کہ داخل ہون اول و آخر اونکے جنت مین اونکے منہ صورت پر ماہ نیم ماہ کے ہونگے یہ پہلا زمرہ ہے جو بہشت مین بیحساب جائیگا اسکی دلیل صحیحین مین موجود ہے سیاق مسلم کا ابن عباس سے رفعاً یہ ہے عرض کیگئین مجھپر امتین پس دیکھا مینے کسی نبی کو اور اوسکے ساتھ ایک جماعت ہے اور دیکھا کسی نبی کو اور اوسکے ساتھ ایک یا دو شخص ہین اور دیکھا کسی نبی کو اور اوسکے ساتھ کوئی نہین ہے اتنے مین کہ ایک سواد اعظم مجھکو نظر آیا مینے گمان کیا کہ یہ میری امت ہے مجھسے کہا گیا کہ یہ موسیٰ اور اونکی قوم ہے لکن تو طرف افق کے نظر کر مینے جو دیکھا تو ایک سواد عظیم پایا مجھسے کہا گیا کہ یہ تیری امت ہے اور اوسکے ساتھ ستر ہزار شخص ایسے ہین جو جنت مین

بےحساب وعذاب جاوینگے پہر حضرت اونکو اپنے گہر چلے گئے لوگ سوچنے لگے کہ یہ جو بےحساب جنت مین جاوینگے یہ کون لوگ ہین کسی نے کہا حضرت کے اصحاب ہین کسی نے کہا وہ لوگ ہین جو اسلام مین پیدا ہوئے ہین اور اونہون نے کسی شئے کو ساتھ اللہ کے شریک نہین کیا ہے اسیطرح اور چیزون کا ذکر کرنے لگے حضرت باہر تشریف لائے اور فرمایا تم کس بات مین خوض کرتے ہو کہا اس بات مین فرمایا یہ وہ لوگ ہین جو منتر نہین کرتے ہین اور نہ منتر کراتے ہین اور نہ فال بد لیتے ہین بلکہ اپنے رب پر بہروسا رکہتے ہین عکاشہ نے اوٹھکر کہا آپ اللہ سے دعا کرین کہ مجھکو انہین لوگون مین سے کرے فرمایا انت منھم ایک دوسرے مرد نے کہڑے ہوکر یہی کہا فرمایا سبقک بھا عکاشۃ بخاری کی روایت مین لفظ لایرقون نہین ہے یعنی یہ ذکر کہ وہ منتر نہین کرتے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا ہے یہی ٹہیک ہے اور وقوع اس لفظ کا حدیث مین غلطی ہے بعض راویان حدیث کی اور جبریل علیہ السلام نے حضرت پر رقیہ یعنی منتر کیا تہا اور رقی کی اجازت دی تہی اور فرمایا جبتک کہ شرک نہو تو کچہہ اوسکا ڈر نہین ہے اور حضرت سے اذن چاہا تہا فرمایا جو شخص اپنے بہائی کو نفع پہنچا سکے تو پہنچائے پس راقی محسن ہے اور مسترقی سائل وراجی نفع غیر ہے اور توکل اوسکی منافی ہے کوئی کہے کہ عائشہ نے حضرت کو رقیہ کیا اور جبریل نے کیا تو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ درست ہے لیکن حضرت نے درخواست رقیہ کی نہین کی تہی اور حضرت نے یہ نہین فرمایا کہ کوئی راقی اونکو رقیہ نہین کرتا ہے بلکہ اسیقدر فرمایا ہے کہ وہ کسی سے طالب رقیہ کے نہین ہوتے ہین اور وجہ حضرت نے دوسرے شخص کے لئے دعا نہ کی سبب اوسکا سد باب طلب تہا تاکہ جو شخص اوسکا اہل نہین ہے وہ طلب کرے عمران بن حصین کا لفظ رفعا یہ ہے داخل ہونگے جنت مین میری امت مین سے ستر ہزار بغیر حساب عذاب کے پوچہا وہ کون لوگ ہین فرمایا وہ لوگ جو داغ نہین دیتے اور رقیہ نہین کراتے اور فال بد نہین لیتے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہین رواہ مسلم ابن مسعود کا لفظ رفعا یہ ہے عرض کی گئین مجہپر امتین ساتھ موسم کے مین نے اپنی امت کو دیکہا مجہکو اونکی کثرت و ہیئت خوش آئی مسل

جو جبل سب او سے بڑا ہوا تھا مجھے کہا اے محمد تم راضی ہوئے مین نے کہا ہان کہا انکے ساتھ ستر ہزار ایسے ہین جو بیحساب بہشت مین جائینگے یہ وہ لوگ ہین جو رقیہ نہین کرتے اور نہ داغ دیتے ہین بلکہ اپنے رب پر متوکل ہین عکاشہ نے کھڑے ہوکر کہا الحدیث رواہ ابن منیع فی مسندہ واسنادہ علے شرط مسلم یہ سب چار چیزین ہین جنپر دخول جنت کا بلا حساب و عذاب مترتب ہوا ہے ایک رقیہ کا نہ کرانا اور رقیہ سے تعویذ گنڈا ہر طرح کا عمل ہے دوسرے آگ سے بدن کو داغ نہ دینا کسی بیماری مین تیسرے فال بد لینے سے بچنا چوتھے اللہ پر توکل کرنا مجملہ ان اشیاء کے رقیہ فی الامر مین جائز ہے مگر اگر کوئی شخص براہ کمال توکل رقیہ نکرائے اور دوسرے سے طالب رقیہ کا نہو تو اعلیٰ درجہ ہے اور جب فال نہ لی اور اوسپر عقیدہ نرکھا تو یہ توکل ہوا خدا پر بعض لوگ فال بد نہین لیتے لیکن خود اپنے منہ سے کلمۂ فال بد کا نکالتے ہین یہ بھی بہت بُری بات ہے بالجملہ جس شخص مین یہ اوصاف چہارگانہ مجتمع ہونگے وہ شخص مستحق اس بشارت عظمی کا ہے لیکن تحقیق ان امور کا نہایت مشکل ہے اگرچہ ظاہر مین سہل نظر آتا ہے +

فصل ۱۳

اللہ تعالیٰ کئی لپ بھر کر لوگون کو دوزخ سے نکالکر جنت مین داخل کرے گا + ابو امامہ باہلی رضی کہتے ہین وعدہ کیا ہے مجھ سے میرے رب نے کہ داخل کرے گا وہ جنت مین میری امت سے ستر ہزار بغیر حساب کے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور ہونگے جنپر کچھ حساب و عذاب نہوگا اور تین لپ میرے رب کے ہونگے رواہ ابو بکر بن ابی شیبۃ اسکی سند لا باس بہ ہے دوسرا لفظ انکا یہ ہے حضرت نے کہا اللہ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ داخل کرے میری امت مین سے ستر ہزار بغیر حساب کے یزید بن اخنس نے کہا واللہ یہ لوگ آپکی امت مین مثل مکس سفید کے ہین

لکھیون مین فرمایا اللہ نے مجھسے وعدہ کیا ہے ستر ہزار کا ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہونگے
اور تین لپ اور زیادہ کئے رواہ ابوبکر بن عاصم اسکی سند بھی اچھی ہے عتبہ سلمی
رضی اللہ عنہ کہتے ہین میرے رب نے مجھسے وعدہ کیا ہے کہ داخل کرے میری امت مین سے جنت مین
ستر ہزار بغیر حساب کے پھر ہر ہزار ستر ہزار کی شفاعت کرے گا پھر میرا رب تین لپ اپنے دونون
کف دست سے بھر کر لیگا عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور کہا اول کے ستر ہزار اپنے اباء و ابناء
و عشائر کی شفاعت کرینگے اور مین امید رکھتا ہون کہ اللہ مجھکو کسی ایک لپ مین ان لپون مین سے
کردے رواہ الطبرانی ؁

	تمام بعصیان کسے در گرد		کہ وارد چنین سیئہ پیشرد	

حافظ محمد بن عبد الواحد نے کہا مین اس اسناد مین کوئی علت نہین جانتا اس حدیث کو طبرانی
نے ابوسعید انماری سے بھی روایت کیا ہے اور اسقدر اور زیادہ کیا ہے کہ قیس نے ابوسعید سے کہا تو نے
یہ حدیث حضرت سے سنی ہے کہا ہان اپنے کان سے اور میرے دل نے اوسکو یاد کر لیا ہے ابوسعید
کہتے ہین حضرت نے فرمایا یہ مقدار انشاء اللہ تعالی میری امت کے مہاجرین کو استیعاب کریگا اور
اللہ ہمارے بقیہ اعراب کو پورا کردے گا اس مقدار کا حساب جو سامنے حضرت کے کیا گیا تو
اربعمائۃ ثالث الف اور تسعمائۃ ثالف ہوا یعنی چار کروڑ نو لاکھ عمیر کا لفظ رفعاً یہ ہے
اللہ نے مجھسے وعدہ کیا ہے کہ داخل کرے میری امت مین سے تین لاکھ آدمی جنت مین عمیر
نے کہا اے رسول خدا کچھ زیادہ کرو آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہا کچھ اور زیادہ کیجیے عمر
رضی اللہ عنہ نے کہا بسکر اے عمیر کہا تمہارا اے ابن خطاب کیا نقصان ہے اگر اللہ ہمکو
جنت مین لیجائے عمر نے کہا اللہ چاہے تو سب لوگون کو ایک لپ مین داخل کردے حضرت
نے فرمایا عمر سچ کہتا ہے رواہ الطبرانی حدیث انس مین نزدیک عبد الرزاق کے چار لاکھ

آئے ہین یہ لپ والے وہی لوگ ہین جو اللہ سبحانہ کے قبضہ اولی مین دو قبضتین واقع ہوچکی ہین
کوئی کہے کہ پہلے تو یہ ایک قبضہ ٹھیرے تھے یعنی مٹھی بھر پھر تین لپ مع عدد مذکور کے ہو گئے تو
اسکا جواب یہ ہے کہ اللہ نے دن قبضتین کے اونکے صور واشباح کو نکالا تہا وہ اوس وقت مثل ذرات کے
تھے اور وقت حشیات کے تام الخلق وکامل الحسن ہونگے اسلئے یہی مناسب ہے کہ دونون ہاتہون کی
چند لپ بھرے جائیں واللہ اعلم بالجملہ جسکے دلمین ایمان ایک دینار یا نصف دینار یا ایک ذرہ کے
برابر یا برابر دانہ ایک رائی کے ہوگا وہ دوزخ سے نجات پاکر بہشت مین جائیگا مراد ایمان سے خلاص
توحید ہے اور مشرک اگرچہ کیسا ہی عابد زاہد خدا پرست ہو وہ مخلد فی النار ہوگا اسلئے کہ جسطرح توحید
منجی ہے اسیطرح شرک مہلک ہے خواہ اکبر ہو یا اصغر جلی ہو یا خفی بیان شرک و توحید مین رسائل رہ گئے ہیں
باوجود اختصار بغایت کار آمد ہین وللہ المستعان +

فصل ۱۴

جنت کی مٹی اور گارا اور کنکری و گھاس کیسی ہوگی + ابوہریرہ کہتے ہین ہمنے کہا ہمسے جنت کا حال
بیان کرو اوسکی بنیاد کیا ہے فرمایا ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک چاندی کی اور گارا مشک کا
اور کنکریان موتی و یاقوت کی اور مٹی زعفران کی جو کوئی اوسمین جائیگا وہ آرام مین رہیگا کبھی دردمند
نہوگا اور ہمیشہ رہیگا اوسکو موت نہ آئیگی نہ اوسکے کپڑے پرانے ہونگے اور نہ اوسکی جوانی فنا
ہوگی رواہ احمد بطولہ یہی مضمون حدیث ابن عمر مین بھی نزدیک ابن مردویہ کے آیا ہے حدیث معراج
مین یہی فرمایا ہے کہ مٹی جنت کی زعفران اور خوشبو اوسکی مشک ہوگی ابوذر کا لفظ رفعاً یہ ہے میں جنت
مین گیا دیکھا کہ اوسمین گنبد ہین موتی کے اور مٹی اوسکی مشک ہے رواہ الشیخان بطولہ مسلم
مین ابوسعید سے آیا ہے کہ حضرت نے ابن صیاد سے حال تربت جنت کا پوچھا اوس نے کہا

در مکة بیضاء مسك خالص فرمایا سچ کہا یعنی ایک سفید میدہ ہے اور مشک خالص یہ تین
وصف ہوئے تربت مذکور کے انمین کچھ تعارض نہین ایک گروہ سلف نے کہا جنت کی خاک دو نوع
پر مشتمل ہو مسک و زعفران یہ بھی احتمال ہے کہ اصل خاک زعفران ہو پھر جب پانی مین ملائی گئی
مسک ہوگئی اور طین کو تراب کہتے ہین حدیث مین ملاطها المسك فرمایا ہے ملاط سے مراد طین
ہے یعنی گارا لہٰذا حدیث علا ابن زیاد مین آیا ہے کہ تراب اوسکی زعفران ہے اور طین اوسکی مسک
سو جب آب و خاک بہشت طیب ٹہیری تو ایک دوسرے سے ملکر مسک ہوگئی یا باعتبار رنگ کے
زعفران ہوگی اور باعتبار رائحہ کے مسک اور ایسی شے بہجت و اشراق مین حسن اشیاء ہوتی
ہے کہ رنگ تو زعفرانی ہو اور بو مشک کی سی اسیطرح مشابہت اوسکی ساتھ درمک کے ہے درمک اوس روٹی
کو کہتے ہین جسکی رنگت زردی مائل ہو اور نرم و نازک ہو یہی مطلب ہے قول مجاہد کا کہ جنت کی زمین
چاندی کی ہے اور خاک اوسکی مشک تو گویا سفیدی رنگ کی بہ رنگ سیم ہوئی اور بو مشک کی بو
ٹہیری حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے زمین جنت کی سفید ہے صحن اوسکا کافور کے پتھر ہین مشک
اوسکو محیط ہے جیسے ٹیلے ریت کے اوسمین نہرین ہین بہتی ہوئی وہان سارے جنت والے
اگلے پچھلے جمع ہونگے اور ایک دوسرے کو پہچانینگے اللہ تعالیٰ ایک ہوا رحمت کی بھیجیگا وہ
مشک کی خوشبو اونپر اوبھارے گی مرد اپنی بی بی کے پاس پھر کر آئیگا اور حسن و جمال و طیب مین
بڑھ گیا ہوگا زوجہ کہے گی تو میرے پاس سے باہر گیا تھا مین تجھپر شیفتہ تھی اور اب تو اور بھی زیادہ
شیفتہ تر ہون رواہ ابن ابی الدنیا ابن عمر کا لفظ رفعا یہ ہے حضرت سے کہا جنت کی بنا کیا ہے
فرمایا ایک اینٹ چاندی کی اور ایک اینٹ سونے کی گارا مشک کا سنگریزے گوہر و یاقوت کی مٹی
زعفران کی رواہ ابن ابی شیبة حدیث ابو سعید مین فرمایا ہے اللہ نے جنات عدن کو اپنے ہاتھ
سے بنایا ہے ایک اینٹ سونے کی ایک اینٹ چاندی کی ہے گارا مشک ہے خاک زعفران ہے

کنکریان موتی ہین ہر کہاکہ مرادس سے کہا قد افلح المومنون یعنی مرادکو پہونچے ایماندار
لوگ ملائکہ نے کہا طوبی الیک منزل الملوک تجھے خوشی ہو کہ تو محل ہے بادشاہون کا رواہ
ابوالشیخ اُبی بن کعب رضہ کہتے ہین مینے شب معراج مین جبرئیل علیہ السلام سے کہا وہ لوگ
مجھے جنت کا حال دریافت کرینگے کہا تم ان سے کہدو کہ جنت ایک سفید موتی ہے اوسکی زمین سونے
کی ہے رواہ ابوالشیخ یہ روایت اگر محفوظ ہے تو یہ زمین ان بہشتون کی ہو جو افضل جنان ہین +

فصل ۱۵

جنت کے نور و بیاض کا ذکر + حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے جنت سفید پیدا کیگئی ہے اور بہت
محبوب لباس اللہ کو سفید ہی چاہئے کہ تمہارے زندے سفید کپڑے پہنین اور تم مُردون کو سفید
جامے مین کفن کرو الحدیث رواہ احمد اسکو ابونعیم نے بھی ابن عباس سے روایت کیا ہے
سماک نے کہا اے ابن عباس جنت کی زمین کیسی ہے کہا سفید مرمر چاندی کی گویا آئینہ ہر
کہا اوسکا نور کیسا ہے کہا تونے وہ ساعت دیکھی ہوگی جسدم سورج نکلتا ہے سو اوسکا نور اسیطرح
کا ہے مگر اتنی بات ہے کہ وہان نہ سورج ہے نہ چاند حدیث طویل لقیط بن عامر مین فرمایا ہے سورج
چاند وہان نہونگے انہین سے کوئی وہان نظر نہ آئیگا کہا پھر کسطرح دیکھینگے فرمایا اسیطرح جیسے کہ
اسدم تو دیکھتا ہے کہ سورج نکلا اور زمین چمکے اور سامنے پہاڑ ہون رواہ عبداللہ بن احمد
حدیث اسامہ بن زید مین فرمایا ہے الا ھل مشمر للجنۃ فان الجنۃ لا خطر لھا ھی ورب الکعبۃ
نور یتلألأ وریحانۃ تھتز وقصر مشید ونہر یطرد وفاکھۃ کثیرۃ نضیجۃ
وزوجۃ حسناء جمیلۃ وحلل کثیرۃ فی مقام ابد فی دار سلیمۃ وفاکھۃ
وخضرۃ ونعمۃ وحبرۃ ونضرۃ فی محلۃ عالیۃ بھیۃ قالوا نحن المشمرون لھا

یا رسول اللہ قال قولوا ان شاء اللہ الحدیث یعنی ہے کوئی کمر باندھنے والا واسطے جنت کے جنت بے خطر ہے قسم ہے رب کعبہ کی وہ ایک نور ہے چمکتا ہوا ایک پھول ہے لہراتا ہوا ایک محل ہے گچ کیا ہوا ایک نہر ہے بہتی ہوئی ایک میوہ ہے پکا ہوا ایک زوجہ ہے حسین جمیل حلے ہین کثرت سے رہنا ہے ہمیشہ کے لئے ایک گھر ہے سلامتی کا میوہ ہے اور سبزہ ہے آرایش ہے اور نعمت ہے ایک اونچے محل پر رونق مین کہا ہان اے رسول خدا ہم طیار ہین واسطے اسکے فرمایا کہو ان شاء اللہ تو مرد نے ان شاء اللہ تعالیٰ کہا روایا ابن ماجتہ والبزار وابن حبان فی صحیحہ وابن ابی الدنیا والبیہقی اسکو حضرت سے اسامہ نے فقط روایت کیا ہے یہ الفاظ عجب دلربا شوق انگیز ہین سے ؎

ز نکہت سحری شوق یار مے خیزد	جنون ز سایۂ ابر بہار مے خیزد

اس تمامہ کو معلوم کرکے بھی اگر دل مومن کا واسطے حصول جنت کے مستعد نہو تو غایت حرمان ہے اللھم انی اسألک الجنتہ ونعوذ بک من النار +

فصل ۱۶

جنت کے جھروکے اور کوشک اور خوابگاہ اور دیسہ جات کیسے ہین + قال تعالیٰ

لکن الذین اتقوا ربھم لھم غرف من فوقھا غرف مبنیۃ تجری من تحتھا الانہار یہ غرفے واسطے پرہیزگارون کے ہین انکے حقین لفظ مبنیہ فرمایا ہے یعنی حقیقت مین بنائی گئے ہین جیسا اسلئے کہ کسی کے جی مین یہ وہم نہ آوے کہ یہ نری تمثیل ہے کوئی بنا نہین ہے بلکہ یہ تصور کرنا چاہئے کہ یہ غرف مثل علالی کے بعض فوق بعض کے بنے ہوئے ہین گویا عیاناً اونکو دیکھتے ہین اور لفظ مبنیہ آیت شریف مین صفت غرف اولی وثانیہ کی ہے یعنی منازل اونکے

بلند و ارجمند مین اور اون منازل کے اوپر اور منازل ہین جو اونسے بھی بلند تر ہین یعنی وہ مکان
کئی ایک منزل ہے اور فرمایا اولئك یجزون الغرفة بما صبروا ولقا غرفة الجگہ جنس ہے جیسے
لفظ جنت اور فرمایا اولئك لهم جزاء الضعف بما عملوا وهم فی الغرفات آمنون
اور فرمایا ومساکن طیبة فی جنات عدن اور زن فرعون سے نقل کیا ہے رب ابن لی
عندك بیتا فی الجنة حدیث علی مین فرمایا ہے جنت مین غرفے ہین جنکا ظاہر باطن سے اور
باطن ظاہر سے نظر آتا ہے ایک اعرابی نے کھڑے ہوکر کہا اے رسول خدا یہ کسکو ملینگے فرمایا اوسکو
جو اچھی بات کہے کھانا کھلائے رات کو نماز پڑہے اور لوگ سوتے ہون رواه الترمذی و استغربه
ابو مالک اشعری کا لفظ رفعا یہ ہے جنت مین جھروکے ہین جنکا ظاہر باطن سے اور باطن ظاہر سے
نظر آتا ہو اللہ نے یہ غرفے اونکے لئے طیار کئے ہین جو لوگون کو کھانا کھلاتے ہین اور ہمیشہ روزے
رکھتے ہین اور رات کو جب لوگ سوتے ہوتے ہین تو وہ نماز پڑہتے ہین رواه الطبرانی و رواه ابن
وهب عن ابن عمرو نحوه لفظ ابن عمرو کا یہ ہے یہ غرفے اونکے لئے ہین جسنے اچھی بات کہی
کھانا کھلایا رات کھڑے ہوکر گزاری اور لوگ سوتے تھے محمد بن عبدالواحد کہتے ہین میرے نزدیک یہ اسناد
حسن ہے اور یہ حدیث ابوسعید کی پہلے ہی گزر چکی ہے کہ اہل جنت اہل غرف کو فوق اپنے دیکھینگے
جسطرح کہ تم کوکب دری غابر کو کنارہ مشرق یا مغرب مین ڈوبتے ہوئے دیکھتے ہو اونکے درمیان
تفاضل ہوگا کہا اے رسول خدا یہ منازل انبیاء کے ہونگے غیر وہان تک کاہے کو پہنچینگے فرمایا بلی
والذی نفسی بیده رجال آمنوا بالله وصدقوا المرسلین علماء نے کہا ہے مراد عمال ہین
کیونکہ نری تصدیق سے بغیر عمل کے یہ مرتبہ نہین ملیگا انتہی مین کہتا ہون ادنی درجہ عمل کا یہ ہے کہ بنا
جنکا اسلام پر ہو وجہ صواب مستقیم ہو ومن زاد زاده الله فی حسناته حدیث ابوموسی اشعری مین
رفعا آیا ہے کہ مومن کے لئے جنت مین خیمہ ہوگا ایک موتی کا اندر سے خالی طول اوسکا ستر میل

ہوگا مومن کے گھر والے اوسمین رہینگے مومن او نپر طواف کریگا بعض بعض کو دیکھیگا رواہ الشیخان یہی صحیح مین آیا ہے کہ جسنے بنائی اللہ کے لئے کوئی مسجد تو بناتا ہے اللہ اوسکے لئے ایک گھر جنت مین اللھم اجعلنا منھم حدیث ابو موسیٰ مین فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کہتا ہے واسطے اوس شخص کے جسنے اوسکی حمد کی اور وقت موت اولاد کے استرجاع کیا بناؤ میرے بندے کے لئے ایک گھر جنت مین اور اوسکا نام بیت الحمد رکھو عمران بن حصین و ابو ہریرہ نے تفسیر کریمہ و مساکن طیبۃ فی جنات عدن مین روایت کیا ہے کہ ایک محل ایک موتی کا ہوگا اوس محل مین ستر گھر یاقوت سرخ کے ہونگے ہر گھر مین ستر گھر زبرجد سبز کے ہونگے ہر گھر مین اونمین سے ستر پلنگ ہونگے ہر پلنگ پر ستر بستر ہر رنگ کا ہر بستر پر ستر حورعین ہونگی ہر گھر مین ستر مائدہ ہونگی ہر مائدہ پر ستر طرح کا طعام ہوگا ہر گھر مین ستر غلام ہونگے اور ستر کنیز اللہ تعالیٰ ہر دن مومن کو اتنی قوت دیگا کہ وہ ان سب کے پاس آئیگا رواہ الحافظ ابو بکر الآجری حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص قل ھو اللہ احد دس بار پڑھتا ہے اوسکے لئے ایک قصر جنت مین بنایا جائیگا اور جو بیس بار پڑھیگا اسکے لئے دو محل اور جو تیس بار پڑھیگا اسکے لئے تین محل عمر نے کہا اب تو ہمارے محل بہت ہو جاینگے فرمایا اللہ اوسع من ذلک ذکرہ القرطبی ابن ابی اوفی و ابو ہریرہ و عائشہ کہتی ہین کہ جبریل علیہ السلام نے حضرت سے کہا تھا یہ خدیجہ ہے اسکو اللہ کی طرف کا سلام کہو اور خوشخبری دو ایک گھر کی جنت مین جو ایک موتی کا ہوگا اندر سے خالی نہ اوسمین غل ہے نہ اوس کوئی دکھ دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا یہ ہے حضرت نے کہا جنت مین ایک محل ہے موتی کا اوسمین شگاف ہے اور نہ کمزوری نہ وہ قصر اللہ نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے لئے طیار کیا ہے رواہ ابن ابی الدنیا صحیحین مین انس سے آیا ہے مین جنت مین گیا مینے ایک سونے کا محل دیکھا مینے کہا یہ محل کسکا ہے کہا ایک جوان قریش کا مجھے گمان ہوا کہ وہ جوان مین ہون مینے پوچھا وہ کون جوان ہے کہا عمر بن خطاب جابر کا لفظ یہ ہے وہ محل مربع بلند سونے کا تھا رواہ الشیخان

انس بن مالک کا لفظ یہ ہے کہ وہ محل سفید تھا رواہ ابن ابی الدنیا یہ لفظ اگر محفوظ ہے تو مراد
سفیدی سے نور و اشراق و ضیاء ہے حسن بن کی سونے کے محل مین کوئی نجائیگا مگر نبی یا صدیق
یا شہید یا حاکم منصف جو عدل کے لئے اپنی آواز بلند کرتا ہے مغیث بن سمی کہتے ہین جنت مین جو محلات
ہین سونے کی اور چاندی کی اور موتیونکی اور یاقوت کی اور زبرجد کی عبید بن عمیر کا لفظ یہ ہے ادنی
درجے والا اہل جنت مین وہ ہے جسکا گھر ایک موتی کا ہے اوسکے گھر کے حجرو کے دروازے
بھی سب اوسی موتی کے ہین ابن عباس نے کہا کہتے ہین جنت مین غرفے ہین جب رہنے والے اون
غرف کے اندر اون غرف کے ہونگے تو اونکو کچھہ خوف نہوگا اوس چیز کا جو پیچھے چھوڑی ہے اور جب
اوس چیز کو چھوڑ دیا تو اب اس چیز کا جو اندر ان غرف کے ہے کچھہ ڈر نہوگا کہا اے رسول خدا یہ
غرفے کسکے لئے ہین فرمایا جسنے اچھی بات کہی پیاپے روزے رکھے کھانا کھلایا سلام پھیلایا رات کو
نماز پڑھی اور لوگ خواب مین تھے کہا اچھی بات کیا ہے فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ
الا اللہ واللہ اکبر یہ کلمات دن قیامت کے آئینگے انکے لئے مقدمات و مجنبات و معقبات
ہونگے پوچھا وصال صیام کیا ہے فرمایا رمضان کا روزہ رکھا پھر دوسرا رمضان آیا اوسکا روزہ بھی
رکھا کہا اطعام طعام کیا ہے فرمایا جسنے قوت دیا اپنے عیال کو اور کھانا کھلایا اونکو کہا افشاء سلام
کیا ہے کہا مصافحہ و تحیت کرنا اپنے بھائی سے کہا رات کا نماز پڑھنا جب کہ لوگ سوتے ہون کیا ہے
کہا نماز عشا کی رواہ البیہقی اسکی سند مین حفص بن عمر مجہول ہے لیکن دو ثقہ نے اوس سے روایت
کیا ہے اور ابن عدی نے اوسکو ضعیف کہا ہے و کذا ابن حبان لیکن اس حدیث کے شواہد ہین
قالہ ابن القیم فی الحادی ابن سماک مین جابر سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ کیا تمکو مین نہ بتاؤں حال غرف
اہل جنت کا جسنے کہا ہان اے رسول خدا بابینا انت و امنا فرمایا جنت مین غرفے ہین طرح طرح کے
جواہر کے اونکا ظاہر اونکے باطن سے اور اونکا باطن اونکے ظاہر سے نظر آتا ہے اونمین

وہ نعمتین دی ہین جو کسی آنکھ نے نہ دیکھین اور نہ کان نے سنین ہمنے کہا یہ کسکے لئے ہین فرمایا اوسکے لئے جو سلام پھیلائے کھانا کھلائے ہمیشہ روزہ رکھے رات کو نماز پڑھے اور لوگ پڑے سوتے ہون ہمنے کہا یہ کس سے ہو سکتا ہے کہا میری امت یہ عمل کر سکتی ہے مین تم کو اس بات کی خبر دیتا ہون جسنے ملاقات کی اپنے بھائی سے پھر سلام کیا اوسکو یا جواب دیا اوسکے سلام کا اوسنے سلام پھیلایا اور جسنے کھانا کھلایا اپنے اہل وعیال کو پیٹ بھر کے اوسنے اطعام طعام کیا اور جسنے روزہ رکھا رمضان کا اور ہر ماہ مین تین روزے اوسنے صوم دائم رکھا اور جسنے نماز پڑھی عشا کی جماعت مین تو اوسنے نماز پڑھی اور لوگ یعنی یہود ونصاری ومجوس پڑے سوتے ہین ابن القیم کہتے ہین یہ اسناد اگرچہ تنہا لائق حجت کے نہین ہین لیکن جب اسکو قابل سے لاؤ تو قوت پاتی ہے حالانکہ یہ حدیث دو اسناد دیگر سے بھی آئی ہے انتہی اس سے ثابت ہوا کہ اس حدیث کی اصل ہے یہ حدیث موضوع ومنکر نہین ہے ترمذی مین رہیگا تفسیر غرف کی یون آئی ہے کہ ہر غرفہ ایک لعل سرخ یا زبرجد سبز یا گوہر سفید کا ہوگا اوسمین نہ نقصہ ہے نہ وصل یعنی شکستگی نہ پیوند

فصل ۱۶

اہل جنت اپنے منازل ومساکن کو خود پہچان لینگے جبکہ جنت مین جائینگے اگرچہ اس سے پہلے اونکو نے وسجگہ کو نہین دیکھا تھا قال تعالیٰ والذین قتلوا فی سبیل اللہ فلن یضل اعمالھم سیھدیھم ویصلح بالھم ویدخلھم الجنۃ عرفھا لھم مجاہد نے کہا جنت والے خود اپنے گھرون اور مسکنون کی طرف راہ یاب ہونگے خطا نکرینگے گویا جب سے پیدا ہوئے تبسے وہین رہے تھے کسی راہ بتانے والے کو ہمراہ نہ لینگے ابن عباس نے کہا وہ اہل جمعہ سے بھی زیادہ تر عارف اپنی منزلون کے ہونگے جو کہ نماز جمعہ پڑھ کے اپنے گھر چلے آتے ہین محمد بن کعب

نے کہا تم اُن گھرونکو ایسا پہچانوگے جیسے کہ تم اپنے گھرون کو دنیا مین پہچانتے ہو جبکہ نماز جمعہ
پڑھکر پھرتے ہو یہی قول ہے جمہور مفسرین کا تلخیص ان سب اقوال کی یہ قول ابو عبید ہے کہ
بینہا لھم حتی عرفوھا من غیر استدلال یعنی بتا دیا اللہ نے اونکو یہانتک کہ پہچان لیا
اونھون نے اپنے گھرونکو بغیر کسی سے رستہ پوچھنے کے مقاتل کہتے ہین ہمکو یہ بات پہنچی ہے کہ جو
فرشتہ حفظ اعمال بنی آدم پر مقرر ہے وہ جنت کی طرف چلیگا اوسکے پیچھا بن آدم ہوگا یہانتک کہ
وہ اپنے اقصی منزل کو پہنچ جائیگا اور ہر چیز جو اللہ نے اوسکو جنت مین دی ہے اوس شئے کو
بخوبی پہچان لیگا سو جب وہ اپنے گھر اور ازواج کے پاس داخل ہو جاوے گا تب وہ فرشتہ
اوسکے پاس سے واپس پھر جائیگا سلمہ بن کہیل نے کہا طرقہا لھم حتی یھتدوا الیھا یعنی
خود اللہ نے رستہ جنت کا اونکو بتا دیا ہے وہ اوسی رستہ سے جنت مین بے کسی راہبر کے چلے جائینگے
حسن نے کہا اللہ نے دنیا مین وصف جنت کا اونکو بتا دیا ہے وہ جب وہان جائینگے تو خود اوسکو
اوس وصف سے پہچان لینگے اس قول پر یہ شنا سائی گویا دنیا مین واقع ہوئی ہے مطلب یہ ٹھیرا
کہ اللہ اونکو اوس جنت مین داخل کرے گا جو اونکو بتا رکھی ہے اور قول اول پر یہ تعریف آخرت
مین واقع ہوگی یہ معنی جب ہین کہ عرفھا کو تعریف سے لین دوسرا قول یہ ہے کہ عرف سے ماخوذ
ہے بمعنی رائحہ طیبہ زجاج نے اسی کو اختیار کیا ہے یا مشتق ہے عرف سے بمعنی پیا پے یعنی اوس
جنت کی لذات و طیبات پیا پے لگا تار ہونگی لکن راجح وہی قول اول ہے اسلئے کہ بخاری
مین ابو سعید خدری سے رفعا آیا ہے کہ جب رہائی پائینگے ایماندار لوگ آگ سے تو روکے جائینگے
ایک پل پر درمیان جنت و نار کے یہان بدلا لیا جائیگا اون مظالم کا جو باہم اونکے دنیا مین تھے
یہانتک کہ جب پاک صاف ہو جائینگے تو اذن ہوگا اونکو جنت مین جانے کا سو قسم ہے اوسکی
جسکے ہاتھ مین ہے جان میری کہ ہر ایک اونکا اپنی جاگہہ کو جنت مین اپنے مسکن دنیاوی سے

زیادہ ترشناسا ہوگا ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے قسم ہے اوسکی جسنے مبعوث کیا مجھکو سچ نہین ہین تم
دنیا مین زیادہ ترشناسا اپنے ازواج و مساکن کو بہ نسبت اہل جنت کہ اپنے ازواج و مساکن کو
جبکہ وہ جنت مین داخل ہونگے رواہ اسحق فی مسندہ +

فصل ۱۸

کیفیت داخل ہونے کی جنت مین اور استقبال کے وقت دخول کے کیا ہے + اللہ تعالے
فرماتا ہے وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنۃ زمرا اور فرمایا یوم نحشر المتقین
الی الرحمٰن وفدا علی مرتضیٰ نے حضرت سے سوال اس آیت کا کیا تھا اور کہا تھا کہ وفد تو سوار ہوتے ہین
کو کہتے ہین فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے جان میری وہ جب اپنی قبرون سے نکلینگے تو اونکے
سامنے سفید ناقے لائے جائینگے اونپر سونے کے کاٹھیان ہونگے تسمہ اونکے جوتون کا چمکتا نور
ہوگا ہر قدم برابر نظر بھر کے پڑےگا باب جنت تک پہنچین گے وہان ایک حلقہ سرخ یاقوت کا
صفحۂ زرین پر ہوگا اور دروازہ جنت پر ایک درخت ملیگا جسکی جڑ سے دو چشمے بہتے ہون گے
جب ایک چشمے کا پانی پئین گے تو تازگی نعمت کی اونکے چہرون پر نمودار ہو جاے گی پھر جب
دوسرے چشمے سے وضو کرینگے تو پھر کبھی بال اونکے گرد آلودہ نہونگے وہ حلقہ درکو اوس
صفحۂ زر سے مارینگے تو کبھی اوس حلقہ کی آواز سُنی وہ آواز ہر حور کو پہنچ جاے گی وہ جان لے گی
کہ اوسکا شوہر آیا جلد اوٹھیگی کارندہ اوسکا اوٹھکر دروازہ کھولیگا اگر اللہ عزوجل اوسکو اپنے
نفس کا عارف نکرتا تو وہ اس نور کو دیکھکر سجدہ مین گر پڑتا وہ کارندہ کہیگا مین تیرا کارباری ہون
تیرے کام کے لئے مقرر کیا گیا ہون یہ اوسکے ساتھ ہو لیگا اور اپنی زوجہ کے پاس آئیگا وہ
جلدی سے خیمہ مین سے باہر آکر معانقہ کرے گی اور کہے گی انت حبی وانا حبك تو میرا محبوب

ہے اور مین تیری محبوب ہون مین رضامند ہون کبھی خفا نہونگی مین نعمت پروردہ ہون کبھی بیمار نہونگی مین ہمیشہ رہنے والی ہون کبھی سفر نکرونگی وہ ایک ایسے گھر مین داخل ہوگا جو بنیاد سے سقف تک سو ہزار گز تک اونچا ہوگا اوسکی بنا ایک سنگ گوہر یاقوت پر ہوگی طرائق اوسکے سرخ و سبز و زرد ہونگے کوئی طریقہ اوسمین کا مشابہ دوسرے طریقہ کے نہوگا اتنے مین درخت آئین گے اوسمین تخت ہوگا تخت پر ستر فرش ہونگے اونپر ستر زوجہ ہونگی ہر زوجہ پر ستر حلے یعنی جامے ہونگے جنکی پنڈلی کا گودا باطن حلہ سے نظر آئیگا ایک شب کے مقدار مین اونکے جماع سے فراغت حاصل ہوگی آون درختون کے نیچے نہرین جاری ہونگی وہ نہرین صاف ستھرے پانی کی ہونگی اوسمین کدر نہوگا اور کچھ نہرین شہد ناب کی جو بطون نحل سے نہین نکلی ہین اور کچھ نہرین شراب کی واسطے لذت شاربین کے جسکو لوگون نے اپنے قدمون سے نہین نچوڑا ہے اور کچھ نہرین دودھ کی جسکا مزہ نہین بدلا ہے اور شکم مویشی سے وہ دودھ نہین نکلا ہے پھر اشتہاء طعام کی ہوگی تو سفید پرندے آکر اپنے پر اونچے کرینگے یہ اونکے ایک طرف کے پرون مین سے جس رنگ کا کھانا چاہین گے کھائین گے پھر وہ اوڑکر چلے جائین گے پھر لٹکے ہوئے پھل ہین جب اونکا تناول کرنا چاہینگے تو وہ شاخ انکے پاس تک آجائیگی جونسا میوہ اور پھل پسند کرینگے کھائین گے کھڑے ہوکر یا تکیہ لگاکر وذلک **قولہ تعالیٰ** وجنا الجنتین دان اور سامنے اونکے خدمتگار لوگ ہونگے جیسے موتی رواہ ابن ابی الدنیا یہ حدیث غریب ہے اسکی سند مین ضعف ہے اور اسکی رفع مین نظر ہے معروف یہ ہے کہ یہ علی رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے نعمان بن سعد کا لفظ اس آیت مین یہ ہے واللہ یہ وفد اپنے پاؤن پر محشور نہونگے ولکن پاس انکے ناقے لائے جائینگے کہ خلایق نے ویسے ناقے کبھی نہ دیکھے ہونگے اونپر کجاوے سونے کے ہونگے اور باگین زبرجد کی یہ اونپر سوار ہوکر قریب باب جنت کے آئین گے رواہ ابن ابی الدنیا جعدیات علی بن جعد مین علی مرتضی

سے روایت کیا ہے کہ اہل تقویٰ طرف جنت کے گروہ کے گروہ ہانکے جاوینگے یہانتک کہ جب ایک
دروازے پر ابواب جنت مین سے پہنچینگے تو وہان ایک درخت پاوینگے جسکے نیچے سے دو چشمے
بہتے ہونگے ایک چشمہ کا قصد کرینگے گویا اونکو اوس چشمے کا حکم ملا ہے اوسکا پانی پیتے ہی جو کچھ اندر
پیٹ کے اذی وقذی و باس ہوگا وہ نکلجائیگا پھر دوسرے چشمے سے طہارت کرینگے اوس سے
اونکے چہرون پر تازگی نعیم کی آجاے گی پھر بعد اوسکے کبھی اونکا بشرہ متغیر نہوگا اور نہ بال میلے کچیلے
ہون گے گویا تیل لگایا ہے پھر پاس خازنان جنت کے پہنچینگے وہ کہینگے سلام علیکم طبتم
فادخلوھا خالدین پھر اونکو لڑکے آگے بڑہکر لینگے اور گرد اونکے پھرینگے جسطرح اہل دنیا کے لڑکے
کسی دوستدار کو جو کہ سفر سے آتا ہے گھیر لیتے ہین اور کہینگے خوش ہو اس کرامت سے جو اللہ نے
تیرے لئے طیار کی ہے پھر ایک لڑکا اونمین سے جاکر اوسکے بعض ازواج کو حور عین مین سے خبر دیگا
کہ فلان شخص آیا اوسکا وہ نام لیکر پکارے گا جس نام سے وہ دنیا مین پکارا جاتا تھا مثلاً یون کہیگا
کہ صدیق حسن آیا ہے وہ حور کہیگی تو نے اوسکو دیکھا ہے وہ کہیگا ہان مینے دیکھا وہ میرے
پیچھے آتا ہے وہ مارے خوشی کے دروازے کی چوکھٹ پر آئیگی جب وہ شخص اپنی منزل مین پہنچ
جائیگا اور بنیاد خانہ کی طرف نظر کرے گا تو دیکھیگا کہ ایک موتی کے پتھر پر ایک محل سبز و زرد و سرخ
ہر رنگ کا بنا ہوا ہے پھر آنکھہ اوٹھاکر طرف سقف کے دیکھیگا وہ بجلی کی طرح چمکتی ہوگی اگر یہ بات
نہوتی کہ اللہ نے اوسکو قدرت دیکھنے کی دی ہے تو اوسکی بصارت جاتی رہتی پہر وہ اپنا سر
نیچے کرے گا اپنی بیبیون کو دیکھیگا آبخورے رکھے ہونگے گدیلے بچھے ہونگے نہالچے بچھے ہونگے اس نعمت کو دیکھکر
کہینگے الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ پھر ایک
منادی ندا کرے گا کہ تم زندہ رہوگے کبھی نہ مروگے مقیم رہوگے کوچ نہ کروگے تندرست رہوگے بیمار
نہ پڑوگے یہ روایت موقوف ہے علی مرتضیٰ پر ابن المبارک کہتے ہین ہمسے حمید بن ہلال نے کہا آدمی

جب جنت مین جائیگا تو اوسکو صورت پر اہل جنت کی کردینگے اور اونمین کا سا لباس و زیور پہنائینگے اپنے ازواج و خدم کو دیکھیگا اور خوشی کا کنگن پہنیگا اگر وہان مرنا ہوتا تو مارے خوشی کے مرجاتا اس سے کہینگے تونے یہ میوا ورج دیکھا یہ ہمیشہ تیرے لئے قائم رہیگا ابو عبدالرحمن جبلی سے کہاہے بندہ اول مرتبہ جو بہشت مین جائیگا ستر ہزار خادم اوسکو آگے بڑہکر لینگے گویا وہ موتی ہین معاوی کہتے مین دونون جانب اوسکے غلمان کی صف ہوگی اونکی اطراف نہ دیکھیگا حیاتک کہ چلکر دیکھے ضحاک کہتے ہین مومن جنت مین جائیگا اوسکے سامنے ایک فرشتہ ہوگا وہ اوسکو جنت کے گلی کوچے دکھلاکر کہیگا دیکھہ تو کیا دیکھتا ہے وہ کہیگا مین بہت سے محل چاندی سونے کے دیکھتاہون اور بہت سے لوگ وہ کہیگا یہ سب تیرے لئے ہے جب اوسکو اونکے پاس لیجائیگا تو وہ ہر دروازے سے اوسکا استقبال کرینگی اور ہر جگہہ سے آگے بڑہ کر لینگے اور کہینگے ہم سب تیرے لئے ہین پہر کہینگے آگے چل تو کیا دیکھتاہے وہ کہیگا بہت سے لشکر اور خیمے اور بشر دیکھتا ہون کہینگے یہ سب تیرا ہے جب اونکے پاس لیجائینگے وہ استقبال کرینگے اور کہینگے نحن لک نحن لک رواہ ابو نعیم سہل بن سعد نے رفعًا کہاہے داخل ہونگی میری امت میں سے ستر ہزار یا سات سو ہزار ایک دوسرے کو تھامے ہوئے داخل ہوگا اول اونکا یہانتک کہ داخل ہو آخر اونکا چہرے اون کے جیسے چودہوین رات کا چاند رواہ الشیخان ٭

فصل ۱۹

بیان اہل جنت کے خَلق و خُلق و طول و عرض و سن و عمر کا ٭ حدیث ابوہریرہ مین فرمایاہے اللہ نے آدم کو آدم کی صورت پر ساٹھہ گز کا بنایا تھا جب بنا چکا فرمایا جا سلام کر ان لوگون پر وہ کچھہ نفر ملائکہ کے تے بیٹھے ہوئے اور سن کیا تحیت کرتے ہین تیری وہی تحیت ہے تیری اور تحیت تیری ذریت کی آدم

نے جاکر کہا السلام علیکم اونہون نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ لفظ رحمۃ اللہ کا
زیادہ کیا سو جو شخص کہ داخل جنت ہوگا آدم کی صورت پر ساٹھ گز کا ہوگا خلق گھٹتے گھٹتے اتنی ہو گئی
جو اسدم ہے رواہ احمد اس حدیث کی صحت پر اتفاق ہے دوسرے لفظ انکا یہ ہے جنت والے جنت مین
جائینگے جرد مرد سفید مجعد سرگین چشم ۳۳ سالہ آفرینش آدم پر ساٹھ گز طول مین سات گز کے عرض مین
رواہ احمد معاذ بن جبل کا لفظ رفعاً یہ ہے داخل ہونگے اہل جنت جنت مین بے موے بدن و ریش
سرگین آنکھ ۳۳ سالہ رواہ الترمذی واستغربہ انس بن مالک رفعاً کہتے ہین اوٹھائے جائینگے
اہل جنت صورت آدم پر ۳۳ سالہ میلاد مین جرد مرد مکحل پھر لیجائینگے اونکو طرف ایک درخت بہشت
کے اوس درخت سے اونکو لباس پہنائینگے اونکے کپڑے پرانے نہونگے اور نہ اونکی جوانی فنا ہوگی
رواہ ابوبکر بن داؤد ابو سعید خدری نے رفعاً کہا ہے جو شخص مرا ہے اہل جنت مین سے چھوٹا یا بڑا وہ
جنت مین تیس سالہ ہوگا اس سے زیادہ عمر اوسکی کبھی نہوگی یہی حال اہل نار کا ہے رواہ الترمذی
یہ حدیث اگر محفوظ ہے تو کچھ برخلاف حدیث اول کے نہین ہے اسلئے کہ عرب کی عادت ہے کہ کبھی
اعداد مین ذکر کسر کا کرتے ہین اور کبھی کسر کو گرا دیتے ہین شعرانی کہتے ہین یہ بات کہ اہل نار بھی ۳۳ سالہ
ہونگے اسمین اہل کشف کو کلام طویل ہے انتہی حدیث انس مین فرمایا ہے جنتی جنت مین طول آدم پر
۶۰ گز ہونگے ملک کے گز سے حسن یوسف و میلاد عیسیٰ پر ۳۳ سالہ اور زبان محمد صلعم پر جرد مرد مکحل رواہ
ابن ابی الدنیا حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے اہل جنت بہشت مین قد آدم پر ۶۰ گز کے ہونگے اسی اندازہ پر
اونکے تخت و پلنگ قطع کئے گئے ہین رواہ ابن وہب یہ بیان خلق کا تمام ہوا خلق سو اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہے ونزعنا ما فی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقابلین یہ خبر دی ہے اونکی
تلاقی قلوب و تلاقی وجوہ کی کہ سامنے آمنے مثل بھائیون کے تختون پر بیٹھے ہونگے صحیحین مین آیا ہے
کہ وہ سب ایک شخص کے اخلاق پر ہونگے صورت آدم پر ۶۰ گز کے طول مین روایت مین لفظ خلق کے

بفتح خاء و سکون لام ہے تو اخلاق جسطرح جمع ہے خلق بالضم کی اسیطرح جمع ہے خلق بالفتح کی مراد
انجمہ یکسان ہونا ہے طول و عرض و سن مین اگرچہ حسن و جمال مین متفاوت ہون و لہذا اخلاق کی تفسیر
یون کی ہے کہ اپنے باپ آدم کی صورت پر ہونگے تب اخلاق و دل اونکے سو صحیحین مین ابو ہریرہ
سے رفعاً آیا ہے کہ پہلا زمرہ جو جنت مین جائیگا وہ قمر لیلۃ البدر کی طرح درخشان چہرہ ہوگا اون کے
درمیان نہ کچھ اختلاف ہوگا اور نہ اونکے دل آپسمین بغض کرینگے وہ سب ایکدل پر ہونگے صبح و شام
اللہ کی تسبیح کرینگے اسیطرح اللہ نے اونکی حورونکا وصف بیان کیا ہے کہ وہ سب اتراب یعنی ایک عمر
کی ہونگی سن و اعمار مین اونمین کوئی بڑھیا نہوگی اس طول و عرض و سن مین جو حکمت ہے وہ مخفی نہین ہے
کیونکہ یہ حالت ابلغ و اکمل ہے استیفاء لذت مین اس عمر مین قوت اپنے کمال پر ہوتی ہے اور آلات لذت
کے عظیم تر ہوتے ہین اجتماع ہر دو امر سے لذت و قوت اپنے کمال کو پہونچیگی و لہذا یہ ایکدن مین پاس
سو کنواریون کے پہونچیگا اور جو مناسبت اس طول و عرض مین ہے وہ بھی مخفی نہین ہے اگر ان دو
مین سے ایک زیادہ ہو تو اعتدال جاتا رہے اور تناسب خلقت باقی نرہے بلکہ طول دقیق یا غلیظ قصیر
ہوجاوے اور یہ دونون نامناسب ہین مسلم مین ابو ہریرہ سے آیا ہے کہ امشاطھم الذھب
والمصنتور تجھم المسك ومجامرھم الالوۃ وازواجھم الحور العین کوئی یہ کہے کہ جنت مین
کنگھی کی کیا حاجت ہے کیونکہ اونکے بال میلے کچیلے نہونگے اور بخور کی کیا ضرورت ہے اونکا پسینا بوے
مشک رکھتا ہوگا تو اسکا جواب یہ ہے کہ نعیم و کسوت اہل جنت کچھ بغرض دفع الم نہوگی اسیطرح
اونکا اکل و شرب کچھ بسبب گرسنگی و تشنگی کے نہوگا اسیطرح استعمال طیب و عطر کچھ بغرض دفع بدبو نہوگا
بلکہ یہ تو لذات متوالیہ و نعم متتابعہ ہین دیکھو اللہ نے آدم علیہ السلام سے کیا فرمایا تھا ان لك الا تجوع
فیھا ولا تعری وانك لا تظمأ فیھا ولا تضحی حکمت اس کارخانہ مین یہی ہے کہ اہل جنت دنیا
مین جن انواع نعیم سے متنعم ہوتے تھے وہ سب انواع اونکو مع شئے زائد دئے جاوین جسکا اندازہ

اللہ ہی کو معلوم ہے یہی حکمت ہے غمین اہل نار کے ہے اذا الاغلال فی اعناقهم والسلاسل یسحبون فی الحمیم وقولہ تعالیٰ ان لدینا انکالا وجحیما سو یہ عذاب اوسی نوع کا ہوگا جو کہ دنیا میں مروج تھا شعبی نے کہا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ طوق گردن میں اور زنجیر پاؤن میں اہل نار کے اس خوف سے ہے کہ کہین وہ بھاگ نہ جائین لا واللہ بلکہ اسلئے ہین کہ جب وہ اس قید سے جدا ہونا چاہین تو آگ اور زیادہ اونپر بھڑک اوٹھے ونعوذ باللہ من النار واللہ اعلم ✝

فصل ۲۰

اہل جنت مین کون اعلیٰ منزلت اور ادنیٰ درجہ ہوگا ✝ سب سے اعلیٰ منزلت سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض منهم من کلم اللہ ورفع بعضهم درجات واتینا عیسی بن مریم البینات مجاہد وغیرہ نے کہا ہے کلیم سے مراد موسیٰ ہین اور رفیع الدرجات سے مراد ہمارے اعلیٰ حضرت ہین ع ابو تمام سپہر رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ✝ حدیث معراج مین آیا ہے کہ جب حضرت نے موسیٰ علیہ السلام سے تجاوز کیا تو موسیٰ نے کہا اے رب مجھکو یہ گمان نہ تھا کہ کوئی مجھپر بلند درجہ ہوگا پھر حضرت اوسکے اوپر گئے جو اللہ ہی جانے یہانتک کہ سدرۃ المنتہیٰ سے تجاوز کیا یہ حدیث صحیح ہے مسلم مین عمرو بن عاص سے رفعاً آیا ہے کہ جب تم اذان سنو تو وہی کہو جو موذن کہتا ہے پھر مجھپر درود بھیجو جو کوئی مجھپر درود بھیجتا ہے اللہ اوس پر دس بار درود کرتا ہے پھر میرے لئے وسیلہ مانگو یہ ایک منزلت ہے جنت مین لائق نہین ہے مگر ایک بندے کو اللہ کے بندون مین سے مین امید کرتا ہون کہ وہ بندہ مین ہون جسنے میرے لئے سوال وسیلہ کا کیا اوسکے لئے میری شفاعت ہوگی مسلم مین لفظ مغیرہ بن شعبہ کا رفعاً یہ ہے موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے پوچھا تھا کہ ادنیٰ اہل جنت منزلت مین کون شخص ہوگا

فرمایا وہ آدمی جو آئیگا بعد داخل ہونے اہل جنت کے جنت مین اُس سے کہا جائیگا کہ جا جنت مین وہ کہیگا کیونکر لوگ تو اپنے اپنے منازل مین جا اوترے اور اپنے اخذ لے یعنی دستور لے چکے اوس سے کہینگے بہلا تو اسپر راضی ہے کہ تجھکو برابر ایک بادشاہ کے ملک دنیا سے دیا جاوے وہ کہیگا اے رب مین راضی ہوا اللہ فرمائیگا لک ذلک ومثلہ ومثلہ ومثلہ وہ پانچوین مین کہیگا رضیت رب موسیٰ نے کہا ای رب بہلا اعلیٰ منزلت کون ہے فرمایا وہ لوگ جنکا مین نے ارادہ کیا اونکی کرامت اپنے ہاتھ سے بوئی اوسپر مُہر لگائی جسکو نہ کسی آنکہہ نے دیکہا نہ کان نے سُنا نہ دلپر اوسکا خطرہ ہوا مین کہتا ہون یہ لوگ انبیاء و رسل معلوم ہوتے ہین واللہ اعلم ابن عمر نے رفعاً کہا ہے ادنیٰ مرتبہ والا اہل جنت مین وہ شخص ہوگا جو اپنے باغات و ازواج و نعیم و خدم و سُرر کو ہزار برس کی راہ تک دیکہیگا اور کریم تر انمین اللہ پر وہ ہوگا جو صبح و شام مشرف بدیدار ہوگا پہر حضرت نے یہ آیت پڑہی وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ رواہ الترمذی یہ حدیث کئی طریق سے غیر مرفوع بہی ابن عمر سے آئی ہے ابن جریر نے اسکو موقوفاً روایت کیا ہے اور طبرانی نے مرفوعاً اس لفظ سے کہ ادنیٰ اہل جنت منزلت مین وہ شخص ہوگا جو اپنے ملک مین دو ہزار سال راہ تک نظر کریگا اور اوسکے اقصیٰ کو اوسیطرح دیکہیگا جسطرح کہ اوسکے ادنیٰ یعنی قریب کو دیکہیگا الحدیث اسکو ابو نعیم نے بہی مرفوعاً روایت کیا ہے ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ ادنیٰ اہل جنت منزلت مین وہ ہوگا جسکا مکان ہفت منزلہ ہوگا وہ درجہ سادس مین ہوگا اور فوق سابع مین اوسکے تین سو خدمتگار ہونگے صبح و شام تین سو رکابیان سونے کی اوسکے سامنے لائی جائینگی ہر رکابی کا رنگ جدا گانہ ہوگا جو دوسری رکابی کا رنگ نہوگا اور اوسکا اوّل مثل آخر کے لذیذ ہوگا اور تین سو برتن شراب کے لائے جائینگے ہر ظرف کا رنگ دوسرے برتن سے علیحدہ ہوگا اور اول کا مزہ مثل آخر کے مزے کے ہوگا وہ کہیگا اے رب اگر تو اذن دے تو مین سارے اہل جنت کو کہلاؤن پلاؤن میرے پاس سے کچہ کم نہوگا اور حور عین مین سے ۷۲ زوجہ

اوسکی ہونگی سوا ازواج دنیا کے اونمین سے ایک زوجہ ایک میل زمین کے انداز پر بیٹھے گی رواہ احمد یہ حدیث منکر ہے اور برخلاف احادیث صحیحہ کے کیونکہ ۶۰ گز کے طول کا آدمی ایک میل زمین مین نہین بیٹھ سکتا ہے صحیحین مین اسیقدر آیا ہے کہ اول زمرہ کے ہر شخص کو دو زوجہ منجملہ حورعین کے ملینگی تو اب ادنی اہل جنت کو کسطرح ۷۲ حورعین ملسکتی ہین حالانکہ زنان دنیا سب سے کم بہشت مین جائینگی پھر ایک جماعت اونکی کہان سے آئیگی اور دو جنتین سونے کی جو کہ اعلیٰ ہین دو جنت سے چاندی کے اونمین ادنی جنتی کیونکر جا سکتا ہے

فصل ۲۱

جنت ایک خالی میدان ہے اوسکا نقشہ تسبیح تکبیر وغیرہا ہے ✚ ترمذی مین ابن مسعود سے رفعًا آیا ہے کہ شب معراج مین ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی کہا اے محمد صلعم تم اپنی امت کو میرا سلام کہو اور انکو خبر دو کہ جنت خاک پاک شیرین آب ہے اور وہ چٹیل میدان ہے اوسکا غراس سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہے مین کہتا ہون اسی جگہہ سے بعض سلف ہر روز دس ہزار بار تسبیح کرتے اور بعض کم و زیادہ کیونکہ افزایش آبادی کی اکثار تسبیح پر موقوف ہے حدیث مین آیا ہے کہ ابو ہریرہ درخت لگا رہے تھے حضرت کا گزر ہوا فرمایا مین تجھکو اس غراس سے بہتر نہ بتاؤن سبحان اللہ الخ ہر کلمہ پر واسطے تیرے ایک درخت جنت مین لگایا جاوے گا دوسرا لفظ ترمذی کا یہ ہے کہ جسنے کہا سبحان اللہ العظیم وبحمدہٖ اوسکے لئے ایک نخل جنت مین لگایا گیا حکیم بن محمد احمسی کہتے ہین ہمکو خبر لگی ہے کہ جنت کی بنا ذکر سے ہوتی ہے جب لوگ ذکر سے رک جاتے ہین بنا اوسکی بند ہو جاتی ہے جب اونسے کہتے ہین کہ کیون نہین بناتے تو وہ کہتے ہین ہم نفقہ کی راہ دیکھتے ہین ہمنے اس باب مین رسالہ غراس الجنہ اور تعلیم الذکر والدعا نہایت مختصر و سنجیدہ لکھا ہے بعض روایات مین آیا ہے جسنے اطاعت کی خدا کی وسنے ذکر کیا اللہ کا اگرچہ اوسکا نماز روزہ کم ہو اور جسنے نافرمانی کی

اسکی وہ اللہ کو بھول گیا اگرچہ بہت سا نماز و روزہ کرے اور ہر طرح کی خیر بجالائے واللہ اعلم ✝

باب سوم

اسمیں کئی فصلین ہین

فصل ۱

جنت والے جب جنت مین داخل ہونگے تو اونکو کیا تحفہ ملیگا ✝ حدیث طویل ثوبان مین آیا ہے کہ یہودی نے کہا اونکا کیا تحفہ ہے جبکہ وہ جنت مین جاوینگے فرمایا کلیجی مچھلی کی کہا پھر اسکے بعد انکی کیا غذا ہوگی فرمایا جنت کی گاؤ ذبح کیجاوے گی جو کہ اطراف جنت میں چرتی تھی کہا اونکا پینا کیا ہے فرمایا وہ چشمہ سلسبیل سے پیئین گے کہا تمنے سچ کہا الحدیث رواہ مسلم بخاری مین انس سے بذکر سوال عبداللہ بن سلام آیا ہے کہ فرمایا پہلا کھانا جو جنت والے کھائینگے زیادت جگر ماہی ہوگا صحیحین مین ابو سعید خدری سے مرفوعاً آیا ہے کہ زمین دن قیامت کے ایک روٹی ہوگی جسکو جبار اپنے ہاتھ سے پکائیگا جس طرح کہ کوئی تم مین سفر مین اپنی روٹی پکاتا ہے یہ مہمانی ہوگی اہل جنت کی اور فرمایا کہ سالن اونکا گاؤ اور مچھلی ہے زیادت جگر سے ستر ہزار آدمی کھائین گے کعب نے کہا اللہ تعالیٰ اہل جنت سے کہیگا داخل ہو بہشت مین ہر مہمان کے لئے ایک نزل ہوا اور آج کے دن مین تم کو جمع کرونگا پھر ایک گاؤ و مچھلی لاکر واسطے اہل جنت کے نحر کرینگے شعرانی کہتے ہین زیادۃ کبد النون ہی قطعہ منہ کالاصبع پھر کہا علما کہتے ہین نزل مہمانی ہے اوّل نزول ضیف مین اور تحفہ فواکہ و طرف و محاسن ہین ✝

فصل ۲

جنت کی ہوا کتنی دور سے سونگھنے مین آتی ہے + حدیث ابن عمرو مین فرمایا ہے جسنے کسی اہل ذمہ کو قتل کیا وہ جنت کی ہوا نہ پائیگا حالانکہ اوسکی ہوا صد سالہ راہ سے پائی جاتی ہے رواہ الطبرانی مالک نے ابوہریرہ سے دثنا روایت کیا ہے کہ زنان کاسیات عاریات مائلات ممیلات جنکے سر مثل کوہان شتر کے ہین جنت مین نجائینگی اور نہ وہ اوسکی ہوا پائینگی حالانکہ اوسکی ہوا پانسو برس کی راہ سے آتی ہے رواہ مالک ایضاً بسند امن رسول اللہ صلعم بخاری مین چہل سالہ راہ کہا ہے ترمذی مین ابوہریرہ سے ستر برس کی راہ آئی ہے اور اوسکو صحیح کہا ہے محمد بن عبدالواحد نے کہا میرے نزدیک اسناد اس حدیث کی شرط صحیح پر ہے طبرانی کا لفظ ابوہریرہ سے یہ ہے کہ ہوا جنت کی سو برس کی راہ سے آتی ہے اسیطرح حدیث ابوبکرہ مین نزدیک طبرانی کے سو برس کا ذکر کیا ہے ان الفاظ مین کچھہ تعارض نہین ہے اہل علم نے کہا شاید یہ اختلاف بحسب اختلاف قوت شم وضعف شم مردم ہوگا صحیحین مین ذیل قصہ عم انس آیا ہے کہ دن اُحد کے سعد بن معاذ سامنے اونکے آگئے اور کہا کدہر جاتے ہو کہا واہاً لریح الجنۃ اجدہ دون احد پھر ہیاں تک لڑے کہ مارے گئے ابن القیم نے کہا ہے جنت کی ہوا دو طرح پر ہے ایک وہ جو دنیا مین پائی جاتی ہے اوسکو احیاناً ارواح سونگھتی ہین وہ عبارت مین نہین آسکتی دوسری ہوا وہ ہے جو حاسۂ شم سے ابدان کو محسوس ہوتی ہے جسطرح پھولون کی خوشبو مشموم ہوتی ہے اس ہوا کے ادراک مین اہل جنت آخرت مین قرباً وبعداً مشترک ہونگے انبیاء و رسل مین جسکو اللہ چاہتا ہے وہ اوس خوشبو کو پاتا ہے انس بن النضر نے جو جنت کی ہوا پائی جائز ہے کہ قسم اول سے ہو یا ثانی سے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے رائحہ جنت کا پانسو برس کی راہ سے پایا جاتا ہے رواہ ابونعیم جابر کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ یہ ہوا جنت کی ہزار برس کی

راہ سے آتی ہے اوسکو عاق و قاطع رحم نہ پائیگا رواہ الطبرانی ابن عمرو نے رفعًا کہا ہے جسنے
نسبت کیا آپکو طرف غیر باپ اپنے کے وہ رائحہ جنت کا نہ پائیگا حالانکہ اوسکی بو پچاس برس کی راہ
سے آتی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندون کو اس دار فانی مین شہود بعض آثار جنت کا نصیب
کیا ہے اور نمونہ وہان کے رائحہ طیبہ و لذات مشتاقہ اور مناظر عجیبہ فاکہہ حسنہ و نعیم و سرور
و خنکی چشم کا دکھلایا ہے حدیث جابر مین فرمایا ہے اللہ عز و جل جنت سے کہیگا تو خوشبودار ہو جا
واسطے اپنے لوگون کے اوسکی خوشبو بڑھ جائیگی یہ وہی سرد ہے جسکو وقت سحر کے پاتے ہین رواہ
ابو نعیم اسیطرح اللہ نے دنیا کی آگ اور یہان کے آلام و غموم و احزان کو مذکر نار آخرت ٹھیرایا کہ
اللہ نے اس آگ کے حق مین کہا ہے نحن جعلنا ھا تذکرۃ و متاعا للمقوین اور حضرت نے خبر
دی ہے کہ شدت گرمی و سردی کے انفاس جہنم سے ہے بندون کو ضرور ہے کہ وہ انفاس
جنت کا شہود کرین اور جسکو اللہ نے تذکرہ ٹھیرایا ہے اوس سے متذکر ہون واللہ المستعان خلاصہ

فصل ۳

جنت مین کیا اذان دیجائیگی حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے منادی ندا کریگا تم تندرست
رہو کبھی بیمار نہوگے زندہ رہو کبھی نہ مروگے جوان بنے رہو کبھی بوڑھے نہوگے چین کرو کبھی رنجیدہ
نہوگے اللہ نے فرمایا ہے ونودوا ان تلکم الجنۃ اورثتموھا بما کنتم تعملون رواہ مسلم
یہی مضمون حدیث ابو سعید خدری مین بھی نزدیک مسلم کے آیا ہے اسکو عثمان بن ابی شیبہ نے
مختصرًا روایت کیا ہے حدیث صہیب کا لفظ رفعًا یہ ہے کہ جب اہل جنت جنت مین اور اہل نار نار مین
جا چکینگے تو ایک منادی ندا کریگا کہ تمہارے لئے نزدیک اللہ تعالیٰ کے ایک موعد ہے وہ
کہینگے کیا ہماری ترازو بھاری نہین کر دی کیا ہمارے منہہ سفید نہین کئے یا ہمکو جنت مین داخل

نہین کیا کیا ہمکو آگ سے نجات نہین دی اتنے مین پردہ اوٹھا دیا جائے گا اللہ کو دیکھینگے
واللہ اللہ نے نہین دی اونکو کوئی چیز جو زیادہ دوست تر ہو اونکو اس نظر سے رواہ مسلم
معلوم ہوا کہ اللہ کے دیدار سے بڑھکر کوئی فوز عظیم نہین ہے ختمہ اللہ لنا بالحسنی وزیادہ
ابن مبارک کہتے ہین ابو موسیٰ اشعری نے منبر بصرہ پر خطبہ پڑھا کہا اللہ عزوجل ایک فرشتہ کو
طرف اہل جنت کے بھیجیگا وہ کہیگا اے جنت والو کیا پورا کیا اللہ نے تمسے جو وعدہ کیا تہا وہ نظر
کرینگے اور حلے و حلل و انہار و ازواج مطہرہ کو دیکھکر کہین گے ہان جو وعدہ ہمسے کیا تہا وہ وفا کیا
تین بار یہی جواب دینگے پھر نظر کرین گے کوئی چیز منجملہ وعدہ کے مفقود نپائینگے کہین گے ہان سب وعدے
پورے ہوئے وہ فرشتہ کہیگا ایک چیز رہگئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے للذین احسنوا الحسنیٰ
وزیادہ حسنیٰ جنت ہے زیادہ نظر کرنا ہے طرف وجہ اللہ تعالیٰ کے ابو سعید خدری رفعًا کہتے ہین
اللہ تعالیٰ اہل جنت سے کہیگا اے اہل جنت وہ کہین گے لبیک ربنا وسعدیک فرمائیگا تم راضی
ہوئے وہ کہین گے ہمکو کیا ہوا ہے کہ ہم راضی نہون تو نے ہمکو وہ دیا جو کسی کو اپنے خلق مین سے
نہین دیا فرمائیگا مین اس سے بھی بہتر تمکو دونگا وہ کہین گے اے رب اس سے افضل کیا
چیز ہے فرمائیگا مین اوتارتا ہون تمپر رضامندی اپنی اب کبھی تمسے خفا نہونگا رواہ الشیخان
بخاری نے اسکا ترجمہ یون کیا ہے باب کلام الرب مع اهل الجنة ابن عمر کا لفظ رفعًا
یہ ہے جنت والے جنت مین آگ والے آگ مین جائینگے پھر ایک موذن درمیان اونکے کھڑے
ہوکر کہیگا یا اهل الجنة لا موت ویا اهل النار لا موت کل خالد فیما هو فیه یعنی ایسا نا
نہین ہے جو جسجگہ مین ہے وہ ہمیشہ وہین رہیگا رواہ الشیخان یہ اذان اگر درمیان جنت
ونار کے ہوگی تو سارے اہل جنت ونار کو پہنچ جائیگی اور ایک دوسری ندا دسدن ہوگی جبکہ
وہ اپنے رب کی زیارت کرینگے فرشتہ اونمین ندا کرے گا وہ جلد طرف زیارت کے آئینگے جسطرح کہ

موذن نماز جمعہ کے لئے بلاتا ہے اور وہ دن زیارت کا برابر مقدار روز جمعہ کے ہوگا +

فصل ۴

جنت کے درختوں اور باغوں اور سایوں کا بیان + قال تعالیٰ واصحاب الیمین
ما اصحاب الیمین فی سدر مخضود وطلح منضود وظل ممدود وماء مسکوب و
فاکھۃ کثیرۃ لا مقطوعۃ ولا ممنوعۃ اور فرمایا ذواتا افنان فنن بمعنی غصن ہے اور فرمایا
فیھما فاکھۃ ونخل ورمان مخضود اوسکو کہتے ہین جسکے کانٹے نکال ڈالے گئے ہون کوئی خار آرین
باقی نہو یہ قول ابن عباس کا ہے مجاہد ومقاتل وقتادہ وابو الاحوص بھی اسی کے قائل ہین۔
دوسرے گروہ نے کہا منضود وہ ہے جو کہ پھل سے بوجھل ہو طلح نزدیک اکثر مفسرین کے درخت کیلے
کا ہے یہی قول ہے علی وابن عباس وابو ہریرہ وابو سعید خدری کا بعض نے کہا ایک درخت عظیم
طویل صحرائی بسیار خاردار ہے اوسمین پھول آتا ہے اچھی خوشبو رکھتا ہے اور بڑا سایہ دار ہوتا
ہے ابن قتیبہ نے کہا یعنی لدا ہوا ہے پھل یا پتون سے اوسکی ساق ظاہر نہین ہوتی مسروق نے
کہا جنت کے ورق اسفل سے اعلیٰ تک ہونگے اور وہان کی نہرین بے خندق کے جاری ہونگی
لیث نے کہا طلح ببول کے درخت کو کہتے ہین سب سے زیادہ کانٹے اسی درخت مین ہوتے ہین اسکی
لکڑی بہت سخت ہوتی ہے اور گوند بہت عمدہ اسمین پھول لگتا ہے خوشبودار جنت مین کوئی
چیز دنیا کی نہین ہے مگر نام ظاہر یہ ہے کہ تفسیر طلح کے ساتھ موز یعنی کیلے کے واسطے حسن نقد کی
ہے ورنہ لغت مین یہ ایک جنگلی بڑا درخت ہے واللہ اعلم عتبہ سلمی کہتے ہین مین پاس حضرت کے
بیٹھا تھا ایک گنوار نے آکر کہا مین سنتا ہون کہ تم ایک درخت کا جنت مین ذکر کرتے ہو مین اوس سے
زیادہ کوئی درخت خاردار نہین جانتا یعنی طلح حضرت نے فرمایا اللہ نے عوض ہر خار کے ایک ثمر

اوسمین کہا ہے جیسے بکرا بالون مین ملا ہوا اوسمین سترطرح کا طعام ہوگا ایک رنگ دوسرے رنگ
سے نملیگا رواہ ابن ابی داؤد حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جنت مین ایک درخت ہے جسکے سایہ
مین سوار سو برس تک چلے اور قطع نکرے تم چاہو تو یہ آیت پڑھو وظل ممدود رواہ الشیخان
صحیحین مین مثل اسکے سہل بن سعد سے بھی رفعاً آیا ہے اور بخاری مین انس سے مثل اسکے
مروی ہے اور لفظ ماء مسکوب زیادہ کیا ہے ابوہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے جنت مین ایک
درخت ہے جسکے سایہ مین سوار ستر یا سو برس چلیگا وہ شجرۃ الخلد ہے رواہ احمد ابن جریر وکیع
نے ابوہریرہ سے بھی روایت کیا ہے اوسمین سو برس کہے ہین جب کعب کو یہ بات پہنچی کہا
ابوہریرہ نے سچ کہا قسم ہے اوسکی جسنے اوتارا توریت کو زبان موسی پر اور فرقان کو زبان محمد صلعم پر
جنت مین ایک درخت ہے کہ اگر ایک سوار نوجوان اونٹنی کے اوپر گرد اوسکی جڑ کے چکر مارے
نہ پہونچے یہانتک کہ بوڑھا ہوکر گر پڑے اللہ نے اوس درخت کو اپنے ہاتھ سے لگایا ہے اور اوسمین
اپنی روح پھونکی ہے اوسکی شاخین فصیل جنت کے باہر ہین جنت مین کوئی نہر نہین ہے مگر اوسی
درخت کی جڑ سے نکلی ہے ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ سوار سایہ مین شجرۃ المنتہی کے دو ہزار برس
چلے اور اسکے پتنگے سونے کے ہین گویا اوسکے پھل مشکے ہین ابن عباس کہتے ہین ظل ممدود ایک درخت
ہے جنت مین کھڑا ہوا اسقدر بڑا کہ اگر سوار تیز رو سو برس اوسکے سایہ مین ہر طرف اوسکے چلے اہل جنت
ذخیر ہم وہان آکر اوسکے سایہ مین بات چیت کرینگے بعض کا جی چاہیگا وہ دنیا کے لہو کو یاد کریگا
اللہ تعالی ایک ہوا طرف سے جنت کے بھیجیگا وہ اوس درخت کو ہر لہو کے ساتھ حرکت دیگی جو دنیا
مین تھا رواہ ابن ابی الدنیا حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے نہین ہے جنت مین کوئی درخت
لکن ساق اوسکی سونے کی ہے رواہ الترمذی وحسنہ دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہے اللہ
تعالی کہتا ہے طیار کی ہے مینے اپنے نیک بندون کے لئے وہ چیز جو نہ آنکھ نے دیکھی نہ کان نے

سُنی نہ دلپر اوسکا خطرہ ہوا تم چاہو تو یہ آیت پڑہو فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة
اعین جزاء بما کانوا یعملون ایک تازیانہ کی جگہہ جنت مین بہتر ہے دنیا و ما فیہا سے تم چاہو
تو یہ آیت پڑہو فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز وما الحیاة الدنیا الا متاع الغرور
رواه الترمذی والنسائی وابن ماجة صدر اس حدیث کا صحیحین مین ہے دوسری روایت
مین کہا ہے کہ جنت مین ایک درخت ہے سوار اوسکے سایہ مین ستر یا سو برس چلے وہ شجرة الخلد ہے
حدیث ابو سعید خدری مین آیا ہے ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا طوبی کیا چیز ہے فرمایا ایک
درخت ہے جنت مین سو برس کی راہ تک جنت والون کے کپڑے اوسی درخت کے شگوفون مین
سے نکلینگے رواه ابن وهب اسکو حرملہ نے بھی ساتھہ زیادت کے روایت کیا ہے اول مین
کہا ہے ایک شخص نے کہا خوشی ہو اوسکو جسنے تمکو دیکھا اور ایمان لایا فرمایا خوشی ہو اوسکو
جسنے مجھے دیکھا اور ایمان لایا اور تین بار خوشی ہو اوسکو جو مجھپر ایمان لایا اور اوسنے مجھکو
نہین دیکھا اس حدیث کا اول مسند امام احمد مین ہے بلفظ طوبی لمن رآنی وامن بی و
طوبی لمن امن بی ولم یرنی سبع مرات ابن عباس کہتے ہین نخل جنت کی شاخین زمرد
سبز کی ہین اور گرہ اوسکی زر سرخ اور شگوفہ اوسکا کسوت اہل جنت ہے اوسی مین قطع برید
اونکے لباس و حلے کی ہوگی اور پھل اوسکے جیسے گھڑے یا ڈول دودہ سے زیادہ سفید شہد سے
زیادہ شیرین جھاگ سے زیادہ نرم اونمین گٹھلی نہ ہوگی رواه ابن المبارک عتبہ سلمی کہتے ہین ایک
اعرابی آیا اوسنے حضرت سے حال حوض کا پوچھا اور جنت کا ذکر کیا پھر کہا بھلا اوسمین میوے
بھی ہونگے فرمایا ہان اوسمین ایک درخت ہے جسکو طوبی کہتے ہین پھر ایک شے کا ذکر کیا
مین نہین جانتا کہ وہ کیا ہے اعرابی نے کہا وہ ہمارے زمین کے کس درخت سے مشابہ
ہے فرمایا تیری زمین کے کسی درخت کی طرح پر نہین ہے تو کبھی ملک شام مین گیا ہے کہا نہین فرمایا شام

کے ایک درخت کی طرح ہے جسکو جوزہ کہتے ہین وہ ایک ساق پر اوگتا ہے اور اوسکا اعلے
بویا جاتا ہے کہا اوسکی جڑ کتنی بڑی ہے کہا اگر تو جوان اونٹنی اپنی گھر والونکی لیکر چھوڑ رے
تو بھی وہ اوسکی جڑ کو نہ گھیر سکے یہانتک کہ اوسکی گردن بڑہاپے سے ٹوٹ جائے کہا بہلا جنت
مین انگور بہی ہونگے فرمایا ہان کہا خوشہ اونکا کتنا بڑا ہے فرمایا ایک ماہ کی راہ تک جسکو
ابلق کوا طے کرے اور نہ تھکے کہا جشہ اوسکا کتنا بڑا ہے فرمایا تیرے باپنے کبھی کوئی بہت بڑا
بکرا ذبح کرکے اوسکی کہال نکالکر تیری مان کو ڈول بنانے کو دیا ہے کہا ہان اے رسول خدا یہ جنت
میرا اور میرے گھر والونکا پیٹ بھر دے گی فرمایا ہان بلکہ تیرے سارے گھرانے کا بھی رواہ احمد
سلمیٰ بنت ابی بکر نے بذیل ذکر سدرۃ المنتہیٰ رفعاً کہا ہے کہ اوسکی ایک شاخ کے سایہ مین سوار
سو برس تک چلیگا یا ایک شاخ کے نیچے سو سوار سایہ لینگے اوسمین پتنگے ہین سونے کے
پہل ہین برابر گھڑے کے رواہ ابو یعلی و الترمذی وحسنہ ابو عبیدہ کہتے تہے درخت جنت
کا لدا ہوا ہے جڑ سے شاخ تک پہل اوسکا جیسے مٹکے جب ایک پہل توڑا دوسرا اوسکی جگہہ
آموجود ہوا اوسکا پانی زمین نشیب مین نہین بہتا ہر خوشہ اوسکا بارہ گز ہوگا ابو امامہ باہلی کا لفظ
یہ ہے طوبیٰ ایک درخت ہے جنت مین کوئی گھر نہین جسمین ایک شاخ اوسکی نہو اور کوئی عمدہ پرندہ
نہین جو اوس درخت پر نہو اور کوئی میوہ وپہل نہین جو اوسمین لگا نہو امام مالک بن انس نے
کہا ہے دنیا مین کوئی شے مشابہ ثمار جنت کے نہین ہے مگر موز یعنی درخت کیلے کا اسلیے کہ
اللہ نے کہا ہے اکلہا دائمہا اور کیلا ہر موسم مین گرمی سردی مین ملتا ہے بعض روایات
مین آیا ہے کہ دنیا و دلطیخ منجملہ ثمار جنت کے ہین انجیر گویا جنت سے اوترا ہے کیونکہ اسمین گٹھلی
نہین ہوتی ہے اور جنت کے سب پہل اسطرح کے ہونگے مجاہد نے کہا زمین جنت کی چاندی ہے
خاک اوسکی مشک ہے جڑین درختونکی زر و سیم ہین شاخین اونکی موتی و زبر جد و یاقوت

دیسم ہین اونکے نیچے پھل ہین جسنے کھڑے ہوکر کھایا اوسکو بھی کچھ ایذا نہین اور جس نے بیٹھکر
کھایا اوسکو بھی کچھ ایذا نہین اور جس نے لیٹ کر کھایا اوسکو بھی کچھ ایذا نہین اوسکے خوشے خوب
ہی نیچے لٹکتے ہین جریر نے سلمان سے روایت کیا ہے کہ اونھون نے ایک تنکا اونگلیون مین
لیا جو نظر نہ آتا تھا پھر کہا اے جریر تو اگر جنت مین اسکے برابر خس و خاشاک چاہے تو نملیگا مین نے
کہا نخل و شجر کہان گئے کہا اونکی جڑین موتی و سونا ہے اور اعلیٰ اونکا پھل ہے ✝

فصل ۵

جنت کے پھلون اور انواع کی گنتی اور اونکی صفتین اور وہان کے ریحان کا ذکر قال تعالیٰ
وبشر الذین امنوا وعملوا الصالحات ان لھم جنات تجری من تحتھا الانھار
کلما رزقوا منھا من ثمرۃ رزقا قالوا ھذا الذی رزقنا من قبل واتوا بہ متشابھا
مجاہد نے کہا وہ پھل بیان کے پھل کی مانند ہوگا ابن زید نے کہا اوسکو پہچانین گے ایک جماعت
نے کہا یہ شناخت بسبب شدت مشابہت کے رنگ و مزہ مین ہوگی ورنہ وہ بیان کے
میوون سے کہین بڑھکر ہوگا وہ لوگ اسی شبہہٗ ظاہر کی وجہ سے یہ بات کہین گے کہ ھذا ھو
ابو عبیدہ نے کہا جب کوئی پھل توڑینگے اوسکی جگہہ دوسرا موجود ہوجائیگا حسن و قتادہ و ابن
جریج نے کہا وہ سارے پھل خیار و جید ہونگے اونمین کوئی ارزل وردی نہوگا اس بنیاد پر مراد
مشابہت سے توافق و تماثل ہے ابن مسعود و ابن عباس اور چند صحابہ نے کہا ہے کہ رنگ و
صورت مین متشابہ یکدیگر ہونگے لکن مزا جدا ہوگا مجاہد نے کہا لون مین تشابہ اور طعم مین مختلف
ہونگے یہی قول ربیع بن انس کا ہے یحییٰ بن کثیر کہتے ہین گھاس جنت کی زعفران ہوگی اور ٹیلے
وہان کے مشک کے تودے لڑکے فاکہہ لئے پھرتے ہونگے جب اونکو کھالینگے تو اوسیطرح کے اور

نواکہہ لائینگے اہل جنت کہینگے ابھی تو تم یہی میوہ لائے تھے خدام کہینگے آپ نوشجان تو کرین کہ رنگ ایک ہے اور مزا دوسرا عبدالرحمن بن زید نے کہا ہے نام پہچانینگے جسطرح کہ دنیا مین پہچانتے تھے سیب کو سیب انار کو انار لیکن مزے مین مثل دنیا کے نہوگا اسی کو ابن جریر نے اختیار کیا ہے **وقال تعالیٰ** جنات عدن مفتحة لهم الابواب متكئين فيها يدعون فيها بفاكهة كثيرة وشراب اور فرمایا يدعون فيها بكل فاكهة آمنين یہ دلیل ہے اس بات پر کہ وہ اوس فاکہہ کے انقطاع وضرر سے امن مین ہونگے اور فرمایا وتلك الجنة التى اورثتموها بما كنتم تعملون لكم فيها فاكهة كثيرة منها تاكلون وفاكهة كثيرة لا مقطوعة ولا ممنوعة یعنی یہ بات نہوگی کہ وہ میوہ ایک وقت مین ہو اور دوسرے وقت نہو یا جو شخص اوسکا ارادہ کرے اوسکو مانع ہو اور فرمایا فهو في عيشة راضية في جنة عالية قطوفها دانية قطوف جمع ہے قطف کی قطف کہتے ہین میوہ چننے کو درخت سے دانیہ سے یہ مراد ہے کہ جو شخص اوسکا لینا چاہیگا وہ اوس سے قریب ہوگا پھر جسطرح وہ چاہے پھل توڑ لے برا بن عازب نے کہا لیٹے لیٹے پہل توڑ لیگا اور فرمایا ودانية عليهم ظلالها وذللت قطوفها تذليلا ابن عباس نے کہا جب ارادہ لینے کا کریگا تو وہ جھک جائیگا یہانتک کہ جو چاہے لیلے تعض نے کہا قریب ہوگا جسطرح چاہے کھڑے بیٹھے لیٹے اخذ کرے گویا یہ آیت بمعنی قطوفها دانية ہے تذلیل کے معنی نزدیک اہل مدینہ کے سہل التناول ہین اور فرمایا فيهما من كل فاكهة زوجان یہ حال دو جنت اولین کا ہے اور حق مین دو جنت دیگر کے ارشاد کیا ہے فيهما فاكهة ونخل ورمان نخل و رمان کا ذکر خاصۃً بسبب اونکے فضل و شرف کے کیا ہے جسطرح کہ حدائق نخل و اعناب پر سورۂ نبا مین تنصیص کی ہے اسلئے کہ یہ دونون چیزین افضل و اطیب انواع فاکہہ ہین اور نہایت شیرین

ولطیف ہوتے ہین اور فرمایا و لھم فیھا من کل الثمرات و مغفرۃ من ربھم حدیث
توبان مین رفعاً آیا ہے کہ آدمی جب ایک پہل توڑے گا تو دوسرا پہل اوسکی جگہہ عود کرے گا
رواہ الطبرانی حدیث ابو موسیٰ مین فرمایا ہے اللہ نے آدم کو جنت سے نیچے اوتارا اور ہر شے
کی صنعت سکہائی اور جنت کے پہل ساتھہ کردیئے سو یہ پہل تمہارے جنت کے پہلون مین سے
ہین فقط اتنی بات ہے کہ یہ بگڑ جاتے ہین اور وہ نہین بگڑینگے رواہ عبداللہ بن احمد
سدرۃ المنتہیٰ کا بیر برابر ایک سبو کے ہوگا تسلم مین حدیث ابو الزبیر سے رفعاً آیا ہے کہ عرض
کیگئی مجہپر جنت مین نے چاہا کہ اوسکے پہلون مین سے کچہہ لون میرا ہاتہہ وہانتک نہ پہنچا جابر
کہتے ہین ہم نماز ظہر مین تہے کہ اتنے مین حضرت آگے بڑہے ہم بہی آگے بڑہے پہر حضرت نے کسی
شے کا لینا چاہا پہر پیچہے ہٹے جب نماز پڑہ چکے ابی بن کعب نے کہا آج آپنے نماز مین ایسی بات
کی جو پہلے آپ نکرتے تہے فرمایا مجہپر جنت عرض کیگئی مینے اوسکی بہار و تازگی دیکہہ کر انگور توڑنا
چاہا تاکہ تمہارے پاس لاؤن لیکن درمیان میرے اور اوسکے اوٹ ہوگئی اگر مین اوسکو پاس
تمہارے لے آتا تو جو لوگ درمیان آسمان و زمین کے ہین وہ سب اوسکو کہاتے اور کم
نہوتا رواہ ابو خیثمہ براء بن عازب کہتے ہین جنت والے جنت کا میوہ کہڑے بیٹہے لیٹے
جس حال پر چاہین گے کہائین گے رواہ سعید بن منصور لقیط بن صبرہ نے کہا اے رسول
خدا جنت کی کیا چیز دکہائی دے گی فرمایا نہرین ہین شہد ناب کی اور نہرین ہین جنکے پینے سے
نہ درد سر ہوا اور نہ ندامت اور نہرین ہین دودہ کی جنکا مزہ نہین بدلا اور پانی ہے جو بو نہین کرتا
اور فواکہ ہین قسم ہے تیرے رب کی جنکو تم جانتے ہو اور بہتر تر ہین اوس جیسے سے رواہ
عبداللہ بن احمد رہا ریحان سو ہر جنت کی روئیدگی خوشبودار ہوگی حسن و ابو العالیہ نے
کہا وہ یہی ہمارا ریحان ہوگا ایک شاخ اوسکی جنت سے لائینگے اور سونگہین گے ابن عمر نے

کہا حنا رسید ریحان جنت ہے بعض روایت مین آیا ہے کہ اللہ نے جب جنت کو پیدا کیا تو ریحان سے چھپایا اور ریحان کو حنا سے لیکن رفع اسکا صحیح نہین ہے **ف** بزرگو سفند کو دواب جنت فرمایا ہے رواہ البزار و ابن ماجہ کا لفظ ابن عمر سے رفعاً یہ ہے الشاۃ من دواب الجنۃ

فصل ۶

جنت کی کھیتی کا ذکر **قال تعالیٰ** وفیھا ما تشتھیہ الانفس وتلذ الاعین۔ ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت باتین کرتے تھے ایک مرد صحرائی آپکے پاس بیٹھا تھا آپنے فرمایا ایک شخص اہل جنت مین سے اپنے رب عز وجل سے اجازت کشتکاری کی لیگا اللہ تعالیٰ کہیگا کیا تو اپنی خواہشات مین نہین ہے وہ کہیگا ہان لیکن مین کھیتی کرنا چاہتا ہون پھر جلدی کرکے بیج ڈالیگا وہ جلد اوگکر برابر ہو جائیگا اوسی دم پھر اوسکو درو کرے گا وہ کھیتی برابر پہاڑون کے ڈھیر ہو جائیگی اللہ تعالیٰ فرمائیگا دونک یابن آدم فانہ لا یشبعک شیٔ ای ابن آدم کوئی چیز تیرا پیٹ نہین بھرتی اعرابی نے کہا ای رسول خدا یہ نہین پایا ایسا شخص مگر قرشی یا انصاری کیونکہ یہ لوگ کھیتی والے ہین اور ہم لوگ کھیتی نہین کرتے حضرت ہنس پڑے رواہ البخاری وغیرہ یہ دلیل ہے اس بات پر کہ جنت مین کشتکاری ہوگی اور یہ بیج بھی وہین کا ہوگا زمین کا آباد ہونا درخت و زرع سے بہتر معلوم ہوتا ہے سوا اس حدیث کے ذکر زرع کا کسی اور حدیث مین معلوم نہین ہوتا مگر ترمذی نے کہا ایک آدمی جنت مین ہوگا اوسکے جی مین یہ بات آئیگی کہ اگر مجھکو اذن ہو تو مین زراعت کرون کہ اتنے مین فرشتے اوسکے دروازے پر آموجود ہونگے اور کہینگے سلام علیک تیرا رب تجھسے فرماتا ہے جو آرزو تونے اپنے جی مین کی وہ مجھے معلوم ہوئی اور ہمارے ساتھ تخم بھیجا ہے وہ کہیگا اچھا تم بو دو بس پہاڑ کی برابر وہ تخم نکلیگا

اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر سے فرمائیگا کلّا یا ابن اٰدم فان ابن اٰدم لایشبع کہا اے بیٹے آدم کے ابن آدم کا پیٹ نہین بھرتا +

فصل ۷

جنت کی نہرین اور اوسکے چشمے طرح طرح کے اور جس جگہہ وہ نہرین جاری ہونگی + قرآن کریم مین کئی جگہہ یہ فرمایا ہے جنات عدن تجری من تحتہا الانہار اور ایک جگہہ کہا ہے تجری تحتہا الانہار دوسری جگہہ فرمایا ہے تجری من تحتہم الانہار یہ دلیل ہے کئی امر پر ایک یہ کہ جنت مین حقیقۃً نہرین ہونگی دوسرے یہ کہ وہ جاری ہونگی نہ ٹھیری ہوئی تیسرے یہ کہ وہ نہرین اونکے غرفون اور محلات اور باغات کے نیچے ہونگی جسطرح کہ دنیا مین معہود ہین بعض مفسرین نے یہ گمان کیا ہے کہ وہ نہرین اونکے امر و تصرف سے بہینگی جسطرح وہ چاہینگے سو یہ انکا ضعف فہم ہے اسلئے کہ وہ انہار ہر چند غیر اخدود مین جاری ہونگی لکن اونکے محلات و منازل و غرف و زیر اشجار جاری ہونگی اللہ تعالیٰ نے یہ نہین فرمایا کہ وہ زمین کے نیچے سے بہینگی بلکہ یہ خبر دی ہے کہ دنیا مین بھی نہرین لوگونکے نیچے سے بہتی ہین فرمایا الم یروا کم اھلکنا من قبلھم من قرن مکنٰھم فی الارض ما لم نمکن لکم وارسلنا السماء علیھم مدرارا وجعلنا الانہار تجری من تحتہم سو یہ معہود متعارف کی مناد پر فرمایا ہے اور فرعون کا قول نقل کیا ہے وھذہ الانہار تجری من تحتی اور فرمایا فیہما عینان نضاختان سعید نے کہا یعنی ان چشمون سے پانی اور فواکہ کا فوارہ اوڑیگا اور انس نے کہا بلکہ مسک و عنبر کا اہل جنت کے گھرون پر جسطرح کہ ترشح مینہ کا اہل دنیا کے گھرون پر ہوتا ہے براء نے کہا وہ دو چشمے جو بہینگے وہ افضل ہین ان دو

فوارون سے روا ھا ابن ابی شیبۃ اور فرمایا مثل الجنۃ التی وعد المتقون فیھا
انھار من ماء غیر اٰسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانھار من خمر لذۃ
للشاربین وانہار من عسل مصفی ولھم فیھا من کل الثمرات ومغفرۃ من
ربھم اللہ تعالیٰ نے چار جنسین بیان کین اور ہر جنس سے اوس آفت کی نفی کی جو دنیا مین اسکو
عارض ہوتی ہے پانی کی آفت یہ ہے کہ بسبب طول مکث کے سڑ جائے دودہ کی آفت یہ
ہے کہ بگڑ کر مزہ اوسکا کھٹا ہو جائے اور جم جائے شراب کی آفت یہ ہے کہ مزا اوسکا مکروہ ہو
منافی لذت شرب کے شہد کی آفت یہ ہے کہ صاف نہو سو یہ اللہ کی نشانیان ہین کہ ایسی
اجناس کی نہرین جاری کرتا ہے جسکے جاری ہونے کی دنیا مین عادت نہین ہے اور بغیر نشیب
کے چشمے بہاتا ہے اور جو آفات مانع کمال لذت کی ہین اونکو دور کر دیتا ہے جسطرح کہ خمر جنت
سے ساری آفات خمر دنیا کی دور کر دیگا مثل درد سر و خمار و لغو و بکواس وبیہودگی دنیا کی شراب
مین یہ پانچون چیزین ہوتی ہین علاوہ اسکے دنیا کی خمر جامع اثم و مفتاح شر و سالب نعم جالب نقم ہے گر
کوئی برائی اوسمین ہوتی مگر اسیقدر کہ یہ خمر اور جنت کی خمر جمع نہین ہوتی ہے تو اتنا ہی بس تھا
جسطرح حدیث مین آیا ہے کہ جسنے شراب پی دنیا مین وہ آخرت مین شراب نہ پئیگا حالانکہ آفات
یہاکی خمر کی بے گنتی ہین ایک جملہ صالحہ مذمت خمر کا اس مقام پر ابن القیم رح نے ذکر کیا ہے
سو یہ ساری آفات خمر جنت سے منفی ہونگی ان انہار چہار گانہ کے اجتماع مین تامل کرنا چاہیے
کہ یہ افضل اشربہ ہین ایک نہر واسطے سیرابی و طہارت کے ہے اور دوسری واسطے قوت
و غذا کے اور تیسری واسطے لذت و سرور کے اور چوتھی واسطے شفا و منفعت کے جنت
کی نہرین اوپر سے نیچے کو بہکر آتی ہین اور اقصی درجات تک پہنچتی ہین ف نسائی مین
رفعاً آیا ہے جسنے ریشم پہنا دنیا مین وہ نہ پہنے گا اوسکو آخرت مین اور جسنے شراب پی دنیا

مین وہ نہ پیئیگا آخرت مین اور جس نے کہایا برتن مین سونے کے وہ نہ کہائیگا اوسمین
آخرت مین پہر فرمایا کہ لباس و شراب و آوند اہل جنت یہی چیزین ہین شعرانی کہتے ہین علما نے
کہا یہ حرمت اوسکے لئے ہے جسنے اسے توبہ نہین کی ہے قبل موت کے **لقولہ صلعم**
من شرب الخمر فی الدنیا ثم لم یتب منہا حرمہا فی الآخرۃ رواہ مالک یہی قول
حقمین لابس حریر کے ہے اور یہی حکم اوسکا ہے جس نے آوند زر و سیم مین کہایا اور باسناد
صحیح آیا ہے کہ من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ وان دخل الجنۃ قرطبی کہتے
ہین ھذا نص صریح فی غایۃ البیان ان لم یکن ذلک من قول الراوی بل و لو کان
من قول الراوی لانہ اعلم بمراد الشارع ومثلہ لا یقال من قبل الرأی بہم
قرطبی نے ذکر انہار جنت مین کہا ہے انہا تجری فی غیر اخدود مضبطۃ بید القدرۃ
انتہی حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جنت مین سو درجے ہین جنکو اللہ نے واسطے
مجاہدین کے اپنی راہ مین طیار کر رکہا ہے درمیان دونون درجون کے اتنا فاصلہ ہے جتنا
کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے سو تم جب اللہ سے مانگو تو فردوس مانگو کہ وہ وسط جنت
اور اعلی جنت ہے اوسکی چہت رحمٰن کا عرش ہے اوسی سے نہرین جنت کی پہوٹتی ہین رواہ
البخاری و روی الترمذی نحوہ من حدیث معاذ بن جبل و عبادۃ بن الصامت
علما نے کہا ہے معنی اوسط جنت کے یہ ہین کہ فردوس وسط جنان ہے عرض مین اور معنی اعلی
جنت کے یہ ہین کہ ارتفاع مین اعلی ہے قتادہ نے کہا الفردوس ربوۃ الجنۃ و اوسطہا
و اعلاہا و ارفعہا و افضلہا بعض نے کہا الفردوس اسم لجمیع الجنان کما ان
جہنم اسم لجمیع درکات النار عبادہ کا لفظ یہ ہے کہ درمیان دونون درجون کے
فاصلہ سو برس کا ہے اور فردوس اعلی درجات ہے ہر چہار نہر اوسی سے نکلی ہین اور

عرش اوسکی چھت ہے سمرہ کا لفظ رفعًا یہ ہے فردوس ٹیلا ہے جنت کا اور اعلےٰ واوسط جنت ہے اوسی سے نہرین جنت کی پھوٹتی ہین رواہ الطبرانی حدیث انس بن مالک مین فرمایا کہ دکھایا گیا مجھکو سدرۃ المنتہیٰ آسمان ہفتم پر اوسکے بیر جیسے سبوے ہجر تہی جیسے کان ہتنی کے اوسکی ساق سے دو نہرین ظاہر اور دو نہرین باطن نکلتی ہین مینے کہا اے جبرئیل یہ کیا ہے کہا دو نہرین باطن کی جنت مین ہین اور دو نہرین ظاہر کی نیل و فرات ہین رواہ البخاری دوسرا لفظ انس کا صحیح مین رفعًا یہ ہے مین جنت مین چلتا تھا کہ اتنے مین ایک نہر ملی اوسکے دونون طرف قبے تھے لولو مجوف کے مینے کہا اے جبرئیل یہ کیا ہے کہا کوثر ہے جو تیرے رب نے تجھکو عطا کی ہے ایک فرشتے نے اپنا ہاتھ اوسمین مارا اوسکی مٹی مسک خالص تھی مسلم کا لفظ انس سے یہ ہے کوثر ایک نہر ہے جنت مین جسکا وعدہ کیا ہے مجھسے میرے رب نے محمد بن عبداللہ انصاری نے انس سے رفعًا یون روایت کیا ہے کہ مین داخل ہوا جنت مین ایک نہر دیکھی بہتی ہوئی اوسکے دونون کنارون پر موتی کے خیمہ جات تھے مین نے اپنا ہاتھ اوسمین مارا مسک اذفر تھا مینے کہا یہ کسکی نہر ہے اے جبرئیل کہا یہ کوثر ہے جو تجھکو تیرے رب نے عطا کی ہے ابن عمر کا لفظ رفعًا یہ ہے کوثر ایک نہر ہے جنت مین دونون کنارے اوسکے سونے کے ہین وہ در و یاقوت پر بہتی ہے خاک اوسکی مشک ہے اور پانی اوسکا شہد سے زیادہ شیرین اور برف سے زیادہ سفید رواہ الترمذی وصححہ مجاہد نے کہا کوثر خیر کثیر ہے انس نے کہا نہر ہے جنت مین عائشہ نے کہا جو شخص دونون انگلیان اپنے دونون کانون مین کرتا ہے وہ اوس نہر کی آواز سنتا ہے یعنی اوسکی آواز مشابہ اس گڑگڑاہٹ کے ہوتی ہے جو کانون کو بند کرنے سے سنائی دیتی ہے حکیم بن معاویہ کا لفظ رفعًا یہ ہے جنت مین ایک دریا پانی کا اور ایک دریا شہد کا اور ایک دریا دودھ کا اور ایک دریا شراب کا ہے

پھر اوس مین سے یہ چار نہرین پھوٹتی ہین رواہ الترمذی وصححہ ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً
یون ہے جسکو یہ بات خوش کرے کہ اللہ اوسکو خمر آخرت پلائے تو وہ خمر دنیا کو ترک کر دے
اور جسکو یہ بات خوش آئے کہ اللہ اوسکو حریر جنت پہنائے تو وہ حریر دنیا کا پہنا چھوڑ دے
جنت کی نہرین مسک کے ٹیلون یا پہاڑون کے نیچے سے پھوٹتی ہین اگر ادنی زیور اہل جنت
کا برابر زیور اہل دنیا کے کیا جائے تو جو زیور اللہ تعالی آخرت مین پہنائیگا وہ ساری دنیا
کے زیور سے بڑھکر اور بہتر ہوگا عبد اللہ نے کہا انفجار انہار جنت کا کوہ مسک سے ہے عبد اللہ
بن قیس رفعاً کہتے ہین یہ نہرین جنت مین سے او بلکر ایک حوض مین گرتی ہین پھر وہان سے
نہر بنکر بہتی ہین رواہ ابن مردویہ یعنی ان نہرون کی چادر چلتی ہے جسکو آبشار کہتے ہین
انس بن مالک نے کہا ہے مین گمان کرتا ہون کہ تمکو یہ گمان ہے کہ جنت کی نہرین مین نشیب مین
ہین لا واللہ وہ تو روے زمین پر سیر کرتے ہین اوسکے کنارے موتی ہین دوسرا کنارہ یاقوت
ہے مٹی مشک خالص ہے رواہ ابن ابی الدنیا موقوفا ورواہ ابن مردویہ عن انس
مرفوعا ھکذا انس نے یہ آیت پڑھی انا اعطیناک الکوثر پھر کہا حضرت نے فرمایا ہے
مجھے کوثر دیگئی ہے وہ ایک نہر ہے بہتی ہوئی اور شق نہین ہوئی ہے اوسکے کنارون پر موتی
کے قبے ہین مینے اپنا ہاتھ اوسکی تربت مین مارا مسک اذفر تھا اوسکے سنگریزے موتی تھے رواہ
ابو خیثمہ معاویہ بن قرہ نے کہا اذفر وہ ہے جسمین خلط نہو یعنی خالص ہو مسروق نے کہا
ماء مسکوب یعنی نہرین ہین جاری زمین غیر نشیب مین آور نخل ہین جڑ سے اوپر تک
مدے ہوئے حدیث مین آیا ہے انہار الجنۃ تخرج من تحت تلال او جبال المسک ذکرہ
قرطبی ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ جنت مین دریا ہے پانی کا اور شہد کا اور شراب کا اور دودھ کا
راتے نہرین نکلتی ہین یعنی دریان بہتی ہین کعب احبار کہتے تھے نہر دجلہ نہر آب جنت ہے اور

ہو فرات نہر شیر اور نہر مصر نہر خمر اور نہر سیحان نہر عسل اور یہ چارون نہرین نہر کوثر سے نکلی ہین حدیث ابوہریرہ
مین فرمایا ہے سیحان وجیحان وفرات ونیل یہ سب نہرون مین جنت کی رواہ مسلم ابن عباس کا مقولہ نقل
ہے اللہ نے جنت سے پانچ نہرین نازل کین سیحون یہ نہر ہند ہے جیحون یہ نہر بلخ ہے دجلہ وفرات
یہ دونون نہر عراق ہین نیل یہ نہر مصر ہے اللہ نے انکو ایک چشمے سے جنت کے اوتارا ہے
اسفل درجے سے درجات جنت کے دو پرون پر جبرئیل علیہ السلام کے پہر انکو پہاڑون مین رکھا
اور زمین پر جاری کیا اور انمین لوگون کے لئے اصناف معاش کے منافع رکھے وذلک قولہ
تعالیٰ وانزلنا من السماء ماء بقدر فاسکناہ فی الارض وانا علی ذھاب بہ
لقادرون جب یاجوج ماجوج برآمد ہونگے اللہ تعالی جبرئیل کو بہیجیگا وہ زمین سے قرآن اور سارا
علم اور حجر اسود ومقام ابراہیم وتابوت موسی کو مع اوس چیز کے جو اندر اوسکے ہے اور ان
پانچون نہرون کو طرف آسمان کے اوٹھا لیجائینگے فذلک قولہ وانا علی ذھاب بہ
لقادرون سو جب یہ چیزین زمین سے اوٹھ جائینگی تو زمین والے ساری خیر دنیا وآخرت
سے محروم رہجائینگے رواہ عثمان بن سعید الدارمی اسکو احمد بن عدی نے بھی ترجمہ
مسلمہ بن علی مین مع دیگر احادیث کے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ عامہ احادیث مسلمہ کے
محفوظ نہین ہین بالجملہ یہ راوی ضعیف ہے مسعودی نے کہا ہے کہ ایک بار فرات کا پانی
بڑہ گیا زمانہ ابن مسعود مین لوگون کو برا معلوم ہوا ابن مسعود نے کہا تم اسکو برا سمجہا تو قریب ہے
کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ لوگ ایک طشت پانی کا اس سے نہ بہر سکینگے یہ اوس وقت ہوگا کہ
ہر پانی طرف اپنے عنصر کے رجوع کریگا اور فقط شام مین پانی اور چشمے باقی رہجائینگے ابن وہب
نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ جنت مین ایک نہر ہے اوسکو بیذخ کہتے ہین اوسپر قبے ہین
یاقوت کے اوسکے نیچے نوجوان لڑکیان ہین اہل جنت کہینگے ہمارے ساتھ بیذخ پر چلو وہان

پہنچکر اون جو لری کو تلاش کرینگے جب کسی شخص کو کوئی جاریہ پسند آئیگی دکاو سکے ہاتھہ کو چہوئیگا
وہ جاریہ اوسکے ساتھہ ہو جائیگی زہے چشمے سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان المتقین فی
جنات وعیون اور فرمایا ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجہا کافورا عینا
یشرب بہا عباد اللہ یفجرونہا تفجیرا بعض سلف نے کہا ہے کہ اوسکے ساتھہ سونے
کی شاخین ہونگی جدہر وہ جہکینگے ادہر وہ بھی مائل ہونگی حرف باء اسجگہہ بمعنی من ہے یعنی
یشرب منہا اور بعض نے کہا شربدی بہا یہ صحیح والطف وابلغ ہے یا باء واسطے ظرفیت کے
ہے آور عین نام ہے جگہکا اور فرمایا ویسقون فیہا کاسا کان مزاجہا زنجبیلا عینا
فیہا تسمی سلسبیلا اللہ نے خبردی اوس چشمے کی جس سے خالص مقربین پینگے
اور ابرار کی شراب ممزوج ہوگی اسلئے کہ اونہون نے سارے اعمال مین اخلاص کیا تہا لہذا اونکی
شراب بھی خالص ٹہیری اور انہون نے آمیزش کی تہی اسلئے انکی شراب ممزوج ٹہیری اسکی
نظیر یہ آیت ہے یسقون من رحیق ختامہ مسک ومزاجہ من تسنیم عینا یشرب
بہا المقربون اللہ نے خبردی کہ یہ شراب دو چیزون سے ممزوج ہوگی کافور و زنجبیل
کافور مین ٹہنڈک اور بوے خوش ہوتی ہے اور زنجبیل مین گرمی اور طیب رائحہ ہوتا ہے ان
دونون کے اجتماع سے کہ ایک کے بعد دوسری نوشجان کیجائیگی ایک حالت اکمل اور اطیب
والذ حادث ہوگی جو تنہا ایک کے پینے مین حاصل نہوتی ایک شراب کی کیفیت دوسری شراب
کی کیفیت سے ملکر اعتدال پیدا کریگی اوّل سورت مین ذکر کافور کا اور آخر سورت مین
ذکر زنجبیل کا فرمایا یہ نہایت لطیف موقع ہے کہ پہلے اونکی شراب مین کافور ملائے پہر بعد اوسکے
زنجبیل اسنے اوسکے مزاج کو معتدل کردیا ظاہر یہ ہے کہ دوسرا کاس غیر کاس اوّل ہوگا اور
وہ دو نوع کی شراب لذیذ ہوگی ایک آمیختہ کافور دوسری آمیختہ زنجبیل اللہ نے خبردی

مزج شراب کے ساتھہ کافور کی جو کہ بارد ہوتی ہے یہ برد مقابلہ مین اوس حرارت جوف و ایثار
صبر و وفاء جملہ واجبات کے ہے جو دنیا مین اونکو لاحق حال تھی و لہذا فرمایا ہے وجزاهم
بما صبروا جنۃ وحریرا صبر مین ایکطرح کی خشونت اور روکنا نفس کا شہوات سے ہوتا ہے
اسکا مقتضا یہی ہے کہ جزاء صبر مین سعت جنت و نعومت حریر ہو جو کہ مقابلہ مین اوس حبس
و خشونت کے ہو سکے اسجگہہ اونکے لئے نضرت و سرور کو جمع کر دیا یہ اجمال ہے اونکے بواطن کا
جسطرح کہ دنیا مین انہون نے اپنے ظواہر کو شرائع اسلام سے اور بواطن کو حقائق ایمان سے
جمیل کیا تہا اسکی نظیر آخر سورت مین یہ آیت ہے عالیہم ثیاب سندس خضر و استبرق
وحلوا اساور من فضۃ یہ زینت ظاہر ہے پہر فرمایا وسقاهم ربہم شرابا طہورا
یہ زینت باطن ہے ہر اذی و نقص سے پاک و صاف اسکی نظیر وہ بات ہے جو اللہ نے اگلے
باپ آدم سے کہی تھی ان لک ان لا تجوع فیہا ولا تعری وانک لا تظمأ فیہا ولا
تضحی یہ ضمانت ہے اسبات کی کہ اونکو ذل باطن گرسنگی کا اور ذل ظاہر برہنگی کا نہ
پہنچیگا اور نہ حر باطن تشنگی کا اور نہ حر ظاہر دہوپ کا ستاویگا اسکی نظیر وہ نعمتین ہین
جنکو اپنے بندون پر شمار کیا ہے کہ اونپر لباس اوتارا جس سے وہ اپنے عیب کو ڈہانپین اور
ظاہر کو آراستہ کرین اور ایک دوسرا لباس بخشا جس سے اپنے بواطن کو زیبائش دین
وہ لباس تقوی کا ہے اور اس لباس کو خیر اللباسین ٹہیرایا اسی کے قریب یہ خبر ہے کہ آسمان
کو تارون سے زینت دی اور ہر شیطان سرکش سے اوسکو محفوظ رکہا سو ظاہر آسمان نجوم سے
مزین ہے اور باطن حراست سے اسی کے نزدیک یہ بات ہے کہ جو شخص ارادہ حج کا کرے وہ زاد ظاہر لے
پہر فرمایا کہ بہتر زاد توشہ باطن ہے یعنی تقوی اسی کے قریب قول زن عزیز کا ہے نسبت
یوسف علیہ السلام کے فذلکن الذی لمتننی فیہ زلیخا نے اون عورتونکو یوسف کا حسن

وجمال وکمال پایا پھر کہا ولقد راودتہ عن نفسہ فاستعصم سو خبر دی اونکو جمال باطن یوسف اور زینت ظاہر عفت کی وھذا کثیر فی القرآن لمتأملہ ۰

فصل

جنت والون کے کھانے پینے اور صرف کا ذکر۔ اللہ تعالی نے فرمایا ان المتقین فی ظلال وعیون وفواکہ مما یشتہون کلوا واشربوا ھنیئاً بما کنتم تعملون اور فرمایا فاما من اوتی کتابہ بیمینہ فیقول ھاؤم اقرؤا کتابیہ انی ظننت انی ملاق حسابیہ فھو فی عیشۃ راضیۃ فی جنۃ عالیۃ قطوفھا دانیۃ کلوا واشربوا ھنیئاً بما اسلفتم فی الایام الخالیۃ اور فرمایا وتلک الجنۃ التی اورثتموھا بما کنتم تعملون لکم فیھا فاکھۃ کثیرۃ منھا تاکلون اور فرمایا مثل الجنۃ التی وعد المتقون تجری من تحتھا الانھار اکلھا دائم وظلھا اور فرمایا وامددناھم بفاکھۃ ولحم مما یشتہون یتنازعون فیھا کاساً لا لغو فیھا ولا تاثیم اور فرمایا یسقون من رحیق مختوم ختامہ مسک وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون حدیث جابر مین فرمایا ہے جنت والے کھائین گے پیین گے آب بینی و بول و براز نکرینگے یہ طعام اونکا ڈکار ہوگا جیسے مشک کی خوشبو اونکو تسبیح و تکبیر کا الہام ہوگا جسطرح کہ سانس کا الہام ہوگا۔ رواہ مسلم دوسرا لفظ یہ ہے کہا طعام کا کیا حال ہوگا فرمایا جشاء و رشح ہے مثل رشح مشک کے اونکو تسبیح و حمد کا الہام ہوگا زید بن ارقم کہتے ہین ایک مرد اہل کتاب مین سے آیا کہا اے ابو القاسم تمکو یہ اعتقاد ہے کہ اہل جنت کھائینگے پیین گے کہا ہان قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہے جان میری اونمین ایک شخص کو سو مرد کی قوت دیجائیگی اکل و شرب و جماع و شہوت

این کہا جو شخص کھاتا پیتا ہے اوسکو حاجت ہوتی ہے جنت مین کوئی ایذا نہوگی فرمایا اونکی حاجت
پسینا ہوگی جو اونکی کھال سے مثل رشح مسک کے بہ جائیگا پھر پیٹ لگ جائیگا رواہ احمد
والنسائی بسند صحیح علی شرط الصحیح والحاکم بنحوہ ابن مسعود رفعاً کہتے ہین تو نظر کریگا
طرف پرندہ کے جنت مین پھر تیرا جی اوسکو چاہیگا وہ تیرے سامنے بریان ہوکر گر پڑیگا رواہ الحسن
بن عرفۃ یہ حدیث ابوسعید خدری کی گزر چکی ہے کہ زمین دن قیامت کے ایک روٹی ہوگی
جسکو جبار اپنے ہاتھ سے طیار کریگا یہ مہمانی ہے اہل جنت کی حذیفہ مرفوعاً کہتے ہین جنت
مین پرندے ہونگے جیسے شتر بختی ابوبکر نے کہا اے رسول خدا وہ بہت عمدہ ہونگے فرمایا اونسے زیادہ
عمدہ وہ لوگ ہونگے جو اونکو کھائین گے رواہ الحاکم قتادہ نے مثل اسکے تفسیر آیۃ ولحم طیر مما
یشتھون مین کہا ہے گر دوسرے لفظ سے ابن عمرو نے کریمۂ یطاف علیھم بصحاف من
ذھب مین کہا ہے ستر رکابیان ہونگی ہر رکابی مین ایک نئی طرح کا طعام ہوگا جو دوسری رکابی
مین نہوگا انس بن مالک نے ذکر کوثر مین رفعاً کہا ہے وہان پرندہ ہین جنکی گردنین اونٹ کی طرح
ہین عمر نے کہا وہ ناعم ہین حضرت نے فرمایا کھانیوالے اونکے اور بھی زیادہ ناعم ہونگے رواہ
اللالکائی اور دوسری روایت مین بجائے عمر ابوبکر کا نام لیا ہے ابن عباس نے وکاس من
معین مین کہا ہے کہ اوس خمر مین نہ خمار ہوگا اور نہ زوال عقل کاس دھاق سے مراد ساغر
لبریز ہے رحیق مختوم وہ ہے جسپر مشک کی مہر لگی ہوئی ہے ابن مسعود نے کہا ختامہ مسک یعنی
وہ ساغر مخلوط بمسک ہوگا نہ یہ کہ اوسپر مہر لگی ہو یعنی لفظ ختام اسجگہ ماخوذ خاتمہ سے ہے کہ آخر
مین خلط مسک کا ہوگا نہ خاتم سے یہی قول ہے علقمہ و مسروق کا یعنی انجام شرب مین ذائقہ
مسک کا آئیگا مجاہد نے کہا اوسکی بو مسک کی ہوگی مراد مٹی ہے جو برتن کی تہ مین
رہجاتی ہے ابوالدرداء نے کہا ختامہ مسک شراب سفید ہے جیسے چاندی اوسکو سب

شرابون سے دیتے ہین گے اگر کوئی مرد اہل دنیا مین سے اپنا ہاتھ اوسمین ڈالکر نکالے تو کوئی
جاندار باقی نرہے لیکن اوسکی خوشبو پاکے رد۱ والماکہ مزاجہ من تسنیم مین عبداللہ نے
کہا ہے اوسکو اصحاب یمین کے لئے ممزوج کرینگے اور مقربین خالص بلا مزج پیوین گے اسیطرح ابن
عباس نے کہا ہے کہ جو مقربین ہیں گھٹ کرینگے اونکے لئے ممزوج کیجائیگی عطا نے کہا تسنیم نام ہے
ایک چشمے کا جسکو خمر مین لاتے ہین ایک گروہ نے کہا سلسبیل ایک جملہ مرکب ہے فعل و مفعول سے
یعنی سل سبیلا الیہ سو یہ قول کچھ چیز نہین ہے بلکہ سلسبیل ایک کلمۂ مفرد ہے اور نام ہے ایک
چشمے کا باعتبار صفت کے اور گوشت ایک حرف کن سے بریان ہوجائیگا اور بعض نے کہا کہ خباز
جنت بھونا جائیگا وہان سے طیار کرکے یہان لائینگے اور صواب یہ ہے کہ جنت ہی کے اندر ان اسباب سے
جو عزیز علیم نے واسطے نضج و اصلاح کے مقدر کئے ہین بریان ہوجائیگا جسطرح کہ اسباب پختگی میوہ کے
اور کھانے کے مہیا فرمائے ہین اور اگر وہان کوئی آتش صالح غیر فاسد ہو تو کوئی اس سے بھی مانع
نہین ہے کیونکہ حدیث مین آیا ہے کہ مجامر اونکے الوۃ ہونگے مجمر اوس بخور کو کہتے ہین جسکو آگ
سے سلگاتے ہین تاکہ خوشبو اوسکی اوڑے +

فصل ۹

جنت کے برتن جنمین کھائین پیین گے کس جنس و صفت کے ہونگے + اللہ تعالیٰ نے فرمایا
یطاف علیہم بصحاف من ذہب واکواب کلبی نے کہا مراد صحاف سے قصاع ہین یعنی
رکابیان فرماتے کہا کوزے ہین گول سر کے جنکے کان نہین ابو عبیدہ نے کہا مراد اکواب سے
ابریق ہین جنکی خرطوم ہو یعنی لوٹے بے ٹونٹی کے جنت کے ابریق چاندی کے ہونگے اور
صفا مین مثل شیشے کے اونکے ظاہر سے جو اونکے باطن مین ہے نظر آئیگا اور فرمایا یطاف علیہم

بآنية من فضة واكواب كانت قوارير قوارير من فضة قدروها تقديرا قوارير
سے مراد زجاج ہے یعنی آبگینہ اللہ تعالی نے ان برتنوں کا مادہ بنایا کہ وہ اصل مین چاندی کے
ہونگے اور صفائی وشفافی مین مثل شیشے کے اور یہ احسن واعجب اشیاء ہے کہ سفیدی تو سیم
کی سی ہو اور جلا شیشے کی سی یہی قول ہے مجاہد وقتادہ ومقاتل وکلبی وشعبی کا ابن قتیبہ نے کہا
جنت مین جتنی آلات وسریر وفرش واکواب ہین وہ مخالف دنیا اور صنعت عباد کے ہین جیسا کہ
کہا ابن عباس نے کہا لیس فی الدنیا شئ مما فی الجنة الا الاسماء اور سیرابی کے اندازہ
پر بنائے گئے ہین نہ زیادہ نہ کم یہ لذت شرب مین ابلغ تر ہین اسلیئے کہ اگر کم ہون مقدار سیرابی
سے تو التذاذ مین نقصان ہو اور اگر زیادہ تو باقی سے ملالت وسآمت حاصل ہو یہی قول
ہے ایک جماعت مفسرین کا اسکے سوا اور بھی اقوال ہین لیکن جمہور کا قول احسن وابلغ ہے کاس اوس
پیالہ کو کہتے ہین جسمین پانی وغیرہ ہو قالہ ابو عبیدہ مفسرین نے کہا ہے کہ کاس ساغر شراب کو
کہتے ہین یہی قول ہے عطا وکلبی ومقاتل کا ضحاک نے کہا قرآن مین جسجگہہ کاس آیا ہے مراد
اوس سے خمر ہے ان لوگون نے نظر طرف معنی کے فرمائی کیونکہ مقصود وہ چیز ہے جو اندر ساغر کے
ہے نہ خود ساغر بعض اسماء نام حال ومحل دونون کے ہوتے ہین جیسے نہر وکاس وقریہ صراح مین
کہا ہے کاس جام با شراب صحیحین مین ابو موسی اشعری سے رفعاً آیا ہے کہ دو جنتین سونے کی
ہین اونکے برتن اور جو کچھ اونمین ہے وہ سب سونے کا ہے اور دو جنتین چاندی کی ہین اونکے
برتن اور جو کچھ اونمین ہے سب چاندی کا ہے ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ اونکی کنگھیان سونے
کی اور پسینا مسک ہے اور انگیٹھیان الوہ کی رواہ الشیخان ابو حذیفہ نے رفعاً کہا ہے تم
نہ پیو سونے چاندی کے برتن مین اور نہ کھاؤ اونکی رکابیون مین کہ یہ واسطے اونکے دنیا مین ہین
اور تمہارے لیئے آخرت مین رواہ الشیخان انس کا لفظ یہ ہے حضرت کو خواب خوش آتا تھا

ایک عورت نے آکر کہا مین نے دیکھا کہ گویا مجھکو مدینہ سے باہر لیجا کر جنت مین داخل کیا مین نے
ایک آواز سُنی جس سے جنت گونج اوٹھی دیکھا تو فلان وفلان وفلان این بارہ شخصون کا نام لیا
جنکو حضرت نے بطور ایک لشکر مجرد کے قبل اسکے بھیجا تھا اونپر کپڑے ہین پرانے اونکی رگین بہتی
ہین کہا انکو نہر بیدخ مین لیجاؤ اوس نہر مین اونکو غوطہ دیا پھر جو وہ نکلے تو اونکے چہرے مثل
چودھوین رات کے چاند کے تھے اونکے پاس طباق سونے کے جنمین خوشے خرما کے تھے لائے گئے
دونون نے جتنا چاہا کھایا جس رخ سے پھیر کر کہانا چاہا فاکہہ تھا مین نے بھی اونکے ساتھ
کھایا آتنے مین اوس لشکر سے ایک بشیر آیا اور کہا فلان وفلان مارے گئے یہانتک کہ
بارہ شخصون کا نام لیا حضرت نے اوس عورت کو بلا کر فرمایا تو اپنی خواب کو بیان کر اوسنے بیان
کی اور کہنے لگی کہ فلان فلان کو لائے **کما قال** رواہ ابو یعلی ورواہ احمد بنحوہ و
اسنادہ علی شرط مسلم معلوم ہوا کہ شہدا فی سبیل اللہ کو بعد شہادت کے جنت مین رزق ملتا ہے

فصل ۱۰

جنت والون کا لباس وزیور ومندیل وفرش وبساط ووسادہ ونمالچہ وگدیلہ کیسا ہوگا؛
اللہ تعالی نے فرمایا ان المتقین فی مقام امین فی جنات وعیون یلبسون من سندس
واستبرق متقابلین اور فرمایا ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات انا لا نضیع اجر
من احسن عملا اولئک لھم جنات عدن تجری من تحتھم الانہار یحلون فیھا
من اساور من ذھب ویلبسون ثیابا خضرا من سندس واستبرق متکئین
فیھا علی الارائک ایک جماعت مفسرین نے کہا ہے کہ سندس دیبا باریک کو کہتے ہین اور
استبرق موٹے کو اور دون نے کہا مراد اس سے ابریشم ہے زجاج نے کہا یہ دو نوع ہین حریر کی

اور احسن الوان رنگ سبز ہے اور احسن ملابس حریر ہے تو اونکے لئے دونون امر جمع کیے گئے حسن منظر لباس اور التذاذ مین اوس لباس سے اور نرمی جامے کی اور لذت جسم کی **قال تعالیٰ** ولباسھم فیھا حریر ایک جماعت سلف وخلف نے کہا یہ عام مخصوص ہے جسطرح صحیح مین آیا ہے کہ جسنے دنیا مین حریر پہنا وہ آخرت مین نہ پہنے گا جمہور نے کہا یہ فعل مقتضی اسی حکم کا ہے اور کبھی کسی مانع سے متخلف ہوجاتا ہے نص و اجماع دلیل ہے اس بات پر کہ توبہ مانع ہے لحوق سے اس وعید کے اسیطرح اگر حسنات ماحیہ و مصائب مکفرہ و دعاء مسلمین یا شفاعت شافعین باذن رب العالمین و شفاعت ارحم الراحمین آلگتی ہے تو بھی لحوق سے وعید مذکور کے مانع ہوتی ہے اور محتمل ہے کہ اساور یعنی کنگن بعض سونے کے ہون اور بعض موتیون کے یا مرکب دونون سے واللہ اعلم کعب نے کہا اللہ کا ایک فرشتہ ہے جسدن سے وہ پیدا ہوا ہے وہ اہل جنت کا زیور بنایا کرتا ہے یہانتک کہ قیامت قائم ہو اگر ایک قلب یعنی دست برنجن مراد کنگن ہے زیور اہل جنت مین سے نکالا جاے تو سورج کی چمک جاتی رہے اب تم بعد اسکے حال زیور اہل جنت کا نہ پوچھو رواہ ابن ابی الدنیا حسن نے کہا جنت مین مردون پر زیور عورتون سے بھی زیادہ کھلیگا حدیث سعد بن ابی وقاص مین فرمایا ہے اگر ایک آدمی اہل جنت مین سے جھانکے اور اوسکا کنگن ظاہر ہو تو چمک سورج کی مٹ جاے جسطرح کہ سورج تارون کی چمک کو کھودیتا ہے رواہ احمد بن منیع ابو امامہ کہتے ہین حضرت نے اہل جنت کے زیور کا ذکر کیا فرمایا مستورات زر و سیم مین مکلل ہین جواہر سے اونکے سرون پر تاج ہونگے دُر و یاقوت کے جڑاو جیسے بادشاہون کے تاج وہ جوان عمر بے ریش سرگین چشم ہونگے رواہ ابن وھب حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے پہنچیگا زیور مومن کا وہانتک کہ آب وضو پہنچتا ہے رواہ الشیخان مسلم کا لفظ ابوہریرہ سے رفعاً یون ہے جو داخل ہوا جنت مین چین کرے گا کبھی رنجیدہ نہوگا اوسکے کپڑے پرانے نہ پڑینگے

اوسکی جوانی فنا نہ ہوگی جنت میں وہ چیز ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کان نے سُنی نہ دل پر خطرہ
ہوا ظاہر یہ ہے کہ لباس معین کو کہنگی نہ لگے گی یا مراد جنس جامہ ہے بلکہ ہمیشہ جامہ ہا تازہ بتازہ
تو موجود رہیں گے جسطرح کہ اوسکا اکل منقطع نہوگا بلکہ ہر اکل کے بعد دوسرا اکل اوسکا خلیفہ ہوگا
واللہ اعلم حدیث مرفوع ابن عمرو مین آیا ہے کہ ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر کہا ہمیں اہل جنت کے
کپڑون کی خبر دو کہ وہ بنائے ہونگے یا بُنے جائینگے بعض لوگ ہنسے حضرت نے فرمایا تم ایک
جاہل کی بات پر ہنستے ہو جو کہ عالم سے سوال کرتا ہے پھر حضرت نے ایکدم سکوت کیا پھر کہا
سائل کہان ہے اوسنے کہا یہ ہون یا رسول خدا فرمایا جنت کے پھل پھٹ کر اون میں سے
وہ کپڑے نکلیں گے تین بار اسیطرح کہا رواہ احمد عبداللہ رفعاً کہتے ہین پہلا زمرہ جو جنت مین جائیگا
اونکے مُنہ ماہ نیم ماہ کی طرح پر ہونگے دوسرے زمرہ کا رنگ روپ خوب چمکتے تارے کی طرح
آسمان پر ہوگا ہر ایک کی دو زوجہ ہونگی حور عین میں سے ہر زوجہ پر ستر حلے ہونگے اونکی پنڈلی کا
مغز گوشت کے پیچھے سے نظر آئیگا وہ گوشت و حلے اسطرح پر ہونگے جیسے سرخ شراب سفید
کانچ میں نظر آتی ہے رواہ الطبرانی وھذا امام الاسناد علی شرط الصحیح امام احمد کا لفظ
ابوہریرہ سے رفعاً یہ ہے برابر ایک تازیانہ کے جگہ ایک تمہاری کی جنت مین بہتر ہے
ساری دنیا سے اور مثل دنیا کے ہمراہ اوسکے ہے اور البتہ برابر ایک کمان تمہاری کے بہتر ہے
دنیا سے ومثلہا معہا اور اوڑھنی ایک عورت کی جنت مین بہتر ہے دنیا سے ومثلہا معہا
ابن وہب ابوسعید خدری سے رفعاً راوی ہین کہ آدمی جنت مین ستر برس تک تکیہ لگا کر بیٹھیگا
قبل اسکے کہ پہلو بدلے پھر اوسکے پاس ایک عورت آکر اوسکے دوش پر ہاتھ مارے گی یہ اوسکے چہرے
کو اوسکے رخسار مین صاف تر آئینہ سے دیکھیگا ادنیٰ موتی جو اوسکے بدن پر ہوگا وہ مشرق
و مغرب کے درمیان کو چمکا دیگا وہ اسکو سلام کرے گی یہ اوسکو جواب دیگا اور کہیگا تو کون ہے

وہ کیسی ہی مین مزید ہون اور اس عورت پر ستر کپڑے ہونگے ادنی اونکا مثل گل لالہ کے ہوگا
یہ کپڑا درخت طوبیٰ کا ہوگا یہ عورت سے اوسمین نظر کرے گا یہانتک کہ گودا اوسکی پنڈلی کا ان
کپڑون کے نیچے سے دیکھیگا اوسکے سر پر تاج ہونگے ادنیٰ موتی اون تاج جونکا مابین مشرق و مغرب
کو روشن کردیگا ترمذی نے منجملہ اس حدیث کے ذکر تاج و لولوہ کا کیا ہے حدیث ابو امامہ مین
فرمایا ہے تم مین سے جو کوئی جنت مین داخل ہوگا اوسکو پاس طوبیٰ کے لیجائین گے تاکہ اوسکے
شگوفے کھلجائین وہ اونمین سے چاہے سفید لباس لے چاہے سُرخ چاہے سبز چاہے زرد
چاہے سیاہ جیسے شقائق النعمان یعنی گل لالہ اور اس سے بھی زیادہ باریک و بہتر رواہ ابن
ابی الدنیا ابن عباس سے کہا تہا جنت کے حُلّے کیسے ہونگے کہا جنت مین ایک درخت ہے
اوسکا پھل ایسا ہے جیسے کہ انار جب کوئی اللہ کا دوست ارادہ کسوت کا کرے گا اوسکی شاخ
طرف اوسکی جھک کر پہٹ جائیگی ستر حلے رنگا رنگ نکل پڑینگے پہر وہ شاخ بدستور منطبق ہوکر
اپنی جگہہ پر چلی جائے گی جیسے کہ پہلے تھی ابو سعید کہتے ہین ایک شخص نے حضرت سے کہا طوبیٰ
کیا ہے فرمایا ایک شجر ہے جنت مین سو برس کی راہ تک جنت والون کے کپڑے اوسکے شگوفون
سے برآمد ہونگے ابو ہریرہ نے کہا مومن کا گھر جنت مین ایک موتی کا ہوگا اوسمین درخت ہے
جو کہ حُلّے اگاتا ہے آدمی اپنی انگلی اوٹھائیگا اور سبابہ و ابہام سے اشارہ کیا ستر حُلّے
لولو و مرجان کے کمربند لگے ہوئے پائے گا کعب نے کہا اگر ایک کپڑا اہل جنت کے کپڑون
مین سے آج دنیا مین پہنا جائے تو جو اوسکو دیکھے بیہوش ہوجائے نظر اوسکو نہ اوٹھا سکے
یہ آثار ابن ابی الدنیا نے روایت کئے ہین صحیحین مین انس بن مالک سے آیا ہے کہ اکیدر
رومہ نے حضرت کو ایک جُبّہ سندس کا بہیجا تہا لوگ اوسکی خوبی سے متعجب ہوئے فرمایا مندیل
سعد کی جنت مین اس سے بھی کہین زیادہ تر بہتر ہین شیخین کا لفظ براء سے ہے حضرت

کے پاس ایک کپڑا ریشم کا ہدیہ مین آیا لوگ اوسکی نرمی سے تعجب کرنے لگے فرمایا تم اس سے
تعجب کرتے ہو سعد بن معاذ کی مندیلین جنت مین اس سے بھی بہتر ہونگی ذکر سعد کا بالخصوص
اسلیئے ہے کہ وہ انصار مین مثل صدیق کے مہاجرین مین تھے اونکی موت سے عرش ہلگیا اللہ
کی راہ مین لومۃ لائم اونکو نہ پکڑتے تھے خاتمہ اوسکا شہادت پر ہوا اونہون نے اللہ و رسول کی رضا کو اپنی
قوم و عشیرہ کی رضامندی پر اختیار کیا اونکا حکم موافق اللہ کے حکم کے سات آسمانون کے اوپر
ہوا اونکی موت کے دن جبرئیل علیہ السلام نے نعی کی تو وہ اسی لایق ہین کہ اونکی منادیل یعنی
رومال جس سے وہ ہاتھہ پونچھین حلل ملوک سے بہتر ہون اہل جنت کے لباس مین ایک یہ بیان
ہین یہ تاج اونکے سرون پر ہونگے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جسنے پڑہا قرآن پھر قیام کیا
ساتھہ اوسکے ساعات روز و شب مین اور حلال کیا اوسکے حلال کو اور حرام کیا اوسکے حرام کو ملادیگا
اللہ قرآن کو اوسکے گوشت و خون سے اور کر دیگا اوسکو رفیق سفرۂ کرام بررہ کا اور جب دن
قیامت کا ہوگا تو قرآن اوسکی طرف سے حجت کریگا اور کہیگا ای رب ہر عامل جو دنیا مین عمل کرتا تھا
وہ اپنے عمل کو دنیا مین اخذ کرتا تھا لکن فلان کہ وہ ساعات لیل و نہار مین میرے ساتھہ
قیام کرتا تھا اور میرے حلال کو حلال اور میرے حرام کو حرام کرتا تھا تو اوسکو عطا کر اللہ تعالی
اوسکو تاج بادشاہی دیگا اور حلۂ کرامت پہنائیگا پھر فرمائیگا تو راضی ہوا وہ کہیگا ای رب
مین راغب ہون اوس سے افضل تر مین تب اللہ اوسکو ملک داہنی طرف اور خلد بائین طرف عطا کرکے
فرمائیگا اب تو راضی ہوا وہ کہیگا ہان اے رب رواہ البیہقی حدیث مرفوع بریدہ مین آیا ہے
تم سیکھو سورۂ بقرہ کہ اوسکا اخذ کرنا برکت ہے اور ترک کرنا حسرت بطلہ یعنی جادوگر اوسکو نہین
لے سکتے پھر ایک ساعت سکوت کرکے فرمایا سیکھو سورۂ بقرہ و آل عمران کہ وہ دونون نیران
ہین سایہ کرینگی اپنے صاحب پر دن قیامت کے گویا وہ ابر ہین یا دو چھتری یا دو جھنڈ

پرند دن کے صف باندھے ہوئے قرآن اپنے صاحب سے جبکہ قبر اوسکی پھٹ جائیگی شل ایک مرد
لاغر کے ملیگا وہ کہیگا تو مجھے پہچانتا ہے صاحب قرآن کہیگا مین تجھے نہین پہچانتا وہ کہیگا مین وہ
ہون جسنے تجھکو پیاسا رکھا گرمی کے دن مین اور بیدار رکھا رات کو ہر تاجر اپنی تجارت کے پیچھے ہے اور
تو آج کے دن ہر تجارت کے پیچھے ہے پھر اوسکو دینگے ملک دہنے ہاتھ میں اور خلد بائین ہاتھ میں اور اوسکے سر پر
ایک تاج وقار رکھینگے اور اوسکے مان باپ کو حلے پہنائینگے جسکے مقابلہ مین دنیا کی کچھ ہستی ہو گی
وہ کہینگے ہمکو کس سبب سے یہ حلے پہنائے گئے کہینگے تیرے ولد نے قرآن کو اخذ کیا تھا پھر قرآن
خوان سے کہینگے پڑھ اور چڑھ جنت کے زینون اور اوسکے غرفون پر وہ چڑھتا جائیگا جبتک کہ قرآن پڑھتا ہے
خواہ جلد پڑھے یا دیر سے رواہ احمد ابن ماجہ کا لفظ ازینجا یہ ہے قرآن خوان جب جنت مین جائیگا تو
اوس سے کہینگے اقرء واصعد بکل اٰیۃ درجۃ حتی یقرء اٰخر شئی معہ ابو داؤد کا لفظ یہ ہے
قاری قرآن سے کہینگے پڑھ اور چڑھ اور ترتیل کر جسطرح کہ تو دنیا مین ترتیل کرتا تھا تیرا درجہ نزدیک
آخر آیت کے ہے جسکو تو پڑھیگا ایک روایت مین آیا ہے کہ درجے جنت کے بقدر عدد آیات
قرآن ہین ہر آیت کے لئے ایک درجہ ہے سو گنتی آیتون کی چھہ ہزار دو سو سولہ آیتین ہین
ہر درجہ کا فاصلہ دوسرے درجے تک اتنا ہے کہ جتنا درمیان آسمان و زمین کے ہے وہ
اعلیٰ علیین تک پہنچیگا اوسکے ستر ہزار رکن ہین یاقوت درخشان کے جو کئی رات دن کی راہ
تک چمکتے ہین عائشہ کہتی ہین گنتی آیات قرآن کی جنت کے درج کے برابر ہے جنت مین کوئی
شخص افضلتر قرار قرآن سے داخل نہوگا قرطبی کہتے ہین ہمارے علما نے کہا ہے کہ مراد قراء
قرآن اور حاملان قرآن سے وہ لوگ ہین جو کہ قرآن کے احکام و حلال و حرام کے عالم و
عامل ہین نہ مطلق قاری و حامل امام مالک نے کہا ہے کبھی ایسا شخص قرآن خوان ہوتا ہے جسمین
کوئی خیر نہین ہے بخاری مین آیا ہے کہ مومن قرآن خوان جو قرآن پر عمل کرتا ہے اوسکی مثال

ایسی ہے جیسا ترجہ کہ مزا بھی اوسکا اچھا ہے اور بو بھی اچھی اور مثال اوس قرآن خوان کی جو قرآن پر عمل نہین کرتا ایسی ہے جیسا ایک پھل کہ کہانے مین اچھا مگر بو نہین اور مثال منافق قرآن خوان کی جو عامل بالقرآن نہین ہے ایسی ہے جیسے حنظلہ یعنی اندراین کا پھل کہ مزا تو کڑوا اور بو ندارد یہ حدیث کئی طریق سے آئی ہے قرآن خوان جب قرآن پر عمل کرتا ہو تو وہ سارے درجات جنت کو طے کر جائیگا انشاء اللہ تعالی ابو سعید خدری کہتے ہین حضرت نے یہ آیت یحلون فیہا من اساور من ذہب پڑہکر فرمایا اونکے سرون پر تاج ہونگے ادنی موتی اون تاجون کا مابین مشرق و مغرب کو درخشان کر دیگا باقی رہے فرش سو اللہ تعالی نے فرمایا متکئین علی فرش بطائنہا من استبرق اور فرمایا و فرش مرفوعۃ فرش کا یہ وصف کیا کہ اونکا استر استبرق کا ہوگا اس سے دو امر ثابت ہوئے ایک یہ کہ ابرہ اونکا استر سے اعلی و احسن ہوگا اسلئے کہ استر زمین پر رہتا ہے اور ابرا واسطے جمال و زینت و مباشرت کے ہوتا ہے عبد اللہ نے کہا تمکو استر کی خبر دی ہے ابرا کیسا کچھ ہوگا دوسرے یہ کہ وہ فرش عالی و مرتفع ہوگا درمیان ابرے و استر کے حشو ہوگا اس فرش کی بلندی و اونچائی کا بیان آثار مین آیا ہے وہ آثار اگر محفوظ ہین تو مراد ارتفاع محل ہے جسطرح کہ حدیث مرفوع ابو سعید خدری مین آیا ہے کہ و فرش مرفوعۃ کی تفسیر مین فرمایا ہے کہ ارتفاع اونکا اتنا ہوگا جتنا فاصلہ کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے اور مابین اوسکے راہ پانسو سالہ ہے رواہ الترمذی واستغربہ اسکے یہ معنی ہین کہ بسیار تفاع درجات کا ہوگا اور اون درجات مین فرش ہونگے ابن وہب رفعاً کہتے ہین مابین دو فرش کے فاصلہ مین آسمان کا ہوگا اسکا محفوظ ہونا اشبہ معلوم ہوتا ہے کعب نے کہا چہل سالہ راہ ہوگا ابو امامہ کہتے ہین حضرت سے فرش مرفوعہ کا حال پوچھا فرمایا اگر ایک فرش اوپر سے نیچے پہینکا جاے تو سو برس مین اپنے مقر پر پہنچے لکن اس

فائدہ

حدیث کے رفع مین نظر ہے ابن ابی الدنیا کا لفظ یہ ہے کہ اگر اعلی اوسکا ساقط ہو تو چالیس برس مین بھی اسفل تک نہ پہنچے بسط و زرابی کے حق مین فرمایا ہے متکئین علی رفرف خضر وعبقری حسان یعنی لگے بیٹھے سبز چاندنیون پر اور چھاپے کی خوش طرح اور فرمایا فیھا سرر مرفوعۃ واکواب موضوعۃ ونمارق مصفوفۃ وزرابی مبثوثۃ یعنی اوسمین تخت ہین اونچے بچھے اور آبخورے دہرے اور قالیچے قطار پڑے اور مخمل کے نہالچے کہ ہندر ہے سعید بن جبیر کہتے ہین رفرف ریاض جنت ہین عبقری عتاق زرابی ہین حسن نے کہا بسط ہین یہی قول اہل مدینہ کا ہے واحدی نے کہا نمارق وسائد ہین یہ وسائد طنافس پر مصفوف ہونگے زرابی بسط و طنافس ہین مبثوثۃ کے معنی ہین مبسوط و منشور لیث نے کہا رفرف ایک پارچہ سبز ہے ابو عبیدہ نے کہا رفارف بسط ہین ابو اسحق نے کہا سبز وزار جنت ہین بعض نے کہا رفرف وسائد ہین بعض نے کہا مجالس ہین کیسنے کہا فضول مجالس ہین واسطے فرش کے مبرد نے کہا فضول ثیاب ہین جنکو بادشاہ واسطے فرش وغیرہ کے رکھتے ہین اصل اس کلمے کی بمعنی طرف و جانب ہے جو چیز کہ زائد ہو اور اوسکو لپیٹ کر رکہین وہ رفرف ہے ابن مسعود نے اس آیت مین لقد رای من آیات ربہ الکبری کہا ہے کہ رفرف سبز کو دیکھا جسنے سارا کنارہ آسمان کا گھیر لیا یہ صحیحین مین ہے ابو عبیدہ نے کہا ہر بساط عبقری ہے لوگ کہتے ہین کہ عبقری زمین جن ہے اصل اسکی یہ ہے کہ عبقری منسوب ہے طرف عبقر کے عبقر وہ زمین ہے جہان جن رہتے ہین شئے رفیع کو اوسکی طرف منسوب کیا جاتا ہے واحدی نے کہا یہی قول صحیح ہے اب یہ عبقری ہر وہ چیز کہلاتی ہے جسکے وصف پر ظرافتگی ہو پھر ہمنے ایسی چیزین کبھی دیکھی ہین جو منسوب ہین طرف عبقری کے حالانکہ وہ نہ بسط ہین اور نہ ثیاب جسطرح حضرت نے حق مین عمر بن خطاب کے فرمایا ہے فلم ار عبقریا یفری فریہ فراء نے کہا عبقری شخص سردار کو

اور حیوان فاخر دجو ہر کو کہتے ہین ابن عباس نے کہا مراد عبقری سے بسط وطنافس ہین کلبی نے کہا طنافس مخمل ہین قتادہ نے کہا عناق زرابی ہین مجاہد نے کہا دیباے ستبرق فاقی مراد گلو بند ہین؁

فصل ۱۱

جنت کے خیمے وتخت وارائک وشیفانات کیسے ہین + اللہ تعالیٰ نے فرمایا حور مقصورات فی الخیام یعنی گوریان روکی رہتیان خیمون مین صحیحین مین ابو موسیٰ سے رفعاً آیا ہے مومن کا جنت مین ایک خیمہ ہوگا ایک موتی کا اندر سے خالی طول اوسکا ستر میل اوسکے اندر اوسکے اہل ہونگے مومن اونپر طواف کریگا بعض بعض کو نہ دیکھیگا ایک لفظ مین یون ہے کہ اوسکے ہر زاویہ مین اہل ہونگے ایک دوسرے کو نہ دیکھینگے مومن اونپر طائف ہوگا تنہا بخاری مین یہ لفظ آیا ہے کہ طول اوسکا تیس میل ہوگا یہ خیمہ جات علاوہ غرف وقصور کے ہونگے بلکہ یہ خیمے زیر باغون مین کنارہ ہاے انہار پر نصب ہونگے ابو سلیمان نے کہا آفرینش حور عین کی نشو ونما پاتی ہے جب اونکی خلقت پوری ہو جاتی ہے تو فرشتے اونپر خیمے کھڑے کر دیتے ہین بعض نے کہا وہ سب کنواریان ہین عادت کنواری کی یون ہوتی ہے کہ وہ پردہ مین رہتی ہے یہانتک کہ شوہر اوسکو لے سو اللہ نے حور عین کو پیدا کیا اور اونکو پردے مین خیمون کے رکھا یہانتک کہ اونکو اور اپنے اولیاء کو یکجا فراہم کرے جنت مین عبداللہ کہتے ہین ہر مسلمان کے لئے ایک خیر ہے یعنی اچھی زوجہ ہر خیرہ کا ایک خیمہ ہے ہر خیمہ کے چار دروازے ہر دن ہر دروازے سے ہر طرحکا ایک تحفہ وہدیہ وکرامت آیا کرے گا جو پہلے اوس سے نہ تھا یہ میلان نہ مرحات ہین نہ ذفرات نہ بخرات نہ طماحات بلکہ حور عین ہین گویا انڈے چھپے دھرے یعنی مرکشی اور بدبو اور نظر بازی سے پاک ہین ابن مسعود نے کہا خیام سے مراد گوہر مجوف ہے ابو الدرداء نے کہا خیمہ ایک

موتی کا ہوگا جسکے ستر دروازے ہین جواہر کے ابن عباس نے کہا خیمہ ایک دُر مجوف ہے فرسخ در فرسخ
اوسکے چار ہزار کواڑ ہین سونے کے دوسرا لفظ یہ ہے کہ گرد اوسکے سراپردے ہین پچاس فرسخ
تک ہر دروازے سے ایک فرشتا ایک ہدیہ طرف سے اللہ کے لائیگا فذلک **قولہ تعالیٰ**
والملائکۃ یدخلون علیہم من کل باب سرر کا ذکر اس آیت مین فرمایا ہے متکئین
علی سرر مصفوفۃ وزوجنا ہم بحور عین اور فرمایا ثلۃ من الاولین وقلیل من
الاخرین علی سرر موضونۃ متکئین علیہا متقابلین یعنی انبوہ ہے پہلونمین اور
تھوڑے ہین پچھلونمین بیٹھے ہین پلنگون پر سونے سے بُنے تکیہ دیے اونپر ایک دوسری کے
سامنے اور فرمایا فیہا سرر مرفوعۃ اللہ نے خبر دی کہ اونکے سریر مصفوف ہین بعض جانب
بعض کے کوئی پیچھے کسی کے نہین ہے اور نہ ایک دوسری سے دور بلکہ صف بندی کے طور
پر یکسان ملے ہوئے بچھے ہین دوسری جگہ سرر موضونۃ فرمایا ہے وضین لغت مین
بمعنی نضد ونسج ہے جس کو تہ بتہ بنا ہو لیث نے کہا وضین سریر کے
بننے کو کہتے ہین یعنی وہ پلنگ سونے کے نواڑ سے بُنے ہوئے ہونگے اوسمین دُر و یاقوت و
زبرجد جڑے ہونگے ابن عباس نے کہا پلنگ ہین سونے کے مکلل بزبرجد و یاقوت و جواہر اور
پلنگ اتنا بڑا ہوگا کہ جتنا فاصلہ درمیان مکہ و ایلہ کے ہے کلبی نے کہا طول سرر کا طرف آسمان
کے سو گز ہوگا آدمی جب چاہیگا کہ اوسپر بیٹھے تو وہ جُھک جائیگا جب اوسپر بیٹھ گیا تو وہ
اونچا ہو جائیگا ارائک جمع ہے اریکہ کی ابن عباس نے کہا اریکہ وہ ہے جسکے اندر پلنگ ہو
اگر سریر بلا حجلہ کے ہے تو وہ اریکہ نہین ہے اور اگر حجلہ بلا سریر کے ہے تو بھی وہ اریکہ نہین ہے
جب سریر و حجلہ دونون ہونگے تب کہین اریکہ کہلائیگا مجاہد نے کہا سریر حجلہ مین اریکہ ہوتا ہے
لیث نے کہا اریکہ سریر و حجلہ ہے یعنی پلنگ کو سریر کہتے ہین اور چھپر کھٹ کو اریکہ ابو اسحٰق نے

کہا انکی فرش مین اندر حجلون کے یا حجلہ اسکو کہتے ہین جسمین تین چیزین ہون ایک سریر دوسری حجلہ یعنی وہ بشخانہ ہے جو اوپر اوسکے لٹکایا جاتا ہے یعنی پردہ مسہری کا تیسرے وہ بستر و فرش جو پلنگ پر بچھایا جاتا ہے تو اریکہ جبھی کہلائیگا کہ یہ تینون چیزین اوسمین جمع ہون صحاح مین کہا ہے الاریکۃ سریر متخذ مزین فی قبۃ او بیت فاذا لم یکن فیہ سریر فھو حجلۃ انتہی صراح مین کہا ہے اریکہ تخت آراستہ ارائک جمع انتہی حدیث مین آیا ہے کہ مھوبوت کی ایسی تھی جیسے گنبذ یعنی مسہری کے ترمذی مین رفعاً تفسیر فرش مرفوعہ کی یون آئی ہے کہ ارتفاع اونکا اتنا ہوگا جتنا فاصلہ مابین سما و ارض ہے پانسو برس کا رستہ علما کہتے ہین فرش کنایہ ہے درجات سے درجات مین اتنا فاصلہ ہوگا یا کنایہ ہے زوجات جنت سے یعنی عورتین ہین رفیع القدر حسن و جمال و کمال مین اور عرب عورت کو ازار و فراش و لباس کہتے ہین بطور اشارہ کے اسلئے کہ فرش محل نساء ہوتا ہے اللہ نے فرمایا ہے ھن لباس لکم و انتم لباس لھن اور حدیث مین آیا ہے الولد للفراش وللعاھر الحجر

فصل ۱۲

جنت کے خادم اور غلام کیسے ہین قال تعالیٰ یطوف علیھم ولدان مخلدون اذا رایتھم حسبتھم لؤلؤ منثورا ابو عبیدہ و فراء نے کہا مراد مخلدون سے یہ ہے کہ نہ بوڑھے ہونگے اور نہ متغیر بعض نے کہا اونکے کانون مین قرط یعنی گوشوارے ہونگے اور ہاتھون مین سوار یعنی کنگن ابن الاعرابی و سعید بن جبیر نے اسی کو اختیار کیا ہے خلدہ قرطہ کو کہتے ہین جمع اوسکی خلد ہے بعض نے کہا خلد بمعنی بقا ہے ابن عباس نے کہا یعنی کبھی نہ مرینگے یہی قول ہے مجاہد و مقاتل و کلبی کا ایک گروہ نے ان دونون قول کو جمع کیا ہے اور کہا ہے کہ اونکو کمر

دہرم یعنی پیری عارض نہوگی اونکے کانون مین گوشوارے ہونگے غلمان کو مشابہ لولو کے
بتایا بسبب بیاض جلد وحسن آفرینش کے منثور کے کہنے مین دو فائدے نکلے ایک یہ کہ وہ
معطل نہین ہین بلکہ خدمت کے لئے چلتے پھرتے ہین حوائج کے بجا لانے مین مستغرق ہین
دوسرے یہ کہ موتی جب بکھرے ہوتے ہین خصوصًا بساط زرد حریر پر تو نسبت یکجا فراہم
ہونے کے زیادہ خوشنما و رونق دار ہوتے ہین علی بن ابی طالب و حسن بصری نے کہا ہے
غلمان اولاد مسلمین ہین کہ مر گئے اور انکی نہ کوئی نیکی تھی اور نہ بدی وہ اہل جنت کے خدم
و ولدان ہونگے اسلئے کہ جنت مین اولاد پیدا نہوگی بعض نے کہا مشرکین کے اطفال ہونگے
اللہ تعالیٰ اونکو اہل جنت کا خادم کر دیگا بدلیل حدیث مرفوع انس بینا اپنے رب سے سوال لاہین
ذریت بشر کا کیا کہ اونکو عذاب نہ کیا جاے اللہ نے وہ مجھکو عطا کئے سو وہ اہل جنت کے خدم
ہونگے رواہ یعقوب القاری والدار قطنی وطرقہ ضعیفۃ بعض نے کہا اللہ تعالیٰ نے
ان غلمان کو جنت مین پیدا کیا ہے جسطرح کہ حورعین کو پیدا کیا ہے رہے ولدان اہل دنیا سو وہ
دن قیامت کے ۳۳ سالہ ہونگے بدلیل حدیث ابی سعید رفعًا جو شخص مرا اہل جنت مین سے صغیر
یا کبیر وہ تینتی سالہ ہو جائیگا کبھی اس سے زیادہ نہوگا اسیطرح اہل نار رواہ الترمذی اشبہ
یہی ہے کہ یہ ولدان جنت مین مخلوق ہوئے ہین مثل حورعین کے یہ جنت والون کے خادم
و غلام ہین کما قال تعالیٰ ویطوف علیهم غلمان لهم کانهم لؤلؤ مکنون یہ
علاوہ اولاد اہل جنت کے ہونگے یہ اللہ کی پوری نوازش ہے کہ وہ اونکی اولاد کو ہمراہ اونکے مخدوم
کرے گا نہ اونکا غلام حدیث انس مین گزر چکا ہے کہ حضرت نے کہا سب سے پہلے مین مبعوث ہونگا
قبر سے میرے گرد ہزار خادم پھرینگے گویا موتی ہین چھپے ہوئے مکنون کہتے ہین مستور مصون کو
جنکو ہاتھون نے بستدل نہین کیا ہے لفظ ولدان و لفظ یطوف علیهم غلمان لهم مین جب

ہمراہ حدیث ابو سعید کے تامل کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ ولدان وہ غلمان ہین جنکو اللہ نے
جنت مین واسطے خدمت اہل جنت کے پیدا کیا ہے واللہ اعلم **ف** ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ
اطفال مسلمین نزدیک جمہور کے جنت مین ہونگے اور ایک گروہ نے حقمین اطفال مسلمین اور اولاد
مشرکین کے توقف کیا نہ حکم جنت کا دیتے ہین اور نہ نار کا حضرت سے پوچھا تھا فرمایا اللہ اعلم
بما کانوا عاملین حلیمی نے کہا ولدان مسلمین جنت مین ہونگے بدلیل آیہ اتبعناھم ذریتھم
بایمان قرطبی نے اسجگہ بحث کو طول دیا ہے تین ورق تک پھر کہا اصح مافی الباب ان اولاد
المسلمین والکفار الذین لم یبلغوا الحلم فی الجنۃ واللہ اعلم انتہی +

فصل ۱۳

جنت والونکی بیبیون اور کنیزون اور اونکے اصناف واقسام وحسن وادصاف وجمال ظاہر
وباطن کا ذکر جو اللہ نے بیان فرمایا ہے **قال تعالی** وبشر الذین امنوا وعملوا الصلحت
ان لھم جنات تجری من تحتھا الانہار کلما رزقوا منہا من ثمرۃ رزقا قالوا ھذا
الذی رزقنا من قبل واتوا بہ متشابہا ولھم فیہا ازواج مطھرۃ وھم فیہا خالدون
یعنی خوشی سنا اونکو جو یقین لائے اور کیئے کام نیک کہ اونکو ہین باغ بہتی نیچے اونکے نہریان
جس بار ملے اونکو وہانکا میوہ کہانے کو کہین یہ وہی ہے جو ملا تھا ہمکو آگے اور اونکے پاس وہ
آئیگا ایکطرح کا اور اونکو ہین وہان عورتین ستھری اور اونکو ہے وہان ہمیشہ رہنا یعنی جنت
کے ہر میوے کا مزہ جدا ہے اگرچہ صورت نئی نہو صورت دیکھکر جانینگے کہ وہی قسم ہے
جو کہا چکے ہین اور جب چکھینگے تو مزا جدا پاوینگے مبشر کی جلالت ومنزلت وصدق کو اور اوس
شخص کی عظمت کو جسکو یہ بشارت دیکر بہیجا ہے اور اس بشارت کی قدر وقیمت کو جسکی ضمانت

ایک سہل و آسان شئے کے لئے فرمائی ہے تامل کرنا چاہیے اللہ تعالی نے اس بشارت مین
نعیم بدن کو بسبب جنات وانہار و ثمار کے اور نعیم نفس کو بسبب ازواج مطہرہ کے اور نعیم قلب
کو اور خنکی چشم کو بوجہ شناخت دوام عیش کے جو ابدالآباد تک بغیر انقطاع رہیگا جمع فرمایا ازواج
جمع ہے زوج کی زن زوج مرد ہے اور مرد زوج زن افصح یہی لغت قریش ہے قرآن
اسے لغت پر اوترا ہے وقلنا یا ادم اسکن انت وزوجك الجنة کہا ہمنے اے آدم بس تو
اور تیری عورت جنت مین مطہرہ وہ ہے جو حیض وبول ونفاس وغائط ومخاط وبصاق اور
ہر قذر اور ہر اذی سے جو دنیا کی عورتون مین ہوتا ہے پاک صاف ستھری ہو وسعد ابطن
اوسکا اخلاق بد وصفات مذمومہ سے پاک ہو اور زبان فحش واذی سے طاہر اور آنکھ غیر کی
طرف دیکھنے سے پاک اور کپڑا آلودگی میل کچیل سے صاف حدیث ابوسعید مین فرمایا ہے مطہرۃ
من الحیض والغائط والنخامة والبصاق رواہ ابن المبارك مجاہد نے کہا نہ پیشاب
کرینگی نہ جاے ضرور نہ مذی نکلے نہ منی نہ حیض آئے نہ تھوکین نہ ناک سنکین نہ بچا
جنین قتادہ نے کہا اللہ نے اونکو ہر گھن اور گناہ کی چیز سے پاک بنایا ہے وقال تعالی
وزوجنا هم بحور عین حور جمع ہے حوراء کی حوراء کہتے ہین ہر زن جوان حسین جمیل
سفید رنگ سخت سیاہ چشم کو جسکو دیکھکر آنکھ بسبب رقت پوست وصفا رنگ کے حیران
رہجائے قالہ مجاہد صحیح یہ ہے کہ حور ماخوذ ہے حور سے حور کہتے ہین آنکھ کی سخت
سفیدی گہری سیاہی کو یہ لفظ دونون امر پر متضمن ہے عین جمع ہے عیناء کی عیناء وہ ہے
جسکی آنکھ بڑی ہو صحیح یہ ہے کہ عین وہ عورتین ہین جنکی آنکھین جامع صفات حسن وملاحت ہین
مقاتل نے کہا محاسن زن مین ایک یہ چیز ہے کہ آنکھ بڑی وسیع ہو تنگی آنکھ کی عیب ہے
خوبی تنگی کی چار جگہ مین ہے دہن سوراخ گوش منی اور وہ چیز اور چار جگہہ کشادگی محبوب

ہے چہرہ سینہ کاتل یعنی ہا بین بر دد دوش و پیشانی اور چار جگہ سفیدی پسند ہوتی ہے
رنگ مین دانت بین ہاتھ مین آنکھہ مین اور چار جگہ سیاہی محبوب ہے آنکھہ مین ابرو مین پلک
مین بال مین اور چار جگہ طول اچھا ہوتا ہے قد مین گردن مین بال مین پوررون مین اور
چار جگہ قصر مستحب ہوتا ہے یہ مواضع معنوی ہین زبان ہاتھہ پاؤن آنکھہ اور چار جگہ بلندگی
محبوب ہوتی ہے کمر ہانگ ابرو ناک ابو عبیدہ نے کہا معنی آیت کے یہ ہین کہ ہمنے اونکو
ازواج بنایا یعنی جوڑا جوڑا یونس نے کہا ہمنے قرین کیا اونکو حور عین سے یہ کچھہ عقد تزویج
نہین ہے لکن ابن القیم نے فرمایا ہے اگر دونون امر مرادلین تو کوئی مانع نہین ہے کیونکہ
لفظ تزویج دلیل ہے نکاح پر جسطرح مجاہد نے کہا ہمنے نکاح کردیا اونکا حور عین سے اور حرف
با اور دلیل ہے اقتران وضم پر یہ ابلغ ہے اوسکے حذف کرنے سے واللہ اعلم **وقال تعالی**
فیھن قاصرات الطرف لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان فبای الاء ربکما تکذبان
کانھن الیاقوت والمرجان یعنی اونمین عورتین ہین نیچی نگاہ والیان نہین بیاہا اونکو
کسی آدمی نے اونسے پہلے اور نہ کسی جن نے پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے
وہ کیسی جیسے لعل اور مونگا اللہ نے اونکا وصف کیا ہے ساتھہ قصر طرف کے یعنی نیچی نگاہ رکھتی
ہین یہ وصف تین جگہ کیا ہے اونمین سے ایک جگہہ یہی آیت ہے دوسری جگہہ صافات مین
فرمایا ہے عندھم قاصرات الطرف عین تیسری جگہہ صاد مین فرمایا ہے وعندھم
قاصرات الطرف اتراب سارے مفسرین اسپر ہین کہ اونکی نظر اونکے شوہرون پر کوتاہ
ہے وہ کسی غیر کی طرف آنکھہ نہین اوٹھاتین ~

دلرا بے کرداری دل دروبند	دگر چشم از ہمہ عالم فروبند

بعض نے کہا اونکے شوہرون کی آنکھہ اونپر کوتاہ ہے اونکا حسن وجمال اونکے ازواج کو نہین

چھوڑتا کہ وہ اونکے غیر کی طرف آنکھ اوٹھا کر دیکھین ٥

باغ مرا چہ حاجت سرو و صنوبر ست	شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمتر ست

یہ تفسیر معنی کی راہ سے صحیح ہے نہ لفظ کی راہ سے مجاہد نے کہا واللہ وہ بن ٹھن کر باہر نہین نکلتین اور نہ تاک جھانک کرتی ہین اتراب جمع ہے ترب کی ترب کہتے ہین انسان کے ہمزاد ہمعمر کو ابو عبیدہ و ابو اسحق نے کہا وہ سب اقران یعنی ہمسال ہین اونکی عمر ایک ہے ابن عباس وسائر مفسرین نے کہا ہے برابر ہین ایک سن و میلاد پر ۳۳ سالہ مجاہد نے کہا امثال ہین یعنی مثل یکدیگر نہایت شباب و حسن مین اونمین کوئی بڑھیا پیرزال عجوزہ نہین ہے کہ اوسکا حسن جاتا رہا ہو نہ ایسی بچیان ہین کہ طاقت وطی کی نرکھتی ہون بخلاف ذکور کے کہ اونمین ولدان و غلمان بھی ہیں جو کہ خادم اہل جنت ہین طمث کے معنی ہین مس یعنی اونکو کسی نے چھوا تک نہین ہے قالہ ابو عبیدۃ فراء نے کہا طمث بمعنی ازالہ بکارت ہے یعنی کسی نے وطی کر کے اونکو خون آلودہ نہین کیا ہے طمث خون کو کہتے ہین طامث حائض کو مفسرین نے کہا ہے یعنی کسی نے اون سے وطی نہین کی ہے اور غشیان نہین کیا اور جماع نہین کیا یہ الفاظ ہین اہل تفسیر کے بعض نے کہا یہ وہ ہین جنکو اللہ نے جنت مین پیدا کیا ہے یہ حورین ہین بہشت کی قالہ مقاتل بعض نے کہا یہ دنیا کی عورتین ہونگی جو دوبارا بکر پیدا کیگئین قالہ الشعبی وہ جب سے پیدا ہوئی ہین کسی نے اونکو ہاتھ نہین لگایا ابن عباس نے کہا یہ وہ آدمیات ہین جو کنواری مرگئین ابن القیم فرماتے ہین ظاہر قرآن یہ ہے کہ یہ عورتین دنیا کی عورتین نہونگی بلکہ حور عین ہونگی کیونکہ دنیا کی عورتون کو انسان نے اور زنان جن کو جن نے طمث کیا ہے اور آیت اسپر دلیل ہے کما قال ابو اسحق اور آیت مابعد بھی اسی پر دلالت کرتی ہے حور مقصورات فی الخیام امام احمد نے فرمایا حور عین وقت نفخ صور کے نہ مرینگی اسلئے کہ وہ بقاء کے لئے مخلوق ہوئی ہین آیت مین دلیل ہے مذہب

جمہور ہین کہ مومنین جن جنت مین جائینگے جسطرح کہ کفار جن دوزخ مین داخل ہونگے بخاری نے
صحیح مین اسکے لئے ایک باب منعقد کیا ہے باب ثواب الجن وعقابھم بہت سے سلف نے
بھی اسی پر نص کی ہے مقصورات بمعنی محبوسات ہے یعنی خیمون کے اندر بند ہین قال مقاتل
ابو عبیدہ نے کہا خیمون مین پردہ نشین ہین فرا مرنے کہا محبوس ہین اپنے ازواج پر اونکے سوا
اور کی طرف آنکھہ نہین اوٹھاتین ہین مین کہتا ہون یہ معنی ہین قاصرات الطرف کا اور یہ خیام
کے اندر مقصور ہین یعنی پردہ نشین وقال تعالیٰ فیھن خیرات حسان یعنی اون باغون
مین نیک عورتین ہین خوبصورت خیرات جمع ہے خیرہ کی بمعنی حسنہ سو وہ نیک صفات
نیک عادات نیک خصال خوبصورت ہونگی وقال تعالیٰ انا انشانا ھن انشاء فجعلنا
ھن ابکارا عربا اترابا لاصحاب الیمین یعنی اوٹھائین ہمنے وہ عورتین ایک اوٹھان
پر پہر کیا اونکو کنواریان پیار دلاتیان ایک عمر کی واسطے داہنے والون کے سعید بن جبیر نے
کہا یعنی پیدا کیا ہمنے اونکو نئی پیدایش ابن عباس کہتے ہین یہ نساء آدمیات ہین کلبی و
مقاتل نے کہا یہ بڑہیین اور ادہیڑ ہین ہین اونکو بعد کبر و ہرم کے اوّل خلق کے بعد دنیا مین
پھر دوبارہ دوشیزہ و جوان بنایا ہے حدیث مرفوع انس بھی اسی کی موید ہے ھن عجائز کم
العمش الرمص رواہ الثوری یعنی وہ یہی تمہاری بڑہیین چندہی میلی کچیلی آنکھون
کی ہین عائشہ کہتی ہین حضرت آئے اونکے پاس ایک بڑہیا بیٹھی تھی فرمایا یہ کون ہے مین نے
کہا یہ میری ایک خالہ ہے فرمایا جنت مین کوئی بڑہیا نہ جائیگی اوس بڑہیا کو بڑا ہی رنج
ہوا فرمایا انا انشاناھن انشاء خلقا آخر رواہ یحیی الحمانی سلمہ بن یزید رفعا کہتے ہین
مراد ثیبات و ابکار ہین جو دنیا مین تہین حسن نے رفعا کہا ہے جنت مین کوئی بڑہیا نجائیگی
بڑہیا رونے لگی فرمایا اوس سے کہدو کہ وہ اوسدن بڑہیا نہوگی وہ جوان ہو جاے گی

اللہ نے فرمایا ہے انا انشأناھن انشاء حدیث عائشہ مین فرمایا ہے اللہ جب ان عورتونکو
بہشت مین داخل کریگا تو انکو دوشیزہ و بکر کر دیگا رواہ ابن ابی شیبۃ مقاتل نے کہا یہ
حور عین ہونگی جنکا ذکر اللہ نے قبل انکی نشوونما کے جنت مین کیا ہے اسی کو زجاج نے اختیار
کیا ہے اسپر کئی دلیلین ہین ایک یہ کہ اللہ نے سابقین کے حقمین فرمایا ہے یطوف علیھم
ولدان مخلدون باکواب واباریق وکاس من معین لا یصدعون عنھا ولا ینزفون
وفاکھۃ مما یتخیرون ولحم طیر مما یشتھون وحور عین کامثال اللؤلؤ المکنون یعنی
لئے پھرتے ہین اونکے پاس لڑکے سدا رہنے والے آبخورے اور صراحیان اور پیالے ستھری شراب
کے جنسے نہ سر دکھے اور نہ بکنا لگے اور میوے جونسا چُن لیوین اور گوشت اڑتے جانورونکا
جس قسم کو جی چاہے اور گوریان بڑی آنکھون والیان برابر لپیٹے موتی کے یہ بدلا ہے اُسکا
جو کرتے تھے اللہ تعالی نے ذکر اہل جنت کے سریرون اور برتنون اور شراب و میوون اور
کھانون اور ازواج حور عین کا کیا پھر ذکر اصحاب یمینہ کا اور انکے طعام و شراب و فرش و
نساء کا فرمایا ظاہر یہ ہے کہ یہ اونکی عورتین ہین اونسے پہلے جنت مین مخلوق ہو چکی ہین دوسرے
فرمایا ہے انا انشأناھن انشاء یہ ظاہر ہے کہ یہ انشاء اول ہے نہ انشاء ثانی کیونکہ جسجگہ
ارادہ انشاء ثانی کا کیا جاتا ہے وہان قید لگی ہوتی ہے کقولہ تعالی وان علیہ النشأۃ
الاخری وقولہ لقد علمتم النشأۃ الاولی تیسرے یہ خطاب وکنتم ازواجا ثلثۃ
ذکور و اناث کو ہے اور نشاء ثانیہ عام ہے دونون نوع کو اور ظاہر آیۃ انا انشأناھن انشاء
اختصاص ہے اونکا ساتھ اس انشاء کے پھر اوسکو مصدر سے موکد فرمایا ہے اور حدیث
مذکور اختصاص عجائز پر دلیل نہین ہے بلکہ دال ہے اسپر کہ وہ حور عین کی صفات مذکورہ
مین مشارک ہین اس سے انفراد حور عین کا ساتھ صفات مذکورہ کے متوہم نہین ہوتا بلکہ یہ

حق تر ہین نسبت حورعین کے ساتھہ ان صفات کے یہ اشارہ دونون صنف پر واقع ہے
عرب جمع ہے عروب کی عروب وہ ہے جو اپنے زوج کو پیار دلائے ابن اعرابی نے کہا متحبب
وطیع روج ہوا ابو عبیدہ نے کہا حسنۃ التبعل ہو یعنی وقت جماع کے حسن موافقت و ملاطفت کرے
مبرد نے کہا عاشق شوہر ہو مفسرین نے تفسیر عرب مین کہا ہے کہ شیفتہ و فریفتہ با ناز و ادا و
کرشمہ و غنج و دلال و تیز شہوت ہو یہ سب اونکے الفاظ ہین بخاری نے صحیح مین کہا ہے عربا
متصلۃ اہل مکہ عربہ کہتے ہین اور اہل مدینہ غنجہ اور اہل عراق شکلہ سب کے معنی یہی کہ بار دگر شمہ ہے

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم		کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست	

اللہ تعالیٰ نے اسجگہہ حسن صورت و حسن عشرت کو جمع کیا ہے سو یہی غایت مطلوب ہے عورتون سے
اور اسی سے لذت مرد کی عورت سے پوری ہوتی ہے کیونکہ جو لذت مرد کو اوس عورت سے ملتی ہے
جسکو سوا اوسکے کسی دوسرے نے وطی نہ کیا ہو وہ اوس عورت سے نہین ملتی ہے جو غیر کی
موطوءہ ہوا سکو فضل ہے اوس دوسری پر وقال تعالیٰ ان للمتقین مفازا حدائق
واعنابا وکواعب اترابا یعنی بیشک ڈر والون کو مراد ملنی ہے باغ ہین اور انگور اور
نوجوان عورتین ایک عمر کی سب اور پیالہ چھلکتا کواعب جمع ہے کاعب کی کاعب کہتے ہین
اوس عورت کو جسکی چھاتیان اوٹھتی آتی ہیں مجاہد نے کہا یعنی ناہد یہی قول ہے مفسرین
کا صراح میں کہا ہے نہد برآمدن پستان نہد ثدی الجاریۃ ای اشرف وکعب فھی ناھد
وناھد انتھی کلبی نے کہا مراد وہ عورتین ہین جنکی چھاتی گول ہے یعنی فلکات ومتکعبات
صراح مین کہا ہے تفلیک گرد شدن پستان دختر تفلک کدلک کعاب بالفتح نار پستان کاعب
کذلک کعوب بمصدر منہ یقال کعبت الجاریۃ وکعبت بمعنی انتھی ابن القیم نے کہا اصل لفظ
مین معنی استدارت کے ہین مراد یہ ہے کہ اونکی چھاتیان اوٹھتی آتی ہین مثل انار کے جانب

مثل کو نہین تکتی ہین ایسی عورتون کو نواہد کواعب کہتے ہین محاسن پستان مین تین ابہرے ہوتے ہین گول
ہو ملکی ہو کرسی ہو بخاری مین ابن مالک سے رفعاً آیا ہے اگر ایک عورت زنان اہل جنت سے
طرف زمین کے جہانکے تو ساری زمین خوشبو سے بھر جاے اور مابین زمین و جنت چمک اوٹھے
البتہ اوڑھنی اوسکی جو اوسکے سر پر ہے بہتر ہے دنیا و مافیہا سے ام سلمہ کہتی ہین مینے حضرت
سے کہا حورعین کون ہین فرمایا بڑی آنکھہ والیان خوب سفید و سیاہ چشم مینے کہا لولو مکنون
سے کیا مراد ہے فرمایا ویسی صاف جیسے کہ موتی اندر صدف کے ہوتا ہے جسکو کسی کا ہاتھ
نہین لگا مین نے کہا مراد خیرات حسان سے کیا ہے فرمایا نیک عادت خوبصورت مینے کہا
بیض مکنون سے کیا مراد ہے فرمایا ایسی رقیق ہین جیسے وہ جھلی جو اندر انڈے کے ہوتی ہے چھلکے
سے ملی ہوئی مینے کہا عربا اترابا سے کیا مراد ہے فرمایا یہ وہ عورتین مراد ہین جو دنیا مین بوڑہی ہو کر
مری ہین اور رمصا شمطا تہین یعنی آنکھون سے پانی جاتا تہا بال سفید ہوگئے تہے اللہ تعالے
نے انکو بعد بڑہاپے کے پہر دوبارہ دوشیزہ کر دیا وہ پیار دلاتی ہین شیفتہ و فریفتہ و عاشق
و دوستدار ازواج ہین ایک سن و سال کی مینے کہا دنیا کی عورتین افضل ہین یا حورعین فرمایا
دنیا کی عورتین افضل ہین حورعین سے جیسے کہ ابرہ بہتر ہوتا ہے استر سے مینے کہا کس سبب سے
فرمایا بسبب نماز و روزہ و عبادت خدا کے اللہ نے اونکے چہرون کو نور پہنایا اور اونکے بدنون کو
ابریشم اونکے رنگ سفید ہین اور کپڑے سبز زیور زرد انگیٹھیان موتیون کی اور کنگھیان سونے
کی وہ کہینگی نحن الخالدات فلا نموت ابدا ونحن الناعمات فلا نباس ابدا ونحن المقیمات
فلا نظعن ابدا ونحن الراضیات فلا نسخط ابدا طوبیٰ لمن کنا لہ وکان لنا مینے
کہا ہم مین کوئی عورت دو تین چار شوہر کرتی ہے پھر مرجاتی ہے پہر جنت مین جائیگی تو اوسکے
ساتھ اوسکا شوہر بھی ہوگا فرمایا اے ام سلمہ اوسکو اختیار دیا جائیگا سو وہ اوسی شوہر کو اختیار

کرے گی جو خلق مین بہتر ہوگا وہ کہیگی اے رب یہ شخص دنیا مین احسن الاخلاق تھا تو مجھکو اسی کے ساتھ بیاہ دے اے ام سلمہ حسن خلق خیر دنیا و آخرت کو لیگیا رواہ الطبرانی سلیمان بن ابی کریمہ متفرد ہے ساتھ اس حدیث کے ابو حاتم نے اوسکو ضعیف کہا ہے ابن عدی کہا عامۂ احادیث اوسکی مناکیر ہیں متقدمین کا کلام اوسکے حق مین نہین دیکھا یہ حدیث اسی ایک سند سے آئی ہے حدیث سعید مین آیا ہے کہ ہر ایک شخص کی بہتر زوجہ ہوگی ہر بار ہر زوجہ کو بکر پائیگا ذکر سست ہوگا اندام نہانی عورت کو کوئی مرض نہ پہنچیگا رواہ ابو یعلی حدیث ابو سعید مین بھی رفعاً ذکر بہتر زوجہ کا آیا ہے رواہ الترمذی حدیث ابو امامہ مین کہا ہے کہ ۷۲ زوجہ ہونگی دو حورعین باقی اہل میراث و اہل دنیا سے ہر عورت قبل شہی رکھتی ہوگی اور ہر مرد ذکر غیر منثنی رواہ القرطبی حدیث انس مین بہتر زوجہ کا ذکر آیا ہے اور فرمایا ہے کہ ایک مرد کو سو مرد کی قوت ہوگی رواہ ابو نعیم حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے کہ مرد ایکدن مین پاس سو بکر کے جائیگا رواہ الطبرانی ان احادیث مین بطولہا کلام ہے حدیث صحیح مین اسیقدر آیا ہے کہ ہر شخص کی دو زوجہ ہونگی اس سے زیادہ نہین آیا پس اگر احادیث مذکورہ محفوظ ہین تو مراد سراری یعنی کنیزیں ہیں کہ ہر شخص کو بحسب منزلت قلیل و کثیر ملینگی جیسے کہ بہت سے خدم و ولدان ملینگے یا مراد قوت مجامعت کی ہے اس عدد پر حدیث انس مین فرمایا ہے مومن کو جنت مین قوت جماع کی اتنی اور اتنی دیجاے گی کہا اے رسول خدا کیا اوسکو اتنی طاقت ہوگی فرمایا سو مرد کی قوت ہوگی رواہ الترمذی یہ حدیث صحیح ہے جنے یہ کہا کہ وہ اسقدر زنان بکر کے پاس پہنچیگا شاید اوسنے روایت بالمعنی کی ہے یا تفاوت عدد نساء کا بحسب تفاوت درجات کے ہوگا واللہ اعلم آئین سنک ہین کہ مومن کے لئے جنت مین دو زن سے زیادہ ہونگی کیونکہ صحیحین مین عبد اللہ بن قیس سے رفعاً آیا ہے کہ بندۂ مومن کا خیمہ جنت مین ایک موتی کا ہوگا

ستر میل طول میں ہوگا اسکے اندر اوسکے اہالی ہونگے وہ اونپر طواف کرے گا کوئی کسی کو نہ دیکھے گا
قالہ ابن القیم رحمہ یہ استدلال لفظ اہلین سے کیا ہے جو جمع ہے اہل کی لکن اثنین کو بھی جمع
کہتے ہین واللہ اعلم دو ہی زوجہ مراد ہین یا زیادہ ۔

فصل ۱۴

پیدایش حورعین کی کس چیز سے ہے اور وہ آج کے دن اپنے ازواج کو پہچانتی ہین ۔ حدیث
انس بن مالک مین فرمایا ہے حورعین زعفران سے پیدا کیگئی ہین رواہ البیہقی یہ حدیث اس سند سے
منکر ہے لکن دوسری روایت مین شعبہ سے یونہی مروی ہے یہی مضمون حدیث ابی امامہ مین بھی
رفعًا آیا ہے رواہ الطبرانی اسکو ابن راہویہ نے بھی مجاہد سے موقوفًا روایت کیا ہے اشبہ
بالصواب یہی ہے اور ابن عباس سے رفعًا مروی ہے ابو سلمہ بن عبدالرحمن کہتے ہین اللہ کے
دوست کے لیے جنت مین عروس ہوگی جسکو آدم وحوا نے نہین جنا لکن وہ زعفران سے پیدا ہوئی
ہے بالجملہ آفرینش حورعین کی زعفران سے ہونا دو صحابی ابن عباس وانس سے اور دو تابعی ابو سلمہ
ومجاہد سے مروی ہے اونکی پیدایش جنت مین ہوئی ہے وہ آباء و امہات سے مولود نہین ہین
مین بعض روایات مین آیا ہے کہ اسفل حورعین کا مسک ہے اور اوسط عنبر اور اعلیٰ کافور اور
بال وابرو ایک سیاہ خط ہے نور مین دوسرا لفظ یہ ہے کہ پیدا ہوئی ہین شاخ عنبر و زعفران سے
تیسرا لفظ یہ ہے کہ پہلے سینہ اونکا پیدا ہوتا ہے مسک اذفر ابیض سے اوسی پر پھر سارے بدن
کا التیام ہوتا ہے ابن عباس کہتے ہین اللہ نے حورعین کو اصابع قدم سے زانو تک زعفران سے
بنایا ہے اور زانو سے پستان تک مسک اذفر سے اور پستان سے گردن تک عنبر اشہب سے
اور گردن سے سر تک کافور ابیض سے اونپر ستر حلے مثل شقائق النعمان کے ہونگے جب

سامنے آئیگی چہرہ مثل نور ساطع کے چمکتا ہوگا جسطرح سورج اہل دنیا کے لئے درخشان ہے شعرا
کہتے ہین فاعملوا ایّھا الاخوان صالحا ولا تسأموا من الاعمال عن سمع بعد سماع
هذا الجزاء العظیم فالبهائم احسن حالا منه والحمد لله رب العالمین
انس کا لفظ رفعًا نزدیک ابو نعیم کے یہ ہے کہ اگر ایک حور سات دریاؤن مین تھوک دے تو وہ سب
دریا اوسکے دہن کی شیرینی سے میٹھے ہو جائین خلقت حورعین کی زعفران سے ہے یہ آدمیہ
جسکی خلقت خاک سے ہے جب اِس درجہ حسین وجمیل ہوتی ہے تو پھر اوس صورت کا جو کہ زعفران
جنت سے بنی ہے کیا پوچھنا ہے خدا ہی جانے کہ کیسی عمدہ ہوگی واللہ المستعان حدیث
ابن مسعود مین فرمایا ہے جنت مین ایک نور چمکیگا لوگ سر اوٹھا کر دیکھینگے وہ نور حور کے دانت کا ہوگا
جو سامنے اپنے زوج کے ہنسے گی رواہ ابو نعیم کثیر بن مرہ نے ولدینا مزید مین کہا ہے کہ ابر
آئیگا اوس سے جواری برسینگی آراستہ و پیراستہ اسیطرح نہر بیذخ کے نیچے سے جاریات
اوگینگی قال ابن عباس ولید بن عبدہ رفعًا کہتے ہین حضرت نے جبریل سے کہا اے جبریل مجھکو
حورعین کے پاس کھڑا کردو چنانچہ اونپر کھڑا کر دیا فرمایا تم کون ہو کہا نحن جواری قوم کرام
حلوا فلم یظعنوا و شبوا فلم یہرموا و نقوا فلم یدرنوا رواہ اللیث بن سعد
کعب نے کہا اگر ایک حورعین اپنا ہاتھ آسمان سے نیچے لٹکا دے تو ساری زمین چمک اوٹھے
جسطرح کہ سورج واسطے اہل دنیا کے چمکتا ہے پھر کہا کہ یہ تو مینے ہاتھ کا ذکر کیا پھر چہرہ کی
سفیدی و خوبی و جمال کا کیا ذکر ہے حدیث معاذ بن جبل مین فرمایا ہے کہ ایذا نہین دیتی کوئی
عورت اپنے شوہر کو دنیا مین لیکن کہتی ہے زوجہ اوسکی حورعین مین سے تو اسکو ایذا مت دے
اللہ تجھکو قتل کرے یہ تو پاس تیرے دخیل یعنی مہمان ہے اب قریب ہے کہ یہ تجھکو چھوڑ کر
ہمارے پاس آجائیگا رواہ احمد مراسیل عکرمہ مین رفعًا آیا ہے کہ حورعین تعداد مین کم

کہین زیادہ تر ہین اپنے شوہرون کو دعا دیتی ہین کہتی ہین اللہم اعنہ علی دینك و
اقبل بقلبہ علی طاعتك وبلغہ الینا بعزتك یا ارحم الراحمین ابن مسعود نے کہا جنت
مین ایک حور ہے اوسکو لعبہ کہتے ہین حورین سب جنتون کی اوسکی فریفتہ ہین آسکے بازو پر ہاتھہ
مارتی ہین اور کہتی ہین خوشی ہو تجہکو اے لعبہ تیری طالب اگر تجہکو جان لین تو خوب ہی کوشش
کرین اوس حور کی دونون آنکہون کے بیچ مین لکہا ہے من کان یسعی ان یکون لہ مثلی
فلیعمل برضاء ربی یعنی جو کوئی مجہسے حور لیا چاہے تو وہ میرے رب کی خوشی پر چلے
حکایت عطا سلمی نے مالک بن دینار سے کہا تہا اے ابا یحیی ہمین شوق دلاؤ کہا
جنت مین ایک حورا ہے جنت والے اوسکے حسن پر فخر و ناز کرینگے اگر اللہ نے اہل جنت پر یہ بات
نہ لکہی ہوتی کہ وہ نہ مرینگے تو وہ اوسکے حسن سے مرجاتے جب سے عطا ہمیشہ اندوہگین رہتے تہے
یعنی اوسکے شوق مین ؎

ہوش یارون کے بجا ہین نہ اغیار کے ہوش	منتظر ہین ترے ایک جلوۂ دیدار کے ہوش

حکایت احمد بن ابی الحواری کہتے ہین ایک حکیم کی ملاقات ایک حکیم سے ہوئی اوسنے کہا تو
حور کا مشتاق ہے کہا نہین کہا مشتاق ہونا چاہیے کہ اونکے چہرے کا نور اللہ کا نور ہوگا وہ بیہوش
ہوگیا پہر اوٹہا لیگئے ایک ماہ تک ہم اوسکی عبادت کرتے رہے **حکایت** ربیعہ بن کلثوم کہتی
ہین حسن نے ہماری طرف دیکہا ہم جوان تہے کہا اے گروہ جوانون کے تم حورون کے مشتاق
نہین ہوتے حضرمی کہتے ہین مین اور حمزہ ایک رات چہت پر سویا مینے دیکہا کہ وہ بستر پر رات بہر
تڑپتے اور کروٹین بدلتے رہے مین نے صبح کو کہا تم رات کو بالکل نہ سوئے کہا جب مین بستر پر لیٹا
تو میرے سامنے ایک حور کی صورت آئی گویا مجہکو آہٹ ملی کہ اوسکی جلد میری جلد سے چہوگئی
ابو سلیمان نے کہا یہ ایک مرد مشتاق تہا ؎

رہین دیدۂ شب زندہ دار خویشتنم		کہ تلخ کرد برلب تو خواب شیرین را
رات ساری مجھے دونون کی تسلی مین کٹی	۹	ہات دل پر سے اوٹھایا تو جگر پر رکھا

ابن عباس نے کہا ہے اگر ایک حور اپنا کف دست آسمان و زمین کے بیچمین نکالے تو ساری خلایق اوسکے حُسن پر مفتون ہو جاوے اور اگر اپنی اوڑہنی نکالے تو سورج سامنے اوسکے مثل فتیلہ کے سامنے سورج کے بے روشنی ہو جاوے اور اگر اپنا چہرہ دکہاوے تو اوسکا حُسن مابین سما و ارض کو درخشان کردے **حکایت** یزید رقاشی کہتے ہین جنت مین ایک نور چمکیگا کوئی جگہہ جنت مین باقی نرہے گی لکن وہ نور اوسجگہہ داخل ہو گا پوچھا وہ کیا ہے کہا ایک حور سامنے اپنے شوہر کے ہنسے گی صالح کہتے ہین کنارۂ مجلس مین ایک شخص بیٹھا تہا اوسنے چیخ ماری اور مرگیا اسکو ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے اور خطیب نے تاریخ مین رفعًا لکن ذکر چیخ مارنے کا نہین کیا یحیی بن ابی کثیر کہتے ہین جب کوئی حور تہوک دیگی تو کوئی درخت جنت کا باقی نرہیگا لکن سیراب ہو جائیگا دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ حور عین اپنے ازواج کو ابواب جنت پر آکر لینگے اور کہینگی طالما انتظرناکم نحن الراضیات فلا نسخط والمقیمات فلا نظعن والخالدات فلا نموت اسکو بہت آواز خوش سے جو کبہی تو نے سُنی ہو کہینگی پہر کہینگی انت حبی وانا حبك لیس دونك تقصیر ولا وراءك معدل یعنی ہمنے تیری بہت راہ دیکہی بہت ساانتظار کیا ہم رضامند رہنے والیان ہین کبہی ناخوش نہونگی ہم سدا بسنے والیان ہین کبہی کوچ نکرینگی ہم ہمیشہ زندہ رہنے والیان ہین کبہی نمرینگے تو ہمارا یار ہے ہم تیرے یار ہین ہم کوئی تقصیر تیرا نکرینگے اور نہ تجہکو چہوڑکر کہین اور جائینگے +

فصل ۱۵

حورعین کا مہر اعمال صالحہ ہین * احادیث مین آیا ہے کہ جاروب کشی مسجد مین اور دور کرنا خس وخاشاک کا مسجد سے مہر ہے حورعین کا ابوہریرہ کہتے تہے تم فلانہ بنت فلان سے بہت سا مال خرچ کرکے نکاح کرتے ہو اور حورعین جو ایک لقمہ یا ایک دانہ خرما یا ایک پارۂ نان پر ملتی ہے اوسکو چہوڑ دیتے ہو امام سحنون نے کہا ہے مصر مین ایک شخص سعید نام تہا اوسکی مان بڑی عابدہ تہی اوسکا بیٹا رات کو اوسے نماز پڑہاتا امام بنتا جب اوسپر نیند کا غلبہ ہوتا وہ کہتی اے سعید جو دوزخ سے ڈرتا ہے اور حورعین سے منگنی کرنا چاہتا ہے وہ سوتا نہین ہے تب وہ ڈرکر ہوشیار ہو جاتا **حکایت** ثابت بنانی رح نے خواب مین ایک حورعین کو دیکہا کہا تو کسکے لئے ہے اوسنے کہا اوسکے لئے جو رات کو تہجد پڑہتا ہے اور لوگ سوتے ہوتے ہین بعض نے ایک حور اوکو نہایت حسین جمیل دیکہکر کہا تو کسکے لئے ہے کہا جو شخص چار ہزار ختم کرے جسدن وہ شخص چار ہزار ختم کرچکا اوسیدن مرگیا نہایت نحیف البدن مثل مشک کہنہ کے تہا * **حکایت** شیخ نصر قاری کہتے ہین ایکرات مین تہجد سے سوگیا خواب مین ایک جاریہ دیکہی کہ ویسی خوبصورت کبہی نہ دیکہی تہی اوسکے ہاتہ مین ایک ورق تہا کہا اے شیخ تو اسکو پڑہ سکتا ہے مینے کہا ہان مجہکو وہ ورقہ دیا اوسمین یہ لکہا تہا ؎

قد الهتك اللذائذ والاماني	عن الفردوس للقطف الدواني
ولذ نومة عن خير عيش	مع الخيرات في غرف الجنان
تيقظ من منامك ان خيرًا	من النوم التهجد بالقرآن

حکایت مالک بن دینار کہتے ہین مین ہر رات کو ایک وظیفہ پڑہا کرتا تہا ایک رات سوگیا ایک جاریہ خواب مین آئی نہایت جمیل اوسکے ہاتہ مین ایک رقعہ تہا مجہسے کہا تو اسکو پڑہ سکتا ہے مین نے کہا ہان وہ رقعہ مجہکو دیا اوسمین یہ لکہا تہا ؎

لهاك النوم عن طلب الامانی — وعن تلك الكوالس فی الجنان

تعیش مخلد الاموت فیها — وتلهو فی الخیام مع الحسان

تیقظ من منامك ان خیرا — من النوم التهجد بالقرآن

فصل ١٦

جنت والون کے نکاح و وطی اور کمال التذاذ کا ذکر اور انکا مذی و منی و ضعف سے پاک رہنا اور انپر غسل کا واجب نہونا ✦ حدیث ابوہریرہ مین گزرچکا ہے کہ مرد ایک دن مین سو عذرا کے پاس پہنچیگا یعنی کنواری عورت کے اس حدیث کی سند صحیح ہے اور حدیث ابوموسی مین گزرچکا ہے کہ در مجوف کے خیمہ مین مومن کے اہل ہونگے جنپر وہ طواف کریگا یہ حدیث بالاتفاق صحیح ہے لقیط بن عامر نے دا ز داجِ مطہرہ مین کہا ہے مین نے کہا اے رسول خدا کیا ہمکو وہان ازواج مصلحات ملینگی فرمایا صالحات واسطے صالحین کے ہین لذت اوٹھائین گے اونسے مثل تمہاری لذت کے دنیا مین اور لذت اوٹھائینگی وہ تمسے بجز اسکے کہ ولادت نہوگی رواہ الطبرانی ابوہریرہ نے حضرت سے پوچھا تھا کہ کیا ہم وطی کرینگے جنت مین یعنی جماع و صحبت و مباشرت فرمایا ہان قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے جان میری دحم دحم پھر جب مرد جماع کرکے اوٹھ کھڑا ہوگا تو وہ حور پھر اوسیطرح کی پاک اور کنواری ہو جائے گی رواہ ابن وہب صراح مین کہا ہے دحم سخت سپوختن انتہی مطلب یہ ہے کہ خوب ہی فشار کے ساتھ وقاع کرینگے ابوسعید خدری کا لفظ یہ ہے کہ جنت والے جب اپنی عورتون سے جماع کرینگے تو وہ پھر بدستور دوشیزہ ہو جائینگی رواہ الطبرانی ابوامامہ کہتے ہین حضرت سے پوچھا کیا اہل جنت نکاح کرینگے یعنی جماع

فرمایا ایسے ذکر سے جو سست نہو اور ایسی شہوت سے جو منقطع نہو ۔ جماع دحاً دحاً ہوگا لیکن منی
ہوگی اور نہ منیہ یعنی نہ انزال ہوگا اور نہ موت آوے گی رواہ الطبرانی اسکی سند مین ضعف
ہے ابو ہریرہ نے کہا حضرت سے سوال کیا کہ کیا اہل جنت مسیس کرینگے یعنی صحبت فرمایا
ہان بذکر لا یمل وفرج لا یحفی وشہوۃ لا تنقطع رواہ ابو نعیم یعنی نہ ذکر سست
و بیدم ہوگا اور نہ شرمگاہ گھسے گی اور نہ شہوت ختم ہوگی بلکہ سب امور بدستور و برقرار
رہین گے وللہ الحمد ابو امامہ کہتے ہین حضرت سے پوچھا کیا اہل جنت جماع کرینگے فرمایا ای
والذی بعثنی بالحق دحاً دحاً پھر ہاتھ سے اشارہ کیا ولکن نہ منی ہوگی اور نہ منیہ رواہ
الحسن بن سفیان ابو قلابہ کہتے تھے اہل جنت کے پاس کھانا پینا لاوین گی پھر شراب طہور
جب اوسکو پئین گے پیٹ لگجائیگا اور بدن سے پسینا ہوکر بہ جائیگا اوسکی خوشبو مشک
سے بہتر ہوگی پھر یہ آیت پڑہی وسقاھم ربھم شرابا طھورا عکرمہ نے کریمہ ان
اصحاب الجنۃ الیوم فی شغل فاکھون مین کہا ہے کہ مراد اس شغل سے ازالہ بکارت
ابکار ہے رواہ سعید بن منصور ابن مسعود نے آیہ مذکورہ مین کہا ہے شغل انکا افتضاض
عذاری ہوگا صراح مین کہا ہے فض شکستن چیزے چنانکہ از ہم جدا شود و شکستن مہر نامہ
افتضاض آب روان رسیدن بانتہی عذاری بالفتح والکسر جمع ہے عذراء کی عذراء کہتے
ہین دختر دوشیزہ کو یعنی کنواری لڑکی اعتذار بکارت زائل کردن کذا فی الصراح اوزاعی
نے بہی اس آیت کی تفسیر مین یہی کہا ہے کہ شغلھم افتضاض الابکار اسی کے ابن
عباس بہی قائل ہین ابو الاحوص نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ یہ ازالہ بکارت بالا سریرا ندر
حجال کے ہوگا مقاتل نے کہا وہ اس شغل کی وجہ سے اہل نار سے غافل ہونگی اور نہ اونکی یاد کرینگی
اور نہ اونکے لئے کچھہ رنجیدہ ہونگی ؏

بهشت آنجا کہ آزارے نباشد	کسے را با کسے کارے نباشد

شعرانی کہتے ہین فی شغل کہا فی جماع نکہا تاکہ مبدے شرم کے کامون کو کنایہ سے کہا کرین عرف مین ذکر ایسے امور کا مکروہ ہوتا ہے علماء نے کہا ہے ولہم فیہا رزقہم بکرۃ وعشیا جنت مین رات دن نہوگا ہمیشہ نور مین رہینگے مقدار شب کو ارخاء حجاب وغلق باب سے پہچانینگے اور دن کو رفع حجاب وفتح باب سے واللہ اعلم سعید بن جبیر نے کہا اونکی شہوت اونکے بدن مین ستر سال تک جاری رہیگی وہ لذت پائینگے اونکو جنابت لاحق نہوگی کہ وہ محتاج تطہیر کے ہون اور نہ ضعف وانحلال قوت کا عارض ہوگا یعنی طاقت نہ گھٹیگی اور نکمزوری وناتوانی ہوگی بلکہ وہ وطی اونکی ایک طرح کا التذاذ وتنعم ہوگا کوئی آفت اوسکو کسی طرح پر نہی نہ لگیگی اور بڑا کامل لوگون مین وہان وہ شخص ہوگا جسنے اسجگہ اپنے نفس کو حرام سے زیادہ بچایا ہے جسطرح کہ وہ شخص کہ جسنے یہان حریر پہنا ہے وہ وہان حریر نہ پہنیگا اور جسنے یہان شراب پی ہے وہ وہان شراب نہ پئیگا یا جس نے اسجگہ سونے چاندی کے برتنون مین کہایا وہ وہان ظروف زر وسیم مین نہ کہائیگا ولہذا حدیث مین فرمایا ہے انہا لہم فی الدنیا ولکم فی الاخرۃ اب جو کوئی اپنی لذات وطیبات وشہوات کو اسجگہ پورا کریگا تو وہ اوسجگہ محروم رہیگا جسطرح کہ اللہ نے خبر دی ہے اذہبتم طیباتکم فی الحیاۃ الدنیا واستمتعتم بہا ولہذا صحابہ وتابعین اس سے نہایت درجہ ڈرتے تھے بالجملہ لذت محرمہ کا تارک دن قیامت کے استیفاء اپنی لذات کا اکمل وجوہ پر کریگا اور مبتلائے محارم ومعاصی کے لئے وہان لذت نہوگی ؎

کسی کو لذت طاعت بود محروم دنیا من
کہ بگزارد در جنت وے با داغ حرمانش

فصل ۱۷

زن جنت اسی دنیا مین اپنے زوج کو دیکھتی ہے ✦ عبداللہ بن زید نے کہا ہے کہ ہمکو یہ بات
پہنچی ہے کہ نساء اہل جنت سے کہتے ہین کہ کیا تو اپنے زوج کو اہل دنیا مین دیکھنا چاہتی ہو وہ کہتی
ہے ہان تب پردہ اوٹھا دیتے ہین اور دروازہ کھلجاتا ہے وہ اوسکو دیکھکر پہچان لیتی ہے
اور نگاہ مین رکھتی ہے اور اوسکے دیر مین آنے کی وجہ سے اوسکی طرف مشتاق ہوتی ہے
جسطرح کہ کوئی عورت شوہر غائب کی آرزومند ہوتی ہے اور جب اوسکی دنیا کی بی بی
اور اوس سے باہم کچھ خفگی ہوجاتی ہے اور وہ بی بی اوس سے ناخوش ہوتی ہے تو یہ
امر اوسپر شاق گزرتا ہے وہ کہتی ہے ویحك دعہ من شرك انما هو معك لیالی قلائل
یعنی تو اسکو اپنی شر سے رہا کر یہ تو پاس تیرے چند شب سے ترمذی مین رفعًا آیا ہے ایذا
نہین دیتی کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا مین لکن کہتی ہے زوجہ اوسکی حور مین لا
تؤذیہ قاتلك اللہ فانما هو عندك دخیل یوشك ان یفارقك الینا اس حدیث مین
دلیل ہے اس بات پر کہ اطلاق لفظ زوجہ کا حور مین پر مثل آدمیہ کے صحیح ہے ✦

فصل ۱۸

جنت مین حمل و ولادت ہوگی یا نہین اسمین لوگون کا اختلاف ہے ✦ حدیث ابو سعید خدری
مین فرمایا ہے مومن جب خواہش اولاد کی جنت مین کرے گا تو ایک دم مین حمل و وضع و
سن حسب دلخواہ ہوجائیگا رواہ الترمذی واستغربہ اسحق بن ابراہیم نے کہا ہے
لکن وہ اسبات کی خواہش ہی نکرے گا بعض نے کہا جنت مین جماع ہوگا ولد نہوگا

حدیث ابورزین عقیلی مین فرمایا ہے اہل جنت کی اولاد پیدا نہوگی آبن القیم نے کہا یہ حدیث
ابوسعید کی شرط صحیح پر ہے اور رجال اوسکی صحیح ہیں لیکن سخت غریب ہے اور تاول آسحق
مین نظر ہے دوسرا لفظ ابوسعید کا یہ ہے حضرت سے کہا کیا اہل جنت کے اولاد پیدا ہوگی
کیونکہ ولد تمام مسرت ہوتا ہے فرمایا ہان قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین ہے جان میری وہ
بچہ اتنی مدت مین نہوگا جسکی تمنا تم کرتے ہو بلکہ اوسکا حمل و رضاع و شباب سب ایکدم مین
ہوجائیگا رواہ ابونعیم تیسرا لفظ انکا رفعا یہ ہر مرد جنت کے لئے اولاد ہوگی حسب دلخواہ
اوسکے اور حمل و فصال و شباب ایک ساعت مین ہوجائیگا رواہ ابوالحسن وردی الحاکم
مثلہ ایضا عنہ بیہقی نے کہا اسکی اسناد سخت ضعیف ہے اور حدیث طویل ابورزین مین
جسکی طرف بخاری نے اشارہ کیا ہے یون آیا ہے غیران لا توالد اس حدیث کو احمد و
طبرانی وابوالشیخ وابن مندہ وابن مردویہ وابونعیم وغیرہم نے برسبیل قبول و تسلیم روایت
کیا ہے سو یہ حدیث صحیح ہے انتفاء ولد مین اور یہ لفظ کہ جب وہ چاہیگا تو ایسا ہوگا معلق
بشرط ہے اور تعلیق سے وقوع معلق اور معلق بہ کا لازم نہین آتا ہے اور لفظ اذا وادا کا
ظاہر ہے محقق مین ولکن کبھی استعمال ان الفاظ کا واسطے مجرد تعلیق کے عام طور پر بھی آتا ہے
اسجگہ یہی معنی متعین مین آسکو حافظ ابن القیم نے دس وجہ سے ثابت کیا ہے پھر کہا ہے
کہ جن لوگون نے ولادت کی نفی جنت مین کی ہے سو وہ نفی کچہہ اس سبب سے نہین کی ہے
کہ اونکے دلون مین کچہہ زیغ ہے بلکہ بدلیل حدیث ابورزین کے ہے کہ اوسمین لفظ غیران
لا توالد آیا ہے اور ترمذی نے اس باب مین سلف وخلف سے دو قول نقل کئے ہین
اور حدیث ترمذی غریب ہے سو اگر حضرت صلعم نے یہ فرمایا ہے تو اوسکے حق ہونے مین کچہہ شک
و شبہہ نہین ہے اور نہ کچہہ منافات ہے درمیان اوسکے اور درمیان حدیث ابورزین کے اسلئے

کہ یہ نفی ہر تو الد معہود کی تو نفی ولادت ولد و وضع وسن و شباب کی ایک ساعت مین اللہ اعلم
قرطبی نے کہا ہے علمانے اسمین اختلاف کیا ہے بعض نے کہا جنت مین جماع ہوگا اولاد نہوگی
مجاہد و طاؤس و ابراہیم نخعی کا یہی قول ہے اور بعض نے کہا اولاد ہو سکتی ہے لکن کوئی
اوسکی خواہش نکرے گا واللہ اعلم +

فصل ۱۹

حورعین کے سماع و غناء و لذت و طرب کا ذکر + قال تعالیٰ ویوم تقوم الساعۃ یومئذ
یتفرقون فاما الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات فھم فی روضۃ یحبرون یحییٰ بن
ابی کثیر نے کہا حبر لذت و سماع ہے اور یہ کچھ برخلاف قول ابن عباس کے نہین ہے کہ اونہون
نے یحبرون کے معنی یکرمون کے کیے ہین اور مجاہد و قتادہ نے کہا ینعمون اسلیے کہ
لذت کان کی سماع سے منجملہ اکرام و انعام کے ہے علی کا لفظ رفعًا یہ ہے جنت مین ایک
مجمع ہوگا حورعین کا وہ اپنی آوازین بلند کرینگے یعنی گائین گی ویسی آواز خلائق نے نسنی
ہوگی وہ یہ کہین گی نحن الخالدات فلا نبید ونحن الناعمات فلا نباس نحن الراضیات
فلا نسخط طوبیٰ لمن کان لنا وکنا لہ رواہ الترمذی وقال غریب یہ عبارت ولڑکیون کی
اونکی غزلخوانی ہوگی ابوہریرہ کہتے ہین جنت مین ایک نہر ہے طول مین برابر جنت کے اوسکے
کنارون پر کنواریان کھڑی ہونگی آمنے سامنے وہ آواز سے گائینگی ساری خلق اوسکو
سُنیگی تم جنت مین کوئی لذت و مزا مثل اوسکے نہ دیکھوگے ہم نے کہا اے ابوہریرہ وہ کیا
گانا ہوگا کہا انشاء اللہ تسبیح و تحمید و تقدیس و ثناء رب عزوجل کی ہوگی اسکو جعفر فریابی
نے اسیطرح موقوفًا روایت کیا ہے ابو نعیم کا لفظ ابوہریرہ سے یہ ہے جنت مین ایک درخت

ہے اوسکے جذوع یعنی تنہٗ درخت سونے کے اور اوسکی شاخین زبرجد اور موتیونکی ہونگی
ایک ہوا چلے گی اوس سے آواز برآمد ہوگی سُننے والون نے کبھی کوئی آواز لذیذ تر اوس سے
نہ سُنی ہوگی انس کا لفظ رفعًا یہ ہے حورعین جنت مین تغنی کرینگی نحن الحور الحسان خلقنا
لازواج کرام رواہ ابونعیم وابن ابی الدنیا ابن ابی اوفی رفعًا کہتے ہین ہر مرد کے
ساتھہ اہل جنت مین سے چار ہزار بکر اور آٹھہ ہزار ایم اور سو حور بیاہی جائینگی وہ سب
ہر ہفتہ مین مجتمع ہوکر آواز خوب کہ ویسی آواز خلائق نے نہ سُنی ہوگی یہ کہینگی نحن
الخالدات فلا نبید ونحن الناعمات فلا نبأس ونحن الراضیات فلا نسخط ونحن
المقیمات فلا نظعن طوبی لمن کان لنا وکنا لہ رواہ ابونعیم خالد بن معدان نے
رفعًا کہا ہے داخل نہوگا جنت مین کوئی بندہ لیکن بیٹھینگی پاس اوسکے سر اور دونون پانون
کے دو حورعین اور بہت آواز خوش سے غنا کرینگی جسکو انس وجن نے سُنا ہوگا وہ کچھہ
مزامیر شیطان نہیں ہے رواہ جعفر الفریابی ابن عمر رفعًا کہتے ہین ازواج اہل جنت گائینگی
ایسی خوش آوازی سے کہ کسی نے ویسی آواز نہ سُنی ہوگی منجملہ اونکے غنا کے ایک یہ
ہے کہ نحن الخیرات الحسان ازواج قوم کرام ینظرن بقرۃ اعیان دوسرا غنا یہ ہوگا
نحن الخالدات فلا نمتنہ نحن الآمنات فلا نخفنہ نحن المقیمات فلا نظعنہ رواہ
الطبرانی تفرد بہ ابن ابی مریم یہ غنا حقیقت مین ادائے شکر نعم خدا ہے جسنے اونمین یہ
اوصاف کمال اور صفات حسن وجمال کے رکھے ہین ابن وہب کہتے ہین ایک مرد قریش
نے ابن شہاب سے کہا کیا جنت مین سماع بھی ہوگا کیونکہ مجھے سماع محبوب ہے کہا قسم
ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہے جان ابن شہاب کی جنت مین ایکدرخت ہے جسکا پہل
موتی اور زبرجد ہین اوس درخت کے نیچے حورین ہونگی ناربستان وہ طرح طرح سے

گائینگی نحن الناعمات فلا نبأس نحن الخالدات فلا نموت جب وہ درخت اس آواز کو سُنے گا اوسکے پتے کہڑ کہڑا مین گے اور ادن جواری کو جواب دینگے ہم نہین جانتے کہ آواز جواری کی بہتر ہوگی یا آواز شجر کی ابن وہب نے اسی کے لگ بہگ خالد بن یزید سے بہی روایت کیا ہے اور اتنا اور زیادہ کیا کہ اونکے سینہ پر لکہا ہوگا انت حبی و اناحبك انتحت لنفسی عندك لم ترجینی مثلك ایک اور سماع ہوگا جو اس سے بہی اعلی تر ہے اوزاعی کہتے ہین مجہکو یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ کی خلق مین کوئی شخص اسرافیل علیہ السلام سے زیادہ تر خوش آواز نہین ہے اللہ اونکو حکم دیگا وہ سماع شروع کرینگے آسمانون مین کوئی فرشتہ باقی نہ رہے گا لکن اوسکی نماز قطع ہو جائے گی پہر جب تک اللہ چاہیگا وہ سماع مین رہینگے تب اللہ تعالی فرمائیگا قسم ہے میری عزت کی اگر جان لین بندے قدر میری عظمت کی تو میرے غیر کو نہ پوجین رواہ ابن ابی الدنیا محمد بن منکدر کہتے ہین قیامت کے دن ایک منادی ندا کریگا کہان ہین وہ لوگ جو بچاتے تہے کان اپنے اور جان اپنی مجالس لہو و مزامیر شیطان سے ساکن کرو اونکو ریاض مسک مین پہر فرشتون سے کہیگا سُناؤ اونکو تمجید تحمید میری مالک بن دینار نے کریمۂ ان لہ عندنا لزلفی وحسن مآب مین کہا ہے قیامت کے دن حکم ہوگا ایک منبر بلند رکہین گے پہر پکارا جائیگا کہ اے داؤد تم میری تمجید کرو آواز خوب و نرم سے جس سے کہ تم میری تمجید کیا کرتے تہے دنیا مین داؤد کی آواز نعیم اہل جنت کو خالی کر دے گی یعنی اونکو تنعم سے باز رکہیگی

	آمد خبرے ز آمد او	۹	من بعد خبر نماند مارا	

ورودی عبد اللہ بن احمد نحو شہر بن حوشب نے کہا ہے اللہ تعالی فرشتون سے کہیگا میرے بندے آواز خوش کو دوست رکہتے تہے مگر دنیا مین میرے سبب سے اوسکا سُننا چہوڑ دیا تہا اب تم میرے بندون کو

سُناؤ وہ اپنی آوازین بلند کرینگے تسبیح وتکبیر سے کہ ویسی آواز کبھی نہ سُنی ہوگی رواہ ابن ابی الدنیا

چہ خوش باشد آواز نرم حزین	بگوش حریفان مستِ صبوح
بہ از روی زیباست آواز خوش	کہ آن حظ نفس ست واین قوت روح

ابن عباس نے کہا جنت مین ایک درخت ہے کہڑا ہوا استوار اوسکے سایہ مین سو برس چلے اوسکے نیچے بیٹھکر بات چیت کرینگے بعض کا جی چاہیگا وہ دنیا کے لہو کا ذکر کریگا اللہ تعالیٰ ایک ہوا طرف جنت کے بہیجیگا وہ ہوا اوس درخت کو جنبش دیگی ہر اوس لہو کے ساتھ جو کہ دنیا مین تھا

من کل شئی لذیذ احتسی قدحا	وکل ناطقة فی الکون یطربنی

سعید حارثی کہتے ہین مینے سُنا ہے کہ جنت مین قلعے ہین موتی اور سونے کے اونکا پھل گوہر ہے جنت والے جب آواز خوش کا سُننا چاہینگے اللہ تعالیٰ اون قلعون پر ایک ہوا بہیجیگا اوس ہوا سے ہر آواز خوش جسکو جی چاہیگا سُنائی دیگی ایک اور سماع ہر اس سے بھی اعلیٰ تر جسکے سامنے سارے سماع مضمحل ہونگے یہ سماع اللہ کے کلام وخطاب وسلام ومحاضرہ کا ہوگا اللہ تعالیٰ اپنا کلام اونپر پڑہیگا یہ جب اوس کلام پاک کو سنینگے تو گویا پہلے اوس سے کبھی نہ سُنا تھا اس باب مین حدیثین صحیح وحسن آئی ہین کہ سماع دنیا سے بھی زیادہ تر محبوب ہین اور کان مین لذیذ تر اور آنکھ مین خنک تر اسلیئے کہ جنت مین کوئی لذت نظر کرنے سے طرف روے مبارک خدا کے اور اوسکے کلام پاک کے سُننے سے نہین ہے اور نہ کوئی شئے اہل جنت کو اس سے زیادہ محبوب تر دیجائیگی عبداللہ بن بریدہ کہتے ہین جنت والے ہر دن دو بار جبار جل جلالہ پر داخل ہونگے اللہ تعالیٰ اونپر قرآن پڑہیگا اور ہر شخص اپنی جگہ پر بیٹھا ہوگا وہ جگہ منبر دُر ویاقوت وزبرجد وزر وزمرد ہوگی

اونپر ایسی کوئی چیز پڑی نہین گئی اور نہ اونہون نے اعظم و احسن تر اوس سے
شئی ہو گی وہ اپنے گہرونمین پہر کر آئینگے اونکی آنکہین ٹہنڈی ہونگی دوسرے دن تک

اللهم اغفر لنا وارزقنا +

فصل ۲

اہل جنت کے اونٹ گہوڑے سواریان کیسی ہونگی + بریدہ کہتے ہین ایک شخص نے حضرت سے پوچہا کہ جنت مین گہوڑے بہی ہونگے فرمایا اللہ اگر تجہکو جنت مین لیجائیگا تو تو وہان یاقوت سرخ کے گہوڑے پر سوار کرایا جائیگا وہ تجہکو جہان تو چاہیگا اوڑیگا ایک اور شخص نے کہا بہلا جنت مین اونٹ بہی ہونگے اوسکو پہلا سا جواب نہین دیا کہا اگر اللہ تجہکو جنت مین لیجائیگا تو ہر خواہش تیرے جی کی اور لذت آنکہ کی تجہکو ملیگی رواہ الترمذی وروی نحوہ بمعناہ عن عبد الرحمن بن سابط وھذا اصح منہ ایوب کہتے ہین حضرت کے پاس ایک اعرابی آیا کہا اے رسول خدا مین گہوڑے کو دوست رکہتا ہون جنت مین گہوڑے ہونگے فرمایا تو اگر جنت مین جائیگا تو تیرے پاس یاقوت کا گہوڑا لایا جائیگا اوسکے دو پر ہونگے تجہکو اوسپر سوار کرائین گے وہ تجہکو جہان تو چاہیگا لے اوڑیگا ترمذی نے کہا اس حدیث کی اسناد قوی نہین ہے ابن القیم نے کہا حدیث بریدہ مضطرب فیہ ہے لکن ترمذی نے اوسکو صحیح کہا ہے وحاصل نے کہا جنت والے ملاقات کرینگے سفید نجائب پر گویا وہ یاقوت ہین اور نہین جنت مین بہائم مگر اسپ و شتر حدیث جابر مین فرمایا ہے اہل جنت جب جنت مین داخل ہو چکین گے تو اونکے گہوڑے پاس اونکے آئین گے یاقوت سرخ کے اونکے پر ہونگے وہ پیشاب و لید نکرینگے یہ اونپر بیٹہکر جنت مین

اوڑتے پہرینگے اتنے مین جبار جل و علی تجلی فرمائے گا یہ اوسکو دیکھکر سجدہ مین گر گئے جبار تعالی فرمائیگا اپنے سراوٹھاؤ آج کا دن عمل کا دن نہین ہے یہ تو نعیم و کرامت کا دن ہے وہ سراوٹھائین گے اللہ تعالی اونپر عطر برسائے گا پہر وہ مشک کے تودون پر گزر کرین گے اللہ ان ایک ہوا بہیجیگا وہ ہوا اونپر خوشبو مسک کی اوڑائیگی پہر وہ اپنے گہر پہر کر آئین گے اوس گرد و غبار طیب آلودہ ہونگے روا ابوالشیخ ابن عمر نے کہا ہے جنت مین عتاق خیل و کرائم نجائب ہونگے جنپر اہل جنت سوار ہونگے یعنی عمدہ سے عمدہ گہوڑے اور بہتر سے بہتر سانڈنیان صحیح مسلم مین ابن مسعود سے آیا ہے کہ ایک آدمی ایک ناقہ مخطومہ لایا اور کہا اے رسول خدا یہ اللہ کی راہ مین ہے فرمایا تجھکو قیامت کے دن سات سو ناقہ مخطومہ ملین گے +

فصل ۱۲

جنت والے آپسمین ایک دوسرے سے ملاقات کرینگے اور جو دنیا مین درمیان اونکے ہوا تہا اوسکا تذکرہ نکالینگے + قال تعالی فاقبل بعضہم علی بعض یتساءلون قال قائل منہم انی کان لی قرین یقول ءانک لمن المصدقین ءاذا متنا وکنا ترابا و عظاما ءانا لمدینون قال ہل انتم مطلعون فاطلع فرآہ فی سواء الجحیم قال تاللہ ان کدت لتردین و لولا نعمۃ ربی لکنت من المحضرین اظہر اقوال یہ ہے کہ ہل انتم مطلعون قول مومنین کا اپنے اخوان سامعین سے ہوگا اور بعض نے کہا کہ یہ بات ملائکہ اون مذاکرین سے کہین گے یہی قول ابن عباس کا بھی ہے اور بعض نے کہا کہ یہ قول اللہ تعالی کا اہل جنت سے ہوگا لکن صحیح وہی اول ہے کعب نے کہا ہے

جنت ونار کے درمیان روزن ہین مؤمن جب کسی اپنے دشمن کو دیکھنا چاہیگا جو کہ دنیا
مین تہا تو کسی ایک روزن سے جھانک لیگا وقال تعالیٰ واقبل بعضھم علی بعض
یتساءلون قالوا انا کنا قبل فی اھلنا مشفقین فمن اللہ علینا ووقانا عذاب
السموم انا کنا من قبل ندعوہ انہ ھو البر الرحیم ابو امامہ کہتے ہین حضرت سے پوچھا
کیا اہل جنت ایک دوسرے کی ملاقات وزیارت کرین گے فرمایا اعلیٰ اسفل کی زیارت کریگا
نہ اسفل اعلیٰ کی مگر وہ لوگ جو آپسمین اللہ کے لئے محبت رکھتے تھے وہ جنت مین جہان چاہینگے
کسی ہودی اونٹنیون پر سوار ہوکر آئین گے رواہ الطبرانی ورد فی الدر رقی مثلہ
عن حمید بن ھلال ووسر اللفظ طبرانی کا ایوب سے رفعاً یہ ہے کہ جنت والے سانڈنیون
پر سوار ہوکر آئین گے اور بعض زیارت بعض کی کرینگے اس سے اونکی لذت ومسرت پوری
ہوگی ولہذا حارثہ نے حضرت سے کہا تہا گویا مین دیکھتا ہون اپنے رب کے عرش کو ظاہر
اور اہل جنت کو کہ ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہین اور اہل نار کو کہ وہ عذاب کئے جاتے
ہین فرمایا اللہ نے اس بندے کے دل کو منور کردیا ہے انس رفعاً کہتے ہین اہل جنت جب
جنت مین جائین گے بعض اخوان مشتاق بعض کے ہونگے اسکا تخت اوسکے نزدیک اسکا
تخت اسکے نزدیک آئیگا تب یکجا جمع ہونگے ایک دوسرے سے کہیگا تم جانتے ہو کہ اللہ
نے ہمکو کب بخشا وہ کہیگا فلان دن فلان جگہہ مین ہمنے دعا کی تھی اللہ نے ہمکو بخشدیا
رواہ ابن ابی الدنیا مجاہد نے تفسیر علی سرر متقابلین مین کہا ہے کہ ایک دوسرے
کی پشت کو نہ دیکھیگا بطور تواصل وتحاب اسلئے کہ تخت جسطرح وہ چاہین گے دور
کرینگے بعض علما نے کہا ہے من جملۃ التقابل ان عین احدھم الیمنی تقابل
عین اخیہ الیمنی کما ینظر الشخص وجہہ فی المرأۃ عکس ما فی الدنیا

شفی بن ماتع کا لفظ رغنایہ ہے ایک نعمت جنت کی یہ ہے کہ وہ اونٹنیون اور سانڈنیون پر
سوار ہوکر آپسمین ملاقات کرینگے اونکے پاس جنت مین اسپ بازین و لگام لائے جائینگے جو کہ
نہ پیشاب کرینگے اور نہ لید تو وہ اوسپر سوار ہوکر جہان اللہ چاہیگا وہان تک جائینگے اونکے
پاس بادل آئیگا اوسمین وہ شئے ہوگی جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کان نے سُنی وہ کہینگے
اے ابر ہمپر برس تو وہ اونپر اونکی تمنا سے زیادہ برسیگا پھر اللہ ایک ہوا بھیجیگا جو ایذا
نہ دے گی اونکے دائین بائین مشک کے ٹیلے گھوڑون کی پیشانی اور سر پر بکھر جائینگے
اور خود اونکے سرون پر جھڑ پڑینگے ہر شخص کے سر پر بال ہونگے مطابق اوسکی خواہش کے
وہ مشک اونکے بالون مین لگجائےگا اسیطرح گھوڑون اور کپڑون مین پھر وہانسے آگے چلینگے
جہانتک اللہ چاہیگا اتنے مین ایک عورت پکارے گی کہ اے بندۂ خدا تجھکو ہمسے کچھ کام
نہین ہے وہ کہیگا تو کون ہے وہ کہیگی مین تیری بی بی اور محبوب ہون وہ کہیگا مجھکو
تیرا کچھ معلوم نہ تھا وہ کہیگی تو نہین جانتا کہ اللہ نے فرمایا ہے فلا تعلم نفس ما اخفی لھم
من قرۃ اعین جزاء بما کانوا یعملون وہ کہیگا ہان قسم ہے میرے رب کی پھر شاید وہ
بعد اس موقعت کے چالیس سال تک اوس سے مشغول رہیگا کسی اور طرف التفات نکریگا
اور نہ کوئی ایسی شئے پیش آئیگی جو اوسکو اس نعیم و کرامت سے باز رکھے رواہ ابن
ابی الدنیا ابو ہریرہ کہتے ہین جنت والے زیارت کرینگے اونٹون پر اونپر سرخ کاٹھیان
کسی ہونگی گرد اونکے مشک ہوگا لگام اونکی دنیا و ما فیہا سے بہتر ہوگی دوسرا لفظ انکا یہ
ہے کہ حضرت نے جبریل سے پوچھا کہ اس آیت سے کون لوگ مراد ہین ونفخ فی الصور
فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ کہا شہدا ہین اللہ
اونکو تلوارین باندھے ہوئے گرد عرش کے مبعوث کریگا ملائکہ محشر سنجائب لعل و یاقوت

لیکر آئین گے اونکی باگین سفید موتیون کی اور اونکے کجاوے سونے کے ہونگے وہ پاین
سندس واستبرق کی ہونگی اور زین پوش اونکے حریر سے زیادہ نرم ہونگے اونکا قدم وہان
پر جہانتک نظر جائیگی جنت مین گھوڑون کے اوپر سیر کرتے پھرین گے وقت طول گزرنے
کے کہین گے چلو دیکھین اللہ تعالی اپنے خلق مین کیونکر حکم دیتا ہے اللہ تعالی اونکو دیکھکر
ہنسیگا اللہ جب کسی بندے کو دیکھکر کسی جگہہ مین ہنسے گا تو پھر اوسپر کچھہ حساب نہوگا
رواہ ابن ابی الدنیا ٥

	براسمان چہارم سیح جہارست		تبسمی زتو بہر علاج مسیطلبد	

علی مرتضی نے رفعا کہا ہے جنت مین ایک درخت ہے جسکے اعلی سے اعلی حلل اور اسکے نیچے
سے خیل زرزین ولگام دُر و یاقوت کی بلا روث و بول پر دار نکلتے ہین اونکا قدم منتہاے بصر پر
ہر نیلے اہل جنت اونپر سوار ہوکر جہان جا ہین گے اڑتے پھرینگے جو شخص اونسے درجہ مین
کم ہوگا وہ کہیگا اے رب یہ بندے تیری اس کرامت کو کس عمل سے پہنچے اونسے کہا جائیگا
کہ وہ رات کو نماز پڑہتے تھے اور تم سوتے تھے وہ روزہ رکھتے تھے اور تم کھاتے تھے وہ خرچ
کرتے تھے اور تم بخیل تھے وہ لڑتے تھے اور تم نامردی کرتے تھے رواہ ابن ابی الدنیا ایک اور
زیارت ہے جو اس سے بھی اعلے تر ہے وہ دیدار الہی ہے کہ اللہ تعالی اپنا چہرہ اونکو دکہائیگا
اور اپنی بات اونکو سنائیگا اور اپنی رضامندی اونپر اوتارے گا اس زیارت کا ذکر
عنقریب آنیوالا ہے اللھم لا تحرمنا +

فصل ۲۲

جنت کا بازار کیسا ہوگا اور وہان کیا چیز ہوگی + حدیث انس بن مالک مین فرمایا ہے جنت

مین ایک بازار ہے وہان ہر جمعہ کو آیا کرینگے باد شمال چلیگی اونکے چہرون اور کپڑون
پر گرد ڈالے گی وہ حسن وجمال مین زیادہ ہو جائین گے رواہ مسلم اسکو امام نے حماد
بن سلمہ سے بھی روایت کیا ہے حماد نے کہا وہان ٹیلے ہونگے مشک کے جب اونکی طرف
جائین گے تو ہوا چلیگی سعید بن المسیب نے ابو ہریرہ سے ملاقات کی ابو ہریرہ نے کہا مین اللہ
سے یہ سوال کرتا ہون کہ مجھکو اور تجھکو سوق جنت مین جمع کرے سعید نے کہا کیا وہان
بازار لگیگی کہا ہان حضرت نے مجھکو خبر دی ہے کہ جنت والے جب جنت مین داخل ہونگے
تو موافق اپنے اعمال کے اوترین گے اونکو اذن ہوگا مقدار یوم جمعہ مین ایام دنیا سے کہ
وہ رب تبارک وتعالیٰ کی زیارت کرین اللہ اونکے لئے اپنا عرش ظاہر کرے گا اور ایک
جنت کے چمن مین اونکے لئے منبر نور کے اور موتی کے اور زبرجد اور یاقوت کے اور سونے اور چاندی
کے رکھے جائین گے وہان ادنی جنتی بھی مشک وکافور کے ٹیلون پر بیٹھیگا اگرچہ اونمین کوئی
کم درجہ نہوگا وہ کرسی والون کو نشست مین آپسے افضل نجانین گے کہا کیا ہم اپنے رب
عزوجل کو دیکھین گے کہا ہان کیا تمکو سورج اور ماہ نیم ماہ کے دیکھنے مین کچھ شک ہے ہمنے کہا
نہین فرمایا اسیطرح تم دیکھنے مین اپنے رب کے کچھ شک نہ کروگے اوس مجلس مین کوئی باقی
نرہیگا جسکا سامنا اللہ سے نہوگا اللہ تعالیٰ سب سے روبرو ہوگا یہانتک کہ فرمائیگا اے
فلان بن فلان تجھے یاد ہے کہ تو نے فلان فلان روز یہ کیا تھا اوسکو یاد دلاویگا بعض غدرات
کی دلائیگا وہ کہیگا ہان لیکن کیا تو نے مجھکو بخش نہین دیا ہے فرمائیگا ہان میری ہی مغفرت
کے سبب سے تو اس درجہ کو پہنچا ہے اتنے مین ایک ابر آکر اوپر سے اونکو ڈہانپ لیگا اوس سے
ایسا عطر برسیگا کہ ویسی خوشبو کسی چیز کی پائی ہوگی پہر ہمارا رب فرمائیگا کہ اوٹھو
اوس خیر کے لئے جو طیار کی ہے واسطے تمہارے کرامت سے تم جتنی چاہو لو وہ بازار

مین آئینگے فرشتے ہرطرف سے گہیرے ہوئے ہونگے اوس بازار مین وہ شئے ہوگی کہ ویسی
چیز کبہی آنکہون نے نہین دیکہی اور نہ کان نے سُنی اور نہ دلون پر گزری پہر جو کچہہ ہم چاہینگے
وہ ہمکو بار کرا دیا جائیگا وہان خرید و فروخت نہین ہے اس بازار مین بعض اہل جنت بعض
سے ملینگے اچھے لباس والا کم درجہ لباس والے سے ملیگا حالانکہ ادنمین کوئی دنی نہین ہے
وہ اوسکے لباس و ہیئت کو دیکہکر ڈرے گا بات ختم نہوگی کہ اوسکے سامنے بہتر اوس سے
لباس آجائیگا یہ اسلئے کہ جنت مین کسی کو غم کرنا لایق حال نہین ہے پہر ہم اپنے اپنے گہرون
کو پہر کر آئینگے ہماری بیبیان ہمکو دیکہکر کہینگی مرحبا و اہلاً بحبینا تو آیا تیرا جمال و
عطر افضلتر ہے اوس وقت سے جبکہ تو ہمکو چہوڑ کر گیا تہا وہ کہیگا آجکے دن ہم مجلس مین
اپنے رب کے تہے جو جبار عز و جل ہے اور ہمکو یہی لایق ہے جسطرح کہ ہم پہر کر آئے ہین رواہ
ابن ابی عاصم فی کتاب السُّنة و رواہ الترمذی و ابن ماجة اسکی اسناد
مین کوئی لایق نظر کے نہین ہے مگر عبد الحمید کاتب اوزاعی سو اوسکا تفرد اوزاعی سے
منکر نہین ہے احمد و ابو حاتم نے اوسکو ثقہ کہا ہے اور نسائی نے ضعیف اور ترمذی نے
غریب اسکو ابن ابی الدنیا نے بہی طریق ہقل بن زیاد سے عن الاوزاعی روایت کیا ہے
محرر سطور کے غدرات فجرات بحساب بین لکن حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ اللہ تعالی اہل غدرات
کی بہی مغفرت کریگا اور اوسکو نام لیکر خطاب فرمائیگا جیسے یہ کہ اے **صدیق بن حسن**
تجہکو یاد ہے کہ تو نے فلان روز فلان جگہ مین کیا کیا تہا پہر اپنی مغفرت کے سبب سے پہنچا
اوس غادر کا اوس منزلت تک ارشاد کرے گا و للہ الحمد بار خدایا مین اسدم ہر گناہ سے
تائب ہوتا ہون لکن یہ توبہ اوسیوقت بکار آمد ہوسکتی ہے کہ تیری توفیق میری دستگیری
فرمائے اور مجہکو استقامت بخشے ورنہ یہ توبہ خود لائق توبہ کرنے کے ہے اللّٰهمّ غفرا ۵

ہم دعا از تو اجابت ہم ز تو | ایمنی از تو مخافت ہم ز تو

حدیث علی مین فرمایا ہے جنت مین ایک بازار ہوگا وہان خرید فروخت کچھہ نہوگی یہی صورتین مردون اور عورتون کی ہونگی مرد جس صورت کو چاہیگا اوسمین داخل ہوجائیگا رواہ الترمذی وقال غریب انس بن مالک کہتے ہین اہل جنت کہین گے چلو بازار کو پھر مشک کے تودون کی طرف جائین گے جب اپنے ازواج کی طرف پھر کر آئین گے اونسے کہینگے کہ ہم تم مین ایسی خوشبو پاتے ہین جو تم مین نہ تھی وہ کہینگی ہم بھی تم مین ایسی خوشبو پاتے ہین جو پہلے نہ تھی جبکہ تم ہمارے پاس سے گئے تھے رواہ ابن المبارک دوسرا لفظ یہ ہے کہ جنت مین ایک بازار ہے اوسجگہہ مشک کے ٹیلے ہین اہل جنت وہان جائینگے اور مجتمع ہونگے اللہ تعالی ایک ہوا بھیجیگا جو اونکے گھرون مین گھس جائے گی تب اونکی بیبیان اونسے وقت پھرنے کے کہینگی تم تو بعد ہمارے اور بھی زیادہ خوبصورت ہوگئے وہ اپنی بیبیون سے کہینگے کہ تم بھی بعد ہمارے حسن مین بڑہ گئین رواہ ابن المبارک جابر کہتے ہین حضرت آئے اور ہم یکجا بیٹھے تھے فرمایا اے گروہ مسلمانون کے جنت مین ایک بازار ہوگا جسمین خرید ہے نہ فروخت مگر صورتین جو شخص جس صورت مرد یا عورت کو پسند کرے گا اوسمین داخل ہوگا رواہ الحافظ محمد الحضرمی مین کہتا ہون جن نسبت انس کے قدرے لطیف ہوتے ہین وہ دنیا مین باشکال مختلفہ ظاہر ہوتے ہین انسان بہشت مین بغایت درجہ الطف ہوگا اسلئے اوسکا متشکل ہونا صور حسنہ مین کچھہ بعید نہین ہے والقدرۃ صالحۃ لکل شئی

باب چہارم

اسمین چند فصلین ہین

فصل ا

اہل جنت اپنے رب کی زیارت کرینگے + اس سے زیادہ کوئی نعمت وراحت وبہشت نہین ہے

اہل ایمان کو ہوگی حقیقت مین فوز عظیم یہی ہے انس بن مالک کہتے ہین جبرئیل ایک سفید
آئینہ لائے اوسمین ایک نکتہ تھا حضرت نے کہا یہ کیا ہے کہا جمعہ ہے تمکو اور تمہاری امت کو
اسکے سبب فضیلت دیگئی ہے لوگ اسمین تمہارے تابع ہین یعنی یہود و نصاری اور تمکو
اس دن مین خیر ہے اسمین ایک ساعت ہے کہ نہین موافق ہوتا مومن اوس ساعت کو کہ دعا
کرے اللہ سے لیکن اللہ اوسکی دعا قبول کرتا ہے یہ دن ہمارے نزدیک یوم المزید ہے حضرت
نے کہا اے جبرئیل یوم المزید کیا ہے فرمایا تیرے ربنے فردوس مین ایک وادی خوشبودار
تیار کیا ہے اوسمین ٹیلے ہین مشک کے جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالی جتنے فرشتے
چاہتا ہے نازل کرتا ہے اوسکے گرد نور کے منبر ہین اوپر پیغمبرون کی نشستگاہ ہے منبر
سونے سے محفوف ہین دُر و یاقوت و زبرجد سے جڑے ہین اونپر شہداء و صدیقین ہونگے اون
ٹیلون پر انکے پیچھے بیٹھین گے اللہ تعالی فرمائیگا مین تمہارا رب ہون تمنے میرے وعدے
کو سچا جانا اب تم مجھسے مانگو مین تمکو دونگا وہ کہینگے ہم تیری رضامندی مانگتے ہین اللہ تعالی
فرمائیگا مین تم سے راضی ہوا تمہارے لئے ہے جو تمنا کرو تم اور میرے پاس مزید ہے سو وہ دوست
رکھتے ہین جمعہ کے دن کو تا جلدی آئے کہ اللہ تعالی اوسدن اونکو خیر دیگا یہ وہ دن ہے کہ اسی دن
مین تمہارا رب عرش پر مستوی ہوا یعنی تخت پر بیٹھا اسی دن مین اوسنے آدم کو پیدا کیا اسیدن
قیامت بھی قائم ہوگی رواہ الشافعی فی مسندہ اس حدیث کے کئی طریق ہین ابو برزہ اسلمی نے
رفعاً کہا ہے اہل جنت صبح و شام نئے کپڑے پہنین گے جسطرح کہ کوئی تم مین صبح و شام پاس کسی
بادشاہ کے جدید لباس پہنکر جاتا ہے اسیطرح وہ واسطے زیارت رب تعالی کے جائین گے یہ
جانا اونکا ایک مقدار و علامت ہوگا یہ اوس ساعت کو جسمین حاضر دربار پروردگار رہنا چاہیئے
جانتے ہونگے رواہ ابو نعیم و رواہ جعفر بن فرقد عن ابیہ مثلہ علی مرتضی کہتے

ہین اہل جنت جب جنت مین بس جائینگے تو اونکے پاس ایک فرشتہ آکر کہیگا اللہ تعالیٰ تمکو حکم دیتا ہے کہ تم اوسکی زیارت وملاقات کرو وہ سب جمع ہو جائین گے پہر اللہ تعالیٰ داؤد علیہ السلام کو حکم دے گا کہ وہ اپنی آواز تسبیح وتہلیل کے ساتھ بلند کرین پہر مائدۂ خلد لاکر رکھا جائے گا کہا اے رسول خدا مائدۂ خلد کیا ہے فرمایا ایک زاویہ ہے بہشت کے زاویوں مین سے مشرق ومغرب سے بھی زیادہ کشادہ ووسیع پہر اونکو کھانا کھلایا جائیگا پہر پانی پلایا جائیگا پہر لباس پہنایا جائیگا وہ کہین گے اب کوئی بات باقی نہین رہی مگر نظر کرنا طرف اللہ کے چہرہ کے تب اللہ تعالیٰ تجلی کریگا وہ سب سجدے مین گر پڑینگے اللہ فرمائیگا تم عمل کے گہر مین نہین ہو تم تو دار جزا مین ہو رواہ ابو نعیم یعنی اسدم حاجت سجدہ کرنے کی نہین ہے پہر ابو نعیم نے ایک حدیث طویل محمد بن علی بن حسین بن فاطمہ علیہم السلام سے ذکر مین جنت اور طوبیٰ ونہر وعجائب کے اور گفتگو کرنی رب کی ساتھ اہل جنت کے مرفوعاً روایت کی ہے لیکن رفع اوسکا صحیح نہین ہے یہی بس ہے کہ وہ کلام محمد بن علی ہے +

فصل ۲

جنت مین ابر آئیگا پانی برسے گا + حدیث شوق جنت مین گزر چکا ہے کہ زیارت کے دن ابر ایک ایسا عطر برسائیگا کہ ویسی خوشبو کبھی نپائی ہوگی کثیر بن مرہ کہتے ہین منجملہ مزید کے یہ ہے کہ ایک ابر اہل جنت پر گزر کرے گا کہیگا تم کیا چاہتے ہو کہ مین کس چیز کو تم پر برساؤن پہر وہ جس شے کی آرزو کرینگے وہی شے برسائیگا رواہ بقیۃ بن الولید ابن ابی الدنیا کہتے ہین مجھسے زہیر بن مروان نے ذکر وفد اہل جنت کا کیا کہ وہ ہر پنجشنبہ کو پاس اللہ سبحانہ کے جاوینگے اونکے لئے تخت رکھے جائین گے ہر شخص اپنے مہر گدا اوس سے زیادہ

پہچانیگا جسطرح کہ تم اپنے سوبر کو پہچانتے ہو جب وہ بیٹھ جائیں گے اور قوم اپنی اپنی جگہ پر نشست
کریگی تو اللہ تعالی فرمائیگا کھانا کھلاؤ میرے بندون اور میری خلق اور میرے ہمسایون اور
میرے مہمانون کو پہر فرمائیگا اب انکو پانی پلاؤ تب رنگ برنگ کے برتن بھری ہوئی لائے جاینگے
اونمین وہ پانی پیئنگے پہر فرمائیگا میرے عباد وخلق وجیران ووفد نے کھالیا پی لیا
اب انکو میوہ کھلاؤ تب ایک جھکے ہوئے درخت کے پہل لائینگے وہ جتنا چاہینگے اوس میں سے
کھائینگے پہر فرمائیگا میرے عبید وخلق وجیران ومہمان اکل وشرب وتفکہ کر چکے اب انکو
کپڑے پہناؤ تب ایک درخت سبز وزرد وسرخ کے ثمرات لائینگے ہر رنگ کا حلہ اوس میں سے اوگیگا
وہ حلے اونپر تقسیم کئے جائینگے وہ قمیص ہونگے پہر فرمائیگا میرے بندے میری مخلوق میرے
پڑوسی میرے مہمان کھاچکے پی چکے تفکہ کرچکے کپڑے پہن چکے اب انکے عطر ملو تب اونپر مشک
چہڑکینگے جیسے ریزے باران کے پہر فرمائیگا میرے عباد وجیران ووفد کھاچکے پی چکے تفکہ
کرچکے کپڑے پہن چکے خوشبو مل چکے اب مین اونپر تجلی کرونگا کہ وہ مجھکو دیکھیں یہی یعنی جب تجلی
فرمائیگا اور یہ اوسکو دیکھینگے تو انکے چہرے تازہ ہوجائینگے پہر کہا جائیگا کہ اچھا اب تم اپنے
اپنے گھر جاؤ اونکی بیبیان اونسے کہینگی تم ہمارے پاس سے جس صورت پر گئے تھے اب تم
اور یہی صورت پر آئے وہ کہینگے اللہ جل ثناؤہ نے ہمپر اپنی تجلی کی ہمنے اوسکو دیکھا ہمارے
چہرے ترو تازہ ہوگئے حدیث شقی بن ماتع کی درباره فضل زیارت اہل جنت پہلے گزر چکی ہے
اللہ نے ابر وباران کو اس جہان مین سبب رحمت وحیات کا ٹھیرایا ہے پہر سبب حیات خلق
کا قبور مین ٹھیرائیگا کہ چالیس صبح تک لگاتار عرش کے نیچے سے پانی برساویگا وہ زمین کے
نیچے سے کشت کی طرح اوگینگے اور روز قیامت کے مبعوث ہونگے اور آسمان اونپر پانی
برسائیگا گویا یہ اوگنا اثر اوسی مطر عظیم کا ہوگا واللہ اعلم جسطرح کہ دنیا مین ہوتا ہے پہر جنت مین

ابر آئیگا اور وہ مطر وغیرہ جو کچہہ وہ چاہین گے برسائیگا اسیطرح اہل نار کے لئے ابر نمودار ہوگا اور
اونپر عذاب کی بارش کرے گا وہ عذاب اور دوگنا ہوجائیگا جسطرح کہ دنیا مین قوم ہود و قوم
شعیب پر ابر نے عذاب برسایا تہا بالجملہ اللہ تعالیٰ ابر کو واسطے رحمت و عذاب کے تابع کرتا ہے

فصل ۳

جنت ایک مملکت عظمیٰ ہے اور اہل جنت ملوک ہین ❊ قال تعالیٰ واذا رایت ثم رایت
نعیما وملکا کبیرا مراد کبیر سے عظیم ہے قالہ مجاهد فرشتے پاس اونکے اذن لیکر آئین گے
کعب نے اس آیت مین کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاس اونکے ملائکہ کو بہیجیگا وہ پہلے اذن چاہینگے
ابن عباس نے پہلے ذکر اہل جنت کی سواریون کا کیا پہر یہ آیت پڑہی ابو سلیمان نے کہا رب العزت
کا رسول اونکے پاس تحفہ لیکر آئیگا لیکن جب تک اذن نہوگا اندر نہ جائیگا دربان سے کہیگا میرے
لئے اذن حاصل کر کہ مین اوسکے پاس تک نہین پہنچ سکتا ہون ایک دربان دوسرے دربان کو خبر
کریگا اسیطرح ایک حاجب بعد ایک حاجب کے آوسکے گہر مین سے طرف دار السلام کی ایک دروازہ
ہوگا جس سے وہ اپنے رب پر جب چاہیگا داخل ہوگا بغیر اذن کے سو ملک کبیر یہی ہے کہ قاصد
رب العزت کا بغیر اذن کے اوسپر داخل نہوگا اور وہ اپنے رب پر بلا اذن داخل ہوگا حدیث انس
بن مالک مین رفعًا آیا ہے کہ اسفل اہل جنت درجہ مین وہ شخص ہوگا جسکے سر پر دس ہزار خادم
کہڑے ہونگے رواہ ابن ابی الدنیا و روی ابن المبارک نحوہ من ابی امامۃ بلفظہ
اخرجہ ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ ادنی جنت والا درجہ مین حالانکہ اونمین کوئی ادنی درجہ نہین ہے
وہ شخص ہوگا جسکے پاس صبح و شام پندرہ ہزار خادم ہونگے ہر خادم کے پاس ایک ایسی چیز
ہوگی جو اوسکے رفیق کے پاس نہوگی حمید بن ہلال نے کہا جنت مین ہر شخص کے ہزار خازن

ہونگے ہر خازن کے سپرد ایک محل جدا گانہ ہوگا جو اوسکے صاحب کے پاس نہین ہے ابو عبد الرحمن جبلی نے کہا ہے اول بار مین کہ بندہ داخل جنت ہوگا ستر ہزار خادم اوسکو آگے بڑہکر لینگے گویا موتی ہین اور حدیث ابو سعید کی گزر چکی ہے اوسمین اسی ہزار خادم وغیرہ آئے ہین ضحاک بن مزاحم نے کہا اللہ کا دوست اپنے گہر مین ہوگا کہ اتنے مین ایک قاصد طرف سے اللہ عزوجل کے آئیگا اور پروانگی دلوانے والے سے کہیگا تو اذن لے اللہ کے رسول کا اللہ کے ولی پردہ اندر آکر پروانگی طلب کرے گا پہر وہ بعد اذن کے اوسکے پاس جائیگا اور جو تحفہ لایا ہے وہ اوسکے سامنے رکہدیگا اور کہیگا اے ولی اللہ تیرے رب نے تجہکو سلام کہا ہے اور حکم دیا ہے کہ تو اسکو کہا وہ اوسکو مشابہ طعام اگلے کے پاکر کہیگا کہ ابہی تو مین اس طعام کو کہا چکا ہون وہ کہیگا رب کا یہی حکم ہے کہ تو اسمین سے بہی کچہہ کہا جب وہ اوسکو کہائیگا تو ہر ثمر جنت کا اوسمین مزا پائیگا فذلک قولہ عزوجل واتوا بہ متشابہا رواہ ابن ابی الدنیا مغیرہ بن شعبہ رفعًا کہتے ہین موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا تہا کہ ادنیٰ اہل جنت کون ہے فرمایا وہ شخص جو سب کے بعد جنت مین داخل ہوگا یہ حدیث بتمامہ اوپر گزر چکی ہے رواہ مسلم ابو سعید کا لفظ یہ ہے کہ اللہ نے جنت بنائی ایک خشت سیم کی ایک خشت زر کی اور اوسکو اپنے ہاتہ سے لگایا اور اوسکو فرمایا بات کر اوسنے کہا قد افلح المؤمنون فرشتون نے داخل ہوکر کہا طوبیٰ لک منزل الملوک رواہ البزار ہکذا موقوفًا ورواہ عدی بن الفضل مرفوعًا لکن صحیح یہی ہے کہ موقوف ہے اور پہلے یہ ذکر ہوچکا ہے کہ اونکے سرون پر تاج مرصع ہونگے جو تاج کہ بادشاہ لگایا کرتے ہین واللہ اعلم +

فصل سیوم

اس بیان مین کہ جنت فوق تر ہے اس سے کہ بال مین اوسکا خطرہ یا خیال مین اوسکا حال آسکے

جگہ ایک تازیانہ کی جنت مین دنیا وافیہا سے بہتر ہے + قال تعالی تتجافی جنوبھم
عن المضاجع یدعون ربھم خوفا وطمعا ومما رزقناھم ینفقون فلا تعلم
نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین جزاء بما کانوا یعملون یہ جگہ تامل کرنیکی ہے قیام
لیل ایک امر مخفی تھا اوسکے مقابلہ مین جزا بھی مخفی رکھی جسکو کوئی نفس نہین جانتا اونکے
قلق وخوف واضطراب کا بستر پر جبکہ وہ نماز شب کے لئے اوٹھتے تھے مقابلہ خنکی چشم سے جنت
مین کیا صحیحین مین ابو ہریرہ سے رفعًا آیا ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا اعددت لعبادی
الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر اسکا مصداق اللہ
کی کتاب مین ہے فلا تعلم نفس الخ وفی مسلم نحوہ عن سھل بن ساعد الساعدی ابو ہریرہ
رفعًا کہتے ہین جگہ تمہاری ایک کمان کے برابر جنت مین بہتر ہے اوس چیز سے جسپر سورج
نکلا اور ڈوبا رواہ الشیخان اور یہ حدیث ابو امامہ کی پہلے گزر چکی ہے الا مشمر للجنۃ
فان الجنۃ لا خطر لھا الحدیث یعنی ہے کوئی کمر باندہنے والا اور طیاری کرنیوالا واسطے
جنت کے بیشک جنت بے کھٹکے ہے جابر کا لفظ رفعًا یون ہے لا یسأل بوجہ اللہ الا الجنۃ
رواہ ابو داؤد ابن القیم کہتے ہین جنت کے لئے اگر کوئی اور شرف وخطر نہوتا مگر اتنا ہی کہ
اللہ کا نام لیکر یہی چیز مانگی جاتی ہے نہ اور کچھ تو اسیقدر شرف وفضل وکرم اوسکو کفایت کرتا
بخاری مین سہل بن سعد سے رفعًا آیا ہے کہ جگہ ایک کوڑی کی جنت مین بہتر ہے دنیا و
ما فیہا سے احمد نے ابو ہریرہ سے رفعًا روایت کیا ہے کہ جنت مین جگہ برابر ایک تازیانہ
کے بہتر ہے ما بین آسمان وزمین سے وھذا علی شرط الشیخین حدیث سعد بن ابی وقاص
مین فرمایا ہے اگر مقدار ناخن سے بھی کمتر اوس چیز کا جو جنت مین ہے ظاہر ہو تو مابین آسمان
وزمین کا آرایش دار بارونق ہوجائے اور اگر ایک شخص اہل جنت مین سے جھانکے اور

اور اوسکا کنگن ظاہر ہوجائے تو دہوپ سورج کی ایسی مٹ جائے جیسے تارون کی چمک سورج سے مٹ جاتی ہے رواہ الترمذی واستغربہ اس باب مین انس و ابوسعید خدری وابن عمرو سے یہی حدیثین آئی ہین تھلا اوس گھر کا اندازہ کیونکر ہوسکتا ہے جسکو اللہ پاک نے اپنے دست مبارک سے بنایا ہے اور اپنے ہاتھہ سے اوسمین درخت وغیرہ اشیاء لگائی ہین اور اوسکو اپنے احباء کا قرارگاہ ٹہیرایا ہے اور اوسجگہہ کو اپنی کرامت ورحمت ورضوان سے بھرپور آباد کیا ہے اور وہان کی نعیم کا نام فوز عظیم رکھا ہے اور اوس بادشاہی کو ملک کبیر فرمایا ہے اور سارے جہان کی خوبیان اوسمین رکھی ہین اور اوسکو ہر عیب وآفت ونقص سے پاک کیا ہے تو اگر وہانکی زمین وتربت کا سوال کرے تو مسک وزعفران ہے اور اگر سقف کا حال پوچھے تو عرش رحمٰن ہے اور اگر گارے کا حال دریافت کرے تو مسک اذفر ہے اور اگر سنگریزون سے سوال کرے تو موتی وجواہر ہین اور اگر بنیاد کا حال پوچھے تو ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اور اگر درختونکا سوال کرے تو وہان کوئی درخت نہین ہے لیکن اوسکی ساق سونے یا چاندی کی ہے نہ حطب وخشب کی یعنی چوب وہیزم کی اور اگر ثمر کا حال پوچھے تو جیسے سبوے کلان زبد سے زیادہ نرم شہد سے زیادہ شیرین اور اگر پتون کا حال دریافت کرے تو نرم سے نرم کپڑے سے زیادہ بہتر اور اگر نہرون کا حال پوچھے تو نہرین ہین دودہ کی جنکا مزا نہین بدلا اور شراب کی جو پینے والون کو مزا دیتی ہے اور شہد ناب کی اور اگر طعام سے سائل ہو تو میوے ہین خاطر خواہ اور گوشت پرندون کے حسب خواہش دل اور اگر اونکی شراب کا حال پوچھے تو تسنیم وزنجبیل وکافور ہے اور اگر برتنون کا حال دریافت کرے تو سونے چاندی کے برتن ہین اور کانچ کی طرح صاف وشفاف اور اگر کشادگی دروازون کی پوچھے تو درمیان دو

کواڑون کے چالیس برس کی راہ کا فاصلہ ہے اور ایک دن اونپر ایسا آئیگا کہ وہ ابواب
بسبب ازدحام کے ممتلی ہون گے اور اگر حال ہواؤن کے چلنے کا درختون پر پوچھے تو وہ
ایسی مطرب ہونگی کہ تونے ویسا طرب کبھی نہ سُنا ہوگا اور اگر اون درختون کے سایہ کا حال
پوچھے تو وہان ایک ایسا درخت ہوگا جسکے سایہ مین سوار تیز رو سو برس تک چلیگا پھر بھی
اوسکو قطع نکر سکیگا اور اگر وسعت جنت کا حال پوچھے تو ادنی جنتی اپنے ملک و سرر و قصور و بساتین
مین دو ہزار برس تک چلسکتا ہے اور اگر خیام و قباب کا سوال کرے تو ایک خیمہ ایک دُرّہ مجوف
کا ہوگا ساٹھ میل کا لمبا اور اگر برآمدہ کا سوال کرے تو وہ غرفے ایسے بنے ہین جنکے نیچے سے
نہرین بہتی ہونگی اور اگر اونچائی کا حال پوچھے تو اوس ستارہ کو دیکھ جو افق آسمان مین نکلتا
یا ڈوبتا ہے ہرگز آنکھین اوسکو نہین پاسکتین اور اگر اونکے لباس کا سوال کرے تو حریر و ذہب
ہے اور اگر حال فرش کا پوچھے تو استر اونکے استبرق ہین وہ بچھائے اعلی رتب پر گسترده ہین اور
اگر ارائک کا حال دریافت کرے تو یہ ایسے سریر ہین جنپر بستخانات لگے ہوئے ہین یعنی چھپر کھٹ
سونے کے ڈوریون و تکمون اور گھنڈیون سے آراستہ اونمین نہ کہین درار ہے اور نہ شگاف
اور اگر اہل جنت کے چہرون اور حُسن و جمال کا حال پوچھے تو چاند کی سی صورتین ہین اور اگر عمر کا
سوال کرے تو سب کے سب ۳۳ سالہ صورت آدم ابو البشر علیہ السّلام پر ہین اور اگر اونکے غنا
و سماع کا حال پوچھے تو اونکی گانے والیان حورعین ہونگی اُس سے اعلی تر سماع ملائکہ کا ہوگا
اور اوس سے اعلیٰ تر سماع خطاب رب العالمین کا ہوگا اور اونکی سواریون کا سوال کرے تو
وہ عطایا جنپر وہ سوار ہوکر ایک دوسرے کی زیارت کرینگے نجائب بخیں ہین جنکو اللہ تعالے
جس چیز سے چاہے گا پیدا کرے گا وہ بہشتون مین اپنے سوارون کو جہان کرو جاینگے
سیر کراتی پھرینگی اور اگر حال اونکے زیور کا پوچھے تو ہاتھو نمین کنگن ہین سونے اور موتیون کے

اور سرون پر لباس ہے تاج مرصع کا اور اگر غلمان کا سوال کرے تو ولدان مخلدین ہین جیسے
موتی چھپے دہرے اور اگر حال سن و ازواج کا پوچھے تو کواعب اتراب ہین جنکے اعضاء مین جوانی
کا پانی جاری وساری ہے رخسار سیب کے رنگ اور پستان انار کی مانند اور دندان گوہر منظوم کی طرح اور
کمر دقیق و لطیف جب ظاہر ہون تو گویا سورج اونکے چہرونمین طاری ہے اور جب
مسکرائین تو گویا دانت کی دمک بجلی کی چمک سے ہے تیرا مقابلہ جب اپنے محبوب سے ہوگا تو گویا
تقابل نیرین کا ہے یا جو تو چاہے وہ کہہ اور جب تو اوس سے بات چیت کرے گا تو پھر دو
یارون کی بات چیت کا کیا بیان ہو سکتا ہے اور اگر تو نے اوسکو ضم کیا تو گویا دو نہال باہم ملے
اوسکا چہرہ اوسکے صحن رخسار مین ایسا نظر آئیگا جیسے کہ صاف و صیقل آئینہ مین صورت نظر آتی
ہے پنڈلی کا گودا گوشت کی پشت سے دکھائی دیگا نہ پوست مستور ہوگا اور نہ استخوان اگر وہ
حور دنیا مین جھانکے تو ملا مین آسمان و زمین اوسکی خوشبو سے بہر جائے اور ساری خلایق کی زبانین
تہلیل تکبیر و تسبیح سے گویا ہو جائین مشرق و مغرب کا درمیان آراستہ بنجائے اور دیکھنے والا
ہر غیر سے اپنی آنکھ بند کرے اور سورج کا نور جاتا رہے اور جو شخص کہ روے زمین پر ہے وہ حی قیوم
پر ایمان لے آئے اوسکی اوڑہنی جو اوسکے سر پر ہے وہ ساری دنیا سے بہتر ہے اور وصال اوسکا
سب آرزون سے اشہی تر ہے درازگی روزگار سے اوسکا حسن و جمال روز افزون ہوتا رہیگا
اور جتنی مدت گزرتی جائیگی محبت و شوق وصل کا بڑہتا رہے گا ۔

	شربت الحب کاسا بعد کاس		فما نفد الشراب ولا رویت	

بر شکم ولادت و حیض و نفاس سے پاک آب منی و آب دہن و بول و غائط و سائر چرک سے صاف
نہ جوانی فنا ہو نہ کپڑا پرانا نہ جمال مین خلل آئے اور نہ طیب وصال میں ملال ہو آنکہ اوسکی
اپنے ہی شوہر پر گرتا ہو گی اوسکے سوا وہ کسی کی طرف آنکھ اوٹھا کر نہ دیکھیگی پس زہے نہایت

آرزو وہوئی ہے اور نہایت تمنا و مدعا اگر اوسکی طرف نظر کرے گا تو وہ اسکو خوش کرے گی
اور اگر اوسکو کوئی حکم دیگا تو وہ بجالاے گی اور اگر اوس سے غائب ہوگا تو اوسکی محافظ ہوگی
بالجملہ وہ اوسکے ہمراہ ہوگی غایت امان و امانی مین ہ

چو سایہ در قدم سرو سرفراز توام
مرید سلسلۂ گیسوی دراز توام

معہذا ایسی ہوگی کہ نہ کسی انس نے اوسکو چھوا ہے اور نہ کسی جن نے پھر جب اوسکی طرف
دیکھیگا تو وہ اسکے دل کو سرور سے بھر دیگی جب اوس سے بات کریگا تو کان گوہر منظوم و منثور سے
بھر جائینگے اگر ظاہر ہوگی سارا محل و غرفہ نور سے پر ہوجائیگا اگر حال عمر کا پوچھے تو ہمسال و
ہمعمر ہے اعدل سن شباب مین اور اگر حسن کو دریافت کرے تو سورج و چاند کو تو نے دیکھا
ہوگا اور اگر حدقۂ چشم کا حال پوچھے تو بہتر سے بہتر سیاہی صاف سے صاف سفیدی ہوگی
اور اگر قد کا حال دریافت کرے تو بہتر سے بہتر نہال یا غصن کو دیکھ لے اور اگر نار پستان کا
سوال کرے تو لطف رمان کو خیال کرے ہ

بروی سینہ اش سیب دو بارہ
علاج قوت ضعف نظارہ

اور اگر رنگ پوچھے تو گویا یاقوت و مرجان ہے اور اگر حسن خلق کا سوال کرے تو وہ خیرات
حسان ہین اونکے لئے حسن و احسان یکجا فراہم کر دیا گیا ہے جمال باطن و کمال ظاہر عطا
ہوا ہے وہ افراح نفوس و قرۂ نواظر ہین اور اگر حسن عشرت کا حال پوچھے تو وہ پیار دلاتیان
شوہرون کی چاہنے والیان لطیف برتاؤ خاوندون سے کرنے والیان ہین گویا امتزاج
روح سے یکجان و دو قالب ہورہی ہین ہ

جذبۂ وصل بسعدی ست میان من و تو
کہ رقیب آمد و پرسید نشان من و تو

بھلا اوس عورت کا کیا ذکر ہے کہ جب سامنے شوہر کے ہنسے تو سارے بہشت اوسکے ہنسنے سے

چمک اوٹھے اور جب ایک محلسرا سے دوسرے قصر مین جائے تو گویا سورج ایک برج فلک سے دوسرے برج مین گیا اور جب روبرو خاوند کے بیٹھے تو اوس محاضرہ کا کیا پوچھنا ہے اور اگر معانقہ کرے تو اوس معانقہ کا کیا کہنا ؎

وحدیثها السحر الحلال لو انه ان طال لم یملل وان هی اوجزت	لم یجن قتل المسلم المتحرز ود المحدث انها لم توجز

جب گاویگی واہ ری لذت آنکھ و کان کی جب اُنس کریگی ہاے رے مزا اُس مونست کا اگر بوسہ لیگی اُس بوسہ سے زیادہ کوئی شے اشہی نہوگی اور اگر بوسہ دیگی تو کوئی شے اوس سے اطیب نہوگی ؎

نگہ گرم عتابم صفت دیدار کجاست	بوسۂ ملے او ہم کنج لب یار کجاست

اور اگر یوم المزید کا سوال کرے اور حال زیارت عزیز حمید اور روئیت وجہ منزہ عن التمثیل والتشبیہ کا پوچھے تو جسطرح تو سورج کو وقت دوپہر کے اور چاند کو شب چہاردہم مین بے ریب و شک دیکھتا ہے اسیطرح اوسکے دیدار بربرکت آثار مین کچھہ دہوکا نہوگا۔ صادق مصدوق سید مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسیطرح منقول و ماثور ہے اور صحاح و سنن و مسانید مین روایت ایک جماعت صحابہ سے جیسے جریر و صہیب و انس و ابوہریرہ و ابوموسی و ابوسعید مین یون ہی مروی ہے آوسدن ایک منادی اہل جنت کو ندا کرے گا کہ تمہارا رب تمکو کچھہ اور زیادہ دینا چاہتا ہے تم اوسکی زیارت کو آؤ وہ سمعًا و طاعۃً کہکر اوٹھہ کھڑے ہونگے اور زیارت کی شتابی کرینگے کہ اتنے مین نجائب واسطے اونکے طیار ہوکر آجاینگے وہ اونکی پیٹ پر سوار وہموار ہوکر جلد روانہ ہون گے جب وادی افیح یعنی میدان عظیم الشان مین جو اونکا وعدہ گاہ ہے پہنچکر مجتمع ہوجائین گے بلانے والا کسی ایک کو جسکے لیے رب نے حکم کسی کا دیا ہوگا باقی نچھوڑیگا وہ کرسیان وہان بچہائی جائینگی پہر نور کے تخت اور موتی اور

زبرجد و زر و سیم کے منابر رکھے جائینگے ہر ادنی بہشتی اوس پر بیٹھیگا حالانکہ وہ دنائت سے بہت دور ہین مشک کے ٹیلون پر نشست ہوگی وہ اصحاب کراسی کو عطایا مین کچھ آپ سے بالاتر نہ دیکھینگے پھر جب سب لوگ اپنی اپنی نشستگاہ مین بیٹھ چکینگے اور مجلس مطمئن ہوجائیگی ایک منادی ندا کریگا اے اہل جنت تمہارے لئے نزدیک تمہارے رب کے ایک وعدہ ہے وہ اوسکا وفا کرنا چاہتا ہے وہ کہینگے وہ موعد کیا ہے کیا ہمارے منہ سفید نہین کر دئے کیا ہماری ترازو بھاری نہین کر دی کیا ہمکو جنت مین نہین بھیجا کیا ہمکو آگ سے نہین دور کیا اتنے مین ایک نور چمکیگا جسکی وجہ سے ساری جنت چمک اوٹھیگی یہ لوگ سر اوٹھا کر دیکھینگے جبار جل جلالہ و تقدست اسماؤہ اوپر سے اونکو جھانکیگا اور فرمائیگا یا اہل الجنۃ سلام علیکم اس تحیت کا جواب اس سے بہتر نہوگا اللھم انت السّلام و منک السّلام تبارکت یاذا الجلال والاکرام اللہ پاک اوسدم تجلی کرکے اونکے سامنے ہنسیگا اور کہیگا اے جنت والو سب سے پہلے وہ اللہ سے یہی بات سنینگے کہان ہین وہ بندے میرے جنہون نے میری اطاعت کی ہے غیب مین اور مجھکو نہین دیکھا یہ دن ہے مزید کا اوسدم وہ سب ایک بات بالاتفاق کہینگے کہ ہم سب راضی ہوئے تو بھی ہم سے راضی ہواے رب اللہ فرمائیگا اے اہل جنت اگر مین تم سے راضی نہوتا تو تمکو اپنی جنت مین ساکن نکرتا یہ یوم المزید ہے تم مجھے مانگو وہ سب کلمۂ واحد پر اجتماع کرینگے ادنا وجھک ننظر الیہ ہمکو اپنا چہرہ دکھا ہم اوسکو دیکھین تب اللہ تعالی پردہ اوٹھادیگا اور تجلی فرمائیگا اللہ کا نور اون سب کو ڈھانپ لیگا اگر یہ بات نہوتی کہ اللہ نے یہ حکم دے رکھا ہے کہ وہ سوختہ نہون تو وہ سب سوختہ ہوجاتے

ذرّہ از جلوۂ خورشید چہ اظہار کند	؎	رفتہم از خویش ندانم بچہ آئین آمد

اوس مجلس مین کوئی شخص ایسا نہوگا جس سے پروردگار رودررو بات نکریگا یہانتک کہ

فرمائیگا اے فلان تجھے وہ دن یاد ہے جسدن کہ تو نے یہ کام اور وہ کام وکذا وکذا کیا تھا اور اوسکے بعض غدرات دنیا کا ذکر فرمائیگا وہ کہیگا اے رب کیا تو نے وہ میرا گناہ بخش نہین دیا ہے اللہ کہیگا ہان میرے بخشنے کی وجہ سے تو اس رتبہ کو پہنچا ہے فیا لذۃ الاسماع بتلک المحاضرۃ ویا قرۃ عیون الابرار بالنظر الی وجہہ الکریم فی الدار الآخرۃ ویا ذلۃ الراجعین بالصفقۃ الخاسرۃ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ ووجوہ یومئذ باسرۃ تظن ان یفعل بہا فاقرۃ ٥

آؤ قدم بڑہاؤ تو جنات عدن کو
پھر نجانے عدد من ہین ماخوذ دیکھئے

جنہین کہ پہلے رہتے تھے تم خیر باد کر
ہم خیر سے بھی جائینگے پھر کرکے اپنے گھر

نسأل اللہ الجنۃ ونعوذ بہ من النار وہو المستعان

فصل ۵

اہل جنت اپنے رب تبارک وتعالی کو اپنی آنکھون سے کہلم کہلا دیکھینگے جسطرح کہ چاند کہائی دیتا ہے اور اللہ تعالی اونپر تجلی فرماکر ضحک فرمائیگا ✦ یہ فصل اشرف فصول کتاب اور اجل القدر اور اعلی خطر اور بڑی خنک کرنیوالی چشم اہل سنت وجماعت کی ہے اور بہت سخت ودرشت ہے اہل بدع وفرقت پر یہ رویت وہ غایت ہے جسکے لئے لوگ کمر باندہتے ہین اور اہل رغبت اوسمین تنافس کرتے ہین اور متسابقین طرف اسکی سابق ہوتے ہین عمل کرنیوالونکو ایسا ہی عمل کرنا چاہئے جنت والے جب اس رویت کو پائینگے ہر نعیم کو جسمین وہ ہونگے بھول جائینگے اور حرمان اس سے اور حجاب اوسکا اہل جحیم پر عذاب جحیم سے بھی بڑہکر ہوگا وقوع پر اس دیدار برکت آثار سعادت شعار کے سارے پیغمبرون اور رسولون اور تمام صحابہ وتابعین

وائمہ اسلام کا باوجود تمام قرون و مرور دہور و مضی اعوام و ایام و شہور کے اتفاق و اجماع ہے اہل بدع و مارقین و جہمیہ و فرعونیہ معطلین اور باطنیہ ضالین مضلین جو کہ جمیع ادیان سے منسلخ ہیں اور رافضہ جو کہ متمسک حبائل شیطان لعین ہیں اور حبل خدا سے منقطع اور دشنام دہی صحابہ پر عاکف اور سنت و اہل سنت کے محارب اور ہر دشمن خدا و رسول کے مسالم ہیں وہ اس مسئلہ رویت کا انکار کرتے ہیں سو یہ سب رب تعالیٰ سے محجوب اور اوسکی درگاہ سے مطرود ہیں گروہ ضلالت و اخوہ ابلیس و اعداء رسول ہیں وہ شخص جو اپنے زمانہ میں اعلم خلق تھا اللہ نے اوسکے حال سے خبر دی ہے کہ اوسنے اللہ کے دیکھنے کا سوال خود اللہ سے کیا تھا اللہ نے فرمایا لن ترانی ولکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف ترانی فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا یہ بات کہ اللہ تعالیٰ سے سوال ناجائز کیا جاوے ابطل باطل و اعظم محال ہے و لہذا اللہ نے اس سوال پر انکار نہ کیا اگر دیکھنا محال ہوتا تو انکار فرماتا و لہذا جب ابراہیم علیہ السلام نے یہ سوال کیا تھا کہ اونکو مردے کا زندہ کرنا دکھائے تو انکار نہ کیا اور عیسی علیہ السلام نے سوال نزول مائدہ کا آسمان پر سے کیا تھا اوس سوال کا بھی انکار نہ کیا اور نوح نے جب نجات پسر کا سوال کیا تو انکار فرمایا اور کہا انی اعظک ان تکون من الجاہلین اور موسی علیہ السلام کو یہ جواب دیا کہ لن ترانی اور یہ نہیں کہا انی لا اُری یا انی لست بمرئی اور جب پہاڑ کے لیے تجلی کی جو ایک جماد بلا ثواب و عقاب ہے تو پھر تجلی کرنے میں اُنکے واسطے اپنے انبیاء و رسل و اولیاء و صلحاء کی دار کرامت میں کیا دشواری ہے وہ بیشک اپنی ذات پاک کو اونہیں دکھائیگا اور جب تکلم و تکلیم و سمع کلام بغیر واسطہ جائز ہے تو رویت بالاولی جائز ہوگی و لہذا انکار رویت کا تمام نہیں ہوتا مگر انکار تکلیم سے اور لن ترانی کچھ دلیل دوام نفی پر نہیں ہے اگرچہ مقید

شاید ہو پھر اطلاق کا کیا ذکر ہے دوسری دلیل یہ آیت ہے اعلموا انکم ملاقوہ اور
فرمایا تحیتهم یوم یلقونه سلام اور فرمایا لمن کان یرجو لقاء ربہ اور فرمایا الذین
یظنون انہم ملاقوا اسجگہ تین قول ہین ایک یہ کہ سوا مومنین کے کوئی اوسکو نہ دیکھیگا
دوسرا قول یہ ہے کہ سارے مومن وکافر دیکھین گے پھر کفار سے حجاب ہو جائیگا بعد
اسکے پھر وہ کبھی نہ دیکھینگے تیسرا قول یہ ہے کہ منافق دیکھین گے نہ کفار تیسری دلیل یہ ہے
للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ حسنی سے مراد جنت ہے زیادہ سے مراد رویت ہے رسولخدا
صلعم نے یہی تفسیر کی ہے صحابہ بھی اسیکے قائل ہین یہ تفسیر چند احادیث مین آئی ہے چوتھی
دلیل یہ آیت ہے کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون شافعی وغیرہ ائمہ نے اس سے حجت پکڑی
ہے رویت پر اسلیے کہ اگر مومنین بھی اوسکو نہ دیکھین اور اوسکا کلام نہ سنین تو پھر وہ محجوب ٹھیرتے
ہین پانچوین دلیل یہ ہے لہم ما یشاؤن فیہا ولدینا مزید علی و انس نے کہا مراد مزید سے
نظر کرنا ہے طرف رب مجید کے تابعین بھی اسی طرف گئے ہین چھٹی دلیل یہ آیت ہے لا تدرکہ
الابصار وهو یدرک الابصار جتنی دلالت اسکو نفی پر نہین ہے اوس سے زیادہ
دلالت اسکو اثبات رویت پر ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے کہا ہے مین اس امر کا ملتزم ہون
کہ کوئی مبطل کسی آیت و حدیث سے اپنے باطل پر حجت نہ لائیگا لیکن اوسکی حجت مین خود
دلیل نقیض پر اوسکے قول کی ہوگی انتہی ساتوین دلیل قولہ تعالی ہے وجوہ یومئذ
ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ جو شخص اس آیت کی تحریف نکریگا جسکو محرفین تاویل کہتے ہین
اور حدیث مین اوسکو تاویل الہی نہین فرمایا ہے تو وہ اس آیت کو صریح رویت عیان پر
عین ابصار سے دن قیامت کے دلیل پائیگا اور اگر تاویل کریگا تو نصوص معاد
وجنت ونار ومیزان وحساب وکتاب کی تاویل کرنا اوسپر اور بھی آسان تر ہے فساد دنیا

ودیں اسی تاویل نصوص کتاب وسنت سے پیدا ہوا ہے اسکے بعد ابن القیم رحمہ اللہ نے تفسیر اس
آیت مبارک کی حضرت صلعم اور صحابہ وتابعین وائمہ اسلام سے نام بنام نقل کی ہے اور ۲۰
حدیثین رویت کی روایت کی ہین طبرانی کہتے ہین حدیث رویت ۲۸ صحابی سے مروی ہے
سارے متقدمین واسلاف کا اسپر اتفاق ہے اور جمیع تابعین وتبع تابعین اور ائمہ حدیث
وفقہ وتفسیر وتصوف وائمہ اربعہ اور انکے نظراء وشیوخ واتباع اسی طرف گئے ہین اونکی گنتی
اسجگہ مشکل ہے اونکا شمار سوا اللہ کے کوئی نہین کر سکتا تحرین مسئلہ رویت کے دو گروہ ہین
ایک کو یہ زعم ہے کہ وہ اللہ کو اسی دنیا مین دیکھتا ہے اور حاضر دربار ہو کر بات چیت کرتا
ہے دوسرے گروہ کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ آخرت مین مرئی نہوگا اور نہ کسی بندہ سے بات
کریگا سو اللہ ورسول وتمام صحابہ وائمہ ان دونون فریق کے مکذب ہین واللہ الہادی
مسلم مین آیا ہے نہین ہے درمیان قوم کے اور اللہ کے طرف نظر کرنے مین مگر رداء کبریاء
اوسکے چہرے پر جنت عدن میں مراد اس چادر کبریاء سے حجاب ہے احاطہ کرلے سے کیونکہ
یہ حجاب کبھی رفع نہین ہوسکتا ہے اگر یہ پردہ اوٹھ جاے تو خلق اپنے رب کو پہچان لے
جسطرح کہ وہ اپنے نفس کو پہچانتا ہے اور یہ محال ہے قال اللہ تعالی ابن مسعود کہتے ہین ہم
حضرت کے پاس تھے او نیم ماہ کو دیکھکر فرمایا تم اپنے رب کو اسیطرح عیانا دیکھوگے جسطرح کہ تم
اس چاند کو دیکھتے ہو کچھ شک اوسکی رویت مین نکروگے اگر تمسے ہوسکے کہ تم نماز صبح وعصر
پر مغلوب نہو تو کرو پھر یہ آیت پڑھی وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل غروبها۔

فصل

اللہ تعالی اہل جنت سے گفتگو کریگا اور اونکو خطاب فرمائیگا اور اپنے پاس بلائیگا اور

اوتپر سلام کریگا + قال تعالی ان الذین یشترون بعهد الله وایمانهم ثمنا قلیلا
اولئک لاخلاق لهم فی الاخرة ولا یکلمهم الله ولا ینظر الیهم یوم القیامة ولا
یزکیهم اور جو لوگ اللہ کی ہدایت و بینات کے پوشیدہ رکھنے والے ہین اونکے حق مین فرمایا ہے
ولا یکلمهم الله یوم القیامة سو اگر اللہ مومنین سے بھی بات نکرتا تو وہ اور اللہ کے اعدا
برابر ٹہیرتے ہین اور اس تخصیص کا کچھ فائدہ نہین ہوتا اللہ نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالے
جنت والون پر سلام کرے گا یہ سلام کرنا سچ مچ ہوگا سلام قولا من رب رحیم حدیث
جابر مین گزر چکا ہے انه یشرف علیهم من فوقهم ویقول سلام علیکم یا اهل الجنة
اوسوقت وہ اللہ تعالی کو عیانا دیکھینگے اس سے رویت و تکلیم و علو سب ثابت ہوا معطلہ ان سب
کا انکار کرتے ہین اور انکے قائل کو کافر ٹہیراتے ہین یہ کفر اونکا اونہین پر مردود ہے
حدیث عدی بن حاتم مین آیا ہے نہین ہے تم مین کوئی شخص لکن بات کریگا اوس سے
اللہ تعالی دن قیامت کے دوبدو حدیث بریدہ مین فرمایا ہے نہین ہے کوئی تم مین لکن
تکلیم کرے گا اللہ تعالی اوس سے نہوگا درمیان اوسکے اور اللہ کے کوئی ترجمان و
حجاب حدیث انس مین بذکر یوم المزید ذکر مخاطبت اہل جنت کا گزر چکا ہے غالب
احادیث رویت مین ذکر تکلیم کا بھی آیا ہے بخاری نے صحیح مین کہا ہے باب کلام الرب
تعالی مع اهل الجنة پھر چند حدیثین لکھی ہین بالجملہ افضل نعیم جنت رویت وجہ کریم
و تکلیم رب رحیم ہے اسکا انکار کرنا روح جنت کا انکار کرنا ہے اعلی و افضل نعیم وہی ہے
کہ جنت ملے اور اسکے اہل جنت کو خوش نہ آئی ابو یزید بسطامی کہتے تھے اللہ کے ایسے بندے بھی
ہین کہ اگر ایکدم جنت مین محجوب رہین تو جنت و نعیم جنت سے ایسا استغاثہ کرین جسطرح کہ
اہل نار عذاب نار سے کرتے ہین حسن نے کہا ہے کوئی شے اہل جنت کو یوم جمعہ سے

زیادہ تر محبوب نہوگی اسلئے کہ وہ یوم المزید ہے اوسی دن مین اللہ تعالیٰ کی رویت ہوا کریگی
بعض نے کہا مزید سے تنوع حورعین مراد ہے کثیر بن مرّہ نے کہا مزید یہ ہے کہ ایک ابر آئیگا
اہل جنت سے کہیگا تم کیا چاہتے ہو پہر جو کچہہ وہ تمنا کرین گے وہی برسیگا کہتے تہے لئن
اشھدنی اللہ تعالیٰ ذلک لاقولن لہا امطری علینا جواری مزینات انتہی ع
اے گل بتو خرسندم تو بوی کسے داری +

فصل

جنت ابدی ہے اوسکو کبہی فنا نہوگی یہ بات دین اسلام سے بالاضطرار معلوم ہے اللہ تعالیٰ نے
نے فرمایا ہے واما الذین سعدوا ففی الجنۃ خالدین فیھا مادامت السموات والارض
الا ما شاء ربک عطاء غیر مجذوذ سلف کا اس استثناء مین اختلاف ہے ابن القیم
نے آٹھ قول لکہے ہین اور ابن حجر مکی نے اٹھارہ بیان فاتح اسی مقام کا تفسیر فتح البیان مین
ہے بہر حال یہ آیت دلیل ہے ابدیت جنت پر اور حدیث مین فرمایا ہے من
یدخل الجنۃ ینعم ولا یبأس ویخلد ولا یموت دوسری حدیث مین کہا ہے یا اھل الجنۃ
لکم ان تحیوا فلا تموتوا یہ حدیثین گزر چکی ہین صحیحین مین ابو سعید خدری سے آیا ہے
کہ حضرت نے فرمایا موت کو ایک چوپایہ کبود رنگ کی صورت مین لاکر درمیان جنت ونار
کے کہڑا کر کے ذبح کرینگے اور کہینگے یا اھل الجنۃ خلود فلا موت ویا اھل النار خلود فلا
موت اسجگہہ متاخرین کے تین قول ہین ایک یہ کہ جنت ونار فانی غیر ابدی ہین دوسرے
یہ کہ باقی غیر فانی ہین تیسرے یہ کہ جنت باقی اور دوزخ فانی ہے پہلا قول جہم بن صفوان
کا ہے یہ شخص امام معطلہ تہا صحابہ وتابعین وائمہ واہل سنت مین سے کوئی اوسکا سلف

نہین ہے اس قول پر ائمۂ اسلام نے اوسکی تکفیر کی ہے اسی بنیاد پر وہ قائل خلق قرآن
ولعی صفات کا تہا کہتا تہا کہ جسطرح یہ دونون حادث ہین اوسیطرح فانی بہی ہین رہی ابدیت
نار کی سو شیخ الاسلام نے کہا ہے کہ اسمین دو قول سلف وخلف کے معروف ہین اور
تابعین نے باہم نزاع کیا ہے مین کہتا ہون بلکہ اس مسئلہ مین سات قول ہین۔
شیخ الاسلام وابن القیم کا میل طرف فناء نار کے ہے کتاب حادی الافراح مین ۲۵
وجہ پر درمیان دوام جنت ونار کے شرعاً وعقلاً فرق ثابت کیا ہے پہر کہا ہے لیس فی الحکمۃ
الالٰہیۃ ان الشرور تبقی دائما لا نہایۃ لها ولا انقطاع ابدا فتکون هی والخیرات
فی ذلک علی حد سواء انتہی پہر کہا ہے کہ یہ مسئلہ عظیم الشان ہے اور چند درجہ دنیا سے اکبر ہے انتہی مین
کہتا ہون ظاہر کتاب وسنت موافق مذہب جمہور اہل حق کے ہے کہ جنت ونار دونون کو ابدیت دوام اور اونکے
اہل کو خلود تام بلا انقطاع نعیم وآلام ہے ہمکو اس مسئلہ مین زیادہ خوض کرنے سے کچھ فائدہ نہیں بحال جنت ونارہ +

فصل

سب سے پیچھے جنت مین کون جائیگا + حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے مین جانتا ہون کہ سب سے
پیچھے کون شخص دوزخ سے باہر نکلیگا اور سب کے بعد کون شخص بہشت مین جائیگا دوزخ سے
ایک شخص سینے کے بل باہر آئیگا اللہ تعالیٰ اوسکو فرمائیگا جا جنت مین داخل ہو وہ جائیگا
اوسکے خیال مین یہ آئیگا کہ جنت تو لوگون سے بہری ہوئی ہے وہ واپس آئیگا اللہ تعالیٰ
کہیگا جا جنت مین پہر وہ جائیگا اور جنت کو بہرا ہوا خیال کرے گا پہر لوٹ کر آئیگا اور کہیگا
اے رب مین نے جنت کو لوگون سے بہرا ہوا پایا اللہ تعالیٰ فرمائیگا جا جنت مین داخل ہو
تیرے لئے برابر دنیا کے اور دس گنا دنیا سے ہے وہ عرض کریگا کہ تو مجہسے دل لگی یا ٹھٹھا

کرتا ہے بادشاہ ہوکر تب حضرت ہنسے یہانتک کہ آپکے دندان مبارک ظاہر ہوئے کہتے ہین
کہ یہ آدمی درجہ مین ادنی اہل جنت ہوگا روایۃ الشیخان مسلم کا لفظ ابو ہریرہ سے
یہ ہے مین جانتا ہون کہ سب سے پیچھے جنت مین کون آدمی داخل ہوگا اور کون آدمی
سب کے بعد دوزخ سے نکلیگا ایک شخص کو دن قیامت کے لائین گے کہین گے اسکے صغائر
ذنوب اسپر عرض کرو اور کبائر کو اوٹھالو تب عرض صغائر ذنوب کیے اوس سے کہا جائیگا
تو نے فلان روز کذا و کذا کیا اور فلان روز کذا و کذا لفظ کذا چار چار بار اسجگہہ آیا ہے
وہ کہیگا ہان اور انکار نکر سکیگا اور کبائر ذنوب سے ڈرتا ہوگا کہ وہ بھی عرض کئے جاینگے
اوس سے کہین گے تیرے لئے ہر سیئہ کی جگہہ ایک حسنہ ہے تب وہ کہیگا ای رب مین نے
اور کام بھی کئے تھے مین اونکو اسجگہہ نہین دیکھتا یہ کہکر حضرت خوب ہنسے یہانتک کہ آپکے
دندان مبارک ظاہر ہوئے ابو امامہ رفعاً کہتے ہین کہ آخر شخص جو جنت مین جائیگا وہ ہوگا
جو صراط پر پشت و شکم سے اولٹ پلٹ ہوگا جیسے لڑکا کہ اوسکو باپ اوسکا مارتا ہے اور وہ
بھاگتا ہے اور دوڑنے سے عاجز ہے وہ کہیگا اے رب تو مجھکو جنت مین داخل کر اور
آگ سے بچا اللہ اوس بندے کی طرف وحی کریگا کہ اگر مین تمکو آگ سے نجات دون اور جنت
مین لیجاؤن تو کیا تو اپنے ذنوب و خطایا کا اقرار کرے گا وہ کہیگا ہان اے رب قسم ہے
تیرے عزت و جلال کی اگر تو مجھکو آگ سے بچا دیگا تو مین اپنے سب گناہون اور خطاؤنکا
اقرار سامنے تیرے کرونگا اللہ وحی کریگا کہ اچھا تو اقرار کر اپنے ذنوب و خطایا کا مین
تجھکو بخشدونگا اور جنت مین لیجاؤنگا وہ کہیگا قسم ہے تیرے عزت و جلال کی مینے نہ کبھی
کوئی گناہ کیا اور نہ کوئی خطا کی اللہ اوسکی طرف وحی کرے گا اے میرے بندے میرے
پاس ایک بینہ ہے یعنی گواہ تجھپر تب وہ دائین بائین دیکھیگا اور کسی کو نہ پائیگا تب کہیگا

اے رب مجھے گواہ دکھلا تب اوسکی کہاں ساتھہ محقرات ذنوب کے گویا ہوگی جب بندہ
یہ حال دیکھیگا کہیگا اے رب میرے پاس اور بڑے بڑے گناہ ہین اللہ وحی کریگا کہ مین
تجھسے زیادہ تر عارف ہون دن عظائم کا تو اقرار کر مین تجھکو بخشدونگا اور تجھکو جنت مین داخل
کرونگا تب وہ اپنے گنا ہون کا اقرار کریگا پہر حضرت ہنسے یہانتک دانت نظر آئے پہر کہا کہ
یہ ادنیٰ اہل جنت سے درجہ مین پہر بڑے درجہ والے کا کیا ذکر ہے رواہ الطبرانی وابن ابی
شیبۃ مسلم مین ابن مسعود سے رفعاً آیا ہے کہ سب پیچھے جو شخص جنت مین جائیگا وہ شخص ہوگا
جو لڑکھڑا کر ایکبار چلیگا اور بار دگر گریگا اور ایکبار اسکو آگ کی لپٹ لگیگی جب وہان سے گزر جائیگا
اوسکی طرف التفات کرکے کہیگا تبارک الذی نجانی منک لقد اعطانی اللہ شیئا ما
اعطاہ احدا من الاولین والاخرین پہر اوسکو ایک درخت دکہایا جائیگا وہ کہیگا اے رب
مجھکو اس درخت سے نزدیک کردے کہ مین اسکا سایہ لون اور اسکا پانی پیون اللہ تبارک
وتعالیٰ فرمائیگا اے ابن آدم اگر مین تجھکو یہ درخت دونگا تو تو پہر اور کچھہ سوا اسکے مانگیگا وہ
کہیگا نہین اے رب اور معاہدہ کریگا کہ سوا اسکے کچھہ نہ مانگیگا اور رب اوسکو معذور
رکھیگا کہ وہ ایسی چیز دیکھتا ہے جسپر اوسکو صبر نہین ہے پہر اوسکو اوس درخت سے نزدیک
کردیگا وہ اوسکے سایہ مین ہوکر پانی پئیگا پہر ایک اور درخت بہتر پہلے درخت سے نظر آئیگا
کہیگا اے رب مجھکو اس سے نزدیک کردے مین اسکا سایہ لون اور پانی پیون اب سوا اسکے
کچھہ سوال نکرونگا اللہ کہیگا اے ابن آدم کیا تو نے مجھسے عہد نہین کیا تہا کہ تو مجھسے اور کچھہ
نہ مانگیگا پہر فرمائیگا شاید اگر مین تجھکو اس درخت سے قریب کردون تو تو پہر اور کچھہ سوا
اسکے مانگیگا وہ عہد کریگا کہ مین اسکے سوا اب کچھہ نہ مانگونگا اور اللہ اوسکو معذور رکھیگا
اسلئے کہ وہ ایسی چیز دیکھتا ہے جسپر اوسکو صبر نہین ہے پہر اللہ اوسکو اوس درخت سے نزدیک

کردے گا وہ اوسکا سایہ لیگا اور پانی پیئے گا پہر ایک اور درخت دروازہ جنت پر
نظر آئیگا جو اون دونون درخت سے بہتر ہوگا وہ کہیگا اے رب مجھکو اسکے قریب کردے
کہ مین اسکا سایہ لون اسکا پانی پیون آپ سوا اسکے اور چیز کا سوال نکرونگا اللہ کہیگا
اے ابن آدم کیا تو نے مجھسے عہد نہین کیا تہا کہ سوا اسکے اور کچہہ نمانگیگا وہ کہیگا ہان اے
رب بس یہی درخت مانگتا ہون آپ اسکے سوا اور کچہہ نمانگونگا اللہ تعالی اوسکو معذور
رکہیگا اسلئے کہ وہ ایسی چیز دیکہتا ہے جسپر اوسکو صبر نہین ہے پہر اوسکو اوس درخت سے
نزدیک کردیگا جب وہ اوس درخت سے نزدیک ہوگا اہل جنت کی آواز سنیگا کہیگا اے
رب مجھکو جنت مین داخل کر اللہ فرمائیگا اے ابن آدم کیا تو راضی ہے اس بات پر کہ مین تجھکو
دنیا کے برابر دون اور مثل دنیا کے اور بھی اوسکے ہمراہ ہو وہ کہیگا اے رب تو مجھسے ٹھٹھا
کرتا ہے اور تو رب العالمین ہے یہ کہکر ابن مسعود ہنسے اور کہا تم مجھسے نہین پوچھتے کہ مین
کیون ہنسا کہا بتاؤ تم کیون ہنسے کہا حضرت اسیطرح ہنسے تہے کہا تہا کہ اے رسول خدا
آپ ہنستے ہین فرمایا کہ مین رب العالمین کے ہنسنے سے جبکہ بندہ یہ کہیگا اتستھزئ بی
وانت رب العالمین ہنستا ہون پہر اللہ فرمائیگا مین تجھسے ٹھٹھا نہین کرتا ہون لیکن مین جو
چاہون اوسپر قادر ہون صحیح رقانی مین بھی اسی کے لگ بھگ یہ قصہ ابو سعید خدری
سے برابر اسناد مسلم کے آیا ہے آخر مین حدیث مذکور کے یون کہا ہے کہ پہر وہ اپنے
گہر مین داخل ہوگا اور اوسکے پاس اوسکی بی بیان حور عین آئینگی پہر وہ دونون کہینگی
الحمد للہ الذی احیاک لنا واحیانا لک جو تجھکو ملا وہ کسی کو نہ ملا اور حدیث مغیرہ مین
پہلے گزرچکا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے پوچھا تہا کہ ادنی اہل جنت درجہ
مین کون ہے الحدیث رواہ مسلم یہ حدیثین دلیل ہین اسپر کہ سعت رحمت وکرم خدا

غضب وسخط الٓہی پر سابق ہے وللہ الحمد اگر رب العالمین اپنے گنہگار بندون پر ایسی رحمت
فرمائی تو پہر کسی جگہہ بھی ٹہکانا اہل ایمان کی نجات کا معلوم نہین ہوتا یہ لوٹ پہیر جو اس
مین مذکور ہے دلیل ہے کمال عنایت پر بحال مومن موحد صحیح الاعتقاد وللہ الحمد +

فصل ۹

زبان اہل جنت کی کیا ہوگی + حدیث انس بن مالک مین گزر چکا ہے کہ اہل جنت زبان
محمد صلعم پر ہونگے رواہ ابن ابی الدنیا ابن عباس نے کہا زبان اہل جنت کی عربی ہوگی
ابن شہاب کہتے تہے ہمکو یہ بات پہنچی ہے کہ زبان اہل جنت کی عربی ہوگی اور جب قبر سے نکلینگے
تو سریانی ہوگی سفیان ثوری نے کہا ہمکو یہ خبر ملی ہے کہ لوگ دن قیامت کے دخول جنت
سے پہلے سریانی بولینگے جب جنت مین جاوینگے تو کلام عربی کرینگے فضیلت اس زبان کی
ساری زبانون پر ظاہر ہے کہ قرآن کریم اسی لغت عرب مین آیا خاتم الانبیاء عربی زبان
تہے اہل جنت اسی زبان مین کلام کرینگے اگرچہ دنیا مین مختلف زبانین رکہتے تہے خصوصیات
اس زبان کی بغایت انفس نفیس ہین عربیت نسب عربیت زبان عربیت لغت شرع
ہمارا فخر ہے یہ اضافات ہمکو سید المرسلین سے نزدیک کرتے ہین مین بالخصوص اس بات
کا شکر خدا ادا کرتا ہون کہ اولاً نسل قریش مین پہر تانیاً بنی ہاشم مین پہر ثالثاً
ذریت فاطمہ علیہا السلام مین اللہ نے مجھکو پیدا کیا مجہے امید ہے کہ مین جسکی طرف منسوب
ہون مجھکو دنیا مین مرتے دم تک اونہین کی نیات و اعمال پر قایم رکہکر خاتمہ میرا کلمہ
اخلاص توحید پر کرے اور حشر مین زیر لواء سید الانبیاء محشور فرماکر شفاعت خیر خلق اللہ
نصیب فرمائے اللہم آمین +

فصل ۱۰

جنت و نار مین کیا حجت ہوئی ٭ صحیحین مین ابو ہریرہ سے رفعًا آیا ہے کہ جنت و نار
مین باہم حجت و بحث ہوئی نار نے کہا مجھمین جبّارین متکبرین داخل ہونگے جنت نے
کہا مجھ مین ضعفاء و مساکین آوینگے اللہ عزوجل نے نار سے فرمایا تو میرا عذاب ہے مین
جسکو چاہونگا تجھسے عذاب کرونگا جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے مین جسکو چاہون
تجھسے رحمت کرون تم مین سے ہر ایک کو مین بھر دونگا دوسرا لفظ یہ ہے حجت کی نار
و جنت نے نار نے کہا مین اختیار کیگئی ہون واسطے متکبرین و متجبرین کے جنت نے کہا
میرا کیا حال ہے کہ داخل نہونگے مجھمین مگر ضعیف و عاجز و سقط لوگ اللہ نے جنت سے
فرمایا انت رحمتی ارحم بک من اشاء من عبادی اور نار سے کہا انت عذابی اعذب
بک من اشاء من عبادی و لکل واحدۃ منکما ملاؤھا سو آگ مملو نہوگی یہانتک
کہ اللہ تعالی اپنا قدم اوسپر رکھیگا وہ کہیگی بس بس اور اوسوقت وہ بھر جائیگی اور بعض
اوسکا طرف بعض کے سمٹ آئیگا اور ظلم نکرے گا اللہ اپنے خلق مین سے کسی شخص پر رہی
جنت سو اللہ اوسکے لئے ایک مخلوق پیدا کرے گا معلوم ہوا کہ سعت جنت و نار کی اتنی
ہے کہ بعد دخول عباد کے دونون خالی رہینگی اللہ اونکو جسطرح کہ اوپر گزرا پر کرے گا
اصل مین جنت واسطے مومنین کے بنی ہے یہ آٹھ جنتین ہین انکے درجات مین تفاضل
و تفاوت ہے ہر شخص کو موافق اوسکے عمل یا مطابق مرضی الٰہی کے درجہ ملیگا سب سے اعلی
درجہ اہل تقوی کا ہوگا اوسنے اعلی درجہ صالحین کا پھر شہداء کا پھر صدیقین کا پھر
نبیین کا پھر سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا جنت مین

جسکو ایک تازیانہ یا کمان کی برابر جگہ ملیگی وہ ساری دنیا سے بہتر ہوگی کوئی کافر بہشت
مین نجائیگا مومنین مین وہ شخص داخل جنت ہوگا جلد یا دیر مین جسنے کسی طرح کا شرک اکبر
یا شرک اصغر جلی یا خفی نکیا ہوگا اور جسنے باوجود ایمان کے شرک کیا ہے اوسکے لئے دوزخ
ہے نار مین جو خاص واسطے مشرکین وکفار کے بنی ہے کیونکہ موحدین عصاۃ بھی داخل
ہونگے پھر آخر کو جسکے دلمین برابر ایک دینار یا نصف دینار یا برابر ایک ذرہ کے یا برابر ایک
دانہ رائی کے ایمان باقی ہوگا وہ نجات پاکر جنت مین جائیگا اللہ تعالی کی غیرت اس بات
کا تقاضا نکریگی کہ کوئی موحد نار مین خالداً مخلداً باقی رہجائے لیکن نصیب ہونا توحید
خالص کا عنقا و کیمیا ہے اکثر مسلمان آپکو موحد اعتقاد کرتے ہین اور حقیقت مین مشرک ہین
سو وہ دہوکے مین پڑے ہین شرک اکبر سے تو اہل علم و فہم و محب دین بچ بھی جاتے
ہین لیکن شرک اصغر و شرک سرائر و شرک خفی سے بچنا نہایت مشکل ہے جسکو اللہ بچائے
وہی بچے اور حضرت بھی اوسی کی شفاعت باذن خدا کرینگے جسنے شرک نہ کیا ہوگا اور
اللہ تعالی بھی اذن شفاعت کا اوسی کے لئے دیگا جو کہ دنیا مین مشرک بشرک جلی
یا خفی نہ تھا مسلمان کو سب سے زیادہ فکر اپنی بقاء ایمان کی چاہیے کہ توحید خالص
پر قائم دائم رہے کیونکہ بطفیل توحید کے اگر دخول نار بھی ہوا تو خلود نار نہوگا اور اگر
خدانخواستہ عقیدہ وعمل و حال و قال مین آمیزش شرک کی تھی تو پھر خلود نار متعین ہے
وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون توحید خالص یہ ہے کہ الوہیت و ربوبیت
مین بانواعہا شرک نہ آنے دے ورنہ توحید ربوبیت مین سارے مشرکین بھی مت ادلعوا
الی اٰخرھم شریک حال اہل اسلام ہین تفرقہ درمیان ایمان و کفر کے یہی توحید الوہیت
یعنی وحدت عبادت ہے پس بس آس توحید کا بیان کتاب دین خالص اور رسائل دوگانہ

اور تقویۃ الایمان ونحوہا مین بسط سے موجود ہے اونکی طرف رجوع کرنے سے بہرا وحسن نیت وطلب دین حق وطلب نجات یوم الدین کے امید قوی اصلاح ظاہر وباطن کی ہے ہم اللہ تعالے سے جو ہمارا معبود برحق اور رب مطلق ہے بصد التجا تمنا کرتے ہین اور بہزار دل وزبان سے سائل ہین کہ ہمکو بہی توحید پر استقامت نصیب کرے وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب •

فصل ۱۱

جنت مین فضل باقی رہیگا اللہ تعالیٰ اوسکے لئے ایک خلق پیدا کرے گا یہ بات نار کے لئے نہوگی صحیحین مین انس بن مالک سے رفعًا آیا ہے کہ ہمیشہ جہنم مین لوگ ڈالے جائینگے وہ یہی کہے گی هل من مزید یہانتک کہ رب العزت اپنا قدم اوسمین رکہیگا تب بعض اوسکا طرف بعض کے سمت جائیگا وہ کہیگی قط قط یعنی بس بس قسم ہے تیرے عزت وکرم کی اور جنت مین ہمیشہ فضل یعنی زیادتی رہیگی یہان تک کہ اللہ تعالیٰ اوسکے لئے ایک خلق پیدا کرکے وہان ساکن کرے گا دوسرا لفظ مسلم کا یہ ہے کہ باقی رہیگا جنت مین جو اللہ چاہیگا کہ اتنا باقی رہے پہر اللہ پاک اوسکے لئے ایک مخلوق بنائیگا جس چیز سے کہ چاہیگا بخاری مین جو یہ لفظ آیا ہے روایت ابو ہریرہ سے کہ انہ ینشی للنار من یشاء فیلقی فیہا فتقول هل من مزید سو یہ غلطی ہے بعض رواۃ کی اوسپر لفظ حدیث کا منقلب ہوگیا روایات صحیحہ ولفظ قرآن اسکو رد کرتی ہین اسلئے کہ اللہ نے خبر دی ہے کہ وہ جہنم کو ابلیس واتباع ابلیس سے بہردیگا اور عذاب نکریگا مگر اوسی شخص کو جسپر حجت قائم ہوگئی ہوگی اور وہ مکذب رسول تہا قال تعالیٰ کلما القی فیہا فوج سألہم خزنتہا الم یاتکم نذیر قالوا بلے

قد جاء نا نذیر فکذ بنا وقلنا ما نزل اللہ من شئی اور کسی شخص پر اللہ اپنے خلق مین سے ظلم نکرے گا وما اللہ بظلام للعبید اسنے کیا خوب فرمایا ہے ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم وآمنتم یعنی اللہ کیا کرے گا تمکو عذاب کر کے اگر تم اوسکا شکر مانو اور ایمان لاؤ الت جانتا ہے کہ مین اللہ پر اور اوسکے رسول اور اوسکی کتابون اور اوسکے فرشتون پر اور تقدیر کے خیر و شر پر اور بعث بعد الموت پر ایمان رکہتا ہون ختم اللہ لنا بالحسنیٰ وزیادہ ورزقنا فی دار کرامتہ جمیع السعادۃ +

فصل ۱۲

جنت والون پر سونا منع ہے + حدیث جابر مین فرمایا ہے خواب برادر مرگ ہے اہل جنت نسوئینگے رواہ ابن مردویہ طبرانی کا لفظ جابر سے یہ ہے حضرت سے پوچھا کہ کیا اہل جنت سوئین گے فرمایا خواب برادر مرگ ہے جنت والے نہ سوئینگے یہ عدم خواب ایک نعمت عظمی ہو گی اسلئے کہ جو زمانہ نوم مین گزرتا ہے اوس زمانہ مین نائم عیش ولذت سے جدا رہتا ہے اور جنت محل عیش و خانۂ آرام ہے وہان غفلت و بیخبری کا کچہہ کام نہین +

فصل ۱۳

سب سے پہلے جنت مین کون جائیگا اور بندہ کی ترقی جنت مین ایک درجہ سے دوسرے درجہ اعلی پر ہوتی رہیگی + صحیح مسلم مین رفعا آیا ہے کہ فقراء مہاجرین اغنیاء سے دن قیامت کے چالیس برس پہلے جنت مین جائین گے ترمذی مین پانسو برس پہلے جانا آیا ہے دوسری روایت مین نصف یوم فرمایا ہے تیسری روایت مین آیا ہے کہا اسے

رسول خدا سال کتنے ماہ کا ہوگا فرمایا پانسو ماہ کا کہا ماہ کتنے دن کا ہوگا فرمایا پانسو دن کا کہا دن کتنا بڑا ہوگا فرمایا تمہاری گنتی سے پانسو برس کا ذکرہ القتیبی قرطبی نے کہا اختلاف مدت کا شاید بسبب اختلاف طبقات فقراء ہوگا شدت وسہولت وسعت وضیق کی راہ سے جسکا عیش زیادہ تنگ تھا وہ سبقت مین زیادہ ہوگا حدیث ابن ماجہ مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہر غنی و فقیر دن قیامت کے یہ چاہیگا کہ اوسکو دنیا بقدر کفاف کے ملتی دوسری روایت مین لفظ قوت کا آیا ہے صحیح مسلم مین فرمایا ہے لیس الغنی عن کثرۃ العرض وانما الغنی غنی النفس اسی جگہہ سے بعض علما نے کہا ہے کہ مراد فقراء سے اسجگہہ وہ لوگ ہین کہ یسیر دنیا پر قانع ہین اور مراد اغنیاء سے اصحاب اموال کثیرہ ہین جو اللہ عزوجل کے ذکر سے غافل رہتے ہین اور کبھی کوئی بندہ تہیدست تونگر دل اور بالعکس اسکے ہوتا ہے واللہ اعلم ابو ہریرہ رضی کہتے ہین اللہ تعالیٰ درجہ بندہ صالح کا جنت مین بلند کریگا وہ کہیگا اے رب یہ مرتبہ مجھکو کہان سے ملا فرمائیگا تیرے ولد نے تیرے لئے استغفار کی تھی رواہ احمد معلوم ہوا کہ مردون کو بسبب دعا و استغفار وصدقہ احیاء کے نفع پہونچتا ہے علاوہ اسکے احادیث گزشتہ سے ثابت ہے کہ اہل جنت کے لئے زیادت نعمت وراحت ہوتی رہیگی یہ بھی ایک ترقی درجہ ہے لیکن اخلاص توحید وصلاح اعمال سے یہ مرتبہ ملتا ہے نہ نری تمنا سے بڑے بنتا ور وہ لوگ ہین جو کہ خود بھی صالح ہین اور اللہ نے اونکو اولاد بھی صالح عطا کی ہے +

فصل ۱۴

مومن کی ذریت درجۂ مومن مین ہوگی اگرچہ اوسکے سے عمل نہین کئے ہین قال تعالیٰ

والذین امنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنا بھم ذریتھم وما التناھم
من عملھم من شئ کل امرئ بما کسب رھین قیس نے ابن عباس سے رفعًا
روایت کیا ہے اللہ تعالیٰ ذریت مومن کو اوسکے درجہ مین پہنچائیگا اگرچہ عمل مین اوس سے
کم ہوگی تاکہ مومن کی آنکھ ٹھنڈی ہو پھر یہ آیت پڑہی آلسدے کہا ہمنے آباء کو نہین گھٹایا
اولاد کو دیکر دوسرا لفظ انکا رفعًا یہ ہے کہ آدمی جب جنت مین جائیگا اپنے مان باپ کا
حال پوچھیگا اور اپنی بی بی و اولاد کا اوس سے کہینگے کہ وہ تیرے درجے و عمل کو نہین
پہنچے وہ کہیگا اے رب مین نے اپنے اور اونکے لیے عمل کیا تھا تب حکم ہوگا کہ اون کو
اوسی کے ساتھ ملادین پھر ابن عباس نے یہ آیت پڑہی رواہ ابن مردویہ مفسرین نے
ذریت مین اختلاف کیا ہے کہ مراد اوس سے اس آیت مین صغار ہین یا کبار یا دونون تین قول
ہوئے بنیاد اس اختلاف کی اس بات پر ہے کہ لفظ بایمان حال ہے ذریت تابعین
مومنین تبعین سے ایک گروہ نے کہا معنی یہ ہین کہ ذریت بھی ویسا ہی ایمان رکھتی
تھی جیسا ایمان ابوین کا تھا اسلیئے وہ درجات مین ملحق ابوین کی ہوگی اور اللہ نے
اطلاق ذریت کا کبار پر کیا ہے جسطرح فرمایا ومن ذریتہ داؤد و سلیمان اور فرمایا
ذریۃ من حملنا مع نوح اور فرمایا کنا ذریۃ من بعدھم افتھلکنا بما فعل المبطلون
یہ قول کبار عقلاء کا ہے اور حدیث مرفوع متقدم ابن عباس اسی پر دلیل ہے اس سے
ثابت ہوا کہ وہ اپنے اعمال سے داخل جنت ہوئی لیکن وہ اعمال ایسے نہ تھے کہ درجہ
آباء تک اونکو پہنچاتے سو اللہ نے باوجود قصور عمل کے اونکو درجہ آباء تک پہنچا دیا نیز
ایمان عبارت ہے قول و عمل و نیت سے اور یہ بات کبار ہی سے ممکن ہے نہ صغار سے
تو معنی یہ ٹھیرے کہ اللہ تعالیٰ مومن کی ذریت کو نزدیک مومن کے جمع کردیگا جبکہ نفس

ایمان مین برابر آباء کے ہونگے اسلئے کہ حقیقت تبعیت کی یہی ہے اگرچہ نرے ایمان ہی
مین ہو ذریت کا اونکے درجہ تک پہنچانا اسلئے ہے کہ اونکی آنکھین ٹھنڈی ہون اور اونکے
لئے آرام پورا ہو جائے یہ ویسی بات ہے کہ حضرت کے ازواج مطہرات بتبعیت حضرت
ہمراہ آپکے ایک درجہ مین ہونگے اگرچہ بسبب اپنے اعمال کے اوس درجہ تک نہین پہنچین ہیں
دوسرے گروہ نے کہا مراد ذریت سے اسجگہ صغار ہین ذریت اپنے آباء کے تابع ہوتی ہے
اگرچہ صغیر ہو ایمان و احکام میراث و دیت و نماز جنازہ و دفن مین اندر مقابر مسلمین کے
وغیر ذلک مگر احکام اہل بلوغ مین تعنی یہ ٹھیرے کہ تابع کردیا ہمنے اونکی ذریت کو ایمان
آباء مین اس قول کی صحت پر یہ دلیل ہے کہ بالغین ثواب و عقاب مین حکم اپنے نفس کا رکھتے
ہین وہ منفسہ مستقل ہین احکام دنیا اور احکام ثواب و عقاب مین کچھہ تابع آباء کے نہین ہین
کیونکہ مستقل بانفسہم ہین اگر ذریت سے مراد بالغین ہوتی تو ساری اولاد صحابہ کی جو کہ
بالغ ہے وہ درجہ آباء مین ہوتی اور سب اولاد تابعین بالغین درجہ آباء کو پہنچتے وہلم
جرا الی یوم القیامۃ تو اب سارے آخرین درجہ سابقین مین ٹھیر جاتے دوسری دلیل یہ
ہے کہ اگر اللہ تعالے نے ذریت کو ہمراہ اونکے درجہ مین تابع ٹھیرایا جسطرح کہ اونکو ایمان
مین ہمراہ آباء کے تابع کیا ہے اگرچہ بالغ ہون تو اونکا ایمان تابع نہوتا بلکہ ایمان مستقل
ہوتا تیسری دلیل یہ ہے کہ اللہ نے منازل جنت کے بسبب اعمال کے حق مین ثقلین
کے رکھے ہین رہے اتباع سوا ان اونکو درجۂ آباء تک پہنچا دیگا اگرچہ اونکے لئے اعمال نہون
نیز حور عین و خدم درجۂ اہل جنت مین ہونگے اگرچہ اونکے لئے کوئی عمل نہین ہے بخلاف
مکلفین بالغین کہ وہ اوسی درجہ تک پہنچین گے جہانتک اونکے اعمال کی رسائی ہے تیسرے
گروہ نے کہا وجہ یہ ہے کہ حمل ذریت کا صغار کبار پر کیا جائے واحدی بھی اسیطرت

گئے ہین اسلئے کہ کبیر خود تابع اپنے باپ کا اپنے ایمان سے ہے اور اطلاق لفظ ذریت کا
صغیر کبیر واحد کثیر ابن واب سب پر آتا ہے کما قال تعالیٰ واٰیۃ لھم انا حملنا
ذریتھم فی الفلک المشحون مراد ذریت سے اسجگہ آبا ہین اور دو نوع ایمان کا ایمان
تبعی اور ایمان اختیاری وکسبی پر ہوتا ہے تبعی کی مثال یہ ہے فتحریر رقبۃ مؤمنۃ پس
اگر صغیر کو آزاد کریگا تب بھی جائز ہوگا سلف کا قول بھی اسی پر دلیل ہے جسطرح کہ ابن
عباس سے رفعاً آیا ہے ابن مسعود نے کہا آدمی کے لئے قدم ہوتا ہے اور ذریت جب
وہ جنت مین جائیگا اوسکی ذریت کو بھی اوس تک پہنچا دینگے تاکہ اوسکی آنکھ ٹھنڈی ہو
اگرچہ اوسکے عمل تک نہ پہنچے ابو مجلز نے کہا اللہ اونکو جمع کر دے گا واسطے جنتی کے جسطرح
کہ وہ اونکے اجتماع کو دنیا مین دوست رکھتا ہے شعبی نے کہا اللہ ذریت کو عمل آباء کی
وجہ سے جنت مین داخل کرے گا ابن عباس نے کہا آباء کا درجہ اگر ابناء پر بلند تر ہوگا
تو اللہ ابناء کو آباء تک پہنچا دیگا اور اگر ابناء کا درجہ بلند تر ہوگا تو آباء کو ابناء تک
پہنچا دیگا ابراہیم نے کہا اونکو برابر آباء کے اجر ملیگا آباء کے اجر مین سے کچھ کم نہو گا
اس قول کی صحت پر یہ دلیل ہے کہ دونون قرائتین بمنزلہ دو آیت کے ہین جنے یون
پڑہا واتبعتھم ذریتھم تو یہ حق مین بالغین کے ہے جنکی طرف نسبت فعل کی درست ہے
کما قال تعالیٰ والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار الذین
اتبعوھم باحسان اور جنے یون پڑہا واتبعناھم ذریتھم تو یہ حق مین صغار کے ہے
جنکو اللہ نے تابع آباء کے کیا ہے ایمان مین حکماً پس ہر دو قرائت دلیل ہین دونون
نوع پر مین کہتا ہون اختصاص ذریت کا اسجگہ ساتھ صغائر کے اظہر ہے تاکہ استواء
مہاجرین سابقین کا درجات مین لازم نہ آئے اور یہ استواء صغار مین لازم نہین آتا ہے

اس سے ثابت ہوا کہ اطفال ہر شخص کے اور ذریت ہر آدمی کی ہمراہ اوسکے جنت مین
ہوگی واللہ سبحانہ اعلم وعلمہ اتم واحکم +

فصل ۱۵

جنت کیا گفتگو کریگی + حدیث احتجاج جنت ونار کی پہلے گزر چکی ہے اور دوسری
حدیث مین رفعًا آیا ہے کہ جنت نے کہا اے رب میرے نہرین جاری ہین اور میرے
پھل پک گئے اے رب میرے اہل کو جلد میرے پاس بھیج سعید طائی کہتے ہین مجھکو
یہ خبر ملی ہے کہ اللہ نے جب جنت کو پیدا کیا تو فرمایا آراستہ ہوجا پھر فرمایا کچھ بات کر
اوسنے بات کی اور کہا خوشی ہو اوس شخص کو جس سے تو راضی ہوا قتادہ نے کہا اللہ نے
جب جنت کو بنایا تو کہا کلام کر اوسنے کہا طوبی للمتقین ابن عباس رضؓ کہتے ہین اللہ
نے جنت عدن کو پیدا کیا اور اوسمین وہ چیز بنائی جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کان نے
سنی اور نہ دل پر کسی بشر کے اسکا خطرہ ہوا پھر فرمایا بول اوسنے کہا قد افلح المؤمنون

فصل ۱۶

جنت کا حسن روز افزون ہوگا اور جنت مین بے پروانگی کے کوئی نہ جائیگا + کعب
کہتے ہیں اللہ جب طرف جنت کے دیکھتا ہے تو کہتا ہے طوبی لاھلک وہ چند در چند
حسن وجمال مین بڑھتی رہی ہے یہانتک کہ اہل جنت داخل جنت ہون ابو بکر خطیب نے
رفعًا روایت کیا ہے کہ داخل ہوگا کوئی جنت مین لیکن بذریعہ پروانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
ھذا کتاب من اللہ لفلان بن فلان ادخلوہ جنة عالیة قطوفھا دانیة یعنی

بعد بیان کے یہ مضمون ہوگا کہ یہ کتاب ہے طرف اللہ تعالی کے مثلاً بنام صدیق بن
حسن کہ اوسکو جنت برترین داخل کرو جسکے میوے قریب ہین انشاء اللہ تعالی قرطبی
نے کہا ولعل ہذا فی غیر من یدخل الجنۃ بغیر حساب واللہ اعلم +

فصل ۱۷

جنتی طلب ازواج کو حور عین کی نہین ہے اوس سے زیادہ حور عین کو طلب اپنے ازواج
کی ہے + حدیث معاذ بن جبل مین گذر چکا ہے کہ حور مومن کی بی بی کو یہ خطاب کرتی ہے
کہ تو اوسکو ایذا نہ دے یہ عنقریب تجھکو چھوڑ کر ہمارے پاس آ جائیگا اور حدیث عکرمہ
مین رفعا آیا ہے کہ حور کہتی ہے اللہم اعنہ علی دینک واقبل بہ علی طاعتک حکایت
سلیمان دارانی کہتے ہین کہ عراق مین ایک جوان عابد تھا وہ اپنے رفیق کے ساتھ طرف
مکہ معظمہ کے نکلا جب قافلے والے اوترتے تو وہ نماز پڑھا کرتا جب وہ کھانا کھاتے تو یہ روزہ
رکھتا اوسکے رفیق نے آتے جاتے اوسکے اس حال پر صبر کیا جب اوس سے جدا ہونا چاہا کہا اے
بھائی تجھکو اس کام پر کسنے برانگیختہ کیا اوسنے کہا مینے خواب مین ایک محل جنت کا دیکھا ایک
اینٹ اوسکے سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے جب وہ محل مجھسے نزدیک ہوا ایک کنگورا
زبرجد کا ایک کنگورا یاقوت کا دیکھا اونکے درمیان ایک حور عین تھی بال لٹکائے ہوئے
اوس پر چاندی کے کپڑے تھے جو ہمراہ اوسکے تہ بتہ ہوتے تھے اوسنے مجھسے کہا تو
کوشش کر طرف اللہ کے میری طلب مین سو مین اوسکی طلب مین طرف اللہ کے
سرگرم ہون سلیمان نے کہا یہ جد و جہد تو طلب حور ماء مین تھا پھر اوسکا کیا ذکر ہے جو
اس سے زیادہ طلب کرے +

فصل ۱۸

موت کو درمیان جنت ونار کے ذبح کرینگے + قال تعالیٰ وانذرهم یوم الحسرة اذ قضی الامر وهم فی غفلة وهم لا یؤمنون حدیث ابو سعید خدری مین فرمایا ہے موت کو لاوینگے گویا ایک مینڈھا ابلق رنگ ہے اوسکو درمیان بہشت و دوزخ کے کھڑا کرکے کہینگے اے جنت والو تم اسکو پہچانتے ہو وہ سر اوٹھاکر اوسکو دیکھینگے پھر کہین گے ہان یہ موت ہے پھر دوزخ والون سے کہین گے اے دوزخیو تم اسکو پہچانتے ہو وہ سر اوٹھاکر دیکھینگے اور کہینگے ہان یہ موت ہی تب حکم ہوگا کہ اسکو ذبح کرو پھر اہل جنت سے کہین گے یا اهل الجنة خلود لا موت ویا اهل النار خلود لا موت پھر حضرت نے یہ آیت پڑہی وانذرهم الخ متفق علیه صحیحین مین ابن عمر سے رفعاً آیا ہے کہ اللہ اہل جنت کو جنت مین اور اہل نار کو نار مین داخل کریگا پھر درمیان اونکے ایک مؤذن کھڑے ہوکر اذان دے گا اے اہل جنت موت نہیں ہے اور اے اہل نار موت نہین ہے ہر کوئی اپنے حال مین مدام رہیگا دوسرا لفظ یہ ہے کہ جب جنت والے جنت مین اور دوزخ والے دوزخ مین جا چکین گے تو موت کو درمیان جنت ونار کے لاکر ذبح کیا جائیگا اور ایک منادی ندا کریگا یا اهل الجنة لا موت اوس پر اہل جنت کو خوشی پر خوشی ہوگی اور اہل نار کو حزن پر حزن ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یون ہے جب داخل ہونگے اہل جنت جنت مین اور اہل نار نار مین تو موت کو گلے مین رسی باندھکر لاوین گے اور فصیل و شہر پناہ پر جو درمیان اہل جنت ونار کے ہوگی پھر اوسکو کھڑا کرکے کہین گے اے اہل جنت وہ ڈرتے ہوئے جھانکین گے پھر کہین گے اے اہل نار وہ خوش ہوکر جھانکینگے اونکو امید شفاعت کی ہوگی پھر جنت و دوزخ والون سے کہینگے تم اسکو پہچانتے ہو وہ کہینگے یہ موت ہے جو ہم پر موکل تھی پھر اوسکو فصیل پر

ذبح کرینگے پھر کہا جائیگا یا اهل الجنة خلود ولا موت و یا اهل النار خلود ولا موت
رواہ النسائی والترمذی وقال حدیث حسن صحیح یہ بکری اور اوسکا لٹانا اور ذبح
کرنا اور دونون فریقین کا اوسکو معائنہ کرنا حقیقۃً ہوگا نہ خیالاً وتمثیلاً جسطرح کہ بعض لوگون نے
اسجگہہ خطا کی ہے اور کہا ہے کہ موت عرض ہے اور عرض جسم نہین ہو سکتا جسے ذبح کیا جاوے اسکے
کو ذبح کیا جاوے سو یہ خطا صحیح نہین ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ موت سے ایک صورت گوسفند کی
پیدا کریگا وہ صورت ذبح کیجائے گی جسطرح کہ اعمال کو صورت بخشیگا اور اونپر ثواب و
عقاب دیگا اور اعراض کو اجسام بنادیگا یہ اعراض اون اجسام کے مادہ ہونگی اور اجسام
مین سے اعراض پیدا کریگا جسطرح کہ اعراض سے اعراض اور اجسام سے اجسام بنائیگا یہ
چار اقسام ہوئے اور یہ سب ممکن و مقدور رب تعالیٰ و تبارک ہین انسے کچھہ جمع بین النقیضین
یا کوئی محال لازم نہین آتا ہے اور اس تکلف کی کچھہ حاجت نہین ہے کہ ملک الموت ذبح کیا جائیگا
پس یہ تقریر استدراک فاسد ہے اللہ و رسول پر اور ایک تاویل باطل ہے کہ جسکو نہ عقل صحیح
کرتی ہے اور نہ نقل سبب اسکا قلت فہم مراد خدا و رسول ہے کلام سے خدا و رسول کے
قائل اس قول نے یہ گمان کیا ہے کہ لفظ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ نفس عرض نہ ذبح ہوگا
دوسرے غالطے نے یہ گمان کیا ہے کہ عرض معدوم ہو کر اوسکی جگہہ کوئی جسم ذبح کیا جائیگا
اور یہ قول جو ہمنے ذکر کیا ہے اسکی طرف دونون فریق کو راہ نہ ملی حالانکہ اللہ تعالیٰ اعراض سے
اجسام بناتا ہے پھر اس عرض کو اوس جسم کا مادہ ٹھیراتا ہے جسطرح صحاح مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
آیا ہے کہ سورۂ بقرہ و آل عمران دن قیامت کے دو ابر بنکر آئینگی سو وہ دونون ابر یہی قراءت ان
ہر دو سورہ کی ہوگی اسیطرح دوسری حدیث مین آیا ہے کہ تمہاری تسبیح و تحمید و تہلیل گرد عرش کے
پھرتی ہین اونکی بھنبھناہٹ مثل مگس شہد کے ہے وہ اپنے صاحب کی یاد دلاتی ہین رواہ

احصل اسیطرح حدیث عذاب ونعیم قبر مین آیاہے کہ مردہ ایک صورت کو دیکھیگا کہیگا تو کون ہے وہ کہیگا مین تیرا عمل صالح یا عمل بد ہون آور حقیقت ہر نہ خیال آتنہ نے اوسکے عمل کے لیئے ایک صورت حسنہ یا قبیحہ پیدا کی اور وہ نور جو درمیان مومنین کے دن قیامت کو تقسیم ہوگا وہ بہی نفس ایمان اونکا ہے آتنہ ایمان کو ایک نور بنا دیگا جو اونکے سامنے دوڑتا ہوگا یہ امر معقول ہے گو نفس ہنا آتی بہر نفس کے آنے سے سمع وعقل مین مطابقت ہوگئی قتادہ کہتے ہین ہمکو یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے مومن جب قبر سے باہر نکلیگا تو اوسکا عمل ایک خوبصورت شکل مین ہوگا یہ اوس سے کہیگا تو کون ہے واللہ مین تجھکو ایک سچا آدمی دیکھتا ہون وہ کہیگا مین تیرا عمل ہون پہر وہ اوسکے لیئے ایک نور و قائد طرف جنت کے ہوجائیگا اسیطرح جب کافر قبر سے نکلیگا اوسکا عمل ایک بدصورت شخص ہوگا اور بدبو ہوگی وہ کہیگا تو کون ہے واللہ مین تجھکو ایک برا آدمی دیکھتا ہون وہ کہیگا مین تیرا عمل ہون وہ اوسکو لیجا کر آگ مین جھونکدیگا مجاہد سے بہی اسیطرح آیا ہے ابن جریج نے کہا عمل مومن کا اچھی صورت اچھی بو مین سامنے اپنے صاحب کے آکر ہر خیر کا مژدہ اوسکو دیگا وہ کہیگا تو کون ہے وہ کہیگا مین تیرا عمل ہون پہر اللہ اوسکو ایک نور کردیگا جو اوسکے سامنے چلیگا یہانتک کہ وہ جنت مین داخل ہو فذلک قولہ تعالی یھدیہم ربھم بایمانہم اور کافر کا عمل بری صورت بدبودار ہوگا وہ اپنے صاحب کے ساتھ ساتھ رہیگا یہانتک کہ اوسکو آگ مین پہینکیگا حسن نے یہ آیت پڑہی افما نحن بمیتین الا موتتنا الاولی وما نحن بمعذبین پہر کہا ہر نعیم کے بعد موت ہے وہ اوس نعیم کو قطع کردیتی ہے یزید رقاشی کہتے تہے ہنئیاً ہوئے اہل جنت موت سے اونکو اچھا عیش ملا اور اس مین ہوئی بیماریون سے وہ مدت تک اللہ کے ہمسایہ ٹھیرے یہ کہکر اتنا روئے کہ ڈاڑہی آنسوؤن سے بھیگ گئی ✢

فصل ۱۹

جنت مین کوئی عبادت نہوگی مگر عبادت ذکر کہ یہ ہمیشہ رہیگی + حدیث جابر بن عبد اللہ
مین فرمایا ہے جنت والے جنت مین کہائینگے پیئینگے ناک دسنکینگے نہ بول و براز
کرینگے اونکا طعام ڈکار ہوگا اور رشح مثل رشح مسک کے وہ ملہم ہونگے ساتہ تسبیح وحمد
کے جسطرح کہ سانس کا الہام ہوتا ہے رواہ مسلم دوسری روایت مین تسبیح و تکبیر کا لفظ آیا
ہے یعنی جسطرح تم لوگ سانس لیتے ہو اسیطرح ہمراہ انفاس کے وہ تسبیح و تحمید کرینگے شعرانی
نے حص اہل حق سے منن کبریٰ مین نقل کیا ہے کہ اہل جنت کی دبر نہوگی اگر وہان جماع نہوتا
تو ذکر ہی نہوتا لیکن واسطے اتمام عیش کے حورعین سے ذکر ہوگا اور بسبب نہونے براز کے
دبر نہوگی بالجملہ ذکر خدا کا دائما اونکی عادت وجبلت ہوگی وجود اس عبادت کا اونمین کچہ بطور
تکلیف شرعی کے دنیا مین نہوگا بلکہ بے ساختہ انفاس کی طرح یہ تسبیح و تحمید اونسے صادر ہوتی رہیگی

فصل ۲۰

جنت والے دنیا کی باتون کا جنت مین چرچا کرینگے + قال تعالیٰ فاقبل بعضهم علے
بعض یتساءلون قال قائل منهم انی کان لی قرین اس آیت پر کلام پہلے گزر چکا ہے اور
فرمایا انا کنا قبل فی اهلنا مشفقین فمن الله علینا ووقانا عذاب السموم بعض
روایات مین آیا ہے کہ جنت مین بازار مین جنمین خرید و فروخت نہین ہے جب اہل جنت وہان سبکے
آرزو دور طب و شراب مسک پر بیٹہکر ایک دوسرے کو پہچانینگے اور باہم چرچا کرینگے کہ دنیا مین
کسطرح پر تہے اور کیونکر عبادت کرتے تہے اور رات کو جاگتے اور دن کو روزہ رکہتے اور دنیا مین

فقیر تھے یا غنی اور موت کس طرح آئی اور بعد اس طول بوسیدگی کے کس طرح اہل جنت ہوگئے ذکرہ القرطبی والشعرانی رحمہما اللہ تعالی انس نے رفعًا کہا ہے اہل جنت جب جنت مین داخل ہونگے بعض اخوان مشتاق بعض کے ہونگے اسکا تخت اوسکے تخت کی طرف چلیگا اور تخت اسکے تخت کی طرف آئیگا یہانتک کہ دونون مجتمع ہونگے پھر یہ اور وہ تکیہ لگاکر بیٹھینگے ایک دوسرے سے کہیگا تو جانتا ہے کہ اللہ نے مجھکو کب بخشا وہ کہیگا ہان فلان فلان روز فلان فلان جگہہ جسنے اللہ کو پکارا تھا اوس سے دعا کی تھی اوسنے ہمکو بخشدیا جب یہ ذکر آپسمین ہوگا تو مسائل مشکلہ علوم کا جو دنیا مین پیش آئے تھے اور قرآن وسنت کی فہم مین جو دشواری ہوتی تھی اور صحت احادیث مین جو بحث کرتے تھے اوسکا ذکر بھی آئیگا دنیا مین یہ مذاکرہ علم کا لذت طعام وشراب وجماع سے لذیذ تر تھا جنت مین اسکا ذکر آنا اور بھی عظیم اللذۃ ہوگا یہ وہ لذت ہے کہ اسکے ساتھ اہل علم مختص ہین اور اپنے غیر سے ممتاز ہین کہتا ہون جو لذت پائدار وذائقہ خوشگوار مذاکرۂ علوم قرآن وحدیث مین ہے وہ دنیا کی کسی چیز مین اب بھی نہین ہے اس دعوے کا انکار وہی شخص کرے گا جو لذات علم سے بے نصیب ہے جاہلون کی لذت اکل وشرب وجماع مین ہوتی ہے یا آرایش وپیرایش محلات وحویلیات وباغات ومراکب وملابس مین سو یہ لذت فانی ہے خود اسکو اسی دنیا مین بقا نہین ہے پھر آخرت تک باقی رہنا اوسکا کجا بخلاف لذائذ علوم کہ یہ موت سے سلب نہین ہوتی ہر عالم کا علم ہمراہ اوسکی روح کے باقی رہتا ہے کیونکہ متصف ساتھہ علم کے روح ہوتی ہے نہ بدن جسم کی لذت جسم کے ساتھہ چلی جاتی ہے اور اگر کچھہ رہتا ہے تو اوسکی تبعات باقی رہجاتے ہین اسی جگہہ سے بعض حکماء نے کہا ہے کہ تو گناہ کرے لذت گناہ کی جاتی رہتی ہے اور وبال اوسکا باقی رہجاتا ہے اور تو نیکی کرے نیکی کی مشقت باقی نہین رہتی ہے اوسکا ثواب باقی رہجاتا ہے بخلاف لذات علم

کہ جبتک روح باقی ہے مزہ علم و فہم و دانشمندی کا بھی باقی رہتا ہے سو روح اگرچہ ازلی نہین ہے یعنی حادث ہے نہ قدیم لیکن ابدی ہے کہ ہمیشہ باقی رہیگی خواہ راحت مین یا مصیبت مین لہذا اہل جنت اپنے علوم سے جنت مین استلذاذ حاصل کرینگے اور اہل نار اپنے جہل سے ایک دوسرے عذاب مین گرفتار ہونگے شوکانی رح نے علم کا باقی رہنا بعد موت کے ثابت کیا ہے +

فصل ۱۲

بشارت جنت کے کون لوگ مستحق ہین + قال تعالیٰ وبشر الذین امنوا وعملوا الصالحات ان لہم جنات تجری من تحتہا الانہار یعنی خوشی سنا اونکو جو یقین لائے اور کئے کام نیک کہ اونکو ہین باغ بہتی ہین نیچے اونکے ندیان اس آیت مین مژدہ دخول جنت کا مومنین عاملین صالحین کو دیا ہے عمل صالح عبارت ہے ادائے فرائض و ترک محارم و اعمال حسنات و احتراز سیات سے خواہ دل کے گناہ ہون یا بدن کے دل کے گناہ ۴۰ ہین اور بدن کے ۱۴۰ اور وقال ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولاہم یحزنون الذین امنوا وکانوا یتقون لہم البشری فی الحیاۃ الدنیا وفی الاخرۃ لاتبدیل لکلمات اللہ ذلک ہو الفوز العظیم سن رکھو جو لوگ اللہ کی طرف ہین نہ ڈر ہے اونپر اور نہ وہ کچہ غم کہا دین جو لوگ یقین لائے اور رہے پرہیز کرتے اونکو خوشخبری ہے دنیا کی جیتے اور آخرت مین بدلتی نہین اللہ کی باتین یہی ہے بڑی مراد ملنی اس آیت مین نفی کی ہے خوف و حزن کی اولیاء اللہ سے اور یہ بات بتائی ہے کہ اللہ کے ولی وہ لوگ ہین جو کہ بعد ایمان لانے کے متقی ہین ادنی درجہ تقوی کا یہ ہے کہ مباح کو خوف کراہت سے چھوڑ دے پھر ارتکاب حرام و افتعال گناہ کا کیا ذکر ہے اللہ نے انکی بشارت کا نام فوز عظیم رکھا ہے وقال تعالیٰ ان الذین قالوا ربنا اللہ

ثم استقاموا تتنزل علیهم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیاءکم فی الحیاۃ الدنیا وفی الآخرۃ ولکم فیها ما تشتہی انفسکم ولکم فیها ما تدعون نزلا من غفور رحیم تحقیق جنہون نے کہا رب ہمارا اللہ ہے پھر اسی پر ٹھہیرے رہے اونپر اوترتے ہین فرشتے کہ تم نہ ڈرو نہ غم کھاؤ اور خوشی اوس بہشت کی جسکا تمکو وعدہ تھا ہم ہین تمہارے رفیق دنیا و آخرت مین اور تمکو وہان ہے جو چاہے تمہارا جی اور تمکو وہان ہے جو مانگو او مہمانی ہے اوس بخشنے والے مہربان کی یہ بشارت مومنین مستقیم الحال کے لئے فرمائی اور خوف وحزن کو اونسے دور کیا اور دارین مین رفاقت ملائکہ کی ساتھ اونکے ثابت فرمائی اس سے تفضیلت استقامت کی ثابت ہوئی ایمان لانا آسان بات ہے مگر مستقیم رہنا صراط مستقیم پر مشکل ہے ؎

براہل استقامت فیض نازل میشود منظہر	ئی بینی تجلی گرد کوہ طور میگردد

فرشتون کا اوترنا یا تو حشر مین ہوگا جسدن ہر کسی کو اپنا فکر وغم ہوگا یا مرنے کے وقت اور تربت اور یہ کہتے ہین فرمایا فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اولئک الذین ہداہم اللہ واولئک ہم اولوا الالباب خوشی سنا میرے بندون کو جو سُنتے ہین بات پھر چلتے ہین اوسکے نیک تر پر وہی ہین جنکو راہ دی اللہ نے اور وہی ہین عقل والے موضح قرآن مین کہا ہے چلتے ہین نیک پر یعنی حکم پر چلنا کہ اوسکو کرتے ہین منع پر چلنا کہ اوسکو نہین کرتے اوسکا کرنا نیک ہے اسکا نکرنا نیک ہے انتہی یہ آیت بشارت ہے حق مین اہل اتباع کے اس سے معلوم ہوا کہ مومن جب کسی شخص کی بات سُنے تو جو بات بہتر ہو اوسکی پیروی کرے اور جو بات بہتر نہو اوسکو چھوڑ دے بہتر بات وہ ہوتی ہے جو کہ مطابق کتاب وسنت کے ہے غیر بہتر بات وہ ہے جو کہ رائے مجرد وقیاس بحت سے کہی جاتی ہے یہ دلیل

ہے اس بات پر کہ مخالفت نفس کے کسی کی پیروی کرنا نچاہیئے گو وہ شخص کتنا ہی بڑا رتبہ
دین مین رکھتا ہو امام ہو یا مجتہد و یا عالم یا درویش یا پیر یا شیخ یا مرشد یا صوفی
وقال تعالیٰ الذین اٰمنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم و
انفسھم اعظم درجۃ عند اللہ واولٰئک ھم الفائزون یبشرھم ربھم برحمۃ
منہ ورضوان وجنات لھم فیھا نعیم مقیم خالدین فیھا ابدا ان اللہ عندہ
اجر عظیم جو لوگ یقین لائے اور گھر چھوڑ آئے اور لڑے اللہ کی راہ مین اپنے مال و جان
سے اونکو بڑا درجہ ہے اللہ کے پاس اور وہی پہنچے مراد کو خوشخبری دیتا ہے اونکو پروردگار
اونکا اپنی طرف سے مہربانی کی اور رضامندی کی اور باغون کی جنمین اونکو آرام ہے ہمیشہ کا
رہا کرین اونمین مدام اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے اس آیت مین تین چیزون کے عوض کہ ایمان و
ہجرت و جہاد ہے تین اجر فرمائے رحمت و رضوان و جنات وقال تعالیٰ والذین
اٰمنوا وعملوا الصالحات فی روضات الجنات لھم مایشاؤن عند ربھم ذلک
ھو الفضل الکبیر ذلک الذی یبشر اللہ عبادہ الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات جو لوگ
یقین لائے اور بھلے کام کئے انکو نہین ہین بہشت کے اونکو ہے جو چاہین اپنے رب کے پاس
یہی ہے بڑی بزرگی یہ خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے ایماندار بندون کو جو کرتے ہین بھلے کام
اس آیت مین مژدہ دخول جنت کا اہل ایمان و اعمال صالحات کو سنایا ہے لفظ عمل صالح
شامل ہے اعمال جملہ حسنات یا اکثر حسنات کو معلوم ہوا کہ بجالانا حسنات کا ترک سیئات
پر مقدم ہے نرے ترک ارتکاب معاصی سے جنت نہین ملتی ہے جب تک کہ وجود حسنات
کا نہو اللہ تعالیٰ نے عمل کو ایک علامت فوز کبیر و فضل عظیم کی ٹھیرایا ہے اگرچہ ترتب جنت
کا نفس عمل پر نہین ہوسکتا

بجستجوی نیابد کسے مراد دلی	کسے مراد بیابد کہ جستجو دارد

وقال تعالیٰ انما تنذر من اتبع الذکر وخشی الرحمٰن بالغیب فبشرہ بمغفرۃ
واجر کریم تو تو ڈر سنائے اوسکو جو چلے سمجہائے پر اور ڈرے رحمٰن سے بن دیکہے سو
اوسکو دے خوشخبری معافی کی اور عزت کی اجر کی ذکر سے مراد قرآن ہے معلوم ہوا کہ
جو قرآن پر رحمٰن سے ڈر کر چلتا ہے اوسکے لئے جنت ہے اجر کریم جنت کو کہتے ہین ڈرنے
سے مراد ترک گناہ ہے معلوم ہوا کہ ہمراہ عمل صالح کے عدم ارتکاب معاصی ہی درکار ہے ورنہ
جسکے گناہ زیادہ ہونگے اور نیکی کم وہ ہلاک ہوگا وقال تعالیٰ یاایہا النبی انا ارسلناک
شاہدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا وبشر المومنین
بان لہم من اللہ فضلا کبیرا اے نبی ہمنے تجہکو بہیجا بتانے والا اور خوشی
سنانیوالا اور ڈر اور بلانیوالا اللہ کی طرف اوسکے حکم سے اور چراغ چمکتا اور خوشی
سنا ایمان والونکو کہ اونکو ہے خدا کی طرفسے بڑی بزرگی مراد فضل کبیر سے اسجگہ جنت
ہے یہان ترتب جنت کا فقط ایمان پر اسلئے کیا ہے کہ ایمان جامع احکام اسلام وعمل صالح
ہے یا اسلئے کہ جسکے دلمین ایمان ہے گو برابر ایک ذرہ یا رائی کے دانے کے ہو وہ بھی
ایک دن جنت پائیگا گو بعد سزا پانے کے ہو لیکن اس شرط سے کہ موحد خالص تہا مشرک
ومنافق وقال تعالیٰ ولاتحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل
احیاء عند ربہم یرزقون فرحین بما اتاہم اللہ من فضلہ ویستبشرون
بالذین لم یلحقوا بہم من خلفہم الاخوف علیہم ولاہم یحزنون یستبشرون
بنعمۃ من اللہ وفضل وان اللہ لایضیع اجر المؤمنین تو نہ سمجہ جو لوگ
مارے گئے اللہ کی راہ مین مردے ہین بلکہ زندہ ہین اپنے رب کے پاس روزی

پاتے خوشی کرتے ہین اوسپر جو دیا اونکو اللہ نے اپنے فضل سے اور خوشوقت ہوتے ہین
اونکی طرف سے جو ابھی نہین پہنچے اونہین پیچھے سے اسلیئے کہ نہ ڈر ہے اونپر اور نہ اونکو غم ہے
خوشوقت ہوتے ہین اللہ کی نعمت و فضل سے اور اس سے کہ اللہ ضایع نہین کرتا مزدوری
ایمان والون کی معلوم ہوا کہ شہیدون کو مرنے کے بعد ایک طرح کی زندگی ہے کہ اور مُردونکو
نہین کھانا پینا اور عیش و خوشی پوری ہے اور ون کو قیامت کے بعد ہوگی کذا فی موضح
قرآن وقال تعالیٰ ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم واموالھم بان
لھم الجنة یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیه حقا فی
التوراة والانجیل والقرآن ومن اوفی بعهده من اللہ فاستبشروا ببیعکم
الذی بایعتم به وذلك هو الفوز العظیم اللہ نے خریدی مسلمانون سے اونکی
جان اور مال اس قیمت پر کہ اونکو بہشت ہے لڑتے ہین اللہ کی راہ مین پھر مارتے ہین اور
مرتے ہین وعدہ ہوچکا اوسکے ذمہ پر سچا توریت و انجیل و قرآن مین اور کون ہے پورا قول
کا اللہ سے زیادہ سو خوشی کرو اس معاملت پر جو تمنے کی ہے اوس سے اور یہی ہے بڑی
مراد ملنی اس آیت مین وعدہ ہے جنت کا اوس قوم سے جنہون نے اپنی جان و مال راہ
خدا مین خرچ کردی ہے یہ وعدہ بہت پرانا اور سچا ہے موسی و عیسی علیہما السلام کی
کتابون مین بھی اسکا ذکر ہوچکا ہے وقال تعالیٰ ولنبلونکم بشیء من الخوف
والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین
الذین اذا اصابتهم مصیبة قالوا انا للہ وانا الیه راجعون اولئك علیهم
صلوات من ربهم ورحمة واولئك هم المهتدون البتہ ہم آزماوینگے تمکو
کچھ ایک ڈر سے اور بھوک سے اور نقصان سے مالون کے اور جانون کے اور پھلون کے

اور خوشی سُنا ثابت رہنے والون کو کہ جب اونکو پہنچے کچھ مصیبت کہین ہم اللہ کا مال
ہین اور ہمکو اوسی کی طرف پھر جانا ہے ایسے لوگ اونہین پر شاباشین ہین اپنے رب کی
اور مہربانی اور وہی ہین راہ پر اس آیت مین وعدہ جنت کا واسطے صبر کرنیوالون کے
مصیبت پر کیا ہے جبکہ جزع وفزع نکرین خواہ یہ مصیبت خوف وگرسنگی کی ہو یا نقصان
مال وجان کی یا اولاد وثمار کی اس باب مین رسالہ ادامۃ السکر بے نظیر ہے وقال
تعالیٰ واخری تحبونها نصر من الله وفتح قریب وبشر المؤمنین ایک
اور چیز ہے جسکو تم چاہتے ہو مدد اللہ کی طرف سے اور فتح شتاب اور خوشی سُنا ایمان والونکو
اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اللہ کی مدد وفتح کے منتظر ہین اونکو نوید جنت کی ہے حدیث
شریف مین انتظار فرج کو عبادت فرمایا ہے ولله الحمد وقال تعالیٰ وجنة عرضها
کعرض السماء والارض اعدت للذین آمنوا بالله ورسله جنت ہے جسکا
پھیلاؤ ہے مثل آسمان وزمین کے پھیلاؤ کے طیار کیگئی ہے واسطے اون لوگون کے
جو ایمان لائے ہین اللہ پر اور اوسکے رسولون پر اس آیت سے حکم ایمان لانیکا سب پیغمبرون
پر آدم سے تا خاتم ثابت ہوا اور اس ایمان کی جزا جنت ٹہیری جسکا عرض برابر سما وارض
کے ہوگا رہا طول اوسکا سو اللہ ہی جانے کہ کتنا ہوگا ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا
وقال تعالیٰ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات کانت لهم جنات الفردوس
نزلا خالدین فیها لا یبغون عنها حولا جو لوگ یقین لائے ہین اور کیئے ہین بھلے کام
اونکے لیئے ہین فردوس کے باغ مہمانی مین رہا کرین اونہین سدا ہین وہانسے جگہہ بدلنی
فردوس نام ہے اعلیٰ جنت کا یہ سب جنات مین افضل ہے حدیث مین فرمایا ہے کہ تم جب
اللہ سے مانگو تو فردوس مانگو کہ وہ وسط اور اعلیٰ جنت ہے ترتب اس جنت کا ایمان

صحیح اور عمل صالح پر رکھا ہے اس آیت کے آخر مین یہ بھی فرمایا ہے کہ جسکو امید ہو ملنے کی
اپنے رب سے سو کرے وہ کچھ کام نیک اور ساجھا نرکھے اپنے رب کی بندگی مین کسیکا
معلوم ہوا کہ جس کام مین غیر اللہ کا شریک کرنا ہوتا ہے تو وہ کام عمل صالح نہین سمجھا جاتا
اگرچہ ظاہر مین بصورت عبادت کے ہو اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مشرک جنت مین نجائیگا
اس آیت سے ریا کا شرک ہونا بھی ثابت کیا گیا ہے **وقال تعالیٰ** قد افلح المؤمنون
الذین ہم فی صلوتہم خاشعون والذین ہم عن اللغو معرضون والذین ہم
للزکوٰۃ فاعلون والذین ہم لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ما ملکت
ایمانہم فانہم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العادون
والذین ہم لاماناتہم وعہدہم راعون والذین ہم علی صلوتہم یحافظون
اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون کام نکال لیگئے
ایمان والے جو اپنی نماز مین نوسے ہین اور جو نکمی بات پر دھیان نہین کرتے اور جو زکوۃ دیا
کرتے ہین اور جو اپنی شہوت کی جگہہ تھامتے ہین مگر اپنی عورتون پر یا اپنے ہاتھ کے مال پر
سو اونپر نہین الزام پھر جو کوئی ڈھونڈے اسکے سوا وہی ہین حد سے بڑھنے والے اور جو
اپنی اماتون سے اور اپنے اقرار سے خبردار ہین اور جو اپنی نماز سے خبردار ہین وہی ہین
میراث لینے والے جو میراث پائینگے فردوس کی وہ اوسی مین رہا کرینگے اگلی آیت مین
خبر دی تھی کہ فردوس حصہ ہے مومن عامل صالح کا اس آیت مین بعض اعمال صالح کا جنکے
سبب سے فردوس ملتی ہے بیان فرمایا یہ سب سات عمل ہوئے انپر استقامت کرنیسے فردوس کا
استحقاق ہوتا ہے مسند امام احمد مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا مجھپر دس آیتین اتری ہین
جو کوئی اونکو قائم رکھیگا وہ داخل جنت ہوگا پھر اس آیت کو آخر دس آیت تک پڑھا۔ وقال تعالیٰ

ان المسلمین والمسلمات والمومنین والمومنات والقانتین والقانتات والصادقین والصادقات والصابرین والصابرات والخاشعین والخاشعات والمتصدقین والمتصدقات والصائمین والصائمات والحافظین فروجھم والحافظات والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعد اللہ لھم مغفرۃ واجرا عظیما تحقیق مسلمان مرد اور مسلمان عورتین اور ایماندار مرد اور ایماندار عورتین اور بندگی کرنے والے مرد اور بندگی کرنیوالی عورتین اور سچے مرد اور سچی عورتین اور محنت سہنے والے مرد اور محنت سہنے والی عورتین اور دبے رہنے والے مرد اور دبی رہنے والی عورتین اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتین اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتین اور تھامنے والے مرد اپنی شہوت کی جگہ کو اور تھامنے والی عورتین اور یاد کرنے والے مرد اللہ کو بہت سا اور یاد کرنے والی عورتین رکھی ہے اللہ نے اونکے واسطے معافی اور اجر بڑا موضح قرآن مین کہا ہے حضرت کی ایک بی بی نے کہا تھا کہ قرآن مین سب ذکر ہے مردونکا عورتون کا کہین نہین اوسپر یہ آیت اوتری نیک عورتون کی خاطر کو نہین تو جو حکم مردون پر کیا وہ عورتون پر بھی آیا انتہی بہر حال اس آیت مین وعدہ جنت کا واسطے مردون اور عورتون دونون کے ہے اس آیت مین دس خصلتین فرمائی ہین جس کسی مرد و عورت مین یہ اوصاف جمع ہونگے وہ لائق مغفرت ذنوب اور حصول اجر عظیم کے ٹھیریگا اب جسکو بہشت کی طمع ہو اور وہ یہ چاہے کہ اللہ تعالی اوسکو بخشکر جنت مین لیجائے وہ اپنی ذات کو ان اوصاف کے ساتھ متصف کرے ورنہ اللہ کا سودا مہنگا ہے مفت مین نہ دامون کے میسر نہین آتا اسی لئے حدیث مین راجی غیر عامل کو احمق فرمایا ہے کہ عمل تو کچھ نہین کرتا لیکن مغفرت و جنت کا خواہاں ہے وقال تعالی التائبون العابدون الحامدون

السائحون الراکعون الساجدون الآمرون بالمعروف والناہون عن المنکر
والحافظون لحدود الله وبشر المؤمنین توبہ کرنیوالے بندگی کرنیوالے شکر کرنیوالے بے تعلق رہنے والے رکوع
کرنیوالے سجدہ کرنیوالے حکم کرنیوالے نیک بات کا منع کرنیوالے بری بات سے تھامنے والے حدین باندہی الله کی
اور خوشخبری سنا ایمان والونکو بے تعلق رہنا روزہ ہے یا ہجرت ہے یا دل نہ لگانا دنیا کے مزون مین اور
حدین تھامنی یہ کہ بغیر حکم شرع کوئی کام نکرین کذا فی موضح قرآن اس آیت مین نو کام بتائے
کہ جو شخص یہ سارے کام کرے وہ جنت پائے اب ہر شخص اپنے نفس کا امتحان لے سکتا ہے
کہ وہ یہ کام بجالاتا ہے یا نہین اگر عامل ہے ان اعمال کا تو اوسکی امیدواری واسطے حصول
جنت کے ٹھیک ہے اور اگر اوسمین یہ خصال موجود نہین ہین تو احمق و نادان ہے وقال
تعالیٰ تلک الجنة التی نورث من عبادنا من کان تقیا یہ وہ بہشت ہے جو میراث
دینگے ہم اپنے بندون مین جو کوئی ہوگا پرہیزگار یعنی میراث آدم کی کہ اول اونکو بہشت ملی ہے
معلوم ہوا کہ بہشت ملنے کے لئے متقی ہونا ضرور ہے ادنی تقوی یہ ہے کہ جمیع انواع شرک
واقسام بدع سے محترز ہو اعتقاداً و عملاً و قولاً و حالاً ہر مطابق کتاب وسنت کے حسنات بجالائے
سئیات سے دور رہے ورنہ ؎

غیر حق ہرچہ دلت را بربود	ستد راہ تو ہمان خواہد بود

وقال تعالیٰ وسارعوا الی مغفرة من ربکم وجنة عرضها السموات والارض
اعدت للمتقین الذین ینفقون فی السراء والضراء والکاظمین الغیظ
والعافین عن الناس والله یحب المحسنین دوڑو بخشش پر اپنے رب کی اور
جنت پر جسکا پھیلاؤ ہے آسمان و زمین طیار ہوئی ہے واسطے پرہیزگارون کے جو خرچ
کئے جاتے ہین خوشی و تکلیف مین اور دبا لیتے ہین غصہ اور معاف کرتے ہین لوگون کو اور

اللہ چاہتا ہے نیکی والونکو اس آیت مین جنت کو واسطے اہل تقوی کے ٹہیرایا قرآن شریف
مین ذکر تقوی کا چالیس جگہ سے زیادہ آیا ہے جس فضیلت وکرامت ونعمت وراحت کو دیکہو
اوسکے لئے تقوی شرط اول ہوتا ہے اسجگہہ منجملہ صفات تقوی کے تین کام بتائے ایک نفقہ
راہ خدا مین دوسرے ضبط کرنا غصے کا تیسرے معاف کرنا قصور کا تفظ محسنین سے ثابت
ہوا کہ وجود احسان یعنی اخلاص نیت وعمل کا اہل تقوی ہی مین ہوتا ہے یہ بہی معلوم ہوا
کہ متقی لوگ اللہ کے دوست ہوتے ہین آمد تعالی اونسے محبت رکہتا ہے جس سے اللہ کو
محبت ہے اوسکے درجے کا کیا پوچہنا ہے بیا جاہین وہی ساگن وقال تعالی
والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسھم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبھم
ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علی ما فعلوا وھم یعلمون اولئک
جزاؤھم مغفرۃ من ربھم وجنات تجری من تحتھا الانہار خالدین فیھا
ونعم اجر العاملین وہ لوگ کہ جب کر بیٹہین کچہہ کہلا گناہ یا برا کرین اپنے حقمین تو یاد
کرین اللہ کو اور بخشش مانگین اپنے گناہون کی اور کون ہے گناہ بخشتا سوا اللہ کے
اور اڑ نہین اپنے کئے پر جانتے اونکی جزا ہے بخشش اونکے رب کی اور باغ جنکے نیچے
بہتین نہرین رہ پڑے اونمین اور خوب مزدوری ہے کام کرنے والونکی اس آیت مین
اہل تقوی کا وصف بیان فرمایا اور ارشاد کیا کہ توبہ واستغفار کرنی اور عدم اصرار سے گناہ پر
جنت ملتی ہے حدیث شریف مین آیا ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ یعنی گناہ سے
توبہ کرنے والا مثل بے گناہ کے ہو جاتا ہے یعنی تائب ومتقی نزدیک خدا کے برابر ہین س

برین مژدہ گر جان فشانم رواست	کہ این مژدہ آسایش جان ماست

بیان توبہ واستغفار کا رسالہ محو الحوبہ اور رسالہ تفریح الکروب مین دیکہنا چاہیئے باوجود

قبول توبہ و استغفار کے جبکہ بطور صحیح وقوع مین آئے جو شخص ایک جو سمجھو کہ وہ بڑا
بیقدر اسد کی نعمت و رحمت کا ہے **وقال تعالیٰ** یاایھا الذین امنوا ھل ادلکم
علی تجارة تنجیکم من عذاب الیم تومنون باللہ و رسولہ و تجاھدون فی
سبیل اللہ باموالکم و انفسکم ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یغفر لکم
ذنوبکم و یدخلکم جنات تجری من تحتہا الانھار و مساکن طیبۃ فی جنات
عدن ذلک الفوز العظیم اے ایمان والو مین بتاؤن تمکو ایک سوداگری کہ بچاوے
تمکو ایک دکھہ کی مار سے ایمان لاؤ اسد پر اور اوسکے رسول پر اور لڑو اسد کی راہ مین اپنے
مال سے اور جان سے یہ بہتر ہے تمہارے حق مین اگر تم سمجھ رکھتے ہو بخشے تمہارے گناہ
اور داخل کرے تمکو باغون مین جنکے نیچے بہتی ہین نہرین اور ستھرے گھرون مین بسنے
کے باغون مین یہ ہے بڑی مراد ملنی اس آیت شریف مین ترتیب دخول جنت کا تین امر
پر کیا ہے ایک ایمان لانا اللہ پر دوسرے ایمان لانا رسول اسد پر تیسرے لڑنا راہ خدا مین
جان و مال سے **وقال تعالیٰ** ولمن خاف مقام ربہ جنتان جو کوئی ڈرا کھڑے
ہونے سے اپنے رب کے آگے اوسکو ہین دو باغ اس آیت مین فضیلت ہے خوف کی
خائف کو دو جنتین ملینگی باقی اہل ایمان کو ایک جنت ان دونون جنت کا وصف سورۂ
رحمن مین مفصلا آیا ہے **وقال تعالیٰ** واما من خاف مقام ربہ ونھی النفس
عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی جو کوئی ڈرا اپنے رب کے پاس کھڑے ہونے
اور روکا جی کو خواہش نفس سے سو بہشت ہے ٹھکانا اوسکا اس آیت مین واسطے خائف
کے اسد سے مژدہ جنت کا ہے بیان خوف و رجا مین رسالہ تصدیق اللجا تالیف ہو چکا ہے
علماء آخرت مین دو طرح کے لوگ گذرے ہین بعض پر خوف غالب تھا اور بعض پر رجا دلکل

وجعتہ ھو مولیہا اللہ کی صفت جلال وجمال کا ظہور دنیا مین اپنے عباد مخلصین کے
اندر ہوا کرتا ہے اگر ایسا نہو تو بعض صفات معطل ٹہیرین اور یہ ہو نہین سکتا تیری خوبی
خوف کی یہ ہے کہ ہمراہ عمل صالح کے ہو اسلئے کہ کسی بشر کو حال اپنے قبول عمل کا نزدیک خدا
کے معلوم نہین ہے بجز اوس شخص کے جسکو رسول خدا نے بشارت قبول کی دی ہے جیسے
عشرۂ مبشرہ یا اہل بدر یا اصحاب بیعۃ الرضوان یا اہل بیت رسالت باقی سارے علماء
و اولیاء و صلحاء و عامہ مومنین محل خوف وخطر مین پڑے ہین کسی کو اپنے انجام کی خبر
نہین ہے ؎

حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمت است
کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد

رجا کی خوبی یہ ہے کہ اتباع کتاب وسنت کرکے امید وار مغفرت واجر کا ہو اور گناہ ہو جائے
تو ناامید نہو کہ یہ یاس مثل امن کے کفر ہے رہا وہ خوف جو گناہ سے باز نرکھے اور وہ رجا
جو گناہ پر جرأت بخشے سو یہ حالت وسوسۂ شیطانی اور سراپا جہل ونادانی ہے اکثر خلق
اس بلا مین مبتلا ہے اور دہوکے مین گرفتار اللہم غفرا وتوفیقا وخاتمۃ حسنی ابن القیم
نے کہا ہے کہ اسطرح کی آیتین قرآن مجید مین بہت ہین مدار ان سب کا تین قاعدون
پر ہے ایک ایمان دوسرے تقوی تیسرے اخلاص عمل للہ تعالی موافق سنت مطہرۂ صحیحہ
ان اصول سہ گانہ کے لوگ مستحق اس بشارت کے ہین سندہ لوگ جو انکے سوا ہین اور
دوران بشارات کتاب وسنت کا انہین قواعد پر ہے یہ قواعد دو اصل کے اندر آجاتے ہین
ایک اخلاص طاعت دوسرے احسان الی الخلق اور ضد انکی دو چیز مین ہے ایک
ریاکاری دوسرے منع ماعون اور ان سب کا مرجع ایک چیز ہے یعنی موافقت رب کی محاب
رب مین اور یہ بات حاصل نہین ہو سکتی ہے لکن جبھی کہ حضرت کی اقتدا ظاہرا و باطنا تحقق

ہو جائے اصل مقصود اس بیان سے مژدہ رسانی ہے اہل سنت مطہرہ و عاملین بالحدیث
کو کہ اللہ تعالیٰ نے اونکے لیے جنت طیار کر رکھی ہے اور وہی لوگ اس بشارت کا استحقاق
دنیا و آخرت مین رکھتے ہین اللہ تعالیٰ کی نعمتین اونپر ظاہر و باطن مین جاری ہین یہی لوگ
اللہ کے ولی اور رسول کے محب اور حزب خدا و رسول ہین اور جو شخص حضرت کی
سنت سے خارج ہوا وہ خدا و رسول کا عدو مبین اور متبع خطوات شیطان لعین ہے
اسکے بعد یہ کہا ہے لا یاخذہم فی نصرۃ سنتہ لومۃ اللوام ولا یترکون ما صح عنہ
صلعم لقول احد من الاٰنام والسنۃ اجل فی صدورہم من ان یقدموا علیہا
رایا فقہیا او بحثا جدلیا او خیالا صوفیا او تناقضا کلامیا او قیاسا فلسفیا
او حکما سیاسیا فمن قدم علیہا شیئا من ذلک فباب الصواب علیہ
مسدود و ہو عن طریق الرشاد مصدود انتہی اس سے معلوم ہوا کہ یہ وصف
جس شخص مین ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ جنتی ہوگا و اذا لیس فلیس اسکے بعد اشارہ
طرف شعب ایمان کے کرکے عقائد اہل ایمان کو بیان کیا ہے اسجگہہ حاجت اون عقائد
کے ذکر کی اسلئے نہین ہے کہ ہم ترجمہ ان عقائد کا آخر رسالہ الاحتواء علی مسئلۃ
الاستواء مین کر چکے ہین اور دیگر رسائل عقائد مثل رسالہ فتح الباب و قطف الثمر و
عقیدۃ السنی و انتقاد رجیح و معتقد منتقد اس باب مین کافی شافی وافی صافی ہین پہر
بعد بیان عقائد اہل حق کے یہ لکہا ہے فہذا مذہب المستحقین لہذہ البشری قولاً
وعملاً و اعتقاداً و باللہ التوفیق مین کہتا ہون جس مذہب کی طرف اس عبارت
مین اشارہ کہ پر بشارہ کیا ہے وہ بلا قید تقلید عقائد اشعریہ و ماتریدیہ ہے چنانچہ رسائل شائع
الیہا اسی صفت پر ہین واللہ المستعان ✽

خاتمۃ الرسالہ

بیان مین خاتمہ دعوی اہل جنت کے

وقال تعالیٰ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات یھدیھم ربھم بایمانھم تجری من تحتھم الانھار فی جنات النعیم دعواھم فیھا سبحانک اللھم وتحیتھم فیھا سلام واٰخر دعواھم ان الحمد للہ رب العالمین جو جملہ قرآن کریم کا فاتحۃ الباب وعنوان الکتاب ہے وہ جنت مین آخر دعوی اہل جنت ہوگا اول باٰخر نسبتے دارد ابن جریج نے کہا ہے ہمین خبر لگی ہے کہ جب اہل جنت پر گزر کسی پرندے کا ہوگا اور انکا جی اوسکو چاہیگا تو وہ سبحانک اللھم کہینگے یہ اونکا دعوی ہے اور یہ وہ لفظ ہے کہ بعد تکبیر تحریمہ کے نماز کو اسی لفظ سے دنیا مین شروع کرتے تھے جب فرشتہ وہ چیز دلخواہ لے آئیگا اور اونپر سلام کریگا اور یہ اوسکو جواب دینگے تو یہ اونکی تحیت ہوگی جب کہا چکینگے تو اللہ کی حمد کرین گے یہ مطلب ہے اس آیت کا واٰخر دعواھم ان الحمد للہ رب العالمین قتادہ نے کہا اونکی دعا و تحیت جنت مین سلام ہوگا سفیان نے کہا جب ارادہ کسی شئے کا کرینگے سبحانک اللھم کہین گے وہ چیز پاس اونکے آجائیگی معنی اس کلمے کے تنزیہ و تعظیم و اجلال واکرام رب العالمین ہے اوس چیز سے جو اوسکو زیبا و لایق نہین ہے موسیٰ بن طلحہ کہتے ہین حضرت سے پوچھا سبحان اللہ کیا ہے فرمایا تنزیہ ہے اللہ کی ہر برائی سے ابن الکواء نے علی مرتضی سے کہا تھا کہ یہ کیا کلمہ ہے کہا اللہ نے اس لفظ کو اپنے نفس مقدس کے لئے پسند فرمایا ہے بالجملہ اللہ نے خبر دی کہ پہلی بات اونکے وقت استدعاء کے لفظ

سبحان اللہ ہوگی اور پہلی بات وقت حصول مدعا کے لفظ الحمد للہ رب العالمین ہوگی معنی
آیت کے عام مین مراد اس دعا سے مسئلت اور مناسب کہہ ہے حدیث مین آیا ہے افضل دعا
الحمد للہ ہے پس مراد دعا سے اسجگہہ دعا وثناء وذکر ہے جسکا الہام اہل جنت کو ہوگا اللہ نے
اول وآخر حال کی خبردی ہے کہ اول تسبیح ہے اور آخر تحمید اسکا الہام اونکو مثل الہام انفاس کے
ہوا کرے گا اسمین یہہ بھی اشارہ ہے کہ جنت مین ساری تکالیف ساقط ہوجاینگی کوئی عبادت
باقی نہین رہیگی مگر یہ دعوی جسکا الہام اونکو ہوا کرے گا لفظ اللہم مین اشارہ ہے طرف صریح دعا کے
کیونکہ متضمن ہے معنی یا اللہ کو اور یا اللہ متضمن ہے سوال وثنا کو یہی بات اوس شخص نے بھی سمجھی ہے
جسنے یہ کہا ہے کہ وہ وقت ارادہ کسی شئے کے سبحانک اللہم کہین گے گویا بعض معنی اس لفظ
کے بیان کئے اور استیفاء معانی کا نہین کیا حالانکہ آیت مین اس بات پر دلیل نہین ہے کہ کہنا
اس لفظ کا وقت ارادہ کسی شئے کے ہوگا بلکہ دلالت آیت کی اس بات پر ہے کہ اول بدعا تسبیح و
آخر دعا تحمید ہوگی اور یہ بات حدیث سے ثابت ہوئی کہ اونکو الہام اس تسبیح وتحمید کا مثل
انفاس کے ہوا کریگا تو اب کوئی وجہ اختصاص دعوے کی ساتھ وقت ارادہ شئے کے نہین رہی
اور جسطرح کہ یہ تقریر مناسب معنی آیت ہے اسیطرح مناسب اونکے حال کے ہے وللہ الحمد
اولاً وآخراً تمام ہوا یہ رسالہ روز دوشنبہ تاریخ ۱۸ ذیحجہ ۱۳۰۵ھ ہجری کو چہارم ذیحجہ کو شروع
کیا تہا ۱۵ دن مین ختم ہوا اسمین تعطیلات عید الاضحی وایام تشریق خالی بھی رہے اصل کتاب
حادی الارواح فی صفحہ ۲۵ سطر کے حساب سے اٹھارہ جزو مین تہی خلاصہ اوسکا مثیر
ساکن الغرام الی روضات دار السلام سات جزو مین بزبان عربی ۱۲۹۰ھ مین طبع ہوچکا ہے
ہر صفحہ مین ۳۳ سطر تہی قالب طبع مین پانچ جزو کے اندر بحساب فی صفحہ ۲۰ سطر آیا اب
یہ تلخیص اوسکی اردو زبان مین بارہ جزو مین بحساب فی صفحہ ۱۹ سطر ہوئے

اسکانام ہادی قلب السلیم الی درجات جنات النعیم رکھا ہے واللہ الہادی وعلیہ
اعتمادی وبہ فی کل الامور استنادی وآخر دعوای ان الحمد للہ رب العالمین

تمت

صحت نامہ ہادی القلب السلیم

صفحہ	سطر	غلط	صواب	صفحہ	سطر	غلط	صواب
۴	۱۷	اوروه	اور	۳۱	۱۶	سونے کے ہین	سونے کا ہے
۷	۱۰	السن	اهل السن	۳۲	۹	بجیلی	پچپلی
〃	۱۷	اختسام	قصد اختتام	〃	۱۹	اسرے کے کہبرہ	ایسے کے لیئے ہیں
۱۲	۷	ورہ	درو			استرے تمکو کرہوگا	استر استبرق کا
〃	۱۴	المتی	المنتهی				ہوا تو ابرے کا
۱۶	۲	یابخل	یا تنح				کیا کتنا بکمتر
۱۸	۱۰	فرمایاہم	فرمایا همه				عمدہ قیمتی ہوگا
۱۹	۵	تشبیہ	تنبیہ	۳۳	۲	اوسکا	اونکا
۲۸	۳	چونکہ	جو کہ	〃	۳	آخرمین	آخرمین
〃	۱۰	اسلئے	اسلئے کہ	۴۴	۱۴	بالاحسان	باحسان
۲۹	۱	بمعارجیں	کمخرجیں	〃	۱۵	من تمتھم	قمتها
〃	۱۸	تمیص	قمیص	۴۸	۲	خثیمة	خیثمة
۳۰	〃	خوف و	خوف	۵۰	۱۶	کہ ایک	ایک

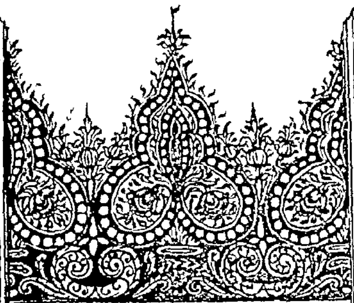
صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۱۹	۱۶	سَویا -	سوگئے	۱۵۲	۸	دیکھ	دیکھیو مٹا
۱۲۱	۱۳	للقطف	القطف	〃	۱۹	دنیا	دنیا
۱۲۳	〃	الحیاۃ	حیاتکم	۱۵۳	۳	روئت	رؤیت
۱۲۶	۱۶	کے ہے	کے کی ہے	۱۵۷	۱۰	بحال	واللہ اعلم بحال
۱۳۰	۱	جماد	حماد	۱۶۱	۲	جواس	خواس حدیث
۱۳۴	۳	اوسپر	اونپر	۱۶۵	۱	انزل	نزل
۱۳۵	۱	وہ	اون کی اودونکی	〃	۲	ومااللہ	ومارٰیک
۱۴۳	۲	جبلی	جبلی	۱۶۰	۱۵	رہنی	رہتی
〃	۹	تو	+	۱۶۶	۹	زاکرہ	مذاکرہ
۱۴۴	۸	ساعد	سعد	۱۶۸	۷	اوسنے	اونسے
۱۴۵	۳	یہی	بھی	۱۸۰	۱۷	لاخوف	ان لاخوف
〃	۱۳	زید	زَبد	۱۸۲	۴	جرع وفزع	جزع وفزع
۱۴۸	۱۴	حسان	حِسان	۱۸۳	۹	صلوتہم	صلواتہم

بالخیر

كشف الغمة عن

افتراق الامة

طبع في المطبع الشاهجهاني الواقع
في بلدة بهوپال المحمية
في سنة ١٣٠٢ الهجرية
القدسية



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله حق حمده والصلوة والسلام على من لا نبي من بعده وعلى اله وصحبه وجنده

امابعد جب الله پاک نے ہمارے نبی صلی الله علیه وآله وسلم کو رسول بناکر طرف ساری خلق کے بہیجا کیا عرب اور کیا عجم اور وہ سب مشرک عابد غیر الله تہے تو جو معامله ساتہه قریش کے گذرا وہ معلوم ہے یہانتک کہ مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ کو آئے یہاں لوگ آپ کے پاس ہر دم باوجود تنگی معیشت وقلت قوت کے جمع رہتے اونمیں کوئی پیشہ ور تہا بازار و زمین سودا سلف کیا کرتا کوئی کہجور کے باغات رکہتا ہر وقت آتا جاتا کوئی جب ذراسی ہی فرصت طلب قوت سے پاتا حاضر ہوتا حضرت سے کوئی کچہ بات پوچہتا یا خود حضرت کوئی حکم فرماتے یا کوئی ارشاد کرتے یا کوئی کام کرتے تو جو لوگ آپکے پاس اوس دم حاضر ہوتے وہ اوسکو یاد کر لیتے اور جو غیر حاضر ہوتے وہ بات اونکو معلوم نہوتی جیسے دیت جنین حمل بن مالک کو معلوم تہا اور عمر بن خطاب کو معلوم نہوا اسیطرح حضرت کے زمانہ میں خلفای اربعه و عبدالرحمن بن عوف و ابن مسعود و ابی بن کعب و معاذ بن جبل و عمار بن یاسر و حذیفه بن الیمان و زید بن ثابت و ابو الدرداء و ابو موسی اشعری و سلمان فارسی رضی الله عنهم فتوی دیتے تہے

یعنی تبلیغ حدیث کرتے نہ اجتہاد درای جب حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا انتقال ہوگیا اور
ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے صحابہ متفرق ہوگئے کوئی قتال مسیلمہ کذاب و اہل ردت کے
لیے چلا گیا کوئی طرف شام کے کوئی طرف عراق کے واسطے قتال کے روانہ ہوا چند صحابی
مدینہ مین پاس ابوبکر کے رہگئے اوسوقت جب کوئی قضیہ پیش آتا ابوبکر مطابق کتاب اللہ یا سنت
رسول اللہ کے حکم کرتے اگر خود آیت یا حدیث نجانتے تو صحابہ موجودین سے پوچھ کر حکم دیتے
اگر اونکو بھی معلوم نہوتا تو حکم مین اجتہاد کرتے جب ابوبکر بھی مر گئے اور عمر خلیفہ ہوئے اور اونھون نے
بہت سے شہر فتح کیے تو تفرق صحابہ کا اور بھی زیادہ ہوگیا جہانتک ملک فتح ہوتا وہانتک وے
چلے جاتے اوسوقت حکومت کبھی مدینہ مین اور کبھی اور شہر مین ہوتی جس شہر مین جو صحابی ہوتا تھا
وہ مطابق حدیث کے حکم کرتا تھا ہندنا اوس شہر کا امیر اپنے اجتہاد سے حکم دیتا تھا حالانکہ اوس
قضیہ کا حکم نبوی پاس دوسرے صحابی غیر حاضر کے موجود ہوتا تھا جو بات مدنی کو معلوم ہوتی
وہ پاس مصری کے نہوتی جو مصری کے پاس ہوتی وہ شامی کے پاس نہوتی جو شامی کو معلوم
ہوتی اوسکو بصری نجانتا جو بصری جانتا وہ کوفی کو معلوم نہوتا یہ سب حال آثار سے ثابت ہی
حضرت کے پاس سے کوئی شخص بعض اوقات مین غائب ہوتا اور اوسکی جگہہ دوسرا حاضر ہوتا
یا ایک شخص آج حاضر ہی کل غائب تھا سو ہر کسیکو وہی بات معلوم ہوتی جو وقت حاضری کے
دیکھتا سنتا اور جو غائب ہوتا اوسکو کچھ خبر اس بات کی نہ ہوتی غرضکہ صحابہ کا زمانہ اسی کیفیت
پر گزرا پھر تابعین آئے وہ بھی بلاد متفرقہ مین تھے اونھون نے تفقہ اوسی صحابی سے کیا جو اوس
شہر مین تھا وہ اوس صحابی کے فتوی سے تجاوز نکرتے مگر کم جب کہ غیر سے جو اور کسی شہر مین
اوسکے وقت مین منجملہ صحابہ کے موجود ہوتا کوئی بات معلوم کر لیتے جسطرح کہ اہل مدینہ
اکثر فتوای ابن عمر پر تھے اور اہل کوفہ فتوای ابن مسعود پر اور اہل مصر فتوای ابن عمرو پر پھر بعد
تابعین کے فقہا امصار آئے جیسے امام ابو حنیفہ و سفیان و ابن ابی لیلی کوفے مین اور ابن جریج
مکہ مین اور مالک اور ابن ماجشون مدینہ مین اور عثمان بتی و سوار بصرہ مین اور اوزاعی شام میں

لیث بن سعد مصر مین اونہون نے بہی اوسی دستور سابق پر اپنے اپنے شہر کے تابعین سے علم حاصل کیا اور جس بات کا علم انکو اون سے نہ ملا وہان اپنے اجتہاد سے کام لیا حالانکہ وہ علم اور دون کے پاس موجود تہا مگر انکو معلوم نہوا سب سے پہلے مصر مین قرآن شریف ابو قبیل نے پڑہایا اور علم حلال حرام و مسائل فقہ کو یزید بن ابی حبیب نے سکہایا ورنہ پہلے اُسکے یہی چرچا فتن و ترغیب کا رہا کرتا تہا ابو میسرہ وقتیبہ نے سب سے پہلے سنہ ۱۵۰ء سے اول مصر مین قراءت نافع کی پڑہائی پہر انکا انتقال سنہ ۱۸۰ مین ہوا پہر ابو سعید عثمان منجملہ اہل مصر کے سب سے پہلے طرف عراق کے واسطے طلب حدیث کے گئے انکی وفات سنہ ۱۸۳ مین ہوئی غرضکہ حال اہل اسلام مصر وغیرہ امصار کا احکام شریعت مین اسی طرز پر تہا پہر لوگ کثرت سے طرف آفاق کے چل نکلے اور تداخل و التقا ہوا چند اقوام واسطے جمع حدیث کے طیار ہو گئی سب سے پہلے اس علم کو محمد بن شہاب زہری نے مدون کیا اور سب سے پہلے تصنیف و تبویب ابواب مین سعید بن عروبہ و ربیع بن صبیح نے بصرہ مین و معمر بن راشد نے یمن مین و ابن جریج نے مکہ مین کی پہر سفیان ثوری نے کوفہ مین اور حماد بن سلمہ نے بصرہ مین اور ولید بن مسلم نے شام مین و جریر بن عبد الحمید نے ری مین اور عبد اللہ بن مبارک نے مرو و خراسان مین اور ہشیم بن بشیر نے واسط مین اور کوفے مین ابو بکر بن ابی شیبہ متفرد تہے ساتہ تکثیر ابواب و جودت تصنیف و حسن تالیف کے اس تدبیر سے جو احادیث حضرت کے شہرہای دور و دراز مین تہی وہ سب نے دیکہ لی ور شخص کے پہونچ گئی جسکے پاس حدیث نتہی اور جس کے پاس وہ حدیث پہونچی اوسپر حجت قائم ہو گئی اور انکی سعیٔ سے حال تاویلات احادیث متداولہ کا کہل گیا صحیح حدیث سقیم حدیث سے الگ ہو گئی اور جو اجتہاد خلاف کلام رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہا اور سبب تہا ترک عمل بالحدیث کا وہ کہوٹا ہو گیا اور مخالف سنن کا عذر ساقط ہو کر حجت قائم ہو گئی بہت سے صحابہ و تابعین اسی طریقہ پر طلب حدیث واحد مین زمانہ دراز و جاہای دور تک رحلت و سفر کرتے تہے جس شخص کو کتب حدیث مین نظر ہو اور سیر صحابہ و تابعین کو جانتا پہچانتا ہی وہ اس بات سی بخوبی واقف ہی جب ہارون رشید خلیفہ ہوئے

اور ہارون نے ابو یوسف صاحب امام ابو حنیفہ کو بعد سنہ ۱۷۰ھ کے والی قضا مقرر کیا تو بلاد عراق
وخراسان وشام ومصر مین کوئی قاضی مقرر نہوتا مگر وہی جسکو قاضی ابو یوسف کہدیتے بتا دیتے
تھے اسیطرح جب اندلس مین مرتضی بن ہشام ملقب بمستنصر سنہ ۱۸۰ھ مین حاکم ہوا تو اوسنے یحیی بن یحیی
اندلسی کو خاص کر لیا یہ یحیی مکہ گئی تھے حج کیا امام مالک سے کچھ ابواب موطا کے سنے باقی ابن وہب
وابن قاسم وغیرہما سے بہت سا علم حاصل کر کے اندلس مین آئے یہان انکی بڑی آوبھگت اور ایسی
عزت ہوئی جو کسی کی نہوئی تھی دار مدار فتوی کا انپر آٹھیرا سلطان اور عامۂ خلق سب انکے دروازے
پر آتی تھے سارے اعمال اندلس مین جو کوئی قاضی ہوتا وہ انہین کے اشارہ سے ہوتا اسوجہ سے سارے
لوگ وہان کے رای امام مالک پر ہو گئے اس سے پہلے رای اوزاعی پر تھے مذہب امام مالک کو اندلس مین
پہلے زیاد بن عبدالرحمن لبطوری نے یحیی سے اول داخل کیا تھا افریقیہ مین غلبہ سنن وآثار کا تھا یہانتک کہ عبداللہ
بن فروخ ابو محمد فارسی مذہب امام ابو حنیفہ لیکر آئے پہر اسد بن فرات قاضی افریقیہ نے مذہب ابو حنیفہ کو غالب کر دیا
جب اوسکے بعد سحنون بن ابی سعید تنوخی افریقیہ کے قاضی ہوئے تو انہون نے پہر مذہب مالک کو پہیلایا
اور عہدۂ قضا اصحاب سحنون مین آٹھیرا لوگ دنیا پر جہک پڑے یہانتک کہ بنو ہاشم متولی قضا ہونے
یہ مالکی تھے انہون نے قضا کو وراثت مین ایسا لیا جیسے کوئی شخص زمینداری لیتا ہی پہر معز بن بادیس نے
سارے اہل افریقیہ کو مالکی کر ڈالا باقی مذاہب کو ترک کر دیا سارے اہل افریقیہ واہل اندلس مالکی مذہب
ہو گئے اسلئے کہ پادشاہ مالکی مذہب تھا دنیا کی حرص نے آگہیرا کیونکہ عہدۂ قضا وافتا ساری شہرون
اور قصبات اور دیہات مین اوسی کو ملتا تھا جو کہ فقیہ مذہب مالکی ہوتا تھا عوام بیچارے مصیبت
کے مارے چار ناچار انہین کے احکام وفتاوے کے طرف مضطرب رہتے تھے اس مذہب نے
وہان ایسا رواج پایا اور سارے اقطار مین شائع وفاشی ہوا جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ نے بلاد
مشرق مین شیوع وفشو پایا **حکایت** ابو حامد اسفرائنی نے جبکہ زمانۂ خلیفہ قادر باللہ عباسی
مین رسائی پائی تو یہ بات دل سے ٹھیرا لی کہ احمد بن محمد بارزی شافعی بجای ابو محمد اکفانی حنفی کے قاضی
بغداد مقرر ہون پادشاہ نے بغیر رضامندی اکفانی کے یہ بات منظور کر لی ابو حامد نے سلطان محمود بن

سبکتگین نے اہل خراسان کو لکھ بھیجا کہ خلیفہ نے عہدۂ قضا کو حنفیہ سے طرف شافعیہ کے منتقل کر دیا
یہ بات خراسان مین مشہور ہو گئی بغداد کے لوگ دو گروہ ہو گئے اسکے بعد ابو العلاء صاعد بن
محمد قاضی نیشاپور و رئیس حنفیہ خراسان مین آئے حنفیہ نے شورش کر کے اصحاب ابو حامد سے فتنہ برپا
کیا نوبت خلیفہ تک پہونچی قادر باللہ نے اشراف و قضاۃ کو جمع کر کے ایک خط لکھکر دیا کہ اسفرائنی
نے امیر المؤمنین کے وہم مین نصیحت و شفقت و امانت کو داخل کیا حالانکہ اصول اوسکا دغل
و خیانت پر تھا سو جبکہ یہ بات ظاہر و واضح ہو گئی اور یہ باطنی اونکی معاملۂ بازری مین بابت فتنہ و فساد
کے کھل گئی اور امیر المؤمنین کو اوسنے اونکے طریقۂ حنفیہ اسلاف و تقلید عہدۂ قضا سے حنفیہ کو پھیر دیا
تو اعادۂ امر طرف حق کے کیا گیا اور رسم قدیم کو جاری کیا گیا اسکے بعد حنفیہ کیطرف وہی توجہ و حرمت
و کرامت سابقہ مبذول کی اور یہ حکم دیا کہ کوئی ابو حامد سے ملاقات نکرے اور نکوئی حق اوسکا ادا
کرے اور نہ سلام کا جواب دے پھر ابو محمد الکفانی کو خلعت دیکر ابو حامد کو دار الخلافت سے منقطع کر دیا
اور نہایت درجہ کا غصہ ظاہر کیا اور سختی فرمائی یہ واقعہ سنہ ٣٩٣ مین ہوا تھا ابو حامد وہان سے نکل کر بلاد
شام و مصر کیطرف چلے آئے ف سب سے پہلے جو شخص مذہب مالک کا مصر مین لایا عبد الرحیم بن خالد
ہے یہ شخص فقیہ تھا سنہ ١٦٣ میں بمقام اسکندریہ مر گیا اسکے بعد اس مذہب کا نشر مصر مین عبد الرحمن بن قاسم نے کیا
تب سے مذہب مالک کا مصر مین مذہب ابو حنیفہ سے بہت زیادہ مشتہر ہو گیا کیونکہ اصحاب مالک مصر مین
کثرت سے ہو گئے تھے مذہب امام ابو حنیفہ کو مصر مین کوئی نہ پہچانتا تھا یہانتک کہ امام شافعی مع عبد اللہ
بن عباس بن موسی مصر مین آئے سنہ ١٩٩ میں ایک جماعت نے اعیان اہل مصر سے اونکی صحبت اختیار کی
جیسے بنی عبد الحکم و ربیع و مزنی و بویطی انہون نے تالیف شافعی کو لکھا اور اونکے مذہب پر چلے یہ مذہب
شافعی ہمیشہ مصر مین قوت پاتا رہا اور اوسکا ذکر منتشر ہوا کیا اہل مصر مذہب مالک اور شافعی دونون
پر چلتے تھے اور مالکی و شافعی ہی کو قاضی کرتے تھے یا کسی حنفی کو اتفاقا یہانتک کہ قائد جوہر بلاد افریقیہ
سے سنہ ٣٥٨ میں مصر کو آیا قاہرہ آباد کیا اوس دن سے دیار مصر مین رواج مذہب شیعہ کا ہو گیا قاضی
مفتی شیعہ ہونے لگے جو کوئی اونکے خلاف کرتا اوسپر انکار کرتے تا آنکہ سوای مذہب تشیع کے کوئی مذہب

باقی رہا اگرچہ یہ مذہب زمین مصر میں پیشتر سے بھی معروف تھا یزید بن ابی حبیب نے کہا ہے نشأتُ
بمصر وهي علوية فقلبتها عثمانية یعنی جب مین مصر مین ہوش سنبھالا تو مصر شیعہ مذہب تھا مجھے
اوسکو عثمانی مذہب کر ڈالا یعنی سنی ف ابتدا تشیع کی اسلام مین یون ہوئی ہے کہ ایک مرد یہودی
خلافت عثمان رضی اللہ عنہ مین تھا اوسکو عبداللہ بن سبا کہتے تھے معروف با بن السوداء تھا وہ حجاز سے
طرف امصار مسلمین کے جایا کرتا تھا ارادہ اوسکا یہ تھا کہ مسلمانونکو گمراہ کیجے جب یہ بات نبنی اور یہ
کام نکر سکا تو اسلام اور مسلمین کے ساتھ مکر و فریب سے پیش آیا سنہ ۳۳ھ مین بصرہ گیا وہان پہونچکر کچھ مسائل لوگون
سے کہنے لگا کہ صراحت نکرتا ایک جماعت طرف اوسکے مائل ہو گئی اور اوسکی باتونمین کہنے لگی یہ خبر
عبداللہ بن عامر حاکم بصرہ کو پہونچی اونہون نے اوسکو بلا کر پوچھا کہ تو کون ہے کہا مین ایکمرد اہل کتاب مین
سے ہون مجکو اسلام مین اور تمہاری ہمسائگی مین رغبت ہی کہا وہ کیا بات ہی جو مجکو تیری طرف سے
پہونچی ہے دور ہو میرے سامنے سے وہ وہان سے نکلکر کوفہ مین آیا پہر کوفہ سے چلکر مصر پہونچا وہان
اکثر تیرا لوگون مین بیٹھکر یہ بات کہی بڑا تعجب ہے اوس شخص سے جو کہ اس بات کی تصدیق کرتا ہی کہ عیسے
علیہ السلام پہر دنیا مین آئینگے اور اس بات کی تکذیب کرتا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ آئینگے
رجعت کے بارے مین لوگون سے بات چیت کرتا رہا یہانتک کہ کچھ لوگون نے اس بات کو اوس سے
قبول کیا بعد اسکے اوسنے یہ بات کہی کہ ہر نبی کا ایک وصی ہوا کرتا ہی علی بن ابی طالب محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے وصی تھے جسنے حضرت کی وصیت بابت وصی ہونے علی کے جائز نرکہی وہ بڑا ظالم
ہے اور یہ رکھو کہ عثمان نے خلافت ناحق لیلی اب تم لوگ کہڑے ہو کر اپنے امرا پر طعن کرو اور اظہار امر
معروف و نہی منکر کرکے لوگونکو اپنی طرف مائل کرو پہر اوسنے اپنی طرف کے داعی جابجا بہیجے اور
جو اہل امصار اوسکی طرف مائل تھے اون سے خط و کتابت جاری کی اور ان لوگون نے مخفی دعوت کرنا خلق کا
طرف اوسکی رای کے شروع کیا اور جابجا خط لکہے اور ان خطوط مین عیب اپنے امرا کا ظاہر کیا ہر شہر
والون نے دوسرے شہر والونکو لکہا یہانتک کہ ساری زمین اسی عقیدہ سے بہر گئی اور جملہ امصار
سے یہ خبر مدینہ مین آئی سنہ ۳۵ھ مین لوگون نے عثمان رضی اللہ عنہ سے حال خطوط اہل امصار کا ظاہر کیا

اور کہا وہ لوگ جیسے عمال کے شاکی ہین عثمان نے محمد بن مسلمہ کو طرف کوفہ کے اور اسامہ بن زید کو طرف بصرہ
کے اور عمار بن یاسر کو طرف مصر کے اور عبداللہ بن عمر کو طرف شام کے روانہ کیا کہ وہان جا کر حال چال
عمل عمال کا دریافت کرین سب لوگ جا کر پھر آئے مگر عمار کہ اوہون نے یون کہا کہ ہمنے کوئی بات عمال
کی بیجا نہین دیکھی عمار کی نسبت مدینہ مین یہ خبر آئی کہ اونکو ابن السودا نے مع ایک جماعت کے ملا لیا ہے
اور اپنے ساتھ موافق کر لیا ہے عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے عاملونکو حکم بھیجا کہ موسم مین پاس انکے حاضر
ہون جب وہ لوگ آئے اونسے مشورہ کیا ہر کسی نے ایک رای بتائی اوسپر درمیان عثمان و علی کے کچھ
بات چیت ہو پڑی حسین کسیقدر خفا بھی تھی یہ اسلیے کہ عثمان نے اپنے اقارب کو عہدے دیے تھے اور
اونکو اورون پر بڑہایا تھا جو لوگ عثمان سے منحرف تھے اون کے باہم یہ قرار ٹہیرا کہ جسدن امرا یہان سے
چلے جاوین ایک ہی دن سب کے سب طرف اپنے شہرون کے چلدین لیکن یہ تدبیر راست نہ آئی آخر
نوبت قتل عثمان کی ذیحجہ ۳۵ھ مین پہونچی اور جو کچھ ہوا سو ہوا پھر مذہب تشیع مصر مین مدتہا فزون تر
رہا یہانتک کہ سنہ ۵۶۴ ہجری مین ملک ناصر صلاح الدین یوسف با وجاہ جمادی الاولی بادشاہ مصر ہوا اوسنے
تغییر دولت اسمعیلیہ اور ازالہ تشیع مین کوشش کرنا شروع کی مصر مین واسطے فقہای شافعیہ و مالکیہ کے مدارس بنائے
اور سارے قضاۃ شیعہ کو مصر سے نکال دیا اور صدر الدین عبد الملک بن درباس مارانی شافعی کو قاضی
القضاۃ مقرر کیا تب سے اقلیم مصر مین جو کوئی قاضی مقرر ہوتا وہ شافعی المذہب ہوتا لوگ کہ ملا مذہب
مالک و شافعی پر چلنے لگے اور مذہب شیعہ و اسمعیلیہ امامیہ مختفی ہوگیا یہانتک کہ زمین مصر سے بالکل
جاتا رہا وللہ الحمد اسیطرح سلطان نور الدین محمود بن عماد الدین زنگی حنفی مذہب تھا اور متعصب تھا اوسنے مذہب امام ابو حنیفہ
کو بلاد شام مین خوب پھیلایا اوسی کے سبب سے مصر مین کثرت حنفیت کی ہوگئی تب سے اس مذہب
نے خوب انتشار و قوت پکڑی اور مصر و شام مین فقہای حنفیہ بہت ہو گئی ف رہے عقائد سو
سلطان صلاح الدین نے سبکو عقیدۂ ابو الحسن علی بن اسمعیل اشعری پر لگایا اور ہونا اس عقیدے کا
اوقاف دیار مصر مین شرط کیا جیسے مدرسہ ناصریہ و قمحیہ و خانقاہ سعید السعداء واقع قاہرہ چنانچہ
یہی حال عقیدۂ اشعری کی سارے دیار مصر و بلاد شام و زمین حجاز و یمن و بلاد مغرب مین پھیل گئی

مغرب مین رای اشعری کو محمد بن تومرت نے داخل کیا یہانتک کہ یہ اعتقاد ان سب بلاد مین ایسا جاری و ساری ہوا کہ جو کوئی خلاف اوسکے کرتا اوسکی گردن ماری جاتی زمانہ دولت ایوبیہ مین ذکر مذہب امام ابو حنیفہ و احمد بن حنبل کا مصر مین کچھ بہت نہ تہا آخر دولت مذکورہ مین اشتہار ان دونون مذہب کا ہوا جب ملک ظاہر بیبرس بندقداری بادشاہ ہوا اوسنے مصر و قاہرہ مین چار مذہب شافعی مالکی حنفی حنبلی کے قاضی مقرر کیے سنہ ۶۶۵ تک یہی حال رہا یہانتک کہ سارے امصار اسلام مین کوئی مذہب مذاہب اسلام مین سے سوا ان چار مذاہب کے باقی نہ رہا یہی عقیدہ اشعری تہا اور لوگون کے لیے مدارس و خوانق و زوایا و ربط سارے ممالک اسلام مین بنگئے اور جس کا مذہب غیر تہا وہ دشمن ٹہیر گیا اوسپر انکار کیا جاتا تہا نہ کوئی قاضی ہوتا نہ کسی کی شہادت قبول کیجاتی نہ کوئی خطیب و امام و مدرس مقرر ہوتا جب تک کہ ان چار مذہبون مین سے کسی ایک مذہب پر نہوتا فقہای امصار نے اس طول مدت مین فتوی وجوب اتباع ان مذاہب اربعہ کا دیا اور ما عدا کو حرام ٹہیرا دیا چنانچہ اب تک اسی پر عملدرآمد ہے زمانہ وفات حضرت سے جو اختلافات امت مین پڑا تہا اوس کا توڑ ان چار مذاہب پر ہوا اسیطرح اختلاف عقائد اسلام کا انجام مذہب عقیدہ اشعری پر آکر ٹہیرا

فصل جن لوگون نے اصول و دیانات مین کلام کیا ہے وہ دو طرح کے لوگ ہین ایک وہ جو کہ مخالف اسلام ہین دوسرے وہ جو کہ متفرد اسلام ہین جو لوگ مخالف ملت اسلام کے ہین وہ دس گروہ ہین (۱) دہریہ (۲) اصحاب عناصر (۳) ثنویہ جنکو مجوس کہتے ہین یہ دو اصل کے قائل ہین ایک نور دوسرے ظلمت انکے خیال مین نور یزدان ہے ظلمت اہرمن ہے ع

راست میگویم و یزدان نپسندد جز راست   حرف نا راست سرودن روش اہرمن ست

یہ لوگ نبوت ابراہیم علیہ السلام کا اقرار کرتے تہے آٹہ فرقے ہوگئے ہین ایک کیومرثیہ اصحاب کیومرث جسکو آدم بتاتے ہین دوسرے زروانیہ اصحاب زروان کبیر تیسرے زرادشتیہ اصحاب حکیم زرادشت چوتہے ثنویہ اصحاب اثنین ازلیین پانچوین مانویہ اصحاب حکیم مانی چہٹے مزدکیہ اصحاب مزدک خارجی ساتوین دیصانیہ اصحاب دیصان وہ قائل تہا دو اصل قدیم کا آٹہوین مرقونیہ ہی

قائل ہین واصل کے یہ کہتے ہین شمر نے اپنے باپ پر خروج کیا باپ نے اپنے جی مین فکر کی اوس فکر سے یہ پیدا ہوا جب اوسنے اپنے باپ پر جوا ہرمن تھا خروج کیا تو باپ اوسکے زعم مین عاجز نکلا پھر باہم دونون کی بذریعہ دمات یعنی ملائکہ صلح ہوگئی پھر آیس بعض قائل تناسخ ہین جسطرح زمانی یزدی شاعر نے کہا ہی ؎

در گنجہ فرو شدم پی دید　　از یزد و بر آمدم چو خورشید

اس شاعر کو یہ زعم تھا کہ مین نظامی گنجوی ہون پہلے گنجہ مین ظاہر ہوا اب شہر یزد سے برآمد ہوا ہون اسی لیے اوسنے اپنا تخلص زمانی رکھا تھا پھر بعض انہین سے منکر ہین شرائع وانبیا کے اور عقول کو حاکم بتلاتے ہین انکا خیال یہ ہے کہ نفوس علویہ ان پر افاضہ فضائل کیا کرتے ہین ھم طبائعیین ۵ صابئیہ یہ قائل ہین ہیاکل و ارباب سماویہ و اصنام ارضیہ کے اور منکر ہین نبوات کے یہ لوگ کئی صنف ہین درمیان انکے اور حنفا کے مناظرات و حروب مہلکہ رہ چکے ہین انہین کے مذاہب سے حکمت خطبیہ متولد ہوئی ہے ان مین اصحاب روحانیات ہین جو ستارون اور بتون کو پوجتے ہین اور اونہون نے تارون کی مورتین بنائی ہین حنفا قائل ہین اسبات کے کہ وجود بعض روحانیات کا بالقوہ ہی اور بعض کا بالفعل جو بالقوہ ہے وہ محتاج ہی موجد بالفعل کا یہ لوگ نبوت ابراہیم علیہ السلام کا اقرار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ابراہیم ہم مین سے تھے انکے کئی ایک گروہ ہین ایک کا نام اصحاب کاظم بن تارح کاظم کہتا تھا کہ حق یہ ہی کہ شریعت ادریس و شریعت نوح و شریعت ابراہیم کو جمع کرکے ماننا چاہیے دوسرے بیدانیہ اصحاب بیدان اصغر اوسکا یہ قول تھا کہ جو کوئی عالم روح کو سمجھتا ہے اوسکے حق مین اعتقاد نبوت کا رکھنا چاہیے تیسرے قنطاریہ اصحاب قنطار بن ارفخشد یہ لوگ مقر ہین نبوت نوح علیہ السلام کے انہین صابئین مین سے ایک اصحاب ہیاکل ہین انکا اعتقاد یہ ہی کہ آفتاب سب خداؤن کا خدا ہی چوتھے حرانیہ ہین انکا یہ قول ہے کہ معبود واحد بالذات اور کثیر بالاشخاص ہے یہ بات رای العین ہے وہ اشخاص یہی مدبرات سبعہ ہین یعنی کواکب سبع سیارات ارضیہ جزئیہ عالمہ فاضلہ ۶ یہود ۷ نصارا ۸ اہل ہند یہ اباحت کے قائل ہین کہ عبادت اصنام کی چاہیے انکا یہ زعم ہے کہ یہ بت آدم سے پہلے کے ہین اور حکم عقلیہ رکھتے ہین اور احکام جاری کرتے ہین ان حکم و احکام

کو انکی بڑے حکام شلم نام نے وضع کیا ہی اور اوس سے پہلے مہندم نے براہمہ اوس سے بہی پہلے تہے
براہمہ اصحاب برہام ہین سب سے پہلے انہین نے انکار نبوت بشر کا کیا ہی دوسرا گروہ برزہ نام ہے
یہ زاہد عابد خاکستر والے ہین لذات طبعیہ کو انہوں نے بالکل چہوڑ دیا ہے تیسرے اصحاب ریاضت
ہین چوتہے اصحاب تناسخ یہ کئی قسم ہین اصحاب روحانیہ بہادریہ ناسوتیہ باہریہ کابلیہ اہل
جبل انہین ایک طبیین ہین اصحاب ریاضات فاعلیہ یا تنک کہ بعض انہین کے وہانتک مجاہدہ
نفس کرتے ہین کہ نفس اونکا بدن پر مسلط ہوجاتا ہی بقدر قوت ہوا مین اوڑنے لگتے ہین رہے
یہود سوا اونمین بعض آتش پرست ہین اور بعض عابد آفتاب و ماہتاب و نجوم اور بعض عابد
اوثان صنم کہتے ہین بت کو وثن کہتے ہین تہان کو اس لفظ مین سارے معبودات باطلہ داخل ہین
جیسے شجر مدر حجر وغیرہ ۹ زنادقہ بہت گروہ ہین ایک انمین سے قرامطہ ہین ۱۰ فلاسفہ اصحاب
فلسفہ لفظ فیلسوف کے معنے ہین محب حکمت کلمہ فیلو بمعنی محب ہے سوفا بمعنے حکمت ہے قولی ہو یا فعلی
حکما کا علم چار چیز و نمین منحصر ہے طبیعی منطقی ریاضی الٰہی ان مجمع علوم کا انصراف طرف تین علم کے
ہوتا ہے علم ما علم کیف علم کم سو جس علم مین ماہیات اشیا مطلوب ہین وہ علم الٰہی ہے اور جس مین
کیفیات اشیا مطلوب ہین وہ علم طبیعی ہے اور جس مین کمیات اشیا مطلوب ہین وہ علم ریاضی ہے
اسکے بعد ارسطو نے صنعت منطق نکالی یہ صنعت کلام قدما مین بالقوہ تہی اسنے اوسکو ظاہر کردیا
اور مرتب کیا اسم فلاسفہ کا اطلاق ایک جماعت ہند پر بہی آتا ہی جنکو طبیین و براہمہ کہتی ہین یہ لوگ
سخت ریاضت کیا کرتے ہین نبوت سے بالکل منکر ہین اطلاق فلاسفہ کا عرب پر بہی ہوتا ہے
مرجع اونکی حکمت کا طرف اونکی افکار و ملاحظہ طبیعیہ کے ہے باوجود نبوات کا اقرار ہے یہ لوگ علوم
مین سب لوگون سے اضعف ہین منجملہ فلاسفہ کے ایک حکما روم ہین انکے کئی طبقے ہین ایک وہ جو
اساطین حکمت ہین یہ لوگ سب سے زیادہ قدیم تہے دوسرے مشائین اصحاب رواق و اصحاب ارسطو
و فلاسفہ اسلام ہین فلاسفہ روم مین سے وہ سات حکیم ہین جو اساطین حکمت کہلاتی ہین اہل ملطیہ
و قونیہ اور انکے نام یہ ہین ثالیس ملطی انکساغورس انکسمانس انبادقیس فیثاغورس سقراط افلاطون

ایسے کہ دیمقراطیس بقراط دیمقراطیس سقراط فیثاغورس ہرمس بہت سے حکما رقدما اصول مین جو کل ہیں سیمیا کے اونکے پاس اسرار خواص حیل و کیمیا و اسما رفعالہ حروف سے تھے اوسکے علوم موافق علوم ہند و علوم یونانیین سکے ہین اس جگہہ کچہہ حاجت ذکر کرنے انکے تراجم کی نہین ہے اسلیے کہ یہ بات موضوع کتاب سے علیحدہ ہی

فصل فرق اہل اسلام وہ ہین جنکا ذکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث مین کیا کہ ستفترق امتی ثلثا و سبعین فرقة ثنتان و سبعون هالكة و واحدة ناجية یعنی قریب ہے کہ میری امت تہتر فرقے ہو جاویگی اونمین سے بہتر فرقے ہالک ہین اور ایک ناجی ہے اس حدیث کو ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ نے حدیث ابوہریرہ سے باین لفظ روایت کیا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی افترقت الیهود علی احدی و سبعین او اثنتین و سبعین فرقة و تفرقت النصاری علی احدی و سبعین او اثنتین و سبعین فرقة و تفترق امتی علی ثلث و سبعین فرقة یعنی یہود اکہتر یا بہتر فرقے ہوگئے اور نصارا بہی اکہتر یا بہتر فرقے ہوگئے میری امت تہتر فرقے ہو جاویگی اسکو بیہقی نے حسن صحیح کہا ہی اور حاکم اور ابن حبان نے اسی کے لگ بہگ مستدرک مین ابوہریرہ سے روایت کیا ہی بہر کہا کہ اصول مین یہ ایک بڑی حدیث ہی سعد بن ابی وقاص و عبداللہ بن عمرو و عوف بن مالک نے مثل اسکے حضرت سے روایت کیا ہے ابن عمرو کا لفظ مرفوع یہ ہے ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین و سبعین ملة و تفترق امتی علی ثلث و سبعین ملة کلهم فی النار الا ملة واحدة قالوا من هی یا رسول الله قال ما انا علیه و اصحابی رواه الترمذی و قال غریب اور ابوداود کا لفظ معاویہ سے یون ہے ثنتان و سبعون فی النار و واحدة فی الجنة و هی الجماعة یعنے بنی اسرائیل بہتر فرقے ہوگئے اور میری امت تہتر فرقے ہو جاویگی سب آگ مین جاوینگے مگر ایک ملت لوگون نے پوچہا وہ کون ہین ای رسول خدا فرمایا وہ طریقہ جسپر مین اور میرے اصحاب ہین یا یون فرمایا کہ بہتر نار مین جاوینگے اور ایک جنت مین وہ جماعت ہی اطلاق لفظ جماعت کا

اہل سنت پر اسی حدیث سے ثابت ہوا ہی مراد جماعت سے جماعت اصحاب حضرت ہی جسطرح
کہ مراد سنت سے سنت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سو اہل سنت وجماعت وہ لوگ ہین جو خاص حضرت
کے حدیث پر موافق طریقۂ صحابہ کے چلتے ہین اور جو لوگ خلاف اسکے ہین وہ اہل بدعت و تفرقہ ہین ایک
حدیث مین یون آیا ہی کہ یہود اکہتر فرقے ہو گئے نصارا بہتر فرقے بنینگے میری امت تہتر فرقے ہو جاویگی
سب ہالک ہونگے ایک ناجی ہوگا **ف** ان حدیثون مین اشکال ہے دو طرح پر ایک یہ کہ انمین اکثر پر حکم
ہلاک کا کیا ہے حالانکہ اور حدیثون مین آیا ہی کہ یہ امت مرحوم ہے اور جنت مین سب سے زیادہ یہی امت
ہوگی یہانتک کہ وہان دو ثلث اس امت کے لوگ ہونگے اور ایک ثلث مین باقی امتین اسکا جواب
بعض لوگون نے یہ دیا ہے کہ مراد امت سے اسجگہ امت دعوت ہی نہ امت اجابت لکن اس جواب مین
پانچ خلل ہین جنکا ذکر حج الکرامہ مین کیا گیا ہے دوسرا اشکال بابت تعیین فرقۂ ناجیہ کے ہی ہر فرقے کو
یہ گمان ہی کہ ہمین ناجی ہون اور غیر ہمارا ہالک ہے اسپر ہر کسینے اپنی اپنی دلیلین لکہی ہین ہو کوئی کسیسے
بہی زیادہ کم نہ دیا مین ٹہیک بات اس جگہ وہ ہے جو تفسیر اس فرقۂ ناجیہ کی خود حضرت نے بیان فرمائی
ہی تفسیر مذہبی پر اکتفا کرنا کفایت کرتا ہے میری تیری بات کے پیچھے لگنا کیا ضرور ہی جسکو خدا نے عقل
و انصاف دی ہے وہ خود ہی معلوم کر سکتا ہی کہ وہ طریقۂ اتباع پر ہے یا نہین ہے اور دوسرے کو
بہچان سکتا ہی کہ وہ متبع ہے یا نہین ہے مدعی اتباع کی تصدیق و تکذیب عرض اقوال و افعال سے سنت
مطہرہ پر بخوبی ظاہر ہو سکتی ہے حضرت اور صحابہ کا حال و قال و فعال ایسا ضبط نہین ہے کہ کسی انسان
پر کسی زمان و مکان مین مخفی رہ سکے یہ کہنا کہ فرقۂ ناجیہ خاص فلان فرقہ ہی جیسے اشعریہ یا ماتریدیہ عقائد مین
یا حنفیہ شافعیہ مالکیہ حنبلیہ فروع مین کچہ ٹہیک بات نہین ہی کسینے یون بہی کہا ہی کہ فرقۂ ناجیہ ہر فرقے کے
صلحا مین کسینے کہا اہل بیت رسالت ہین لکن اصل بات یہ ہی کہ کوئی فرقہ خاص نہین ہے جو فرقہ طریقۂ
سنت و سبیل صحابہ پر چلتا ہی اور ظاہر و باطن مین معتقد و عامل صالح ہے مطابق ادلۂ کتاب و سنت کے
وہی ناجیہ ہے کوئی ہو کہین ہو پہر خواہ موافق رواج عام حنفی ماتریدی کہلاتا ہو یا شافعی اشعری یا قادری
چشتی یہان اعتبار اسما کا نہین ہے اعتماد صفات سنیہ پر ہی ابن حزم نے زیادت الا واحد کو

موضوع کہا ہی لکن یہ دعوی انکا صحت کو نہین پہونچا نہایت یہ ہے کہ یہ زیادت شاذ ہو نہ موضوع
شیخ رفیع الدین دہلوی رح فرماتے ہین مراد ناری ہونے سے اگر خلود ناری ہو تو یہ بات مخالف
نص و احادیث صحیحہ قطعیہ کے ہے کیونکہ کوئی فرقہ اہل اسلام کا مخلد فی النار نہوے گا اور اگر
مراد ناری ہونے سے یہ ہے کہ چند مدت نار مین رہے گا پھر نجات پائیگا تو یہ بات مسلم ہے
لکن اس تقدیر پر یہ بات لازم آتی ہے کہ کوئی شخص فرقہ ناجیہ مین سے نار مین نہ جاوے حالانکہ
احادیث صحیحہ دلیل ہین اسبات پر کہ فساق مومنین چند سے نار مین جائین گے سو یہ شبہہ
قدیم ہے اہل علم نے اسکے چار یا پانچ جواب لکھے ہین جو کہ شرح و حواشی عقائد ملا جلال مین
مذکور ہین اون مین سب سے زیادہ راجح و اقوی اوس جواب کو کہا ہے جو ملا جلال دوانی نے دیا ہے
شق ثانی کو اختیار کر کے یعنے مراد دخول سے من حیث الاعتقاد اور فرقہ ناجیہ کا دخول من حیث
الاعتقاد نہوگا گو بسبب بعض تقصیرات عمل کے آگ مین جائین دوسرا جواب امام غزالی کا ہے
جسکو محدثین نے بھی پسند کیا ہے وہ یہ ہے کہ مراد فرقہ ناجیہ سے وہ لوگ ہین جو کہ مطلقاً نار مین نجاوینگے
نہ من حیث الاعتقاد اور نہ من حیث العمل بلکہ بے سبق عذاب داخل جنت ہونگے اونکی معصیت خواہ محو
ہو جاوے یا شدائد موت و قبر و اہوال قیامت مین مجرا ہو جاوے یا شفاعت حضرت سے وہ
سارے ذنوب محو ہو جاوین تو وہی فرقہ خواص اہل سنت و جماعت کا ہے جنکے عقیدہ و عمل مین
کسی طرح کا خلل طرف بدعت کے نہین آتا ہے گو بعض تقصیرات فرعیہ اون سے صادر ہوگئی ہون
اسی فرقے پر یہ تفسیر چسپان ہوتی ہے من کان علی ما انا علیہ و اصحابی کیونکہ عہد حضرت و صحابہ
مین کسی عمل و عقیدے مین کوئی بدعت نتھی نہ بڑی نہ چھوٹی نہ اچھی نہ بری اگرچہ بعض افراد سے طاعت
مین قصور و فتور وار تکاب فجور ہو جاتا تھا غزالی کا یہ کہنا کہ فرقہ ناجیہ وہ ہے جو بیحساب و کتاب اور بے
شفاعت بہشت مین جائیگا کل حقہ نہین تھا اسلیے کہ اس صورت مین دائرہ نجات کا بہت تنگ ہوا جاتا ہے
لہذا محققین متاخرین نے جواب مذکور کو اصلاح فرما کر تقریر مسطور کی ہے تیسرے جواب کا مرجع
طرف جواب اول یا ثانی کے ہوتا ہے حاجت اوسکے ذکر کرنے کی نہین ہے انتہی حاصلہ لکن جواب

اور سے وارجح وہی جواب ثانی ہے پہر جواب اول واللہ اعلم **ف** اس بیان سے یہ بات مثل
مہر نیم روز وماہ نیم ماہ ظاہر ہوگی کہ فرقہ ناجیہ وہ فرقہ ہے جو مصداق اس لفظ کا ہے ما انا علیہ
واصحابی یہ لفظ اوسی شخص پر صادق آتا ہے جسکے عقیدہ وعمل مین کوئی بدعت ظاہر و باطن نہین
ہے بلکہ سارے عقائد واعمال اوسکے مطابق سنت مطہرہ وسیرت صحابہ کے ہین استقرار کرنے سے
یہ بات معلوم ہوگئی کہ جملہ فرق اہل اسلام مین ایسا فرقہ وہی ہے جسکو آج کل مسلمان لوگ محدثین
کہتے ہین ظاہریہ بہی انہین کی ایک شاخ ہین جو قیاس جلی کو مانکر باقی انواع قیاسات کے منکر ہین
یا مقلدین مجتہدین ائمہ اربعہ مین سے جو لوگ کہ متصف بصفت مذکورہ زمرۂ سلف یا خلف مین پائے جاتے
ہین اور فروع اون کے مذاہب کے مطابق ظاہر کتاب و واضح سنت کے ہین اور وقت ظہور نص قرآن وحدیث
کے پہر کسی کے قول ورای واجتہاد پر نہین جمتے **ف** اہل حجاز کا طریقہ ہمیشہ سے علم حدیث رہا ہے گو
محدث واہل حدیث واہل سنت کہلاتے ہین عراق والونکا طریقہ اول ہی سے رای وقیاس رہا ہے
اسلیے اونکو اہل رای وقیاس بتلاتے ہین اہل عراق مین علم حدیث کا بہت کم تہا اسلیے قیاس کی اونمین کثرت
ہوگئی وہ اوس رائے واجتہاد مین معذور تہے مگر پچہلے لوگ جنکو علم سنت پہونچ گیا ہے اونکا عذر
ساقط ہوچکا وہ اگر اب خلاف حدیث کے چلینگے تو مشاقِ رسول شیر ہونگے کتاب جلب المنفعة
مین بہت سے اعذار بابت ترک عمل بعض احادیث کے طرف سے سلف فقہا کے لکہے گئے ہین
قدوۂ اہل رای ومقدم جماعۂ قیاس جناب امام عالیمقام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ہین اور امام اہل حجاز
مالک بن انس صاحب کتاب موطا ہین پہر امام شافعی آئے پہر ظاہریہ ظاہر ہوئے امام اہل سنت
علے الاطلاق حضرت احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی ہین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کبیر الاولیا انہین کے
طریقہ پر گذرے ہین ظاہریہ کے امام داود بن علی تہے جنکو اہل علم نے جبل علم کہا ہے **ف** طریقۂ
امام احمد بن حنبل پر لوگ اسلیے کم ہین کہ انکا طریقہ اجتہاد ورای وقیاس سے بالکل دور اور اصالت کتاب
ومعاضدت روایت سے بہت نزدیک ہے وقلیل ما ہم وقلیل من عبادی الشکور ؎

يقولون لي قد قل تبعة احمد ؏ وكل قليل في الانام ضئيل ؏

فقلت لہم مہلا غلطتم زعمکم — الم تعلموا ان الکرام قلیل

وما ضرنا انا قلیل وجارنا — کثیر وجار الاکثرین ذلیل

اس طریقہ کے کچھ لوگ شام عراق بغداد و نجد اور نواحی ان بلاد مین ہین یہ لوگ حفاظت و روایت حدیث مین سب لوگون سے زیادہ ہین جسقدر ائمہ اسلام و اولیاء اللہ اس طریقہ مین گزرے ہین کسی طریقہ مین معلوم نہین انکی دیانت منحصر تھی کتاب و سنت و تقاوت و اخلاص اعمال مین واسطے مختص برحمتہ من یشاء محدثین کا سلسلہ روایت حدیث مین غالبا انہین تک منتہی ہوتا ہے کوئی محدث بلا واسطہ انکا شاگرد تھا اور کوئی بواسطہ انکے مقلد اگرچہ حنابلہ کہلاتے ہین لیکن اصل مین بنیاد انکے مذہب کی اتباع سنت پر ہے جو لوگ خالص متبع ہین وہ اپکو ہرگز حنبلی نہین کہتے کہلاتے انکا لقب تو محدث اور خطاب اہل سنت ہے **ف** اہل عراق و سمرقند ہند و چین و ماوراء النہر و جملہ بلاد عجم حنفیہ مین انکا مذہب مخصوص تھا ساتھ عراق و بغداد کے انکی تالیفات و مناظرات ساتھ شافعیہ کے بہت سے ہین شامی نے حاشیہ درمختار مین لکھا ہے کہ اشتہار انکے مذہب کا عامہ بلاد اسلام مین ہے بلکہ بہت سے اقالیم و امصار مین سوای انکے مذہب کے اور کوئی مذہب بھی معروف نہین ہے جیسے بلاد روم و ہند و سند و ماوراء النہر و سمرقند اگرچہ مذہب دولت عباسیہ کا وہی مذہب ابن عباس تھا لیکن اکثر قضات و مشائخ اسلام حنفیہ تھے انکی دولت قریب پانسو برس کے رہی اسیطرح ملوک سلجوقیہ پھر خوارزمیہ اور انکے قضات حنفی تھے اب سن نوسے کے بعد سے سلاطین عثمانیہ بھی قضا و سائر مناصب سوای حنفیہ کے اور کسیکو نہین دیتے ہین انتہی اور مغرب مین حنفی مذہب بہت کم ہے شافعیہ مصر مین نسبت اور بلاد کے زیادہ ہین انکا مذہب بھی عراق و خراسان و ماوراء النہر تک منتشر ہو گیا تھا فتوی و تدریس مین مقاوم حنفیہ تھے بعدہ مشرق و اقطار مشرق مین یہ مذہب پرانا پڑ گیا مصر مین انکے مذہب کی بہت گرم بازاری ہوئی نووی و عز الدین و ابن رفعہ و ابن دقیق العید و تقی الدین سبکی و سراج الدین بلقینی وغیرہ اکابر مذہب شافعی کے مصر ہی مین تھے مذہب مالک کا اختصاص اہل مغرب سے رہا

اگرچہ اور وہین بہی پایا گیا وہانکے لوگ سوای امام مالک کے دوسرے کی تقلید بہت کم کرتے ہین
اسلیے کہ غالب رحلت وسفر اونکا طرف حجاز کے ہوا کرتا تہا منتہی سفر کا مدینہ منورہ تہا اوسوقت مین
مدینہ دار العلم تہا عراق انکی راہ مین نہین پڑتا تہا سارے اہل مغرب واندلس مالکی تہے پہر کے
شاگرد مصر وعراق مین پہیل گئے عراق مین قاضی اسمعیل اور ابن خویز منداد وابن اللبان
وقاضی ابوبکر ابہری وقاضی ابو الحسین بن القصار وقاضی عبد الوہاب وغیرہم مالکی تہے مصر مین
ابن قاسم اشہب ابن عبد الحکم حارث بن مسکین وغیرہم تہے عبد الملک بن حبیب نے اندلس سے
آکر ابن القاسم سے اس مذہب کو اخذ کیا اور اندلس مین پہونچایا کتاب واضحہ نام لکہی پہر اس مذہب
مالکی کا ایک دریا ان دونون افق مین بہ نکلا انقراض دولت قرطبہ وقیروان تک یہی حال رہا وکان امر اللہ
قدرا مقدورا **فصل** فرق اہل اسلام پانچ ہین ایک **اہل سنت** دوسرے **مرجیہ**
تیسرے **معتزلہ** چوتہے **شیعہ** پانچوین **خوارج** پہر ہر ایک فرقہ انمین سے کئی فرق ہو گیا افترا
اہل سنت کا فتوی مین ہوا اور تہوڑا سا اعتقادات مین فتوی مین چار مذہب ہو گئے حنفی مالکی
شافعی حنبلی اعتقاد مین تین گروہ ہو گئے اشعری ماتریدی حنبلی اشاعرہ وماتریدیہ مین دس
بارہ مسائل کا اختلاف ہے باقی مین اتفاق حنابلہ مین اور ان مین تین چار ہی مسئلہ کا فرق ہے
باقی عقائد مین متحد ہین بعض اہل علم نے ان تینون اختلاف مین تطبیق دیکر نزاع لفظی بتایا ہے
والحمد خدا کا شکر ہے کہ درمیان فرق اہل سنت وجماعت کے اصول وعقائد مین ابتدا سے
اب تک باہم اتفاق رہا ہے جو اختلاف قلیل بعض مسائل مین ہے وہ بہی راجع طرف توفیق وتطبیق
کے ہو سکتا ہے ہان فروع مین قریب چار سو مسائل کے باہم مذاہب اربعہ کے اختلاف بتاتے ہین مگر
وہ اختلاف بہی کچہ ایسا نہین ہے جس سے تبدیع تضلیل کسیکی ہو سکے بلکہ اوسکی بنیاد تدقیق وتعمق
پر ہے جب اوس تدقیق وتعمق سے قطع نظر کر لین اور جزئیات مجتہد فیہا مین غور وخوض نکرین
تو امہات مسائل مین کوئی نزاع باقی نہین رہتا ہے بلکہ وہ نزاع شبیہ بنزاع لفظی ٹہیرتا ہے شعرانی
مصری نے کتاب میزان مین اس اختلاف کو تشدید وتخفیف پر اوتارا ہے ترازو کے دونون پلڑکو

تاویل، و توجیہ مناسب برابر کر دکھایا ہے لیکن سب سے اسلم و احوط و اکمل و افضل طریقہ سلف اہل
سنت و جماعت کا یہی کہ قرآن پاک و حدیث صحیح پر بنیاد عقیدہ و عمل کا رکھنا چاہیے پھر خواہ وہ اعتقاد
و عمل موافق کسی مذہب کے ان مذاہب اربعہ و اعتقادات ثلثہ سے ہو یا نہو کیونکہ حق درمیان
انہین چار مذہب و تین اعتقاد کے دائر سائر ہے گو انہین منحصر نہو اسلیے کہ اللہ کا فضل کسی خاص
مذہب و مشرب مین محجور نہین ہے ہر مذہب کے احکام و مسائل مین بعض امور حق و صواب ہوتے ہین
اور بعض باطل و خطا سو جس مذہب کی بات موافق ظاہر کتاب یا واضح سنت کے ہو بلا تشدد و تعمق
کے وہی حکم و مسئلہ حق ہے اور جو اوسکے خلاف ہو وہ ضعیف یا مرجوح یا شاذ یا منکر یا مردود
ہے اہل حدیث جو کسی مذہب خاص کی ان مذاہب اربعہ سے تقلید نہین کرتے ہین جب اونکے
اقوال کو چیزہ و معتمدہ مین جمع کر کے دیکھا گیا تو کوئی قول اونکا دائرہ مذاہب اربعہ اہل سنت سے خارج
نکلا کوئی نہ کوئی امام طرف اوسکے ضرور ہی گیا الا ماشاء اللہ یہ ایک بڑی دلیل ہے حقیت مذہب اہل سنت
پر و للہ الحمد یہ بات عرض کرنے سے مجتہدات ائمہ کے قرآن و حدیث پر بہت آسانی و سہولت سے
منکشف ہو جاتی ہے اس زمانہ آخر مین اگلی سی ہمت تحصیل علم کی نہین رہی مستعد اتنا کام تو اب
بھی اکثر اہل علم سے ممکن ہے کہ وہ کتاب اللہ و صحاح ستہ اور کتب فقہ سنت موجودہ زمانہ حال پر نظر
ڈال سکتے ہین پھر اگر یہ کام ہی باوجود قدرت کے نہین کرتے ہین اور نہین اساطیر رای اور وساوس قیاس
پر جمے بیٹھے ہین تو بے شبہہ خطاوار ہین انکا عذر دن قیامت کو سامنے خداوند پروردگار کے
ہرگز لائق قبول کے نہین ہوگا اسلیے بھی قائل معقول ہونگے انشاء اللہ تعالی **ف** یہ ہے چار فرقے
سوائے اہل سنت کے سوا نہین کسی کا خلاف ساتھ اہل سنت کے بعید ہے اور کسی کا قریب اقرب
فرق مرجیہ اہل سنت سے وہ ہین جنکا یہ قول ہے کہ ایمان کہتے ہین دل اور زبان دونون سے تصدیق
کرنیکو فقط ہے اعمال سو فقط فرائض و شرائع اسلام ہین ایمان مین نہین بعد اصحاب جہم ہین صفوان
و عمر بن کرام ہین فرق معتزلہ مین اقرب باہل سنت وہ ہین جو کہ اصحاب حسین نجار و بشر بن غیاث
مریسی ہین بعد انکے اصحاب ابو ہذیل علاف اور اقرب مذاہب شیعہ مین اصحاب حسن بن صالح بن حیی

ہین اور ابعد شیعہ فرقہ امامیہ ہے جسے غلاۃ انکے سوا وہ سب کے سب مسلمان ہی تمیں ہین بلکہ اہل سنت
وشرک ہین اور اقرب فرق خوارج مین اسحاب عبداللہ بن یزید اباضی ہین اور ابعد انکا ازارقہ ہین
زیبہ بطنیہ اور وہ جو منکر کسی شی کے قرآن مین سے ہین اور سفار قاطع ہین جیسے عجاردہ ومیمونیہ
ہو وہ باجماع امت کفار ہین غرضکہ انحصار فرق ہالکہ کا دس گروہ مین ہے ۱ معتزلہ انکے غلاۃ
نافی صفات الوہیت ہین عدل وتوحید کے قائل ہین انکے نزدیک ساری معارف حصولاً
ووجوباً عقلیہ ہین قبل شرع وبعد شرع کے اکثر کا یہ مذہب ہے کہ امامت اختیار پر ہے
یہ سب بیس فرقے ہین ایک واصلیہ اصحاب واصل بن عطا ابی حذیفہ غزال مولی بنی ضبہ یا مولی
بنی مخزوم یہ شخص سنہ مین بمقام مدینہ متولد ہوا تھا بصرہ مین اسنے نشو ونما پایا ابو ہاشم عبداللہ
بن محمد بن حنفیہ سے ملاقات کی حسن بن حسین بصری کی مجلس مین رہا کرتا اکثر نشست اوسکی سوق
غزل مین ہوا کرتی تھی تاکہ پارسا عورتون کو پہچانکر اونکو صدقہ خیرات دیا کرے اسلیے لوگ اوسکو غزال
کہنے لگے سوق غزل سے مراد وہ بازار ہے جہان عورتین سوت بیچنے کو لاتی تھین اس شخص کی گردن
بہت لمبی تھی یہانتک کہ عمرو بن عبید نے اس بات کا عیب اوسمین نکالا اور کہا من هذه عنقه
لاخیر عنده یعنے جسکے گردن اتنی لمبی ہوگی اوسکے پاس کوئی بھلائی نہوگی لکن جب واصل لائق
نکلا تو عمرو نے کہا میری فراست چوک گئی یعنی میری اٹکل مین خطا ہوئی واصل الثغ تھا حرف
را اوسکی زبان سے صحیح نہ نکلتا تھا متعذر وفصیح زبان اور متکلم مقتدر علی الکلام آخذ بجوامع الکلم تھا
اسیوجہ سے اپنی بات چیت مین حرف را کو ساقط کر دیتا تھا زبان پر آنے نہ دیتا حالانکہ اجتناب کرنا
حروف سے نہایت صعب امر ہی خصوصاً حرف را کا نلانا باوجود کثرت استعمال را کے ایک
بڑی مشکل بات ہی اوسکا ایک بڑا رسالہ ہے جسمین اوسنے حرف را کو ذکر نہین کیا یہ ایک نوع ہی بدائع
کلام کی اکثر خاموش رہا کرتا تھا یہانتک کہ یہ گمان ہوتا کہ وہ گونگا ہے سنہ۱۳۱ھ مین مرگیا کتاب
المنزلة بین المنزلتین اور کتاب الفتیا اور کتاب التوحید اوسکی تصنیف ہی ایک جماعت نے
اوس سے اخذ کیا تھا اوسکے اخبار بہت ہین اسکے فرقے کو حسنیہ بھی کہتے ہین نسبت بحسن بصری کی

واصل نے علم ابوہاشم مذکور سے حاصل کیا تھا اور مسئلہ امامت مین مخالف اپنے اوستاد کا تھا اس کا
اعتزال چار قواعد پر چکر کہا گیا ہے ایک نفی صفات دوسرے قول بقدر تیسرے قول بمنزلت مین المنزلتین
چوتھے خلود مرتکب کبیرہ فی النار جب حسن بصری کو یہ خبر پہونچی کہا ھؤلاء اعتزلوا یعنی یہ لوگ کنارہ
کش ہوگئے ہین دین اسلام سے تب سے وہ فرقہ معتزلہ کہلانے لگا بعض نے کہا کہ نام بعد حسن کے
نکلا ہے اسطرح پر کہ جب حسن مر گئے اور اونکی جگہہ قتادہ بیٹھے تو عمرو بن عبید نے اونسے کنارہ کشی
کی قتادہ نے اون لوگون کا نام معتزلہ رکھدیا ایک قول اوسکا یہ بھی ہے کہ اصحاب جمل و صفین
مین سے ایک گروہ مخطی ہے لکن نہ بعینہا یہ شخص خلافت ہشام بن عبد الملک مین تھا (۲)
عمرویہ اصحاب عمرو اسکا یہ قول تھا کہ قول علی بن ابی طالب و طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم متروک ہے
ابن منبہ نے کہا عمرو بن عبید اور اوسکے اصحاب نے حسن بصری سے کنارہ کشی اختیار کی اسلیے معتزلہ
کہلائے (۳) ہذیلیہ یہ اتباع ابو ہذیل علاف شیخ المعتزلہ ہین اونہنے عثمان بن خالد طویل شاگرد
واصل بن عطا سے علم حاصل کیا تھا اور فلسفہ مین نظر کی تھی اور بہت سی باتوں مین موافق اونکے
ہوگیا تھا کہتا تھا کہ سارے طاعات کیا فرائض اور کیا نوافل ایمان ہین دس مسئلوں مین متفرد ہوا
کہا کہ اللہ کا علم و قدرت و حیات خود اوسکی ذات ہے اور بہت سے ارادات ثابت کیے جنکے لیے کوئی
محل نہین ہے اللہ کو اونکا مرید ٹھیرایا ہے اور کہا کہ بعض کلام اللہ کا بے محل ہے جیسے قول کن
اور بعض بر محل ہے جیسے امر و نہی آمور آخرت مین ہم مذہب جبریہ تھا کہا اللہ کے مقدورات
منتہی ہین اب وہ نہ کسی شی کی احداث پر اور نہ کسی شی کی فنا پر قدرت رکھتا ہے نہ کسی کے مارنے پر
نہ کسی کے جلانے پر اہل جنت و نار کے حرکات منقطع ہوکر سکون دائم ہوجائیگا استطاعت کو ایک
عرض منجملہ اعراض کے بتاتا تھا مانند صحت و سلامت کے اعمال قلوب مین اور اعمال جوارح مین
فرق کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اللہ کی معرفت قبل ورود سمع کے واجب ہے اور مرد مقتول اگر قتل کیا جاتا
تو بھی اوسیوقت پر مرجاتا قلم نہ بڑھتے نہ گھٹے اللہ کا ارادہ عین اوسکی مراد ہے غائب بات پر
حجت قائم نہیں ہوتی ہے مگر جبکہ بیس شخص خبر دیں (۴) نظامیہ یہ تبع ہین ابراہیم بن سیار

نظام ہتشدید نظامیہ کے یہ بہی ایک سردار بڑا اسفیہ تہا چند مسائل مین متفرد ہوا کہتا تہا اللہ شرور و معاصی پر موصوف بقدرت نہین ہے اور یہ شرور و معاصی اوسکی قدرت مین نہین ہین دوسرا قول یہ تہا کہ اللہ کے لیے کوئی ارادہ نہین ہے بندون کے سارے افعال حرکات ہین نفس و روح ہی انسان ہے رہا بدن سو وہ فقط ایک آلہ ہے اور جو کام قدرت سے باہر ہے وہ اللہ کیطرف سے ہے اور اوسیکا فعل ہے جوہر فرد کا منکر تہا طفرہ کا قائل تہا جوہر کو اعراض مجتمعہ سے مؤلف بتاتا تہا یہ اعتقاد رکہتا تہا کہ اللہ نے سارے موجودات کو یکبارگی اسی حالت پر پیدا کیا ہے جسپر وہ موجود ہین قرآن کا اعجاز فقط اس راہ سے ہے کہ غیب کی خبر دی ہے اجماع کے حجت ہونے کا منکر تہا صحابہ مین طعن کرتا تہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اکذب الناس بتاتا تہا تبو اللہ کہتا تہا فاطمہ دختر رسول کو مار پڑی میراث عترت سے منع کی گئین انکی معرفت کو قبل ورود شرع کے واجب ٹہیراتا تہا نکاح موالی عربیات کو حرام کہتا تہا نماز تراویح کو ناجائز بتاتا تہا میقات حج سے منع کرتا تہا انشقاق قمر کا مکذب تہا رویت جن کو محال جانتا تہا یہ اعتقاد کہتا تہا کہ دو سو دینار یا اس سے کم کے چوری سے کوئی فاسق نہین ہوتا ہے اور طلاق کنایہ سے واقع نہین ہوتی اگرچہ جی مین نیت طلاق ہی کی کیون نہو اور لیٹنے سے اگر سو گیا ہے تو وضو نہین ٹوٹتا جب تک حدث نہو نماز فائت کی قضا لازم نہین بتاتا تہا (۵) **اسواریہ** اتباع ابو علی عمرو بن قائد اسواری ہین وہ اس بات کا قائل تہا کہ جس امر کو اللہ جانتا ہے کہ نکرے گا اوسکے کرنے پر قدرت نہین رکہتا ہے (۶) **اسکافیہ** اتباع ابو جعفر محمد بن عبد اللہ اسکافی ہین وہ کہتا تہا کہ اللہ کو ظلم عقلا پر قدرت نہین ہے ظلم اطفال و مجانین پر قدرت ہے یون کہنا چاہیے کہ اللہ خالق معازف و طنابیر ہے اگرچہ اونکے اجسام اوسنے پیدا کیے ہین (۷) **جعفریہ** اتباع جعفر بن حرب بن مسیرہ ہین یہ اسبات کا قائل تہا کہ اس امت کے فساق مین ایسے لوگ بہی ہین جو یہود و نصارا و مجوس سے بہی بدترین شارب خمر سے حد کو ساقط بتاتا تہا اسکا یہ اعتقاد تہا کہ صغائر ذنوب موجب تخلید فاعل فی النار ہین اگر کوئی مرد کسی عورت کیطرف رسول ہو کر آئے اور وہ اوس سے بیاہ کرنا چاہے پہر وہ عورت اوسکے پاس آئے اور یہ اوس سے وطی کرے بغیر عقد کے تو اوسپر کچہ حد نہین

آتی ہے یہ قائل تھا اوس صورت کے طلاق ٹہیر لی (۸) بشریہ اتباع بشر بن معتمر ہین اسکا قول
تھا کہ طعم و لون و رائحہ اور سارے ادراکات سمع سے ہین جائز ہے کہ بطور تولد حاصل ہون تحت اعلا
معروف ہے طرف سلامت بنیہ و جوارح کے اللہ اگر طفل صغیر کو عذاب کرے تو ظالم ہوگا ماناعلم
وہ اس بات پر قادر ہے اللہ کا ارادہ منجملہ اوسکے افعال کے ہے یہ ارادہ دو طرح پر ہے ایک
صفت فعل دوسرا صفت ذات یہ وہ قائل تھا لطف مخزون کا کہتا تھا لکن اللہ نے اوس لطف
کو اسلیے پیدا نہین کیا ہے کہ اللہ پر پھر ثواب دینا واجب ہو جاتا اور پہلی توبہ متوقف ہے دوسری
توبہ اور توبہ نفع نہین کرتی گر جبکہ پھر وہ کام نکرے اگر پھر وہی کام کیا تو پہلی توبہ نافع نہین ہوتی
ہے (۹) مزداریہ یہ اتباع ہین ابو موسی عیسی بن صبیح معروف بمزدار تلمید بشر بن معتمر کے یہ
شخص زاہد تھا اسکو راہب المعتزلہ کہتے تہے چند مسائل مین متفرد تھا جیسے یہ کہ اللہ ظلم و کذب پر قادر
ہے اس سے کچھ اوسکی ربوبیت مین بٹہ نہین لگتا ہے ایک فعل کا وقوع دو فاعل سے بر سبیل
تولد جائز بتاتا تھا یہ اعتقاد رکھتا تھا کہ قرآن پر قدرت ہو سکتی ہے قرآن کی فصاحت و بلاغت
لوگونکو عاجز نہین کرتی ہے بلکہ وہ اوسکے مثل پر قادر ہین بلکہ اوس سے بہتر کلام لاسکتے ہین یہی
قول اسکا اصل معتزلہ ہے مسئلہ خلق قرآن مین کہتا تھا کہ جو کوئی دیکھنا اللہ کا آنکھون سے
بلا کیف کہتا ہے وہ کافر ہے اور جو شخص اس شخص کے کفر مین شک کرے وہ بھی کافر ہے (۱۰)
ہشامیہ یہ اتباع ہشام بن عمر فوطی ہین یہ شخص بڑا مبالغہ رکھتا تھا قدر میں کسی فعل کو بھی طرف
اللہ کے منسوب نہین کرتا تھا یہانتک کہ اسباب کا بھی منکر تھا کہ اللہ نے مومنون کے دلونمین
الفت دی ہے اور وہ واسطے مومنون کے ایمان کو دوست رکھتا ہے اور اونے کافرون کو
گمراہ کیا ہے اور جو آیات قرآن پاک کی اس باب مین آئی ہین اونکا معاند تھا کہتا تھا انعقاد
امامت کا زمانہ فتنہ و اختلاف ناس مین نہین ہوتا ہے اور جنت و نار مخلوق نہین ہین
یعنے اسوقت موجود نہین ہین اور حسبنا اللہ و نعم الوکیل کہنے سے منع کرتا تھا اسلیے کہ وکیل
کا رتبہ موکل سے کم ہوتا ہے اوس کا یہ قول تھا کہ اگر ایک آدمی نے اچھی طرح سے دضو کرکے

نماز پڑھنا شروع کیا بہ نیت قربت خدا کے اور عزم کیا کہ نماز تمام کرے پہر رکوع و سجدہ بجا لایا اور
ان سب ارکان مین مخلص ہا مگر اللہ کو معلوم ہے کہ وہ اوس نماز کو آخر مین قطع کر دیگا تو پہلی
نماز اوسکی معصیت ہوئی اور مانع تہا اس بات سے کہ دریا واسطے موسی علیہ السلام کے پہٹ گیا
ہو یا اونکا عصا سانپ بن گیا ہو یا عیسی نے مردونکو زندہ کیا ہو اللہ کے حکم سے یا چاند
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے منشق ہوگیا ہو اسطرحکے بہت سے امور متواترہ کا منکر
تہا جیسے محصور ہونا عثمان بن عفان کا اور مقتول ہونا اونکا غلبہ سے کہتا تہا کہ لوگ اسکے قتل
ہی سو یہ وہ لوگ ہین جو عمال کے شاکی تہے وہ گہس پڑے اور اونہون نے عثمانکو مارڈالا معلوم
نہین کہ قاتل کون تہا ایک قول اوسکا یہ ہی تہا کہ طلحہ و زبیر و علی بن ابی طالب کچہ لڑنیکو نہین نکلے
تہے حرب جمل مین بلکہ مشاورہ کے لیے باہر آئے تہے مگر دونون فریق کے اتباع نے ایک دوسرے
ناحق مین مقاتلہ کیا امت جس وقت کہ مجتمع ہو کر ترک ظلم و فساد کر دے تب کہین وہ محتاج امام
سائس کی ہوتی ہے پہر جبکہ نافرمان و فاجر ہو کر اپنے والی کو قتل کر ڈالے تو پہر عقد امامت کا
کسی کے لیے نہین ہوتا ہے اسی بنیاد پر یہ کہتا تہا کہ امامت علی مرتضی کی منعقد نہین ہوئی
اسلیے کہ وہ بیعت وقت فتنہ کے بعد قتل عثمان کے وقوع مین آئی تہی یہی مذہب واصل
بن عطا کا اور عمرو بن عبید کا بہی تہا جنت مین ازالہ بکارت ابکار کا منکر تہا اسکا یہی قائل
تہا کہ شیطان انسان مین داخل نہین ہوتا ہی بلکہ وہ تو باہر سے وسوسے ڈالتا ہی اور اس وسوسہ کو اللہ
ابن آدم کے دلمین پہونچا دیتا ہے یہ بہی کہتا تہا یون نکہو کہ اللہ نے کافر کو پیدا کیا ہے اسلیے
کہ یہ عبد و کفر دونون کا نام ہے اسکا بہی منکر تہا کہ نافع و ضار اللہ کا نام ہے (۱۱)
حائطیہ اتباع احمد بن حائط ہین یہ ایک صاحب تہا ابراہیم بن سیار نظام کا اسکے بدع شنیعہ
بہت ہین ایک یہ کہ خلق کے دو اللہ ہین ایک خالق وہ اللہ قدیم ہے دوسرا مخلوق وہ عیسی بن
مریم ہین مسیح کو ابن اللہ اعتقاد کرتا تہا کہتا تہا آخرت مین حساب کتاب خلق کا مسیح ہی
کرینگے اس آیت قرآن کے یہی معنی ہین هل ينظرون الا ان يأتيهم الله في ظلل من الغمام

اس حدیث کے ان اللہ خلق آدم علی صورتہ یہ معنی کہتا تہا کہ اسنے آدم کو اپنی ذات
کی صورت پر پیدا کیا ہے اس حدیث کے معنے الکم ستروں ربکم کما ترون القمر لیلۃ البدر
یہ کہتا تہا کہ مراد اس سے عیسے ہین اوسکا یہ اعتقاد تہا کہ دواب وطیور وحشرات مین یہانتک
کہ بق وبعوض و ذباب مین بہی انبیا ہوتے ہین بدلیل اس آیت کے وان من امۃ الا خلا فیہا
نذیر وقولہ تعالی وما من دابۃ فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم ما فرطنا
فی الکتاب من شیء وبدلیل حدیث لولا ان الکلاب امۃ من الامم لامرت بقتلہا معہذا قائل
تناسخ کا بہی تہا ایک یہ بہی اعتقاد رکہتا تہا کہ اللہ نے ابتدا ساری خلق جنت مین پیدا کی تہی جو کوئی
جنت سے باہر نکلا وہ اپنی معصیت کے سبب نکلا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بسبب تعدد
نکاح کے طعن کرتا تہا کہتا تہا کہ اباذر غفاری حضرت سے زیادہ ازہد وانسک تہے قبحہ اللہ
اس بات کا معتقد تہا کہ جسکو دنیا مین کچہ بہلائی ملتی ہے وہ اوسکے عمل کے سبب سے ملتی ہے
اور جسکو کوئی بیماری یا آفت لگتی ہے وہ گناہ کے سبب سے لگتی ہے کہتا تہا کہ اللہ کی روح نے ائمہ
مین تناسخ کیا ہے (۱۲) حماریہ یہ اتباع ہین ایک قوم معتزلہ کے عسکر مکرم مین سے انکا
مذہب یہ ہے کہ ممسوخ انسان کا فر معتقد کفر ہوتا ہے اور نظر نے معرفت کو واجب کیا ہے نظر کا کوئی
فاعل نہین ہے اسیطرح جماع موجب ولد ہوتا ہے خالق ولد مین شک کرتا تہا کہتا تہا انسان
خالق انواع حیوانات سے ہے بطریق تعفین کے یہ لوگ بہی اعتقاد رکہتے تہے کہ اللہ کا بندے کو خلق
حیات وقدرت پر قادر کر دینا جائز ہے (۱۳) معمریہ اتباع معمر بن عباد سلمی یہ شخص اعظم
قدریہ تہا غلو مین رفع صفات وقدرت مین مبالغہ کرتا تہا کئی مسئلو مین اسنے انفراد کیا ہے کہتا
تہا انسان مدبر بدن ہے کچہ بدن مین حلول کرنیوالا نہین ہے اوسکے نزدیک انسان نہ طویل
ہے نہ عریض نہ ذی لون نہ صاحب تالیف وحرکت وحال نہ متمکن بلکہ انسان ایک شی سوا اس جسد
کے ہے انسان کو حی عالم قادر مختار بتاتا تہا کہتا تہا کہ انسان نہ متحرک ہے نہ ساکن نہ متلون نہ دیکہتا
ہے نہ چہوتا ہے نہ حلول کرتا ہے کسی جگہ مین نہ حاوی ہوتی ہے اوسکو کوئی جگہ غرضکہ اوسنے انسان

کی توصیف بوصف الہیت کی ہے کیونکہ یہی وصف اوسکے نزدیک مدبر عالم کا بھی تھا اوسکے اعتقاد مین انسان حیات مین متنعم ہے نار مین محوز نہ ہے جنت و نار مین حائل و شکل نہین ہے کہتا تھا کہ اللہ نے سوائے اجسام کے اور کچھ پیدا نہین کیا ہے یہ اعراض اجسام مین اور متولد ہین انہین اجسام سے اور اعراض ہر نوع کے غیر متناہی ہوتے ہین اللہ کا ارادہ واسطے کسی شی کے غیر خدا و غیر مخلوق ہوتا ہے اللہ قدیم نہین ہے اسلیے کہ لفظ قدیم کا صیغہ قدم یقدم فہو قدیم سے لیا گیا ہے (١٤) ثمامیہ یہ اتباع ہین ثمامہ بن اشرس نمیری کے یہ شخص جامع مین التقائص تھا کہتا تھا کہ سارے علوم ضروری ہین جو کوئی مضطر طرف معرفت اللہ کے نہین ہے وہ مامور بمعرفت بھی نہین ہے بلکہ مانند بہائم وغیرہ کے ہے اوسکے اعتقاد مین یہود و نصارا و زنادقہ دن قیامت کو مثل بہائم کے مٹی ہو جاوینگے اونکو نہ ثواب ہوگا نہ اونپر کچھ عقاب ہوگا البتہ اسلیے کہ وہ لوگ مامور نہین ہین کیونکہ طرف معرفت خدا کے مضطر نہین ہوئے ہین ایک اعتقاد یہ تھا کہ سارے افعال متولد ہین مگر کوئی اونکا فاعل نہین ہے اور استطاعت یہی سلامت و صحت جوارح ہے حسن و قبح عقل کیطرف سے ہوتا ہے اسی لیے معرفت خدا کی قبل ورود شرع کے واجب ہے انسان کا کوئی فعل نہین ہے مگر یہی ارادہ اور جو ما عدا ارادے کے ہے وہ سب حدث ہے (١٥) جاحظیہ اتباع ہین ابو عثمان عمرو بن بحر جاحظ کے یہ شخص چند مسائل مین اپنے اصحاب سے ممتاز بنا تھا کہتا تھا کہ سارے معارف ضروری ہین کوئی شی اونمین سے افعال عباد نہین ہے بلکہ یہ سب طبیعی ہین بندہ کا کسب سوا ارادہ کے اور کچھ نہین ہے عباد مخلد فی النار نہونگے بلکہ طبیعت نار ہو جاوینگے اللہ کیسیکو داخل نار نکرے گا خود آگ اونکو بالطبع اپنی طرف کھینچ لیگی اور یہ قرآن منزل قبیل اجساد سے ہے آدمی ہو سکتا ہے کہ کبھی مرد ہو جاوے اور کبھی حیوان اور اللہ ارادہ معاصی کا نہین کرتا ہے اور نہ مری ہوتا ہے اللہ کے ارادے کے یہ معنے ہین کہ وہ غلطی نہین کرتا ہے اور اوسکے حق مین سہو کا ہونا صحیح نہین ہے فقط جواہر اجسام کا معدوم ہونا محال ہے (١٦) خیاطیہ اصحاب ابو الحسین بن ابی عمرو خیاط شیخ ابو القاسم کعبی معتزلہ بغداد ہین اوسکو یہ اعتقاد تھا کہ معدوم شی ہے اور وہ عدم مین ایک جسم ہے

اگر اوسکے حدوث مین جسم ہوا اور عرض ہے اگر اوسکے حدوث مین عرض ہوا ﴿١٧﴾ کعبیہ
اتباع ہین ابوالقاسم عبداللہ بن احمد بن محمود بلخی معروف بکعبی معتزلہ بغداد کے یہ بہی متفرد تہا باتونکی
تہی کے کہتا تہا کہ اللہ کا ارادہ صفت قائم بذات خدا نہین ہے بلکہ وہ بر لذاتہ ہے اور نہ وہ ارادہ
اوسکا کسی محل مین حادث ہے مرجع اوس ارادہ کا فقط علم ہے اور سمع و بصر بہی اسی طرف راجع
ہین اسکو بہی انکار رویت کا تہا کہتا تہا کہ ہم جو یہ بات کہین کہ اللہ مرئیات کو دیکہتا ہے تو مرجع
اسکا بہی اوسکا علم و تمیز ہے قبل وجود کے ﴿١٨﴾ جبائیہ اتباع ابوعلی محمد بن عبدالوہاب
جبائی یہ شخص معتزلہ بصرہ مین سے تہا چند مقالات مین متفرد ہے کہتا تہا کہ اللہ کا نام مطیع العبد
جبکہ اللہ وہ کام کرے جسکا ارادہ بندے نے اوس سے کیا ہے اور اللہ ہی عورتون کا حمل رکہتا
ہے اونمین بچہ پیدا کرتا ہے اللہ کا کلام عرض ہے بہت سے اکثر ہین اور ایک مکان مین بعد
دوسرے مکان کے پایا جاتا ہے بغیر اسکے کہ مکان اول سے منعدم ہو جائے پہر وہ دوسرے مکان مین
حادث ہوتا ہے اور فضل علی مین ابوبکر پر اور فضل ابوبکر کا علی پر متوقف تہا کہتا تہا
کہ ابوبکر عمر و عثمان سے بہتر ہین یہ نہین کہتا تہا کہ علی عمر و عثمان سے بہتر ہین ﴿١٩﴾ ہاشمیہ
اتباع ابوہاشم عبدالسلام بن ابی علی جبائی یہ بہی مقالات مین متفرد تہا اور چند امور کے
استحقاق ذم کا بغیر گناہ کے قائل تہا یہ اعتقاد رکہتا تہا کہ یہ بات جائز ہے کہ قادر جو فعل
و ترک سے خالی ہو اور قادر ہو مامور تہی جبکہ کوئی فعل یا ترک بہی نہین کرتا ہے تو عاصی مستحق
عقاب و مذموم ہو جاتا ہے لیکن بفعل ایسے کے اوسنے صدور نہین کیا اللہ کا فرمان ہے اسکو
عذاب کرتا ہے لیکن نہ کسی فعل مقتضی بدلالت محدث عنہ بالعدد تو یہ کسی فعل قبیح سے
باوجود اصرار کے دوسرے فعل قبیح پر صحیح نہین ہوتی جسکو وہ تائب جانتا یا قبیح اعتقاد کرتا ہے
اگر چہ حسن ہی کیون نہو اسیطرح وہ توبہ بہی صحیح نہین ہے کہ بعد ... کسی قبیح حسن کا اوسپر
اصرار ہو اسیطرح توبہ زنا کی بعد ضعف ... صحیح نہین ہے ... ہے
کیسے ... گر ... کر ... دیتا ہے

اسکے اعتقاد مین طہارت واجب نہ تہی اگرچہ بندہ کو حکم ہے کہ وہ وقت نماز کے متطہر ہو کہتا تہا کہ طہارت آب مغصوب سے کفایت کرتی ہے مگر نماز زمین مغصوب پر پڑہنا جائز نہین ہے ابہ یہ بہی معتقد تہا کہ زنج و ترک و ہنود اسبات کی قدرت رکہتے ہین کہ ایسا قرآن لاسکین ابو علی اور اوسکے فرزند ابو ہاشم نے کہا ہے کہ ایمان نام ہے انہین طاعات مفروضہ کا ۱۰ شیطانیہ اتباع محمد بن نعمان معروف بشیطان الطاق ہین یہ شخص رافضی تہا معتزلہ اور رافضی دونون کے بیچ مین ملا جلا رہا کرتا یہ بات بہت کم ہے کہ کوئی شخص معتزلی ہو اور رافضی نہو سوا ایسے لوگ بہت تہوڑے ہین یہ شخص منفرد تہا ساتہہ اس بات کے کہ کبریٰ کہ اللہ کسی شی کو نہین جانتا ہے مگر وہی شے جسکو اوسنے مقدر و مراد کیا ہے اور قبل تقدیر کے جاننا اوس شی کا محال ہے اور اگر اللہ افعال عباد کا عالم ہوتا تو یہ بات مستحیل ہوتی کہ وہ بندون کا امتحان اختیار کرتا **ف** معتزلہ کے بہت سے نام ہین ایک ثنویہ یہ نام اسلیے ہوا کہ یہ اسبات کے قائل ہین کہ خیر طرف سے اللہ کے ہے اور شر طرف سے بندہ کے ہے دوسرا نام کیسانیہ ہے تیسرا نام کتبیہ چوتہا احمدیہ پانچوان وہبیہ چہٹا تبریہ ساتوان واسطیہ آٹہوان واردیہ یہ نام اسلیے ہوا کہ انکا قول یہ ہے کہ مومنین نار مین نہ جاوینگے فقط اونکا ورود نار پر ہوگا اور جو شخص نار مین گیا وہ پہر نار سے باہر نہ نکلیگا نوان حرقیہ انکا قول یہ ہے کہ کفار جلائے نہین جاتے مگر ایکبار دسوان مفنیہ یہ قائل ہین فنار جنت و نار کے گیارہوان واقفیہ یہ قائل ہین توقف کرنے کے خلق قرآن مین بارہوان لفظیہ قائل ہین اسبات کے کہ الفاظ قرآن کے مخلوق نہین ہین تیرہوان ملتزقیہ قائل ہین اسبات کے کہ اللہ ہر جگہ مین ہے چودہوان قبریہ یہ منکر ہین عذاب قبر کے

فصل دوسرا فرقہ مشبہہ ہے انکو اثبات صفات باری تعالیٰ مین غلو ہے یہ معتزلہ کی ضد مین انکے سات فرقے ہین (۱) ہشامیہ اتباع ہشام بن حکم انکو حکمیہ بہی کہتے ہین انکا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مثل نور سپید صافی کے ہے ہر جانب سے چمکتا ہے مقاتل بن سلیمان پر طعن کرتے ہین کہ وہ اسبات کا قائل ہے کہ اللہ گوشت و خون رکہتا ہے اور صورت انسان پر طویل عریض عمیق

طول اوسکا مثل عرض کے اور عرض اوسکا مثل عمق کے ہے لون وطعم ورائحہ دار ہے اپنے
بالشت سے سات بالشت ہے لیکن یہ قول مقاتل سے ثابت نہین ہوا ہے (۲) جوالقیہ
اتباع ہشام بن سالم جوالقی یہ رافضی تھا اسکا قول شنیع یہ تھا کہ اللہ انسان کی صورت سے ہے
نصف اعلی اوسکا مجوف ہے یعنے خالی اور نصف اسفل مصمت ہے یعنے ٹھوس اللہ کے
بال کالے ہین وہ گوشت وخون نہین رکھتا ہے بلکہ ایک چمکتا نور ہے اوسکے حواس خمسہ مثل حواس
انسان کے ہین ہاتھ پاؤن منہ آنکھہ کان بال سیاہ سب کچھ ہے مگر شرمگاہ وڈاڑھی نہین ہے
(۳) بیانیہ اتباع ہین بیان بن سمعان کے یہ کہتا تھا کہ اللہ انسان کی صورت پر ہے اور سب کچھ
اوسکا ہالک ہے مگر منہ بدلیل ظاہر آیت کل شیء ہالک الا وجہہ (۴) مغیریہ اتباع
مغیرہ بن سعید عجلی یہ بھی رافضی تھا منجملہ اوسکے شنائع کے ایک یہ قول ہے کہ اعضاء معبود کے
صورت پر حروف ہجا کے ہین الف صورت قدمین پر ہے اور یہ اعتقاد رکھتا تھا کہ اللہ ایک
مرد ہے نور کا اوسکے سر پر ایک تاج ہے نور کا اسکا یہ بھی معتقد تھا کہ اللہ نے اعمال عباد کو اپنی دو انگلیون
سے لکھا ہے کیا طاعت اور کیا معصیت پھر اوسمین نظر کی تو اونکے معاصی سے غضبناک ہوا
پسینا آگیا اوسکے پسینے سے دو دریا بہے ایک میٹھا ایک کھاری وہ اعتقاد رکھتا تھا کہ اللہ
ہر مکان مین ہے کوئی مکان اوس سے خالی نہین ہے (۵) منہالیہ اصحاب منہال بن میمون
(۶) زراریہ اتباع زرارہ بن اعین (۷) یونسیہ اتباع یونس بن عبد الرحمن قمی یہ سب
روافض تھے انکا ذکر اسلئے جاتا تو آوے گا انمین سے ایک سبائیہ ہین دوسرے شاکریہ تیسرے
عملیہ چوتھے ستنیہ پانچوین بدعیہ چھٹے عشریہ ساتوین اتریہ منجملہ اسکے کرامیہ ہین اتباع محمد بن کرام
سجستانی یہ کئی گروہ ہین ایک ہیصمیہ دوسرے اسحاقیہ تیسرے جندیہ وغیر ذلک لیکن یہ سب ایک
ہی فرقہ گنا جاتا ہے اسلیے کہ بعض انکے تکفیر بعض کی نہین کرتے ہین یہ سب کی سب مجسمہ ہین
اتنی بات ہے کہ انمین بعض کا یہ قول ہے کہ اللہ قائم بنفسہ ہے اور بعض اوسکو اجزاء مؤلفہ کہتے
ہین اور اوسکے لیے جہات و نہایات بتاتے ہین کرامیہ کا یہ قول ہے کہ ایمان قول مفرد ہے

یعنے محمد لا الہ الا اللہ کہنا خواہ اس قول کا معتقد ہو یا نہو انکے اعتقاد مین اللہ جسم ہے اور اسکی حد و نہایت ہے طرف سے اسفل کے اور اوسکا ملاقات کرنا اجسام ماتحت سے جائز ہے اور وہ عرش پر ہے اور عرش اوسکا مماس ہے اور وہ محل حوادث ہے یعنی قول و ارادہ و ادراکات و مرئیات و مسموعات سے اگر اللہ کسی کو اپنے بندوں مین سے ایسا جانتا کہ وہ ایمان نلائیگا تو اوسکا پیدا کرنا ہی عبث ہوتا اور کسی نبی کا انبیا مین سے اور رسول کا رسل مین سے معزول کرنا جائز ہے اور انکے نزدیک انبیا پر ہر ایسے گناہ کا ہونا جائز ہے جو موجب سقوط عدالت نہو اور اللہ پر واجب ہے کہ لگاتار رسول بھیجتا رہے اور دو امام کا ایک وقت مین ہونا جائز ہے علی و معاویہ دونو نکو وقت واحد مین امام بتاتے ہین مگر اتنی بات کہتے ہین کہ علی سنت پر تھے اور معاویہ خلاف سنت پر ابن کرام فقہ مین منفرد ہے ساتھ کئی شی کے کہتا تھا مسافر کو موضع خوف کے دو تکبیرین کہنا کفایت کرتا ہے اور ایسے کپڑے مین جو بالکل نجاست مین ڈوبا ہو نماز کو جائز بتاتا تھا اور یہ اعتقاد رکھتا تھا کہ نماز روزہ زکوۃ حج و سائر عبادات بغیر نیت کے صحیح ہوتی ہین فقط نیت اسلام کی کفایت کرتی ہے ہان نیت نوافل مین واجب ہوتی ہے اور نماز سے باہر آنا باکل و شرب و جماع عمداً جائز ہے پھر آدمی پر باقی نماز کو بنا کر سکتا ہے بعض کرامیہ کا یہ زعم ہے کہ اللہ کے دو علم ہین ایک علم سے وہ سارے معلومات کو جانتا ہے اور دوسرے علم سے علم اول کو پہچانتا ہے

فصل تیسرا فرقہ قدریہ ہے انکے غلاۃ اثبات قدرت کا واسطے عبد کے خلق و ایجاد مین کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بندہ اس امر مین محتاج معاونت خدا کا نہین ہے

فصل چوتھا فرقہ مجبرہ ہے انکے غلاۃ نفی استطاعت عبد مین قبل و بعد فعل و ہمراہ فعل کے اور نفی اختیار عبد و نفی کسب مین غلو رکھتے ہین سو یہ دونون فرقے باہم ضد یکدیگر ہین کیونکہ قدریہ عبد کو قادر مختار کہتے ہین اور مجبرہ بالکل عاجز و مجبور بتاتے ہین پھر مجبرہ کے تین گروہ ہین اول جہمیہ اتباع جہم بن صفوان ترمذی موالی راسب زمانہ آخر دولت بنی امیہ مین مقتول ہوا

سارے صفات الٰہیہ کا نافی تہا کہتا تہا اللہ کا وصف کرنا ساتہ اوس صفت کے جسکے ساتہ
مخلوق موصوف ہوتی ہے جائز نہیں ہے انسان کو کسی شی پر قدرت حاصل نہیں ہے اور بندہ
متصف بقدرت واستطاعت ہی جنت ونار فنا ہوجاینگے حرکات اہل جنت ونار منقطع ہوجاینگے
اور جسے اللہ کو پہچان لیا اور ناطق بایمان نہوا تو وہ کافر نہین ہوتا ہے اسلیے کہ علم خاموشی سے
زوال نہیں پاتا ہے وہ باوجود صمت کے مومن ہے معتزلہ نے بابت نفی استطاعت کے
اوسکی تکفیر کی ہے اور اہل سنت نے بابت نفی صفات و خلق قرآن ونفی رویت کے یہ بات
مین منفرد تہا کہ سلطان جائر پر خروج کرنا جائز ہے کہتا تہا کہ اللہ کا علم حادث ہے لیکن ایسی
صفت سے جسکے ساتہ غیر اللہ موصوف ہوتا ہے (۲) بکریہ اتباع بکر بن اخت عبد الواحد یہ
موافق نظام تہا اس بات مین کہ انسان روح ہے یہ بہی زعم کرتا تہا کہ اللہ دن قیامت کو دکہائی دیگا
ایک صورت مین جسکو وہ پیدا کریگا لوگ باگ اوسی صورت سے بات چیت کرینگے صاحب کبیرہ
منافق ہے درک اسفل نار میں ہوگا اوسکا حال کافر کے حال سے بہی بد تر ہے اکل ثوم وبصل کو
حرام بتاتا تہا وضو کو قرقرہ شکم سے واجب کہتا تہا (۳) ضراریہ اتباع ضرار بن عمرو یہ نفر
تہا ساتہ کئی شی کے کہتا تہا اللہ کی رویت دن قیامت کو حاسۂ زائد سادسہ سے ہوگی اور
ابن مسعود کی قرارت کا منکر تہا اور دین عامۂ مسلمین مین شک کرتا تہا اور کہتا تہا کہ شاید کہ
کنارہ جسم کو اعراض مجتمعہ بتاتا تہا جسطرح کہ قول نجاریہ کا بہی یہی ہے (۴) بطیخیہ اتباع
اسمعیل بطیخی ہین (۵) صباحیہ اتباع ابو صباح بن معمر ہین (۶) انہین مین سے ایک
گروہ فکریہ نام دوسرا گروہ خوفیہ نام ہے

فصل پانچوان فرقہ مرجیہ ہے لفظ ارجا مشتق ہے رجا سے اسلیے کہ مرجیہ کو یہ رجا یعنی امید
ہے کہ اللہ اہل معاصی کو ثواب دیگا اسی وجہ سے یون کہتے ہین کہ ایمان کے ہوتے ہوئے کوئی
معصیت ضرر نہین کرتی ہے جسطرح کہ ہمراہ کفر کے کوئی طاعت نفع نہین دیتی ہے یا یہ لفظ
مشتق ہے ارجا سے بمعنے تاخیر اسلیے کہ اونہوں نے حکم اصحاب کبائر کو آخرت تک موخر کیا ہے

حقیقت مرجیہ کی یہ ہے کہ اونکو اثبات وعدمین اور نفی وعید وخوف مین مؤمنین سے غلو ہے یہ تین فرقے ہین ایک صنف انکا جامع ہے درمیان رجاء وقدر کے یہ لوگ غیلان وابوشمر وین قبیلہ بنی حنیفہ سے دوسرا صنف انکا جامع ہے درمیان ارجاء وجبر کے جیسے جہم بن صفوان تیسرا صنف انکا قائل ہے ارجاء محض کا یہ چار فرقے ہین (۱) **یونسیہ** اتباع یونس بن عمرو یہ یونس وہ یونس نہین ہے جو پسر تہا عبد الرحمن قمی الرافضی کا اس یونس کا یہ اعتقاد ہے کہ ایمان عبارت ہے معرفت خدا وخضوع لہ ومحبت خدا اور اسی امر کے اقرار سے کہ وہ واحد لیس کمثلہ شی ہے (۲) **غسانیہ** اتباع غسان بن ابان کوفی یہ شخص نبوت عیسے علیہ السلام کا منکر تہا محمد بن حسن شیبانی کا شاگرد تہا اسکا مذہب ایمان مین مثل مذہب یونس کے تہا مگر یہ کہتا تہا کہ ہر خصلت کا خصال ایمان مین سے بعض ایمان نام ہے اور یونس یہ کہتا تہا کہ ہر خصلت نہ ایمان ہے اور نہ بعض ایمان غسان کا یہ اعتقاد تہا کہ ایمان بیش وکم نہین ہوتا ہے ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ ایمان نام ہے معرفت قلب اور اقرار باللسان کا نہ زیادہ ہو نہ کم جیسے قرص آفتاب کا (۳) **ثوبانیہ** اتباع ثوبان مرجی یہ پہلے مرجی تہا پہر خارجی معتزلی ہو گیا اوسکو جامع النقائص ہاجر الفضائل کہتے تہے اوسکا یہ قول تہا کہ ایمان عبارت ہے معرفت و اقرار سے اور ایمان بجالانا اوس کام کا ہے جسکا کرنا نزدیک عقل کے واجب ہے گویا اوسنے ایمانکو واجب بالعقل قبل ورود شرع کے ٹہیرایا تہا اس قول مین غسانیہ ویونسیہ سے علیحدہ تہا (۴) **تومنیہ** اتباع ابو معاذ تومنی فیلسوف اوسکا یہ اعتقاد تہا کہ تارک فریضہ کو علی الاطلاق فاسق کہنا نچاہیے لکن ترک کرنا فریضہ کا فسق ہے یہ سارے خصال جنکو ایمان کہتے ہین انمین سے کوئی خصلت بہی نہ ایمان ہے نہ بعض ایمان کہتا تہا قاتل نبی کا کافر ہوتا ہے لکن نہ اسلیے کہ اوسنے پیغمبر کو قتل کیا ہی بلکہ اسلیے کہ اوسنے پیغمبر کا استخفاف کیا ہے اور اوسکو دشمن کہا ہے **ف** منجملہ فرق مرجیہ کے ایک مریسیہ ہین اتباع بشر بن غیاث مریسی یہ شخص عراقی المذہب تہا فقہ مین شاگرد قاضی ابو یوسف

یعقوب حضرمی قائل تہا نفی صفات وخلق قرآن کا اسلیے صفاتیہ نے اوسکی تکفیر کی ہے
اوسکا اعتقاد یہ تہا کہ افعال عباد مخلوق خدا ہین استطاعت ساتہ فعل کے نہین ہے اسپر
معتزلہ نے اسکو کافر ٹہیرایا دوسرا عقیدہ اوسکا یہ تہا کہ ایمان نام ہے تصدیق قلب کا یہی
مذہب ابن الریوندی کا بہی تہا امام شافعی رحمہ اللہ نے جب اوس سے مسئلہ خلق قرآن ونفی صفات
مین مناظرہ کیا تو اوس سے یہ بات کہی کہ تو آدہا کافر ہے اسلیے کہ قائل خلق قرآن کا ہے تو صفات
کی نفی کرتا ہے اور آدہا مومن ہے اسلیے کہ قائل قضا وقدر وخلق اکتساب عباد کا ہے
بشر کا شمار معتزلہ مین ہے اسلیے کہ نافی صفات وقائل خلق قرآن تہا **ف** منجملہ فرق
مرجیہ کے ایک صالحیہ مین اتباع صالح بن عمرو بن صالح دوسرے قدریہ ہین اتباع محمد بن
محمد تیمی تیسرے زیادیہ اتباع محمد بن زیاد کوفی چوتہے شبیبیہ اتباع محمد بن شبیب پانچوین ناعنفریہ
بشمیہ **ف** منجملہ مرجیہ کے ایک جماعت ائمہ بہی گزری ہے جیسے سعید بن جبیر طلق بن حبیب
عمرو بن مرہ محارب بن دثار عمرو بن ذر حماد بن سلیمان ابو مقاتل لکن یہ لوگ مخالف قدریہ و
خوارج ومرجیہ کے تہے اسبات مین کہ کبائر پر حکم کفر کا نہین لگاتے تہے اور نہ مرتکب کبائر کو
مخلد فی النار کہتے تہے اور نہ کسی صحابی سے تبرا کرتے تہے نہ کسی طرح کا اونمین طعن کرتے اور نہ
برا کہتے **ف** سب سے پہلے جسنے ارجا رکہا وہ ابو محمد حسن بن محمد معروف بابن الحنفیہ بن علی بن
ابی طالب ہین انہون نے اس مسئلہ مین گفتگو کی پہر بعد انکے مرجیہ چار طرح پر ہوگئے اول
مرجیۂ خوارج دوسرے مرجیۂ قدریہ تیسرے مرجیۂ جبریہ چوتہے مرجیۂ صالحیہ حسن بن محمد
بن حنفیہ پوتے جناب مرتضوی کے ہین طرف امصار کے خطوط لکہتے ارجا کیطرف دعوت
کرتے لکن عمل کو ایمان سے موخر نہ ٹہیرلتے جسطرح کہ بعض اشخاص نے کہا ہے بلکہ یون کہتے تہے کہ
ادا ء طاعات ترک معاصی اصل ایمان سے نہین ہے ان کے زوال سے ایمان زائل نہین
ہوتا ہے غنیۃ الطالبین مین حنفیہ کو مرجیہ لکہا ہے اور بعض نے اسکی تاویل کی ہے واللہ اعلم
ابن قتیبہ نے کہا ہے اول واضع ارجا کا بصرہ مین حسان بن بلال بن حارث مزنی ہے

اور بعض نے یون ذکر کیا ہے کہ واضع اول ارجا کا ابو سلت سمان ہے وہ ۱۵۲ھ مین مرا

فصل چھٹا فرقہ حروریہ ہے انکو اثبات وعید و خوف مین مؤمنین پر اور تخلید فی النار مین باوجود ایمان کے بڑا غلو ہے یہ ایک قوم ہے نواصب خوارج کی یہ قوم ضد ہے مرجیہ کی نفی و اثبات وعد و وعید مین انکے مفردات مین سے ایک یہ بات ہے کہ مرتکب کبیرہ کا مشرک ہوتا ہے ورنہ عامہ خوارج کا یہ مذہب ہے کہ وہ کافر ہے نہ مشرک اور بعض کا یہ ہے کہ وہ منافق ہے درک اسفل نار مین ہوگا حروریہ کے نزدیک یہ بات ہے کہ ایک کبیرہ کرنے سے نام مرتکب کا بدل جاتا ہے نہ مؤمن کہلاتے نہ کافر نہ مشرک اور نہ حکم اوسکا یہ ہے کہ وہ مخلد فی النار رہوگا انکا اتفاق ہے اسبات پر کہ ایمان اجتناب کرنا ہے ہر معصیت سے انکو حروریہ اسلیے کہتے ہین کہ وہ حرورا نام گاؤن مین جمع ہوئے تھے پھر وہان سے واسطے قتال کرنے کے ساتھ علی مرتضیٰؓ کے نکلے تھے ادہر سے جناب مرتضوی اونکی طرف روانہ ہوئے پہلے اونسے مناظرہ کیا پھر مقاتلہ کیا یہ چار ہزار آدمی تھے پھر اور لوگ آملے سب بارہ ہزار ہوگئے

فصل ساتوان فرقہ نجاریہ ہے اتباع حسین بن محمد بن عبد اللہ نجار ابو عبد اللہ شخص حائک تھا اور بعض نے کہا ترازو بناتا تھا قم کا رہنے والا تھا منجملہ متکلمین مجبرہ کے تھا اسکے مناظرات ساتھ نظام کے رہتے تھے ایکبار مناظرہ مین جب کچھ حجت نلاسکا تو نظام نے اوسکو دھکا کرکہا اوٹھ جا رسوا کرے تجکو اللہ تجکو کون طرف علم و فہم کے منسوب کرتا ہے وہ وہان سے تب زدہ ہوکر اوٹھا بیمار پڑکر مرگیا اکثر معتزلہ ری و جہات ری کے یہی نجاریہ ہین مسئلہ قضا و قدر اور اکتساب عباد و وعد و وعید و امامت ابوبکر مین موافق اہل سنت کے ہین اور نفی صفات و خلق قرآن و رویت مین موافق معتزلہ کے ہین یہ تین فرقے ہین ایک برغوثیہ دوسرے زعفرانیہ تیسرے مستدرکیہ

فصل آٹھوان فرقہ جہمیہ ہے اتباع جہم بن صفوان یہ مسئلہ قضا و قدر مین موافق اہل سنت کے ہین اور کسیقدر میل طرف جبر کے بھی رکھتے ہین نافی ہین صفات خدا و رویت خدا

سے قائل ہین خلق قرآن کے یہ فرقہ بہت بڑا ہے انکا شمار معطلہ مجبرہ مین ہے
فصل نوان فرقہ روافض کا ہے انکو حب علی بن ابی طالب و بغض ابی بکر و عمر و عثمان و عائشہ و معاویہ مین مع دیگر صحابہ کے بڑا غلو و مبالغہ ہے انکا نام رفضہ اسطرح پر ہوا کہ زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب جب لعن ابو بکر و عمر سے باز رہے اور یہ کہا کہ وہ دونون میرے جد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وزیر تھے تو انہون نے اونکی رای کو رفض یعنی ترک کر دیا بعض نے کہا ہے وہ رافض یعنی تارک رای صحابہ کے تھے بابت بیعت ابو بکر و عمر کے لوگون نے امام مین بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختلاف کیا ہے جمہور کا مذہب یہ ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہین عباسیہ و ربوبدیہ اتباع ابو ہریرہ و ربوبدی اتباع عباس ربوبدی کا مذہب یہ ہی کہ عباس بن عبد المطلب ہین رضی اللہ عنہ اسلیے کہ وہ حضرت کے چچا و وارث تھے تو وہ ابن عم سے زیادہ حقدار ہین عثمانیہ و بنوامیہ نے کہا عثمان بن عفان ہین پہر اور وہی قتے کیا اور کہا رافضہ کا قول یہ ہے کہ علی بن ابی طالب ہین پہر امامت مین ایک بڑا اختلاف پڑا یہانتک کہ اس بات مین تین سو فرقے ہوگئے مشہور او نمین سے بیس فرقہ ہین زیدیہ و صباحیہ مقر ہین امامت ابو بکر کے انکا اعتقاد یہ ہے کہ امامت علی پر کوئی نص نہین ہوئی امامت عثمان مین مختلف ہین بعض نے انکار کیا ہے اور بعض نے اقرار کرکے یہ کہا کہ ہان یہ بعد عمر بن خطاب کے امام تھے لیکن یہ کہتے ہین کہ علی افضل ہین ابو بکر سے اور امامت مفضول کی جائز ہے علاۃ کا قول یہ ہے کہ امام علی ہین بعض پہر حسن بعد اونکے حسین پہر بعد حسین کے امر شوری ہے بعض نے کہا ہے کہ نص نہین آئی مگر امامت علی پر فقط دوسرون نے کہا ہے حضرت نے علی پر نص کی تہی ساتھ وصف کے نہ ساتھ مین واسم کے اور بعض نے کہا نص امامت اثنا عشریہ کی تہی جنکے آخر امام مہدی منتظر ہین **ف** بیس فرقے روافض کے یہ ہین (۱) امامیہ انکا امامت مین بعد حضرت کے اختلاف ہے اکثر کا اعتقاد یہ ہے کہ امامت علی اور اولاد علی بن ابی طالب مین ہے بنص نبوی اور سارے صحابہ مرتد ہوگئے مگر علی اور اونکے دونون بیٹے حسن حسین اور ابوذر غفاری و سلمان فارسی اور کچہ

اور تہوڑے سے لوگ سب سے پہلے جسنے مذہب امامیہ مین تکلم کیا علی بن اسمعیل بن میثم تمار ہے یہ اصحاب علی بن ابی طالب مین سے تہا مذہب فرقۂ قطعیہ کا انمین سے یہ ہو کہ امامت علی مین ہے پہر حسن مین پہر حسین مین پہر علی بن حسین مین پہر محمد بن علی مین پہر جعفر بن محمد مین پہر موسی بن جعفر مین پہر علی بن موسی مین پہر قطع کر دیا امامت کو انپر اسلیئے قطعیہ نام پایا اور امامت محمد بن موسی کو نہ لکہا امامت حسین بن علی بن موسی کو **ناووسیہ** کا یہ قول ہے کہ جعفر بن محمد نہین مرے مین زندہ و منتظر ہین **مبارکیہ** اتباع مبارک اسکے قائل ہین کہ امام جعفر بن محمد کے اونکے بیٹے اسمعیل بن جعفر ابن پسر محمد بن اسمعیل **شمیطیہ** اتباع یحیی بن شمیط احمسی کہتے ہین کہ مختار کے ساتھ ایک قائد اوسکے قوادین سے رہا کرتا تہا اوسکو جیش بصرہ پر امیر کر دیا تہا وہ مصعب بن زبیر سے مقاتلہ کیا کرتا وہ مقام مدار مین مارا گیا امامت بعد جعفر کے اونکے بیٹے محمد اور اولاد محمد مین آگئی **معمریہ** اتباع معمر کا قول یہ ہے کہ امامت بعد جعفر کے اونکے فرزند عبد اللہ بن جعفر اور اولاد عبد اللہ مین ہے انکو فطحیہ کہتے ہین اسلیئے کہ عبد اللہ بن جعفر افطح الرجلین تہے **واقفیہ** کا یہ قول ہے کہ امام بعد جعفر کے اونکے ولد موسی بن جعفر ہین اور وہ زندہ ہین مرے نہین امام منتظر ہین انکا نام واقفیہ اسلیئے ہے کہ امامت موسی پر واقف ہو گئے یعنے ٹہیر گئے **زراریہ** اتباع زرارہ بن اعین کا قول یہ ہے کہ امام بعد جعفر کے اونکے پسر عبد اللہ ہین لکن جب اونسے کوئی ایک مسئلہ پوچہے تو وہ جواب نہ دیسکے اسلیئے موسی بن جعفر نے بعد باپ کے دعوے امامت کا کیا **مفضلیہ** اتباع مفضل بن عمرو کہتے ہین کہ امام بعد جعفر کے اونکے بیٹے موسی ہین جب موسی مر گئے تو امامت طرف محمد بن موسی کے منتقل ہو کر آگئی **مفوضۂ امامیہ** کا قول یہ ہے کہ اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کر کے خلق عالم و تدبیر عالم کو اونکے سپرد کر دیا ہے بعض نے کہا بلکہ علی بن ابی طالب کے سپرد فرمایا ہے

(۲) فرقۂ روافض کا **کیسانیہ** ہے اتباع کیسان مولی علی بن ابی طالب اسنے محمد بن الحنفیہ سے اخذ کیا تہا بعض نے کہا ہے کیسان نام ہے مختار بن عبید ثقفی کا جو واسطے بدلہ لینے حسین علیہ السلام کے کہڑا ہوا تہا انکا عقیدہ یہ ہے کہ امام بعد علی مرتضی کے اونکے بیٹے محمد بن حنفیہ ہین

اسلیے کہ علی نے دن جمل کے نشان اونہین کے ہاتہ مین دیا تہا اور حسین نے وقت نکلنے
کے طرف کوفے کے اونکو وصیت کی تہی پہر بعد ابن حنفیہ کے امامت مین مختلف ہو گئے بعض نے
کہا رجوع امر امامت کا بعد اونکے طرف اولاد حسن و حسین کے ہوگیا بعض نے کہا امامت
طرف ابی ہاشم عبد اللہ بن محمد بن حنفیہ کے منتقل ہوگئی کربیہ اتباع ابو کرب نے کہا ابن حنفیہ
زندہ ہین مرے نہین امام منتظر ہین کیسانیہ اسکے قائل ہین کہ بدا اللہ پر جائز ہے حالانکہ یہ
کفر صریح ہے (۳۲) تیسرا فرقہ خطابیہ ہے اتباع ابی خطاب محمد بن ابی ثور یا محمد بن زینب
اجدع اسکا مذہب غلو ہے حق مین جعفر بن محمد صادق کے یہ شبہ بہی تہا اسکے تابع پچاس
فرقے ہین سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ائمہ جیسے علی اور اونکی اولاد یہ سب انبیا ہین
اور ہر امت کے لیے دو رسول ہونا ضرور ہے ایک ناطق دوسرا صامت تو محمد نبی ناطق
تہے اور علی نبی صامت ہین اور جعفر بن محمد صادق نبی تہے پہر انتقال نبوت کا طرف ابو الخطاب
اجدع کے ہوگیا ان سب کے نزدیک جہوٹی گواہی دینا واسطے اپنے موافقین کے جائز ہے انکا
عقیدہ یہ ہے کہ ائمہ جانتے ہین اون سب کامون کو جو قیامت تک ہونے والے ہین معمریہ
اسکے قائل ہین کہ امام بعد ابو الخطاب کے ایک مرد ہے جسکا نام معمر ہے انکے زعم مین یہ ہے
کہ دنیا فنا نہوگی جنت یہی بہتری بہلائی دنیا کی ہے جو انسانکو پہونچتی ہے اور نار اسکی ضد ہے
انکے نزدیک شرب خمر و زنا و سائر محرمات مباح ہین الکا دین ترک نماز ہے یہ قائل ہین تناسخ
کے کہتے ہین کہ لوگ مرتے نہین ہین بلکہ انکی روحین انکے غیر مین چلی جاتی ہین بزیغیہ کا یہ قول ہے
کہ جعفر بن محمد خدا ہین اور جنکو یہ لوگ دیکہتے ہین یہ وہ نہین ہین لوگونکو شبہہ معلوم ہوتا ہے
انکے عقیدے مین ہر مؤمن کو وحی آتی ہے کہتے ہین مؤمنین ایسے لوگ بہی ہین جو جبریل و میکائیل
و محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بہتر ہین انکو زعم ہے کہ وہ اپنے مولیٰ کو صبح و شام دیکہتے ہین
عمیریہ اتباع عمیر بن بیان عجلی کا قول مثل انہین کے قول کے ہے اتنی بات مین باہم مخالف
ہین کہ لوگ مرتے ہین جب ابو الخطاب مارا گیا تو بعد اوسکے یہ کئی فرقے ہوگئے ایک فرقے کا

یہ اعتقاد ہے کہ امام بعد ابو الخطاب کے عمیر بن بیان عجلی ہے انکے مقالات مثل مقالہ
بزیغیہ کے ہین لکن یہ معترف اوسکی موت کے ہین ایک خیمہ کناسہ کوفہ پر کہڑا کرکے
وہان جمع ہوکر عبادت جعفر صادق کی کرتے تہے جب یہ خبر یزید بن عمیر کو پہونچی تو اوسنے
عمیر بن بیان کو اوسی کناسہ کوفہ پر سولی دیدیا آنکے فرق مین سے ایک مفضلیہ ہین اتباع
مفضل صیرفی اسکا عقیدہ یہ تہا کہ جعفر بن محمد السلام مین آسپر جعفر نے اوسکو مطرود ملعون
کردیا سارے خطابیہ کا اعتقاد یہ ہے کہ جعفر بن محمد صادق نے اونکے پاس ایک کہال
امانت رکہی ہے جسکو جفر کہتے ہین اوسمین ہر شی محتاج الیہ کا علم غیب اور قرآن کی تفسیر ہے
انکے زعم مین یہ آیت شریف ان اللہ یأمرکم ان تذبحوا بقرۃ سے مراد ام المؤمنین
عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہین لعنہم اللہ اور غمر ویسر سے مراد ابو بکر و عمر ہین اور جبت
وطاغوت سے مراد معاویہ بن ابی سفیان و عمرو بن العاص ہین (۴) چوتہا فرقہ
زیدیہ یہ اتباع زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب یہ زید کو امام اعتقاد کرتے ہین
اور کہتے ہین امام وہ ہوتا ہے جسمین چہ خصلتین ہون علم زہد شجاعت اور اولاد فاطمہ زہرا
سے ہو حسنی ہو یا حسینی اور بعض نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ صبیح الوجہ بہی ہو اور کسی
طرح کی آفت اوسمین نہو یہ موافق معتزلہ کے ہین اونکے سارے اصول مین مگر مسئلہ امامت
مین زید بن علی کا مذہب واصل بن عطا سے لیا گیا ہے وہ علی کو ابو بکر و عمر پر فضیلت دیتا تہا
اگرچہ قائل امامت شیخین کا تہا زیدیہ چار فرقے ہین ایک جارودیہ اتباع ابی الجارود کنی بابی النجم
زیاد بن منذر عبدی اسکا یہ عقیدہ تہا کہ حضرت نے نص کی تہی امامت علی پر ساتہہ وصف
کے نہ ساتہہ نام کے اور لوگ ترک کرنے سے مبایعت علی اور حسن و حسین اور اونکی اولاد
کے کافر ہوگئے دوسرے جریریہ اتباع سلیم بن جریر اسکا یہ قول تہا کہ لوگ ترک بیعت علی سے
کافر نہین ہوئے بلکہ خطا وار ہوئے کہ افضل کو چہوڑ دیا یعنی علی مرتضی کو یہ جارودیہ کی
تکفیر کرتے ہین اسلیے کہ وہ مکفر صحابہ ہین لکن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو یہ بہی کافر بتاتے ہین

بہ سبب اون آحداث کے جو اونہون نے نکالے تھے اور کہتے ہین کہ علی نے کسی کی امامت
پر نص نہین کی بلکہ بعد اونکے امر شورے ہو گیا تیسرے بتریہ اتباع ہین حسن بن صالح بن
کثیر ابتر کے انکا قول یہ ہے کہ علی افضل واولی با مامت ہین گو ابوبکر بہی امام تھے اور انکی
امامت خطا نہ تہی نہ کفر بلکہ خود علی نے اونکو امامت دیدی تہی ہے عثمان سو اونمین متوقف
ہین جو تہے یعقوبیہ اتباع یعقوب یہ قائل ہین امامت ابوبکر وعمر کے اور تبرا کرتے ہین اوس شخص
سے جو تبرا کرتا ہے ان دونون سے اور منکر ہین رجعت اموات کے طرف دنیا کے
قیامت سے پہلے اور اس دیانت والون سے بیزاری ظاہر کرتے ہین لکن خود سب کے سب
متفق ہین تفضیل علی کرم اللہ وجہہ پر اوپر ابوبکر وعمر کے بغیر تفسیق شیخین کے نہ اونکی تکفیر
کرتے ہین نہ اونپر لعن اور طعن کرتے ہین نہ کسی اور صحابی پر طاعن ہین رضوان اللہ علیہم اجمعین
امام شوکانی نے رد اصول وفروع زیدیہ مین دو کتابین لکہی ہین جنکا نظیر معلوم نہین ہوتا
وبل الغمام حاشیہ شفاء الاوام رد اصول مین سیل جرار رد فروع مین انسے پہلے سید محمد بن
اسمعیل امیر نے اور اون سے پہلے محمد بن ابراہیم وزیر نے رد زیدیہ کیا تہا زیدیہ اصول
مین معتزلی فروع مین حنفی ہین (۵) پانچوان فرقہ سبائیہ ہے اتباع عبداللہ بن سبا جسنے
دوبدو علی مرتضی سے یہ بات کہی تہی کہ انت الالہ یعنے تم خدا ہو یہ ایک یہودی تہا وہ اسی
الوہیت کا قائل حق مین یوشع بن نون کے بہی تہا اسکا عقیدہ یہ تہا کہ علی مقتول نہین ہوئے
وہ زندہ ہین مرے نہین ہین اور وہ بادل مین رہتے ہین رعد اونکی آواز ہے برق اون کا
تازیانہ ہے وہ بعد چند روز کے پہر زمین پر نازل ہونگے قبحہ اللہ (۶) چہٹا فرقہ کاملیہ
ہے اتباع ابی کامل یہ شخص سب صحابہ کو کافر بتاتا تہا اسپر کہ اونہون نے علی سے بیعت نکی اور خود
علی کو کافر کہتا ہے اسپر کہ وہ اونسے نلڑے یہ قائل تہا تناسخ انوار آلہیہ کا ائمہ مین (۷) ساتوان
فرقہ بیانیہ ہے اتباع بیان بن سمعان اسکا عقیدہ یہ تہا کہ اللہ کی روح نے انبیاء
مین حلول کیا ہے پہر علی مین پہر بعد علی کے محمد بن حنفیہ مین پہر اونکے بیٹے ابو ہاشم عبداللہ

بن محمد مین پہر بعد ابی ہاشم کے بیان بن سمعان مین یعنی خود اوسکی ذات مین لعنہ اللہ (۸)
آٹھوان فرقہ مغیریہ ہے اتباع مغیرہ بن سعید عجلی مولی خالد بن عبد اللہ یہ اپنے لیے طالب
امامت کا ہوا تہا بعد محمد بن عبد اللہ بن حسن کے اسنے خالد بن عبد اللہ قسری پر کوفہ مین بیس
آدمی لیکر خروج کیا اونکو گہیر لیا وہ منبر پر تہے اونہون نے کہا مجہے پانی پلا دو اس سبب سے
وہ بدل دئے گئے یہ مغیرہ قائل تہا تشبیہ فاحش کا اور دعوی نبوت کا رکہتا تہا اوسکے
زعم مین اوسکا معجزہ یہ تہا کہ وہ اسم اعظم جانتا ہے اور مردون کو زندہ کرتا ہے ایک عقیدہ
اوسکا یہ بہی تہا کہ اللہ نے جب جہان کا پیدا کرنا چاہا تو اعمال عباد کو اپنی دو انگلیون سے لکہا
پہر اونکی معاصی سے غضب مین آیا تو اوس سے اللہ کو پسینا چہوٹا اوس پسینے سے دو دریا مجتمع
ہوگئے ایک شیرین ایک تلخ دریای شیرین سے شیعہ پیدا کئے دریای تلخ سے کافر بنائے وہ زعم
رکہتا تہا کہ مہدی برآمد ہونگے اوسکے نزدیک مہدی محمد بن عبد اللہ بن حسین بن علی بن ابیطالب
ہین (۹) نوان فرقہ ہشامیہ ہے یہ دو صنف ہین ایک اتباع ہشام بن حکم دوسرے اتباع
ہشام جوالیقی یہ دونون کہتے ہین کہ امام پر معصیت جائز نہین ہے اور انبیا پر جائز ہے اور محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اخذ فدا مین اسیران بدر سے عصیان خدا کا کیا تہا لعنہما اللہ اور
یہ دونون معاذ لک مشبہہ بہی تہے (۱۰) دسوان فرقہ زراریہ ہے اتباع زرارہ بن اعین
یہ شخص غالی رافضی تہا منجملہ یہ اعتقاد رکہتا تہا کہ اللہ ازل مین عالم تہا اور نہ قادر تہا تنک کہ اوسنے
اپنے لیے یہ سب کچہ اکتساب کیا قبحہ اللہ (۱۱) گیارہوان فرقہ جناحیہ ہے اتباع عبد اللہ بن
معاویہ ذی الجناحین بن ابی طالب اوسنے زعم کیا تہا کہ وہ اللہ ہے اور علم اوسکے دلمین یون
اگتا ہے جیسے زمین سے پہول زمین کا اور اللہ کی روح انبیا مین دائر سائر رہتی ہے جسطرح کہ
علی و اولاد علی مین دائر ہوئی پہر اوسکے اندر آئی انکا مذہب یہ ہے کہ شراب و مردار و نکاح محارم
حلال ہے یہ قیامت کے منکر ہین آیہ لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا
اذا ما اتقوا وآمنوا وعملوا الصالحات کے تاویل کرتے ہین انکا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن مین

جو تحریم مردار و خون وگوشت خوک کی آئی ہے یہ کنایہ ہے ایک قوم سے جنکا بغض لازم ہے جیسے ابوبکر و عمر و عثمان و معاویہ اور جسقدر فرائض مامور بہا قرآن مین آئے ہین وہ کنایہ ہے اون لوگون سے جنکی دوستی لازم ہے جیسے علی و حسن و حسین اور اون کی اولاد (۱۲) بارہوان فرقہ منصوریہ ہے اتباع ابو منصور عجلی یہ ایک غالی مشبہ تہا اسکا یہ اعتقاد تہا کہ بعد محمد باقر علیہ السلام کی امامت اوسکی طرف منتقل ہوئی ہے اور وہ بعد اس انتقال امامت کے آسمان پر گیا اور معبود نے اوسکے سر پر اپنا ہاتہ پہیرا اور کہا اے بیٹے پہونچا دے میری طرف سے آیت کسف ساقط من السماء فی قولہ تعالی وان یروا کسفا من السماء ساقطا یقولوا سحاب مرکوم دوسرا عقیدہ یہ تہا کہ اہل جنت وہ قوم ہے جسکے موالات واجب ہے جیسے علی بن ابی طالب اور اونکی اولاد اور اہل نار وہ قوم ہے جنکی معادات واجب ہے جیسے ابوبکر و عمر و عثمان و معاویہ رضی اللہ عنہم (۱۳) تیرہوان فرقہ غرابیہ ہے ان ملاعین کا یہ اعتقاد ہے کہ جبریل چوک گئے اوںکو پاس علی بن ابی طالب کے بہیجا تہا اور پاس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چلے گئے ع

جبریل کہ آمد ز بر خالق بیچون | در پیش محمد شد و مقصود علی بود

انکا شعار وقت اجتماع کے یہ ہے کہ یون کہتے ہین العنوا صاحب الریش مراد جبریل علیہ السلام ہین علیہم اللعنۃ (۱۴) چودہوان فرقہ ذمیہ بفتح ذال معجمہ انکا یہ عقیدہ ہے کہ علی بن ابی طالب کو اللہ نے نبی کرکے اوٹہایا تہا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسلیے بہیجا تہا کہ اونکے مددگار سربراہ کار رہین لکن محمد نے اپنے لئے دعوے نبوت کا کیا اور علی کو اسطرح پر راضی کر دیا کہ اپنی بیٹی اونکو بیاہ دی انہین سے ایک علیائیہ ہین یا اتباع علیاں بن ذراع سدوسی یا اسدی کی وہ علی کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل تر بتاتا تہا اور یہ عقیدہ رکہتا تہا کہ علی نے محمد کو بہیجا ہے اور مبعوث کیا ہے اور وہ ملعون حضرت کی مذمت کرتا تہا اس زعم پر کہ محمد اسلیے مبعوث ہوئے تہے کہ لوگونکو طرف علی کے بلائین وہ خود نبی بن بیٹہے اور لوگونکو اپنی طرف بلانے لگے بعض علیائیہ یہ بہی کہتے ہین کہ محمد و علی دونون خدا تہے لکن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو الہیت مین مقدم

رکہتے ہین انکا نام میمیہ ہے اور بعض انمین پنجتن کو اللہ کہتے ہین مراد پنجتن سے اصحاب کساء ہین محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین یہ بہی انکا قول ہے کہ یہ پانچون ایک شی ہین ان سب مین کیسان روح اوتری ہے ایک کو دوسرے پر کچہ فضل نہین ہے اور فاطمہ بہا ہو کر کہنا مکروہ رکہتے ہین فاطم کہتے ہین انکے شاعر نے کہا ہے ؎

تولیت بعد اللہ فی الدین خمسۃ　　نبیا و سبطیہ و شیخا و فاطما

(۱۵) پندرہوان فرقہ یونسیہ ہے اتباع یونس بن عبد اللہ قمی تہا ایک غالی مشبہ تہا (۱۶) سولہوان فرقہ زرامیہ ہے اتباع زرام بن سابق آسکا یہ عقیدہ تہا کہ امامت بعد علی بن ابی طالب کے طرف محمد بن حنفیہ کے منتقل ہوئی پہر طرف اونکے بیٹے ہاشم کے پہر طرف علی بن عبد اللہ بن عباس کی وصیت سے آئی پہر طرف اونکے پسر محمد بن علی کے محمد نے اوسکی وصیت ابو العباس عبد اللہ بن محمد سفاح طالمرکو کی کہتے ہین وہ سفاح متردد تہا مذاہب مین اور حقوق اہل بیت سے جاہل تہا (۱۷) سترہوان فرقہ شیطانیہ ہے اتباع محمد بن نعمان شیطان الطاق شیطان مشارک معتزلہ و رافضہ تہا سارے اونکے مذہب مین پہر متفرد ہوا ساتہ اعظم کفر کے قائلہ اللہ اوسکا یہ عقیدہ تہا کہ اللہ تعالی کچہ نہین جانتا جب تک کہ مقدر نکرے اس سے پہلے اوسکا جاننا محال ہے (۱۸) اٹہارہوان فرقہ مسلمیہ یہ منجملہ راوندیہ ہین انکا اعتقاد یہ ہے کہ امامت بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علی اور حسن اور حسین و محمد بن حنفیہ مین آئی پہر ابو ہاشم عبد اللہ بن محمد بن حنفیہ مین پہر اوس سے منتقل ہو کر علی بن عبد اللہ بن عباس مین بطور وصیت کے آئی پہر ابو العباس سفاح مین پہر ابو مسلم صاحب دولت بنی عباس مین **حکایت** ناحیہ کش ضلع ماوراء النہر مین ایک شخص نے اہل مرو سے جو کہ آنکہ سے کانا تہا اور اوسکو ہاشم کہتے تہے یہ دعوی کیا کہ اللہ کی روح ابو مسلم مین منتقل ہو کر آئی ہے پہر ابو مسلم سے اوسکے اندر منتقل ہو گئی ہے یہ دعوت اوس یک چشم کی اوس قطر مین پہیل گئی وہ اپنے اصحاب سے پردہ کرتا تہا اور اپنے لیے اوسنے ایک نقاب سونے کا بنایا تہا اسلیے مقنع کہلانے لگا اوسکے یارون نے چاہا کہ اوسکو دیکہین اوسنے وعدہ

کیا کہ مین آپ کو تمہین دکہاؤنگا اگر تم قتل نہ کیا و اور اپنے سامنے ایک آتشی شیشہ جلانے والا
رکہا جسپر سورج کی دہوپ پڑتی تہی جب بعض اصحاب اوسکے اندر آئے جل گئے باقی بہر گئے
اور فتنہ مین پڑ گئے اور معتقد ہو گئے کہ وہ خدا ہے اوسکو آنکہین نہین دیکہہ سکتی ہین اپنی
جنگ و حرب مین اوسکو اللہ کہکے پکارتے تہے علیکم لما یمن اللہ (۱۹) انیسوان فرقہ
جعفریہ ہے (۲۰) بیسوان فرقہ صباحیہ ہے یہ فرقہ اور زیدیہ مثل شیعہ کے ہین یہ قائل ہین
امامت ابی بکر کے کہتے ہین امامت علی پر کوئی نص نہین آئی اگرچہ علی کو افضل اور ابوبکر کو مفضول
بتاتے ہین ف منجملہ روافض کے حلولیہ شاعیہ شرکیہ ہین انکا اعتقاد یہ ہے کہ علی شریک محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین تناسخیہ قائل ہین اسبات کے کہ ارواح کو تناسخ ہوا کرتا ہے لاعیہ مخطیہ کا یہ عقیدہ
ہے کہ جبرئیل چوک گئے اسحاقیہ و خاقیہ کا یہ قول ہے کہ نماز پیچہے غیر امام کے جائز نہین ہے رجعیہ
کہتے ہین علی ابن ابی طالب عنقریب رجوع کرنیوالے ہین اپنے اعدا سے انتقام لینگے مترابیہ ترابعیہ
یعنے انتظار خروج امام مہدی کا کرتے ہین آمریہ جنیہ جلالیہ کربیہ اتباع ابوکریب ضریرین حزنیہ
اتباع عبداللہ بن عمر و حزنی ہین

فصل دسوان فرقہ **خوارج** ہے انکو نواصب اور حروریہ بہی کہتے ہین حرورا نام ہے ایک
جگہہ کا سب سے پہلے جسنے علی رضی اللہ عنہ پر خروج کیا تہا یہی فرقہ تہا یہ سب کے سب حب ابی بکر و عمر و بغض
علی بن ابیطالب مین غالی ہین انسے زیادہ کوئی اجہل نہوگا قاسطین مارقین یہی ہین علی مرتضی پر
خروج کرکے اونسے جدا ہو گئے اور تبرا کیا اور بعض پاس علی کے بہی ہے اور بعض نہ ماہ علوی
مین تہے یہ ایک جماعت کلان تہی جنکا حال لوگون نے مدون کیا ہے یہ بیس فرقے ہین (۱)
حکمیہ یہ نام اسلیے ہوا کہ اونہون نے جناب مرتضوی پر خروج کیا اور جنگ صفین مین یہی کہا
لا حکم الا للہ ولا حکم للرجال اور حرورا نام موضع مین جا کر جمع ہوئے پہر نہروان مین زاہم
ہوئے انہون نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حکومت اوسکو دو جو حکم مطابق کتاب اللہ کے کرے
اونہون نے راضی ہوکر ابی موسی اشعری اور عمرو بن عاص کو حکم قضیہ مقرر کیا اسپر وہ خفا ہو گئے اور علی کو

چھوڑ دیا اپنے شعار مین یون لکہتے تہے لا حکم الا للہ ولرسولہ انکا امام تحکیم مین عبد اللہ
بن الکوا تہا (۲) ازارقہ یہ اتباع ابی راشد نافع بن الازرق بن قیس بن نہار بن انسان
بن اسد بن صبرہ بن ذہل بن دول بن حنیفہ مین آئے بصرہ مین بزمانہ عبد اللہ بن زبیر خروج
کیا یہ لوگ علی و عثمان سے تبرا کرتے ہین اور اون دو نو پر طاعن لاعن ہین کہتے ہین کہ ہمارے
مخالفین کے دیار دار الکفر ہین اور جو کوئی دار کفر مین اقامت کرے وہ بہی کافر ہے اور
اطفال ہمارے مخالفین کے نار مین جاوینگے اور اونکا قتل کرنا حلال ہے اور رجم زانی کے
منکر ہین کہتے ہین جو کوئی محصنہ کا قذف کرے اوسکو حد ماری جاوے اور جو کوئی محصن
کو قذف کرے وہ محدود نہین ہوگا اور چور کا ہاتہ قلیل و کثیر مین کاٹنا چاہیے (۳)
نجدات انکو نجدیہ اسلیے نہین کہتے ہین تا کہ درمیان انکے اور منتسب بسوی بلاد نجد کے فرق
رہے یہ لوگ اتباع نجدہ بن عویمر ہین اوسکا نام عامر حنفی تہا اوسنے یمامہ مین خروج کیا وہ ایک
سردار تہا صاحب مقالہ منفردہ اوسکو امیر المؤمنین کہتے تہے اوسنے عطیہ بن الاسود کو طرف
سجستان کے بہیجکر اظہار اپنے مذہب کا مرو مین کیا اوسکے اتباع عطویہ کہلاتے ہین اونکا
یہ مذہب ہے کہ دین دو امر کا نام ہے ایک معرفت خدا و معرفت رسول و تحریم دماء مسلمین
و اموال مومنین دوسرے اقرار کرنا ساتہ اوس چیز کے جو اللہ کے پاس سے آئی ہے بالاجمال
اسکے سوا جو تحریم و تحلیل و سائر شرائع ہین اونمین لوگ بسبب جہل کے معذور رکہے جاتے ہین
اور مجتہد خطا کرنے سے گنہگار نہین ہوتا ہے اور جو کوئی برخلاف اسکے مجتہد کو معذور
جانتا ہے وہ کافر ہے اور جائی تقیہ مین خون اہل فرس کے حلال ہین اور جسنے نظر حرام کی یا
جہوٹ بولا یا کسی صغیرہ پر اصرار کیا اور اوس سے توبہ نکی تو وہ کافر ہے اور جسنے زنا کیا چوری
کی شراب پی بغیر اصرار کے ان افعال پر وہ مومن ہے کافر نہین ہے (۴) صفریہ یہ اتباع زیاد
بن اصفر یا اتباع نعمان بن صفر ہین کسی نے کہا کہ یہ منسوب ہین طرف عبد اللہ بن صفار کے
وہ ایک شخص تہا بنی مقاعس مین سے کسی نے کہا یہ نام اونکا بسبب صفرت علت کے ہوا ہے

بعض نے کہا صفریہ بکسر صاد ہے بہر حال یہ صفریہ سارے بدعات مین موافق ازارقہ کے ہین
مگر قتل اطفال مین صفریہ کو زیادیہ بہی کہتے ہین ایک نام اونکا بہی ہے اسلیے کہ وہ نصف
علی و ثلث عثمان و سدس عائشہ کو ناقص کرتے ہین (۵) **عجاردہ** اتباع عبد الکریم بن
عجرد (۶) **میمونیہ** اتباع میمون بن عمران یہ ایک گروہ ہے عجاردہ کا موافق ازارقہ مگر دو
شی مین ایک یہ کہ اطفال سے بری رہنا تا بلوغ و صغار اسلام واجب ہے دوسرے
استحلال اموال مخالفین یہ میمونیہ اپنے مخالفین کے اموال کو حلال نہین کہتے جب تک کہ مالک
مقتول نہو جب مارا جائیگا تو اوسکا مال فئی ہو جائیگا یعنی غنیمت لیکن انکا کفر بالای کفر ہو گیا
یہ کہتے ہین کہ نواسے پوتے اور دختر اولاد برادر اور دختر اولاد خواہر سے نقط نکاح کرنا جائز ہے
(۷) **شعیبیہ** یہ ایک گروہ ہے عجاردہ مین سے موافق ہے ساتہ میمونیہ کے اونکے سارے
بدعات مین مگر استطاعت و مشیت مین کیونکہ میمونیہ اس بارہ مین مائل طرف قدریہ کے ہین
(۸) **حمزیہ** اتباع حمزہ بن ادرک شامی اسنے خراسان مین خروج کیا تہا بزمانہ خلافت ہارون
بن محمد رشید کے اسکا فساد بہت ہوا آخر نے لشکر عیسے بن علی عامل خراسان کو پراگندہ کر دیا تہا
اور ایک خلق کثیر مار ڈالی عیسے وہان سے بہاگ کر کابل آیا حمزہ کا یہ انجام ہوا کہ ایک جنگل کرمان
مین ڈوب گیا اوسکے اصحاب حمزیہ کہلاتے ہین وہ قائل تہا اسلیے ازارقہ نے اوسکی تکفیر کی
سبب یہ اطفال مشرکین کو نار مین بتاتا تہا اسلیے قدریہ اوسکو کافر کہتے تہے اپنے اعداء کے
غنائم کو حلال نکرتا تہا بلکہ حکم جلا دینے کل مال غنیمت کا دیتا تہا (۹) **حازمیہ** یہ ایک فرقہ
ہے عجاردہ مین سے انکا قول مسئلہ قدر و مشیت مین مثل قول اہل سنت کے ہے ولایت و
عداوت مین مخالف خوارج کے ہین کہتے ہین کہ اللہ ہمیشہ محب اپنے اولیا کا مبغض اپنے
اعدا کا ہے (۱۰) **معلومیہ مع مجہولیہ** یہ دونون باہم دو مسئلون مین متباین ہین ایک
یہ کہ معلومیہ یون کہتے ہین کہ جسنے اللہ کو مع جمیع اسما کے نہ پہچانا وہ کافر ہے مجہولیہ کہتے ہین
وہ کافر نہین ہے دوسرے معلومیہ مسئلہ قدر و مشیت مین موافق اہل سنت کے ہین اور مجہولیہ

موافق قدریہ کے (۱۱) صلتیہ اتباع عثمان بن ابی الصلت یہ بھی ایک گروہ ہے عجاردہ کا
یہ اس قول مین منفرد ہین کہ جو اسلام لائیگا ہم اوسکے دوستدار ہین لکن اوسکے اطفال سے
ہم بری ہین اسلیے کہ اطفال کے لیے اسلام نہین ہے جب تک کہ بالغ نہون (۱۲) حسنیہ
(۱۳) معبدیہ یہ دونون دو فرقے ہین ثعالبہ سے اتباع ثعلبہ بن عامر یہ ثعلبہ باعبدالکریم
بن عجرد کے رہتا تہا پہر باہم انکے مسئلہ اطفال مین اختلاف ہوا عبدالکریم نے اطفال سے تبرا کیا قبل
بلوغ کے ثعلبہ نے کہا ہم تو اونسے تبرا نہین کرتے ہین بلکہ ہم یہ کہتے ہین کہ ہم متولی صغار کے
ہین چنانچہ ثعالبہ اسی بات پر رہے یہانتک کہ ایک شخص معروف با خنس نے خروج کیا اور کہا کہ ہم توقف
ہین اون سب لوگون سے جو دار تقیہ مین رہتے ہین مگر جسکو ہم مؤمن پہچانینگے اوسکو دوست
رکہینگے اور جس سے کفر دیکہینگے اوس سے بیزار ہونگے ہمکو جائز نہین ہے کہ ہم کسی سے ابتدا
بقتال کرین اوس سے سارے ثعالبہ بیزار ہو گئے اوسکا نام اخنس کہا اسلیے کہ وہ اونسے پہر گیا تہا
خنس بمعنی رجع ہے پہر ایک دوسرا فرقہ ثعالبہ مین سے نکلا اوسکو معبدیہ کہتے ہین اتباع معبد
وہ مخالف ثعالبہ کے تہا اخذ زکوۃ مین عبید و بہائم سے انہین ہر فرقہ نے دوسرے فرقہ کی تکفیر
کی ہے (۱۴) شیبانیہ اتباع شیبان بن سلمہ کے ایام ابومسلم خراسانی مین خروج کیا تہا
ابومسلم نے لوگونکو طرف خلفای عباسیین کے بلایا تہا یہ اوسکے ساتہ رہتا تہا ثعالبہ اوس سے بیزار
ہوگئے تہے اس بات پر کہ وہ معاون و مددگار ابومسلم کا ہے سب سے پہلے اسی نے قول تشبیہ ظاہر کیا
تعالی اللہ عن ذلک (۱۵) شبیبیہ اتباع شبیب بن یزید بن ابی نعیم اسکا خروج خلافت عبدالملک
بن مروان مین ہوا تہا اسنے حجاج بن یوسف ثقفی کے ہمراہ بڑی بڑی لڑائیان لڑی تہین یہ فرقہ
اوسی حکیت اولی پر قائم ہے لکن خوارج سے اس بات مین منفرد ہے کہ عورت کی امامت و خلافت
کو جائز بتاتا تہا اس شبیب نے اپنی ماں غزالہ نام کو اپنا خلیفہ کیا تہا اوسنے کوفہ مین داخل ہو کر
خطبہ پڑہا اور نماز صبح مسجد جامع مین جا کر ادا کی پہلی رکعت مین سورہ بقرہ دوسری رکعت مین
سورہ آل عمران پڑہی اخبار شبیب کے بہت طویل ہین (۱۶) رشیدیہ اتباع رشید انکو

عشرہ بھی کہتے ہین اسلیے کہ یہ نصف عشر زمین چاہی سے لیتے تہے زیاد بن عبد الرحمن نے
اونسے کہا کہ اوس مین عشر واجب ہے اوسپر ہر فرقہ دوسرے فرقہ سے بیزار ہوکر تکفیر یکدیگر کرنے لگا
(۱۷) مکرمیہ اتباع ابی کرم اوسکا قول یہ تہا کہ تارک نماز کافر ہے اوسکا کفر کچہ ترک نماز کے
سبب سے نہین ہے بلکہ اسلیے کہ وہ اللہ سے جاہل ہے یہی قول اوسکا سائر کبائر مین تہا (۱۸)
حفصیہ اتباع حفص بن مقدام یہ ایک صاحب تہا منجملہ اصحاب عبد اللہ بن اباض کے متفرد
تہا ساتہ اس قول کے کہ جسنے اللہ کو پہچانا اور رسول وغیرہ کا انکار کیا وہ کافر ہے مشرک
نہین ہے اباضیہ نے اسکا انکار کیا اور کہا کہ بلکہ وہ مشرک ہے (۱۹) اباضیہ اتباع عبد اللہ بن
اباض یہ بنی مقاعس سے تہا اسکا نام حرث بن عمرو ہے بعض نے کہا ہے بلکہ یہ فرقہ منسوب ہے
طرف اباض کے بضم ہمزہ اباض ایک گانوں ہے عرض یمامہ مین وہان نجدہ بن عامر نازل ہوا تہا
اس عبد اللہ بن اباض نے ایام مروان مین خروج کیا یہ غلاۃ حکمیہ سے تہا (۲۰) یزیدیہ اتباع
یزید بن ابی انیسہ یہ بہی اباضی تہا ایک بدعت قبیحہ کے ساتہ منفرد ہوا کہتا تہا قریب ہے کہ اللہ ایک
رسول عجم سے مبعوث کرے گا اور اوسپر ایک دفعہ سے پوری کتاب اوترے گی جس سے شریعت محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منسوخ ہوجائیگی ف منجملہ فرق خوارج کے حارثیہ و اصومیہ ہین
اتباع یحیی بن اصوم اور بیہسیہ اتباع ابو البیہس ہیصم بن خالد قبیلہ بنی سعد بن ضبیعہ سے یہ زمانہ
حجاج مین تہا مدینہ مین قتل کیا گیا اور مصلوب ہوا یعقوبیہ اتباع یعقوب بن علی کوفی فضلیہ
اتباع فضل بن عبد اللہ شمراخیہ اتباع عبد اللہ بن شمراخ ضحاکیہ اتباع ضحاک ف خوارج کو شراۃ
بہی کہتے ہین جمع شاری مشتق ہے شری الرجل اذا لجّ سے معنے یہ ہوے کہ خرید مین الحاح
کرتا ہے خوارج کہتے مین ہمنے اپنی جانونکو واسطے دین خدا کے خرید کرلیا ہے اسلیے ہم شراۃ
ہین بعض نے کہا ہے مشتق ہے شاریۃ سے یعنے لا یجتہ وماریتہ بعض نے کہا
شری الرجل غضبا اذا استطار غضبا کسی نے کہا یہ نام اونکا اسلیے ہوا کہ وہ شدید الغضب
تہے مسلمانون پر واللہ اعلم

فصل اللہ تعالی نے جب عرب کے ہمارے نبی حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو مبعوث برسالت
طرف سب لوگون کے کیا تو حضرت نے اللہ کے اوصاف لوگون سے بیان کیے یہ وہی اوصاف
ہین جنکے ساتھ اللہ نے اپنی ذات پاک کا وصف قرآن شریف مین کیا ہے یا حضرت کو وحی خفی ہوئی
ہے سب لوگون نے اللہ کی اون صفتونکو سنا اور اپنے رب کو اون اوصاف کے ساتھ پہچانا مگر
سارے عرب مین کسی شہری دہاتی نے کسی ایک صفت باری تعالی کے معنے بہی حضرت سے
نہ پوچھے جسطرح کہ نماز زکوۃ صیام حج جہاد وغیر ذلک سے سوال کرتے تہے امر و نہی کا مطلب
پوچھتے تہے یا احوال قیامت وجنت ونار سے سائل ہوتے تہے کیونکہ اگر کوئی انسان بہی
اون مین سے کسی ایک شی کا صفات الہیہ مین سے سوال کرتا تو ضرور تہا کہ ہم تک وہ سوال
منقول ہوتا جسطرح کہ اور احادیث احکام حلال وحرام وترغیب وترہیب احوال قیامت وملاحم
وفتن ونحو ذلک کے جن پر کتب معاجم ومسانید وجوامع متضمن ہین منقول ہوئے ہین جو شخص
دواوین حدیث نبوی مین امعان نظر کرے گا اور آثار سلفیہ پر واقف ہوگا وہ یہ بات جان
لیگا کہ کسی طریق صحیح وسقیم سے کسی ایک صحابی سے بہی باوجود اختلاف طبقات وکثرت عدد
اصحاب کے یہ بات نہین آئی ہے کہ کسی نے حضرت سے معنی کسی صفت رب سبحانہ کے پوچھے
ہون یعنی اوس صفت کے معنے کا سوال کیا ہو جو کہ قرآن وسنت مین وارد ہوئی ہے بلکہ
سب کے سب معنی صفات کو سمجہ کر گفتگو کرنے سے صفات مین خاموش رہے بلکہ کسی ایک نے
بہی درمیان صفات کے تفرقہ صفت ذات یا صفت فعل کا نہین کیا فقط صفات ازلیہ
کو جیسے علم وقدرت وحیات وارادہ وسمع وبصر وکلام وجلال واکرام وجود وانعام وعز و
عظمت مین ثابت کرتے رہے اور سوق کلام کا ایک ہی سیاق مین کیا اسی طرح جو اوصاف
ایسے ہین جنکا اطلاق اللہ پاک نے اپنی ذات کریم پر فرمایا ہے جیسے ہاتہ مونہہ وغیرہ اوسکو
بہی ثابت کرتے رہے اور مماثلت مخلوقین سے نفی کرکے ان اوصاف کو بلا تشبیہ ثابت رکہا
اللہ کی تنزیہ بلا تعطیل کے معتقد رہے کسینے اونمین سے تعرض ساتہ تاویل کسی شی کے ان اوصاف مین

سے سیں کیا بلکہ سبکا اعتقاد یہی تہا کہ ان صفتونکو مطابق ورود کے جاری رکہنا چاہیے
کسی ایک صحابی کے پاس بہی کوئی استدلال اللہ کی وحدانیت و اثبات نبوت صلی اللہ علیہ وسلم
وآلہ وسلم پر سوای کتاب اللہ کے نہ تہا نہ کوئی شخص بہی اونمین سے کوئی شی طرق کلامیہ مسائل
فلسفیہ سے پہچانتا تہا چنانچہ سارا عصر صحابہ اسی حالت پر گذرا یہانتک کہ اوسکے زمانے مین مسئلہ
قدر کا حادث ہوا اور امر کو تازہ کہنے لگے یعنے اللہ نے اونپر کوئی شی اوس حال مین سے
جسپر کہ وہ اب موجود مین مقدر نہیں کی ہے سو جب بدعت حادث ہوئی تو بڑی تشدد سے
اوسپر انکار کیا **ف** پہلے بدعت جو اسلام مین بزمانہ صحابہ نکلی مذہب قدریہ کا ہے سب سے
پہلے جسنے قول بالقدر نکالا معبد بن خالد جہنی ہے جب بصرہ مین اوسنے اس مسئلہ مین گفتگو کرنا
شروع کیا تو بہت سے اہل بصرہ اوسکی راہ پر چلنے لگے معبد نے اس اپنی بدعت انگیز کو ایک
شخص اساورہ سے لیا تہا اوسکا نام ابو یونس سنسویہ تہا اوسکو اسواری کہتے تہے جب یہ فتنہ
بڑہا تو حجاج نے بحکم عبد الملک بن مروان سنہ مین اوسکو عذاب دیکر سولی پر چڑہایا
جب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو پہونچی اور اونہون نے بات بدعت معبد جہنی کی سنی تو قدریہ
سے بیزاری ظاہر کی ایک جماعت اس بدعت مین معتقد معبد کی ہوگئی تہی قاضی عطا بن یسار
بہی معتقد قدر کے تہے وہ اور معبد دونون پاس حسن بصری کے آتے جاتے اور کہتے کہ یہ لوگ
خونریزی کرتے ہیں اور کہتے ہین کہ ہمارے اعمال اللہ کی تقدیر پر جاری ہیں حسن نے کہا یہ
اعدا اللہ جہوٹے ہیں اسطرح کی اور یہی سب کچہ طعن اونپر کیا غرضکہ سلف نے ذم قدریہ
مین بہت کچہ کہا ہے اور اونسے تحذیر کرنیکو فرمایا ہے جسطرح کہ کتب حدیث مین معروف ہے
ف دوسری بدعت جو بزمانہ صحابہ میں نکلی مذہب خوارج کا ہے یہ گناہ پر تکفیر کرتے تہے
امام پر خروج وقتال روا رکہتے تہے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اونسے مناظرہ کیا
اونکی طرف حق کے ہوتے امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے اونسے مقاتلہ کیا اور ایک جماعت کو قتل
کر ڈالا اسطرح کہ کتب اخبار مین معروف ہے ایک خلق کثیر دعوت خوارج میں داخل ہوگئی اور ایک جما

اسلام پر تہمت اونکی مذہب کی لگی بہت سے رواۃ حدیث اونمین شمار ہوئے جسطرح کہ زنزدیک
اہل حدیث کے معروف ہے **ف** تیسری بدعت جو زمانہ صحابہ مین حادث ہوئی بدعت
تشیع ہے جب حضرت امیر علیہ السلام کو یہ بات پہونچی انکار فرمایا اور ایک جماعت غلاۃ شیعہ
کو آگ مین جلادیا انکے وقت مین عبداللہ بن وہب ابن سبا معروف با بن السوداء نے اس بدعت
کو نکالا تھا اوسنے کہا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وصیت کر گئے ہین امامت علی کی سو وہ
بعد حضرت کے اونکی وصی ہین اور خلیفہ امت ہین بنص نبوی اور یہ کہا کہ علی بعد موت کے پھر دنیا
مین آئینگے اور حضرت بھی قدم رنجہ فرمائینگے وہ قتل علی کا معتقد نتھا اونکو زندہ بتاتا تھا
اونمین ایک جزو خدا کا ٹھیراتا تھا کہتا تھا وہ بادل مین آتے ہین رعد اونکی آواز ہے برق
اونکا چابک ہے وہ ضرور زمین پر اوترکر زمین کو عدل سے بھر دینگے جسطرح کہ ظلم سے بھر گئی
ہے اسی ابن سبا ملعون سے بہت اصناف غلاۃ روافض متشعب ہوئے ہین **ع**

ہر خس و خار کہ در راہ نمودی دارد ۔ آخر ای باد صبا این ہمہ آوردہ تست

غلاۃ کہتے ہین امامت موقوف ہے اشخاص متعینین پر جسطرح امامیہ کہتے ہین کہ بارہ امامون مین
منحصر ہے اسمعیلیہ کہتے ہین اولاد اسمعیل بن جعفر مین موقوف ہے یہ اسمعیلیہ بھی قائل نیست
دائم ورجعت امام بعد موت کے طرف دنیا کے ہین جسطرح کہ امامیہ آجتک منتظر صاحب سرداب
کے ہین یہ گویا قائل ہوتا ہے ساتھہ تناسخ ارواح کے یہ کہتے ہین کہ ایک جزو الٰہی نے ائمہ مین حلول کیا
ہے بعد علی بن ابی طالب کے اس وجہ سے ائمہ بطریق وجوب مستحق امامت ہین جسطرح کہ آدم
علیہ السلام مستحق سجود ملائکہ تہے یہی رای عقیدہ تھا فاطمیین کا بلاد مصر مین یہ ابن سبا وہی ہے جو باعث
فتنہ امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ کا ہوا تھا یہانتک کہ وہ مقتول ہوے اس قصہ کو صاحب
کتاب تاریخ کبیر مقفی نے ترجمہ ابن سبا مین ذکر کیا ہے ابن سبا کے چند اتباع عامہ امصار مین تہے
اور معظم اقطار مین بہت سے اصحاب تہے اسلیئے شیعہ کی کثرت ہوگئی اور ضد خوارج
ٹھیرے ہمیشہ کام اون کا قوت پکڑتا رہا اور شمار اونکا زیادہ ہوتا رہا **ف** چوتھی بدعت

جو بعد عصر صحابہ کے حادث ہوئی مذہب جہم بن صفوان کا ہے بلاد مشرق میں یہ فتنہ بہی
بہت بڑا تہا وہ اثبات کا نافی تہا کہ اللہ کے لیے کوئی صفت ہو اوس نے اہل اسلام پر بہت
سے شکوک ڈالے جنکا اثر ملت اسلامیہ میں بُری طرح پر ہوا اور ایک بڑی بلا اوس سے پیدا ہو گئی
یہ شخص سنہ ایک سو ہجری سے کسیقدر پہلے تہا اوسکے بہت سے اتباع ہو گئے اوسکے اقوال کا انجام
تعطیل تہا اہل اسلام نے اس بدعت کو بہت بڑا سمجھکر میل طرف انکار و تضلیل اہل تعطیل کے کیا
اور جہمیہ سے تحذیر کی اور اللہ کے لیے اونکے دشمن بنگئے اور جو کوئی اونکے پاس نشست برخاست
کرتا تہا اوسکی مذمت کرنے لگے اور بہت کچھ اونکی رد مذہب میں لکھا پڑہا **ف** پانچوین بدعت
جو اس اثنا میں حادث ہوئی مذہب اعتزال کا ہے زمانہ حسن بن حسین بصری سے بعد دو صد
سال ہجرت کے معتزلہ نے مسائل عدل و توحید میں اور اثبات افعال عباد میں بہت کچھ تصنیف
کی کہتے تہے کہ اللہ شر کو پیدا نہیں کرتا ہے اور کہلم کہلا کہنے لگے کہ اللہ کی رویت دن قیامت کو
آخرت میں نہوگی عذاب قبر کے بہی منکر تہے کہتے تہے قبر میں کسی کو عذاب نہیں ہوتا ہے علانیہ یہ بات
کہتے تہے کہ قرآن مخلوق و محدث ہے اسیطرح کے اور بہت مسائل ہیں ایک خلائق تابع اونکی بدعات
کی ہو گئی اور بہت سی تصنیفات نصرت مذہب اعتزال میں بطریقہ جدلیہ کر ڈالیں آخر ائمہ اسلام نے
اونکے مذہب سے نہی کی اور علم کلام کی مذمت بیان کی اور جو شخص منتحل اونکے مذہب کا ہوتا اوسکو چہوڑ
دیتے لیکن امر معتزلہ قوی ہو گیا اتباع اونکے کثیر اور مذہب اونکا زمین میں منتشر ہوتا رہا اوس وقت میں اگر امام
احمد بن حنبل نہوتے تو مذہب اہل سنت کا بالکل دنیا سے جاتا رہتا یہ منت امام اہل سنت کی گردن
پر ساری اہل سنت کے اعظم تر ہے **ف** چہٹی بدعت حدوث سے مذہب تجسیم کا یہ مذہب مضاد
مذہب اعتزال ہے محمد بن کرام بن عراق بن خرابہ سجستانی زعیم طائفہ کرامیہ نے بعد سنہ دو سو ہجری کے
یہ خرابا دین میں ڈالا اثبات صفات میں یہانتک غلو کیا کہ نوبت تجسیم و تشبیہ کی پہونچی حج سے
پہر کر شام میں آیا زغر میں یا صغر سنہ ۲۵۵ میں مر کر مقدس میں مدفون ہوا وہان اوسکے اصحاب
بیس ہزار سے زیادہ تہے یہ سب متعبد صاحب تقشف تہے بلاد مشرق میں انکے سوا اور بہت لوگ تہے

جنکا شمار نہین ہو سکتا ہے یہ شخص امام طائفہ حنفیہ و شافعیہ تہا کرامیہ مشبہ تہا اور معتزلہ مین بہت
سے مناظرات مناکرات و فتن عظیمہ اون کے بیچ ہوے ف ساتوین نمبر مین نشو تشیع کا استدراجًا
کہ مذہب قرامطہ بواسطہ انکا یہ منسوب ہین طرف حمدان اشعث معروف بقرمط کے اوسکو قرمط اسلیے
کہتے تہے کہ وہ کوتاہ قد کوتاہ پای تہا چلنے مین قریب قریب قدم رکہتا تہا ابتدا امر قرامطہ کی سنہ ۲۷۸ مین ہوا
پہلے ظہور اوسکا سواد کوفہ مین ہوا پہر اشتہار اوسکے مذہب کا عراق مین ہوا بلاد شام مین منجملہ قرامطہ
کے صاحب الخال و مدثر و مطوق قائم ہوئے بحرین مین اونمین سے ابو سعید جنابی اہل جناب سے تہا اوسکی
دولت اور اوسکی اولاد کی دولت بعد اوسکے بہت بڑہ گئی یہانتک کہ عساکر بغداد سے مقابلہ کیا اور خلفاء
بنی عباس کو دہمکایا ڈرایا اور جو اموال ہر سال اہل بغداد و خراسان و تمام و مصر و یمن کو جاتے تہے
اونکا جانا بند کر دیا اور بغداد و شام و مصر و حجاز سے لڑائی شروع کی اوسکے دعاۃ اقطار ارض
مین پہیل گئے گروہ کے گروہ لوگون کے اونکی دعوت مین داخل ہو گئے اور طرف اونکی بات کے
جہک پڑے وہ لپنے قول کو علم باطن کہتے تہے شرائع اسلام کی تاویل کرتے ظاہر سے طرف امور
مزعومہ اپنے کے پہیرتے آیات قرآن کو مدلول بتاتے اونکا دعوی اس بارہ مین ایک تاویل بعید تہا
جس قول کے وہ منتحل تہے وہ بدع مبتدعہ اونکے اہوا سے خود بہی گمراہ ہوئے اور ایک جہان کو گمراہ کر گئے
ف عبد اللہ مامون بن ہارون رشید خلیفہ ہفتم عباسیہ بغداد کو علوم قدیمہ کے ساتہ بہت
فریفتگی تہی یہ لانے فنون کا نہایت شوق تہا بلاد روم مین کہ لوگ بہیجکر کتب فلاسفہ کا ترجمہ زبان عربی مین
کرایا گیا اور پرسنہ دوسو مین وہ علوم معرب ہو کر نزدیک اوسکے آئے تب سے آمیختہ مذاہب فلاسفہ
کا لوگون مین اور اشتہار اونکی کتب کا عامہ امصار مین ہوگیا معتزلہ و قرامطہ و جہمیہ اون علوم و کتب
پر جہک پڑے خوب متوجہ ہوئے خوب اونمین نظر کی کتب کا تصفح کیا اسی وجہ سے اسلام و اہل اسلام
پر علوم فلاسفہ سے ایسی بلا و محنت آپڑی جسکا کچہ بیان نہین ہو سکتا ہے ضلال اہل بدع اور اونکا
کفر بالای کفر بدولت اسی فلسفت کے ہو گیا ف پہر جب دولت بنی بویہ بغداد مین سنہ ۳۳۴ سے
قائم ہو کر سنہ ۴۴۷ تک مستمر ہوئے اور اونہون نے اظہار مذہب تشیع کا کیا تو تشیعہ کو بڑی قوت

ہاتمہ آئی ابواب مساجد پر نوشتہ کین کہ لعن اللہ معاویۃ بن سفیان ولعن من غصب فاطمۃ
ومن منع الحسن ان یدفن عند جدہ ومن نفی اباذر الغفاری ومن اخرج العباس من الشوری
رات کو بعض لوگون نے اس کتابت کو مٹا دیا تب بشارہ وزیر مہلبی باذن معزالدولہ یون لکہا گیا
لعن اللہ الظالمین لآل البیت اور حکم دیا کہ لعن مین سوائے معاویہ کے دوسرے کا ذکر
کیا جائے چنانچہ ایسا ہی ہوا بغداد مین درمیان شیعہ وسنیہ کے فتنے برپا ہوئے شیعہ نے اذان
مین کہلم کہلا حی علی خیر العمل کہنا شروع کیا بلدہ کرخ مین اسکا رواج ہوگیا ف عراق وخراسان
وماوراء النہر مین مذہب اعتزال فاش ہوا ایک جماعت مشاہیر فقہا کے اسی مذہب مین آگئی ملک
افریقیہ وبلاد مغرب مین امر خلفاء فاطمیین نے قوت پکڑی مذہب اسمعیلیہ کا جہر کرنے لگے اونکے
داعی طرف زمین مصر کے پہیل گئے ایک خلق کثیر نے اہل مصر سے اونکی دعوت قبول کی پہر سنہ ۳۵۸
مین مالک مصر بن بیٹھے اور اپنا لشکر طرف شام کے روانہ کیا خاتمہ بلاد مغرب ومصر وشام ودیار
بکر وکوفہ وبصرہ وبغداد وجمیع عراق وبلاد خراسان وماوراء النہر وبلاد حجاز ویمن وبحرین مین مذہب
شیعہ کا پہیل گیا انکے اور اہل سنت کے درمیان فتن وحروب ومقاتلات ہوئے جنکا حصر بسبب
کثرت کے ممکن نہین ہے ف بہر استہار مذاہب فرق قدریہ وجہمیہ ومعتزلہ وکرامیہ وخوارج
وروافض وقرامطہ وباطنیہ کا وہان تک پہونچا کہ ساری مین سرگئی انہین جو شخص تہا وہ ناظر وسالک
طرق فلسفت تہا جو بات اونکو علوم فلاسفہ کی پسند آئی اوسی پر چلا یہانتک کہ کوئی مصر امصار
مین سے اور کوئی قطر اقطار مین سے باقی نہ بچا لیکن وہان طوائف کثیرہ مذہب مذکورہ کے موجود تہے
ف ابو الحسن علی بن اسمعیل اشعری نے علم ابو علی محمد بن عبد الوہاب جبائی سے اخذ کیا تہا کئی سال تک
اونکے پاس رہے پہر جب اونکو حال ظاہر ہوا تو مذہب اعتزال کو چہوڑ کر طریقہ ابو محمد عبد اللہ بن
سعید بن کلاب پر چلے اور اونہین کے قوانین پر مسائل صفات وقدر مین ناسخ بنے اور قائل
فاعل مختار ہو کر تاکہ قول تحسین وتقبیح عقلی ومسائل صلاح واصلح کے ہوئے اور یہ بات ثابت
کی کہ عقل موجب معارف کی قبل ورود شرع کے نہین ہے اور علوم ہر چند عقل سے حاصل ہوتے ہین

لکن وجوب اوسکا عقل سے نہین ہے اور نہ بحث کرنا اون معارف سے واجب ہے مگر ساتھ سمع کے
اور اللہ پر کوئی شی واجب نہین ہے اور نبوات جائزات عقلیہ واجبات سمعیہ سے ہین اسکے
سوا اور بہت مسائل ہین جو موضوع علم اصول دین ہین غرضکہ حقیقت مذہب اشعری کی یہ ہے
طریقہ وسط ہے درمیان نفی کے جو مذہب اعتزال ہے اور درمیان اثبات کے جو مذہب اہل تجسیم ہے
جب اشعری نے اسبات پر مناظرہ کیا اور اپنے مذہب کے حجت بیان کی تو ایک جماعت طرف
اونکے مائل ہوگئے اور اونکی رای پر اعتماد کیا گیا باقلانی و ابن فورک و ابواسحق اسفرائنی و ابواسحق
شیرازی و غزالی و عبدالکریم شہرستانی و فخر رازی وغیرہم ناصر اس مذہب کے ہوئے اور مناظرے اونکے
سے ساتھ مخالفین کے پیش آئے اور اپنی مصنفات مین استدلالات غیر محصور کیے یہانتک کہ مذہب
اشعری کا سنہ ۳۸۰ سے عراق مین پہیل گیا اور شام کیطرف منتقل ہوا ف جب سلطان ناصر
صلاح الدین بادشاہ مصر ہوئے تو وہ اور قاضی صدر الدین مارانی اسی مذہب اشاعرہ پر تہے
ان دونون نے ابتدای زمانہ خدمت سلطان نورالدین محمود بن زنگی سے دمشق مین اسی طریقہ
نشوونما پایا تہا بلکہ صلاح الدین نے بچپن مین عقیدہ مولفہ قطب الدین مسعود نیشاپوری کو حفظ
کرلیا تہا اور اپنے چہوٹے بچون کو یاد کرا دیا تہا اسوجہ سے وہ سب اسی عقائد اشعریہ پر جمے ہوئے تہے
جب زمانہ اونکی دولت کا آیا تو سارے لوگونکو التزام عقائد اشاعرہ پر آمادہ و مجبور کیا یہ حال
سارے ایام ملوک بنی ایوب مین پہر ایام مین اونکے موالی یعنی ملوک اتراک کے بدستور متمادی رہا
ف ایک یہ اتفاق پڑا کہ ابوعبداللہ محمد بن تومرت کہ بڑے رحّال مغرب سے طرف عراق کے
تہے اونہون نے مذہب اشعری کو امام غزالی سے حاصل کیا جب پہر کر بلاد مغرب مین گئے
تو وہانکے لوگونکو یہی علم سکہانے سمجہانے لگے اور ایک عقیدہ بنا دیا جسکو عامہ نے یاد کرلیا
پہر بعد اونکی موت کے عبدالمومن بن علی قیسی بجای اونکے خلیفہ ہوا اور ملقب باامیر المومنین ٹہیرا
اور ممالک مغرب پر غالب آیا وہ اور اوسکی اولاد بعد اوسکے سالہا سال تک وہان کے
فرمانروا رہے یہ لوگ موحدین کہلاتے تہے یہ دولت موحدین کی بلاد مغرب مین تہی جو کوئی خلاف

عقیدہ ابن تومرت کے ہوتا اوسکے خونکو مباح جانتے اسلیے کہ اونکے نزدیک ابن تومرت امام
معلوم مہدی معصوم تھا و لہذا اونھون نے ایک خلائق غیر معداۃ کو جنکی تعداد اللہ ہی کو معلوم
ہوگی اسی مخالفت عقیدے پر تہ تیغ کر ڈالا کتب تواریخ مین یہ حال معروف ہے یہ وجہ سبب
اشتہار مذہب اشعری اور انتشار عقائد اشعریہ کی امصار اسلام مین ہوئی یہا تک کہ سوا اوسکے
اور سب مذاہب منسی و مجہول ہوگئے کوئی مذہب خلاف اشعری کے باقی نرہا مگر مذہب حنابلہ
اتباع امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کہ وہ اپنی اوسی چال ڈھال سابق پر جو سیر سلف
امت تھی باقی رہے یہ معتقد تاویل صفات کے نہین ہین ف پھر سنہ سات سو ہجری کے بعد
دمشق و اعمال دمشق مین شہرت شیخ الاسلام تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام
بن تیمیہ حرانی رضی اللہ عنہ کی ہوئی وہ متصدی انتصار مذہب سلف کے ہوئے رد مذہب اشاعرہ
مین مبالغہ کیا اور اونپر انکار ظاہر فرمایا اور فرقہ صوفیہ پر بھی رد کیا لوگ اونکے حق مین دو فریق ہوگئے
ایک گروہ نے اونکا اعتقاد کیا اونکے اقوال پر معتمد ٹہیرے اونکی راے پر چلے انکو شیخ الاسلام جانا
اجل حفاظ اہل امت اسلامیہ جانا دوسرے فریق نے اونکی تبدیع و تضلیل کی اثبات صفات پر عیب
لگایا چند مسائل کا انتقاد اونپر کیا بعض مسائل ایسے تھے جنمین اونکے لیے سلف تھا بعض مسائل
مین زعم خرق اجماع کا نسبت اونکے کیا جنمین اونکے لیے کوئی سلف تھا انکے اور اونکے آپسمین خطوب
کثیرہ واقع ہوے و حسابہ و حسابہم علی اللہ الذی لا یخفی علیہ شئ فی الارض ولا فی السماء
اونکے اتباع ابتک شام مین اور تھوڑے مصر مین موجود مین ف درمیان اشاعرہ و ماتریدیہ
کے جو خلاف عقائد مین ہے وہ بجای خود مشہور ہے ماتریدیہ اتباع ہین ابی منصور محمد بن محمود ماتریدی
کے یہ ایک گروہ ہے قدماء حنفیہ کا جو کہ مقلد ہین امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت اور اونکے صاحبین ابو یوسف
یعقوب بن ابراہیم حضرمی اور محمد بن حسن شیبانی رضی اللہ عنہم کے یہ خلاف اشاعرہ و ماتریدیہ کا وقت
تقدم کے کچھ اوپر دس مسئلون مین ہے اس خلاف کے سبب سے اول امر مین باہم کسی قدر تباین و تنافر
تھا ہر ایک دوسرے کے عقیدے مین قدح کرتا تھا لکن انجام کو نوبت چشم پوشی کی آئی اشاعرہ کا کلام

صفاتیہ ہی سے ہے اسلیے کہ وہ اثبات صفات قدیمہ الٰہی کا کرتے ہین پہر انہون نے ان الفاظ
مین جو کتاب و سنت مین وارد ہوے ہین جیسے استوا و نزول الی السما و ید و قدم و صورت و جنب
و عین اتفاق کیا ہے دو فریق پر ایک فرقہ ان سب الفاظ کی تاویل وجوہ محتملۃ الالفاظ پر کرتا ہے دوسرا
فرقہ کچہ تعرض تاویل سے نہین کرتا اور نہ طرف تشبیہ کے جاتا ہے ان اشعریہ کو اثریہ ہی کہتے ہین
مسلمانون کے اس باب مین پانچ قول ہین ایک اعتقاد کرنا موافق مفہوم لغت کے دوسرے مطلقا
سکوت کرنا ان الفاظ سے تیسرے ساکت رہنا انسے بعد نفی ارادہ ظاہر کے چوتہے حمل کرنا
انکا مجاز پر پانچوین حمل کرنا انکا اشتراک پر ہر فریق کی دلیلین مع تحقیق مین جنہر کتب اصول متضمن
ہین ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذلک خلقهم والله یحکم بینهم یوم القیامة
فیما کانوا فیه یختلفون **ف** یہ بیان ہے عقائد امت اسلامیہ کا ابتدائی امر سے ہمارے
اسوقت تک ہمنے اس بیان مین مجمل کو مفصل اور مفصل کو مجمل کر دکہایا ہے یہ تحقیقات نفیسات طالب
علم کو بلا محنت و کلفت ہاتہ آ گئے ہین اللہ جسپر چاہے احسان کرے اس جگہ پر بعد اس بیان کے
مقریزی نے کتاب الخطط والآثار مین ترجمہ اشعری و عقائد اشعریہ کا لکہا ہے ہمکو کچہ ضرورت بیان
کرنے اون عقائد کی اس جگہ نہین ہے کتب عقائد اشعریہ و ماتریدیہ و حنابلہ متقلدین مذاہب اربعہ
مین متداول و مشہور ہین حنفیہ اصول دین مین ماتریدی ہین اور مالکیہ و شافعیہ اشعری اور اتباع امام
احمد حنبل حنبلی اسی طرح صوفیہ سابقین مین جو حنفی مذہب ستہے وہ ماتریدی ہین اور جو مقلد شافعی و مالک
ستہے وہ اشعری ہین اور شیخ عبد القادر جیلانی کبیر الاولیا حنبلی ہین رہے اہل حدیث سو وہ بلا تقیید
تکار اشاعرہ و ماتریدیہ و حنابلہ پابند سیرت سلف صالح کے ہین مراد سلف سے اصطلاح شرع
شریف مین اولا و بالذات عصر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کا ہے پہر ثانیا و بالعرض زمانہ تابعین
پہر عہد تبع تابعین بالاحسان کا بس یہی لکن تتبع و استقرار ادلہ کتاب و سنت صحیحہ سے یہ بات بخوبی
ثابت ہے کہ جسقدر موافقت عقائد کی حنابلہ کو ساتہ نقلا ہر کتاب و سنت کے ہے وہ اشاعرہ
و ماتریدیہ کو نہین ہے الا ماشاء اللہ ایک دو مسئلہ عقائد حنابلہ کے جو ایسے ہین جنکی شہادت واضح

قرآن و حدیث سے نہیں نکلتی ہے اور وہی وہ قول سیرت سلف سے علیحدہ سمجھے جاتے ہیں سو اونکی طرف تمام مجتہدین سبقت کر گئے ہیں مگر قائل بعض مسائل کے متفرد ہیں ساتھ اوس قول کے جسطرح کہ جماعۃ تمام مذاہب اربعہ میں بھی بعض فقہا ساتھ بعض مسائل کے احکام فروع کے متفرد گذرے ہیں پھر وہ تفرد بھی اجتہاد پر مبنی تھا مجرد رای ہوی نہ تھا اسلیئے کوئی گرد قبح و جرح کی دامن پر اون اکابر کے نہیں پڑتی ہے وہ ادس خطا میں بھی ویسا ہی ماجور ہیں ایک اجر جیسطرح کہ رسالہ خطیئات مجتہدین سلف متعلق کا حکم ہے رسالہ قطف الثمر و رسالہ لجج الباب و رسالہ قادمالی العقائد و رسالہ سائق العباد الی قصد الاعتقاد و رسالہ احتوا علی مسئلۃ الاستوا جو جامع جملہ عقائد سلف صالح ہیں اور بعض انہیں مطبوع ہیں مگر مطبوع طبع اہل دین بھی ہو چکے ہیں آپ متبع سنت معتقدی سا امت کو چاہیئے کہ مجموعہ بدعات محدثات عقائد فرق اعدا سے مجتنب ہو کر اپنے عقیدہ کو مطابق عقائد سلف صالح کے جو کہ موافق کتاب و سنت ہیں درست کر لے اور سبل متفرقہ سے بچکر ایک سبیل سلامت و صراط مستقیم پر اقامت و استقامت حاصل کرے و باللہ التوفیق

ف سبب خروج اکثر طوائف کا دیانت اسلام سے یہ ہے کہ فرس کا ملک وعلو دست جمیع امم پر اور جلالت خطر ذات ادنکی آتی تھی کہ وہ آپکو احرار و انبیا کہتے تھے اور سب لوگوں کو اپنا بندہ و غلام جانتے تھے حق اللہ نے اونکو ہاتھ پر عرب کے خوار و ذلیل کر کے اونکا ملک زائل کر دیا اور اوپر مصیبت بالای مصیبت پڑی تو اونہوں نے اوقات شتی میں محاربہ کر کے اسلام کے ساتھ مکر کرنا چاہا لکن اللہ نے ہر لڑائی میں حق کو غالب کیا منجملہ اوس لڑنے والوں کے سنفار و استیش و مقنع و بابک و غیرہم تھے اون سے پہلے بھی قصد عمار ملقب بخداش و ابو مسلم سرخ نے کیا تھا جب اونہوں نے دیکھا کہ کید کرنا ساتھ اسلام کے یوں نہ چلے گا بلکہ حیلہ گری مؤثر تر ہوگی تو ایک قوم نے اون میں سے اسلام ظاہر کیا اور اہل تشیع سے باظہار محبت اہل بیت و ناگواری مظلومیت علی بن ابی طالب لاوٹ پیدا کی پھر اونکے ساتھ طرح طرح کی چالیں نکالیں یہانتک کہ اونکو راہ ہدایت سے گمراہ کر دیا ایک قوم نے یہ بات اونکو سمجھا دی کہ ایک شخص منتظر جسکو مہدی کہتے ہیں حقیقت دین کی اوسیکے پاس ہے

لینا دین کا کفار سے جائز نہین ہے اسلیے کہ وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طرف
کفر کے منسوب کرتے تھے تو دوسرے قوم نے یہ بات دکھائی کہ ادعا نبوت کا واسطے
ایک قوم کے کیا اور اونکی نام بتا دئے تیسری قوم نے اونکو قائل حلول وسقوط شرایع کا بنا دیا
چوتھی قوم نے تلاعب کرکے ہر دن رات مین پچاس نمازین واجب بتائین پانچوین قوم نے
کہا سترہ نمازین مین ہر نماز مین پچیس رکعتین ہین اس قول کا قائل عبد اللہ بن عمرو بن حارث
کندی تھا قبل اسکے کہ وہ خارجی صفری ہو جاوے اس سے پہلے عبد اللہ بن سبا یہودی نے اسلام
ظاہر کرکے اہل اسلام کو فریب دیا تھا اصل مین ہر کاٹنے والا لوگون کا عثمان رضی اللہ عنہ پر وہی
ملعون تھا علی مرتضی نے کئی گروہ اونکے جو اعلان الوہیت علی مرتضی کا کرتے تھے آگ مین
جلا دیے تھے انہین اصول پر حدوث اسمعیلیہ وقرامطہ کا ہوا تھا حالانکہ وہ حق جسمین کسی طرح کا
شک وشبہہ نہین ہے یہ ہے کہ اللہ کا دین ظاہر ہے نہ باطن وجوہر ہے اوسکے نیچے کوئی سر
نہین ہے وہ دین لازم ہر واحد ہے اوسمین کسی طرح کی مسامحت نہین ہے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کوئی شئی شریعت کی مخفی نہین رکھی ایک کلمہ بھی پوشیدہ نہین کیا اور نہ کسی بات کے
ساتھ کسی بی بی یا اولاد عم کو مخصوص فرمایا اور نہ کسی گورے کالے سے اوسکو چھپایا نہ کسی شبان گوسفند
وشتر ودہاتی سے مخفی رکھا نہ حضرت کے پاس کوئی سر ورمز وباطن تھا سوا اوس امر کے جسکی طرف
سارے لوگون کو وہ دعوت کرتے اور بلاتے تھے اور اگر وہ کسی بات کو مکتوم رکھتے تو بلغ
مامور نہ ہوتے جو کوئی ایسی بات کا اونکے حق مین قائل ہے وہ کافر ہے باجماع امت ف
اصل ہر بدعت کی دین مین تعمق ہے کلام سلف سے اور انحراف کرنا ہے اعتقاد صدر اول
سے یہانتک کہ قدری نے قدر مین مبالغہ کرکے بندے کو خالق اوسکے افعال کا ٹھیرا دیا
جبری نے مقابلہ قدری مین مبالغہ کرکے سارا فعل واختیار بندہ کا سلب کر لیا معطل نے
تنزیہ مین ایسا مبالغہ کیا کہ اللہ تعالی سے صفات جلال ونعوت کمال کو سلب کر لیا مشبہ نے اونکی
مقابلے مین وہ مبالغہ کیا کہ اللہ پاک کو مثل ایک بشر کے ٹھیرا دیا مرجی نے سلب عقاب مین مبالغہ کیا

معتزلہ نے تخلید فی العذاب مین غلو کیا ناصبی کا مبالغہ دفع علی مرتضی مین امامت سے ہوا تمامتر نے ایسا مبالغہ کیا کہ علی کو آلہٰ ٹھیرا دیا شیعی کا مبالغہ تقدیم ابوبکر مین ہوا رافضی کا مبالغہ تاخیر ابی بکر مین وہانتک پہونچا کہ معاذ اللہ اونکو کافر کہدیا ہر مقلد مذہب کا مبالغہ حق مین اپنے امام کے اتنا ہوا کہ اوسکو گویا معصوم سمجھ لیا اپنے مذہب مختار کو صواب دوسرے کے مذہب کو خطا لکھدیا حالانکہ ہر مجتہد مخطی و مصیب ہوتا ہے غرضکہ میدان گمان کا وسیع ہے اور حکم وہم کا غالب ظنون کا تعارض ہوا اوہام کی کثرت ہوگئی اندہ ہر فریق شتر وعنا و بغی و فساد مین اقصی غایت و ابعد نہایت تک پہونچ گیا آپسمین اونکی تباغض و تلاعن و استحلال اموال و استباحت دماء ہونی لگا دول سے نصرت لی ملوک سے استعانت کی جب کہین کسی شخص نے کسی امر مین مبالغہ کیا وہین جھٹ پٹ دوسرا آدمی جھگڑا کرنیکو کھڑا ہوگیا کیونکہ ظن کا بعد ظن سے اکثر نہین ہوتا ہے اور وقت منازعت کے دوسری طرف طریق تقابل سے باز نہین آتا لکن ان لوگون نے کچھ نہ نادوہ اسی تدابر و تقاطع پر رہے ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک انتہی کلام العزیزی مع زیادۃ یسیرۃ ع جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ + چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

فصل ابوالفتح محمد بن عبدالکریم شہرستانی رحمہ نے ملل و نحل مین ذکر کیا ہے کہ بعض لوگون نے تقسیم جہان والون کے مطابق ہفت اقلیم کی کر کے ہر اقلیم والونکو اونکا حصہ اختلاف طبائع و انفس سے جیسا اونکی رنگتین اور زبانین دلالت کرتی ہین دیا ہے اور بعض نے اونکو مطابق چارون قطر یعنے مشرق مغرب جنوب شمال کے تقسیم کیا ہے اور ہر قطر کو اوسکا حصہ بخشا ہے یعنے باعتبار اختلاف طبائع و تباین شرائع کے اور بعض نے تقسیم مطابق امم کر کے کہا ہے کہ بڑی امتین چار ہین عرب عجم روم ہند پھر دو دو امتون مین جوڑ لگا کر یون کہا ہے کہ عرب و ہند ایک مذہب پر قریب یکدیگر ہین بہت میل خاطر اونکا طرف تقریر خواص اشیا کے ہے حکم احکام ماہیات و حقائق کا کرتے ہین امور روحانیہ کو استعمال مین لاتے ہین روم و عجم مذہب واحد پر متقارب ہین انکا میل خاطر اکثر طرف تقریر طبائع اشیا کے ہے یہ حکم و احکام کیفیات و کمیات کا دیتے ہین

امور جسمانیہ کے مستقل ہین اور بعض نے تقسیم اہل عالم کی مطابق آرا و مذاہب کے کی ہے ہماری غرض
اس جگہ یہی تقسیم ہے سو یہ سارے لوگ بقسمت صحیح اسطرح پر منقسم ہین کہ ایک تو اہل دیانات و ملل
ہین دوسرے اہل اہوا و نحل سو ارباب دیانات مطلق مجوس و یہود و نصارا و مسلمین ہین اور اہل
اہوا و آرا فلاسفہ دہریہ و صابیہ و کوکب پرست و بت پرست و براہمہ ہین پھر ہر گروہ ان کا
متفرق بچند فرقہ ہے مقالات اہل اہوا کے حد و معلوم مین ضبط نہین ہوسکتی ہین ہان مذاہب
اہل دیانات بموجب خبر وارد یعنی حدیث شریف حصر مین آسکتے ہین مجوس مین ستر فرقے ہین
اور یہود مین اکہتر اور نصارا مین بہتر اور مسلمانون مین تہتر سو فرقہ ناجی ہر فریق مین ایک ہی
ہوتا ہے کیونکہ حق دو قضیہ متقابلہ مین سے ایک ہی کے اندر ہوگا یہ بات جائز نہین ہوسکتی
ہے کہ دو قضیۂ متناقضہ متقابلہ شرائع تقابل پر ہون مگر یہ کہ صدق و کذب کی تقسیم کیجاوے
تب ایک مین ان دونون مین سے حق ہوگا نہ دوسرے مین یہ بات محال ہے کہ دو متخاصم متضاد
مین اصول معقولات پر یہ حکم لگایا جاوے کہ وہ دونون محق صادق ہین سو جبکہ حق ہر مسئلہ عقلیہ
مین ایک ہی ٹھیرتا ہے تو پھر ساری مسائل مین یہی واجب ہے کہ حق ساتھ ایک ہی فرقے کے ہوگا
جنے اس بات کو سمع یعنی دلیل نقل سے پہچانا ہے اور اللہ نے بھی قرآن مین یہی خبر دی ہے و ممن
خلقنا امة یهدون بالحق وبه یعدلون اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اسی طرح ارشاد
کیا ہے ستفترق امتی علی ثلث وسبعین فرقة الناجیة منها واحدة والباقون هلکی قیل
ومن الناجیة قال اهل السنة والجماعة قیل وما السنة والجماعة قال ما انا علیه الیوم
واصحابی اور یہ بھی فرمایا ہے لا تزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق الی یوم القیامة
اور یہ بھی کہا ہے لا تجتمع امتی علی الضلالة انتہی ف بیان تعیین فرقۂ ناجیۂ اہل اسلام کا
اسی کتاب مین اوپر گزر چکا ہے اور سب سے بہتر تفسیر واسطے تعیین اس گروہ کے حدیث نبوی ہے
جو کہ دلیل صریح ہے اس بات پر کہ ناجی وہی گروہ ہے جو کہ خاص حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب
حضرت کی راہ پر چلتا ہے اور کسی طرح کی بدعت و ہوے مین مبتلا نہین ہے جسطرح کہ ایک

صحابی نے شرائع اسلام کو حضرت سے دریافت کرکے یہ عرض کیا تھا واللہ لا ازید علیہا ولا
انتقص میں اسکی قسم ہے کہ جو آپ نے فرمایا ہے میں اسپر نہ کچھ زیادہ کرونگا اور نہ اوس سے
کچھ کم کرونگا اور حضرت نے اوسکو جنتی فرمایا تھا یعنی ناجی ناری سو جو کوئی دعوی نجات کا کرے
اور اوسکے عقائد و اعمال خلاف طریقہ حضرت و سیرت صحابہ کے ہوں تو وہ دعوی اوسکا باطل ہے
ستر فرقوں اسلام مین وہ کون فرقہ ہے جو آپ کو ناجی اور اپنے مخالف کو ہالک نہین جانتا ہے
لیکن تصدیق اس دعوے کی یا تکذیب اوسکی اسی طرح پر ممکن ہے کہ جسکا عقیدہ و عمل ما انا علیہ و
اصحابی کے موافق ہو وہ ناجی ہے اور جسکا عقیدہ و عمل اسکے مخالف ہو وہ ہالک ہے ع

وکل یدعی وصلا للیلی — ولیلی لا تقر لہم بذاکا

سو ایسا فرقہ ہر زمانہ مین یہی فرقہ محدثین امت کا ہے اور اوس گروہ سے جو کہ ہمیشہ حق پر غالب
رہے گا یہی گروہ حق پژوہ سعادت انبوہ مراد ہے علی بن المدینی شیخ بخاری و امام احمد وغیرہ ائمہ
اسلام نے اسیطرح فرمایا ہے وللہ الحمد ف ملل و نحل مین لکہا ہے کہ اصحاب مقالات کے لیے
تعدید فرق اسلامیہ مین کئی طریقے ہین لیکن ہمکو کسی قانون پر جو کہ مستند طرف کسی نص کے ہو یا کسی قاعدہ
پر جو کہ مخبر اونکی وجود سے ہو بلکہ دو تصنیفین بہی تو ایسی نہین ملتی ہین جو کہ ایک منہاج پر متفق
ہون گنتی کرنے مین فرق اسلام کے یہ بات معلوم ہے اسمین کچھ شک نہین ہے کہ ہر وہ شخص
جو کسی ایک بات مین بابت کسی ایک مسئلہ کے متمیز ہے وہ صاحب مقالہ نہین گنا جاتا ہے
اگر ایسے شخص کو شمار کیا جاوے جو مقالات دائرہ حصر و شمار سے باہر ہو جاوینگے بلکہ سلا
کوئی شخص منفرد ہی ساتھ کسی ایک مسئلہ کے احکام جواہر مین سے تو وہ گنتی مین اصحاب مقالات
کے نہین آسکتا ہے سو جب یہ بات ٹہیری تو اب ضرور ہوا کہ کوئی ضابطہ واسطے مسائل اصول و
قواعد کے مقرر ہونا چاہیے تاکہ وہ اختلاف ان مسائل کا مقالہ ٹہیرے اور قائل اوسکا صاحب
مقالہ کہا جاوے لیکن ہمنے کسی صاحب مقالات کو نہین پایا کہ اوسنے توجہ طرف اس ضابطہ کے
کی ۰۰ بلکہ سب نے ایراد مذہبیات مین کیفما اتفق استرسال کیا ہے اور جسطرح پر جسنے جو کچھ پایا ہے

بلا کسی قانون مستقر اور اصل مستمر کے کہ لکھنا لازم ہے تا جانیے بقدر تیسیر مقدور و تعذر میسور کے
حصر اس ضابطہ کا چار قواعد مین بڑی کوشش و گشتش سے کیا ہے یہ قواعد بڑے اصول ہین
(۱) پہلا قاعدہ مسئلہ صفات و توحید صفات الٰہی ہے یہ مشتمل ہے مسائل صفات ازلیہ باری تعالیٰ
پر اثباتاً نزدیک ایک جماعت کے اور نفیاً نزدیک دوسری جماعت کے اور بیان پر صفات ذات و صفات
فعل کے اور اس امر پر کہ اللہ کے لیے کیا چیز واجب ہے اور کیا چیز اوسپر جائز نہین ہے اور کون چیز اوسپر
محال ہے اس مسئلہ مین اختلاف ہے درمیان اشعریہ و کرامیہ و مجسمہ و معتزلہ کے (۲) دوسرا قاعدہ
مسئلہ قدر و عدل ہے یہ مشتمل ہے مسائل قضا و قدر و جبر و کسب و ارادہ خیر و شر و مقدور و معلوم
پر اثباتاً نزدیک ایک جماعت کے اور نفیاً نزدیک دوسری جماعت کے اس مسئلہ مین خلاف
ہے درمیان قدریہ و نجاریہ و جبریہ و اشعریہ کے (۳) تیسرا قاعدہ مسئلہ وعد و وعید و اسماء و احکام
ہے یہ مشتمل ہے مسائل ایمان و توبہ و وعید و ارجا و تکفیر و تضلیل پر اثباتاً نزدیک ایک جماعت کے
اور نفیاً نزدیک دوسری جماعت کے اسمین خلاف ہے درمیان مرجیہ و وعیدیہ و معتزلہ و اشعریہ
و کرامیہ کے (۴) چوتھا قاعدہ مسئلہ سمع و عقل و رسالت و امامت ہے یہ مشتمل ہے مسائل
تحسین و تقبیح و صلاح و اصلح و لطف و عصمت نبوت اور شرائط امامت پر نصاً نزدیک ایک جماعت
کے اور اجماعاً نزدیک دوسری جماعت کے اور کیفیت انتقال پر بموجب مذہب قائل نص کے اور کیفیت
اثبات پر بموجب مذہب قائل اجماع کے اسمین خلاف ہے درمیان شیعہ و خوارج و معتزلہ و کرامیہ
و اشعریہ کے تو جب ہم انفراد کسی شخص کا انفرادات مین سے ساتھ کسی مقالہ کے ان قواعد مین سے
پاوینگے تو ہم اوسکے مقالہ کو مذہب اور اوسکے جماعت کو ایک فرقہ ٹھیرائین گے اور جسکو منفرد
ساتھ ایک مسئلہ کے پائین گے اوسکے مقالہ کو مذہب اور اوسکی جماعت کو ایک فرقہ نہین ٹھیراوینگے
بلکہ اوسکو مندرج کرینگے نیچے کسی ایک فرقہ کے جسکے ساتھ اوس مقالہ مین وہ موافقت کرتا ہے
اور باقی مقالات کو اوسکے راجع طرف فروع کے کرینگے جسکو ہم مذہب منفرد شمار نہین کرتے ہین
اس صورت مین مقالات غیر متناہی نہون گے اور جبکہ یہ مسائل جو کہ قواعد خلاف مین متعین ہو گئے

تواب تمام فرق کے ظاہر ہوکر بار فرق چار فرقون مین منحصر ہو جائینگے ورنہ بیلا اس سے
بعض کا تداخل بعض مین تھا **ف** بڑے فرقے اسلام کے چار ہین قدریہ صفاتیہ شیعہ خوارج
پھر بعض کا ترکب بعض سے ہوکر ہر فرقے سے کئی صنف برآمد ہوگئے جنکی گنتی تہتر فرقون تک
ہو پہنچی ہے اصحاب مقالات کے ترتیب مین دو طریقے ہین ایک یہ کہ اصول مذاہب کو وضع
کرکے ہر مسئلہ مین مذہبا ایک طائفہ اور ایک ایک فرقہ کا بیان کرتے ہین دوسرے یہ کہ
رجال و اصحاب مقالات کے اصول پھیر کر ہر ہر مسئلہ مین اونکی مذاہب کو لاتے ہین یہ طریقہ
اخیر واضبط و اسطے اقسام کے اور الیق ساتھ ابواب حساب کے ہے انتہیٰ۔

فصل یہ شبہات جو آخر زمان مین واقع ہوئے ہین یہ بعینہ وہی شبہات ہین جو اول زمان
مین واقع ہو چکے ہین اسی طرح یہ بھی کہہ سکتے ہین کہ زمان ہر نبی اور دور ہر صاحب ملت و شریعت
مین جو شبہات امت آخر زمان مین پیدا ہوتے ہین یہ اونہین شبہات خصمار اول زمان سے
نکلے ہین جو کہ کفار و منافقین تھے بلکہ اکثر شبہات منافقین اولین ہی سے ناشی ہوئے ہین
اگرچہ امم گزشتہ مین بسبب تمادی زمان کے ہمپر مخفی رہے لکن اس امت کے شبہات ہمپر مخفی نہین
ہین یہ سارے شبہات انکے ناشی ہین شبہات منافقین زمان حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اسلیے کہ وہ حکم حضرت پر امر و نہی مین راضی نہ تھے اور جہان اور جس چیز مین فکر کو رسائی نہین ہے
وہان انہون نے تشریع کی ہے اور جس امر مین خوض کرنے سے ممنوع تھے اوسکا سوال
کیا تھا اور جس مین جدال کرنا جائز تھا اوسمین مجادلہ باطل سے پیش آئے تھے حدیث
ذی الخویصرہ تمیمی اسجگہہ لائق عبرت کے ہے کہ اوسنے حضرت سے کہا تھا اعدل یا محمد فانك
لم تعدل حضرت نے فرمایا ان لم اعدل فمن یعدل اوس لعین نے پھر وہی بات
دُہرائی اور کہا ھذہ قسمة ما ارید بھا وجه الله تعالی حالانکہ یہ صریح خروج تھا نبی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور جس صورت مین کہ اعتراض کرنے والا امام برحق پر خارجی
ہو جاتا ہے تو اعتراض کرنیوالا رسول پر بالاولی خارجی ٹھیریگا کیا یہ بات قول تحسین و تقبیح عقلی

اور حکم ہوئی بمقابلہ نص نہین ہے یا اسکو استکبار لعر یعنی بقیاس عقل نہین کہا جاتا ہے اخر حضرت
نے فرمایا سیخرج من ضئضئ هذا الرجل قوم یمرقون من الدین کما یمرق السهم من
الرمیة اسی طرح حال طائفہ منافقہ یوم احد کا ہے کہ اونہون نے کہا تہا هل لنا من الامر من شیٔ
وقولهم لو کان لنا من الامر شیٔ ما قتلنا ههنا وقولهم لو کانوا عندنا ما ماتوا وما قتلوا
یہ صاف تصریح ہی ساتھہ قدر کے اور مشرکین نے کہا تہا لو شاء الله ما عبدنا من دونه من
شیٔ دوسرے گروہ نے کہا تہا انطعم من لو یشاء الله اطعمه یہ صریح تصریح ہے ساتھہ
جبر کے ایک تیسرے گروہ نے اللہ کی ذات پاک مین مجادلہ کیا اوسکے جلال مین فکر دوڑائی اوسکے
افعال مین تصرف عقل کیا تہا یہانتک کہ اللہ نے اونکو منع کیا اور ڈرایا اور فرمایا ویرسل الصواعق
فیصیب بها من یشاء وهم یجادلون فی الله وهو شدید المحال سو جبکہ یہ حال زمانہ نبوت مین باوجود
اوس شوکت و قوت و صحت بدن کے تہا اور منافقین خدیعت کرتے تہے ظاہر مین مسلمان
باطن مین منافق تہے اور وہ نفاق اونکا ہر وقت اونکے اعتراض کرنے سے حرکات و سکنات سالت
مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ظاہر ہوتا تہا تو اب اس زمانہ کا کیا گلہ شکوہ ہے وہ اعتراضات
بمنزلہ تخم کے ہین اور یہ شبہات بمنزلہ کشت کے اس سے معلوم ہوا کہ وہ اہل شرع اسلام جو اسوقت
مین آپکو مسلمان کہتے ہین اور اللہ دن تشریع احداث کیا کرتے ہین اور کتاب و سنت کے باب مین
شکوک و شبہات لاتے ہین یہ درحقیقت اہل نفاق ہین انکا سلسلہ اونہین منافقین زمانہ اول عہد
جناب رسالت سے جا ملتا ہے یہ نفاق عقیدہ کہلاتا ہے نفاق عمل دوسری چیز ہے سبب وہ اختلافات
جو حال مرض اور بعد وفات حضرت کے صحابہ مین واقع ہوئے سو وہ اجتہادی تہے اونکی غرض اون
اختلافات سے اقامت مراسم شرع و اداء مناہج دین کی تہی نہ اور کچھہ **ف** پہلا تنازع
جو حضرت کی بیماری مین ہوا مطابق روایت بخاری کے بقول ابن عباس تہا کہ حضرت نے اشتداد
مرض مین فرمایا تہا ائتونی بدواة وقرطاس اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعده عمر رضی اللہ عنہ نے
کہا حضرت پر غلبہ وجع ہے ہمکو اللہ کی کتاب کفایت کرتی ہی جب زیادہ بکواس ہونے لگی تب حضرت

نے فرمایا تو منا عی لاینبغی عند نبی التنازع ابن عباس کہتے ہین الرزیة کل الرزیة ما
حال بین رسول اللہ وبین کتابہ ف دوسرا اختلاف حال مرض نبوی مین یہ ہوا کہ حضرت نے
فرمایا تھا جہزوا جیش اسامة لعن اللہ من تخلف عنہ اوس پر ایک قوم نے کہا ہم پر بجا آوری
اس حکم کی واجب ہے اور اسامہ مدینہ سے باہر نکل چکے تھے دوسری قوم نے کہا حضرت کا مرض
بڑھ گیا ہے ہمارا جی حضرت کے چھوڑنیکو اس حال مین نہین چاہتا ہے ہم ذرا صبر کرین دیکھین کیا ہوتا ہے
ہمنے ان دونون تنازع کو اسجگہ اسلیے ذکر کیا ہے کہ کبھی مخالفین کہنے لگین کہ یہ خلافات امر دین مین
موثر ہین سو یہ حال اسی طرح پر ہے اگرچہ غرض ان سب کے اقامت مراسم شرع کی وقت تزلزل قلوب
و تسکین نائرہ موثرہ کے وقت تقلب امور کے تھی ف تیسرا اختلاف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی موت مین ہوا عمر بن خطاب نے کہا جو کوئی یہ بات کہیگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مر گئے مین
اوسکو اس تلوار سے قتل کرونگا وہ تو آسمان پر مثل عیسیٰ بن مریم کے مرفوع ہو گئے ہین ابو بکر نے
کہا جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پوجتا ہو تو محمد بیشک مر گئے اور جو کوئی آلہ محمد کو پوجتا ہو تو اللہ
زندہ ہے وہ کبھی نہ مریگا پھر یہ آیت پڑھی وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان
مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم اوس وقت قوم نے رجوع طرف قول ابو بکر کے کیا عمر نے کہا
گویا مین نے یہ آیت ہی نہین سنی تھی یہانتک کہ ابو بکر نے پڑھی ف چوتھا خلاف موضع دفن
مین ہوا مہاجرین اہل مکہ نے چاہا کہ ہم نعش مبارک کو مکہ لیجائین اسلیے کہ مسقط رأس و مانس و موطئ
قدم و موقع رحل آپکا مکہ مکرمہ ہے انصار اہل مدینہ نے چاہا کہ مدینہ مین دفن ہون اسلیے کہ دار ہجرت
و مدار نصرت یہی شہر ہے ایک جماعت نے ارادہ کیا کہ بیت المقدس کی طرف نقل کرین اسلیے کہ وہ
جگہ مدفن انبیا کی ہے آپ کی معراج اوسی جگہ سے طرف آسمان کے ہوئی تھی پھر سب نے اتفاق کرکے
مدینہ مین دفن کیا اسلیے کہ حضرت نے فرمایا تھا انبیا اوسی جگہ دفن ہوتے ہین جہان مرتے ہین
ف پانچوان خلاف مسئلہ امامت مین ہے سب سے بڑا خلاف جو امت مین ہوا یہی خلاف امامت کا ہے
اسلام مین کسی قاعدہ دینیہ پر ایسی تلوار کشی نہین ہوئی جیسے کہ مسئلہ امامت پر ہر زمانے مین ہوئی

اللہ نے اس امر کو صدر اول پر سہل آسان کر دیا تھا جب درمیان مہاجرین و انصار کے اس بابت اختلاف
ہوا تو انصار نے کہا کہ منا امیر و منکم امیر پہر سعد بن عبادہ انصاری پر سب نے اتفاق کیا ابوبکر
و عمر فی الحال سقیفہ بنی ساعدہ مین آگئے عمر نے کہا مینے راہ مین ایک بات اپنے جی مین ٹہیرائی ہے مین
چاہتا ہون کہ اوسکو کہون ابوبکر نے کہا ای عمر ذرا ٹہیر و پہر اللہ کی حمد و ثنا کرکے وہی بات کہی جو مینے
اپنی جی مین قرار دی تہی گویا غیب کی خبر دیتے ہین پہر قبل اسکے کہ انصار بات کرین مینے اپنا ہاتہ بڑہا کر
ابوبکر سے بیعت کی اور لوگ بہی بیعت کرنے لگے نائرہ فساد تہم گیا لکن یہ بیعت ابوبکر کی یکایک
ہو گئی اور اللہ نے سبکو شر سے بچا لیا اب جو کوئی ایسا کام کرے اوسکو قتل کرنا چاہیے کیونکہ جو کوئی کسی
شخص سے بغیر مشورہ مسلمین کے بیعت کرے تو وہ دونون لائق قتل کے ہوتے ہین انصار نے
جو اپنے دعوے سے سکوت کیا وہ اس بنیاد پر تہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث نبوی اونکو سنائی
الائمة من قریش یہ بیعت ساتہ خلیفہ اول کے سقیفہ مین ہوئی تہی پہر جب وہ مسجد مین آئے
تو لوگ ہر طرف سے دوڑ کر آئے اور رغبت سے بیعت کرنے لگے سوا ایک جماعت بنی ہاشم اور ابوسفیان
اموی کے رہے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سو وہ حضرت کی تجہیز و دفن و ملازمت قبر مین مشغول
تہے بلا منازعت و مدافعت کے ف شوکانی رحمہ اللہ نے سیل جرار مین لکہا ہے کہ اہل علم نے
اس مسئلہ امامت مین اصولاً و فروعاً بہت کچہ طول کیا ہے اور وجوب نصب امام مین مختلف ہین کہ عقلی
ہے یا ظنی اور فقط شرعی ہے یا شرعی و عقلی دونون طریق پر ہے اور ایسی دلیلین لائے ہین جو بالکل
ساقط ہین اور ایسی حجتین بیان کین جو محل نزاع سے بالکل خارج ہین غرضکہ اونہون نے اطالت غیر
طائل کی ہے اور اون سب دلیلون سے ہمکو اتنی بات مغنی ہے کہ یہ امامت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے اسطرح پر ثابت ہے کہ جناب رسالت نے اوسکی طرف ارشاد کیا ہے اور طرف اس
منصب کے اشارہ فرمایا ہے کما فی قولہ الائمة من قریش اور کتاب و سنت دونون مین حکم ہے کہ ائمہ
کی اطاعت کرو پہر یہ ارشاد فرمایا ہے کہ سنت خلفاء راشدین پر چلو کما قال علیکم بسنتی وسنة الخلفاء
الراشدین المهدیین یہ حدیث صحیح ہے اسی طرح یہ بہی فرمایا ہے الخلافة بعدی ثلثون سنة

پیراوسکی طرف بہی اشارہ فرمایا تہا جو شخص کہ بعد حضرت کے قائم ہوگا سو جب حضرت کا انتقال
ہوگیا تو صحابہ نے امامت اور ریاست امام کو ہر شی پر مقدم کیا یہانتک کہ حضرت کی تجہیز و تدفین
سے پہلے یہی کام کیا پہر جب ابوبکر مرگئے تو وہ عمر کو بعد کیگئے پہر عمر نے چہ شخص کے شورے پر چہوڑا
جب عثمان مقتول ہوئے تو علی مرتضی سے بیعت کی بعد اونکی حسن علیہ السلام سے پہر مسلمان اسی
دستور پر چلا کیے کہ سلطان ایک ہی ہو اور امرا سب مجتمع رہے پہر جبکہ اقطار اسلام وسیع ہوگئے اور لوگو
مین اختلاف پڑا اور ہر قطر پر اقطار سے ایک سلطان مستولی ہوگیا تو سب لوگون نے اس بات پر اتفاق
کیا کہ جب کوئی بادشاہ مرتا تو دوسرے کو اوسکی جگہہ منصوب کرنے مین جلدی کرتے یہ بات معلوم ہے
اسمین کسی کا اختلاف نہین ہے بلکہ سارے مسلمانون کا اسپر اجماع ہے جب سے کہ حضرت کا انتقال ہوا
تب سے اسدم تک اسلیے کہ مصالح دین و دنیا سب سلطان سے مرتبط ہے اسمین اگر او رکچہہ نہوتا تو یہی
مقاتلہ کرنا اعدا سے اور امن راہ کا اور انصاف کرنا مظلوم کا ظالم سے اور امر و نہی اور نشر سنن و آمات
بدع و اقامت حدود کرنا کیا امر ضروری نہین ہے سو اسی حیثیت سے مشروعیت نصب امام کی ٹہیری ہے
اس مسئلہ مین جو خلط و خبط و دعاوی طویلہ و عریضہ واقع ہوئے ہین وہ سب مستند ہین کسی قیل و قال
اور مجرد خیال پر اجمال سے انتہی حاصلہ اور کتاب سبیل النجاح مین کہا ہے کہ اس مسئلہ امامت مین بہت سے
مذاہب و شعب متفرقہ ہوگئے ہین اور یہ مسئلہ اعظم مسائل خلاف سے ٹہیرا ہے کوئی یہ کہتا ہے کہ امام
بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فلان شخص ہے بنص کوئی کہتا ہے فلان شخص ہے باجماع ایک کو کہتا ہے
دوسرا کسی کو پہر اسپر ترتیب تکفیر و تضلیل و تبدیع و تشنیع کی کیجاتی ہے پہر اس کارروائی سے
طرح طرح کی عداوتین باہم پیدا ہوتی ہین جنسے نوبت خونریزی اور ہتک حرم و تفرق فی الدین کی پہونچی
ہے چنانچہ کتب تواریخ مین یہ حال موجود ہے وہ کتب اس قسم کے فتنون سے جو درمیان شیعہ و سنیہ کے
اکثر اقطار ارض مین ہوئے ہین مشحون ہین یہانتک کہ ہر فرقہ کو دوسرے فرقہ کے ساتہ ایسی عداوت ہے
جو کسی یہودی یا نصرانی کے ساتہہ بہی نہین ہے لکن بوقت تحقیق نظر و امعان فکر کے جبکہ یہ شخص کسی کا
متعادنہو اور نفس حرکت عصبیت سے پاک صاف ہو یہ بات معلوم ہو سکتی ہے کہ یہ مسئلہ لائق اس بحث

البعض کے ہی نہین ہے چہ جای کل تو تمیع کے الی ترد الدسے کے ہمکو اپنا بندہ واسطے ادای واجبات
شرعیہ کے بنایا ہے جیسے نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ پہر یہ بات واجب نہین کی سے کہ ہم یہ امر بہی جانین
کہ فلان شخص فلان وقت مین خلیفہ تہا اور فلان شخص اوس وقت مین خلیفہ تہا اسلیے کہ یہ ایک ایسی بات ہے
کہ قلم اوس سے سوکہہ چکا ہے اور اللہ کا حکم ساتہہ اوسکے درمیان عبادکے اجرا پاچکا ہے وہ سب دن
قیامت کو سامنے اللہ پاک کے کہڑے ہوںگے وہان محق مبطل سے مصیب مخطی سے ممتاز و میز
ہو جاویگا ہمکو کیا پڑا ہے کہ ہم ایسی قوم سے مشتغل ہون جنکو گزرے ہوے ایک زمانہ دراز
گذر گیا ہے نہ اونکے محسن نے ہمارے ساتہہ کوئی احسان کیا ہے اور نہ اونکے مسی نے ہمارے
ساتہہ کوئی برائی کی ہے کوئی عاقل بہی ایسا احمقانہ کام کرسکتا ہے جو ان اہل افراط و تفریط نے
کیا ہے پس جسکو اپنے دین پر حرص ہو اوسکو چاہیے کہ وہ اس مغاک مین ہرگز نگرے جسمین بے
گنتی لوگ گر گر اہل ہر قرن سے ہلاک ہو گئے ہین اور جس کسی شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ کسی بندہ پر عباد اللہ
سے معرفت اوس امام کی واجب ہے جسکا زمانہ اوسنے نہین پایا ہے تو یہ دعوے اوسکا قبول
نہین ہوگا مگر برہان شرعی سے کیونکہ اس شریعت کے واجبات مجرد دعوے سے ثابت نہین
ہوسکتے ہین ایسی دعوے تو ہر کوئی کرسکتا ہے اس طرح کے ادعا سے کوئی بشر بہی تو عاجز و قاصر
نہین ہے اگر یہ بات صحیح ٹہیرے تو پہر معرفت نبوت انبیاء علیہم السلام کی بہی آدم سے لیکر تا خاتم
واجب ہوگی بلکہ اوجب و اہم و اقدم انتہی پیشینے تمام بحث اس مسئلہ کی مع شرایط امامت و صفات امام
و جملہ احکام امامت کتاب اکلیل الکرامۃ فی تبیان مقاصد الامامۃ مین لکہی ہے اس جگہہ حاجت بیان
کی نہین ہے بمقتضای مثل سائر الشئ ما لتی بیذکر حقیقت حالت امامت کی اشارۃً اس جگہہ بتادی
گئی و باللہ التوفیق اس باب مین ایک رسالہ اردو حسن الساعی نام بہی متداول ہے ف جہگڑا خلافت
امر فدک مین ہوا تہا کہ حضرت کا وارث بعد حضرت کے کون ہے فاطمہ علیہا السلام نے کبہی دعوی
وراثت کا کیا اور کبہی تملیک کا یہانتک کہ وہ دعوی بدلیل مشہور نحن معاشر الانبیاء لا نورث
ما ترکنا ہو صدقۃ مدفوع کیا گیا ف بہا توان خلاف قتال مانعین زکوۃ مین ہوا تہا

ایک قوم نے کہا ہم اوسسے ویسا مقاتلہ کرینگے جیسا کہ کفار سے کرتے ہین دوسری قوم نے
کہا نہیں بلکہ ہم اوسسے مقاتلہ کرینگے یہانتک کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا لو منعونی عقالا
مما اعطوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لقاتلتہم علیہ اور جو واسطے اونکے
مقاتلہ کے نکلے آخر سارے صحابہ نے اونکا ساتھ دیا عمر رضی اللہ عنہ کا اجتہاد اونکے ایام خلافت
مین اسطرف مؤدی ہوا کہ اونکی سبایا و اموال اونکو واپس کردیے جائین اور محبوسین چھوڑدیے جاوین
ف آٹھواں خلاف اسمین ہوا کہ ابوبکر نے خلافت عمر پر تنصیص کی وقت وفات کے بعض نے
کہا تمنے ہمپر ایک سخت درشت مزاج والے آدمی کو والی کیا ہے جب ابوبکر نے یہ کہا لو سألنی ربی
یوم القیامة لقلت ولیت علیہم خیر اہلہم تب خلاف مرتفع ہوگیا اسی طرح زمانہ صحابہ
میں اختلافات کثیر مسائل میراث جد و اخوۃ و کلالہ و دیت اصابع و دیت دندان و حدود
بعض جرائم میں جنین کو کوئی نص اوسمین ہوئی تھی واقع ہوئی اہم امور اونکی ہی اشتغال تہا ساتھ
قتال روم و ترک و عجم کے اللہ نے مسلمانون کو بہت فتوح بخشے سبایا و غنائم کثرت سے اونکے ہاتھ
آئی سب لوگ رای عمر فاروق پر چلتے تہے دعوت اسلام کا اشتہار کلمہ اسلام کا ظہور بخوبی ہوتا تہا
عرب متدین تمام ہوگئی ف نوان خلاف امر شوری میں ہوا پہلے اختلاف آرا اوکا رہا پہر
سب نے بیعت عثمان رضی اللہ عنہ پر اتفاق کیا ملک کا انتظام ہوگیا دعوت اسلام نے اونکی
زمانے مین استقرار پکڑا فتوح کثرت سے ہوئے بیت المال بہر گیا لوگ بہت آرام و راحت
سے بسر کرنے لگے معاملہ مستطلہ ہونے لگا اتنی بات ضرور ہوئی کہ اونکے اقارب بنی امیہ
نے دست درازی کرنا شروع کیا تہا جبر کرنے لگے وہ جبر اونپر آپڑا اختلافات کثیر و پیدا ہوگئے
عثمان رضی اللہ عنہ پر مواخذات کیے گئے حالانکہ وہ سارے احداث بنی امیہ کے تہے نہ اونکے
مثلاً حکم بن امیہ کو مدینہ مین بلالیا حالانکہ حضرت نے اوسکو مدینہ سے نکالدیا تہا وہ طرید
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہلاتا تہا زمانہ خلافت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما مین اوسکی سفارش
کی گئی تہی مگر اونہوں نے آنا اوس کا مدینہ مین قبول نکیا تہا بلکہ عمر رضی اللہ عنہ نے اوسکو اونکی

جگہ سے بہی جو مدینہ مین تہی چالیس فرسخ اور دور پہینکدیا تہا یا ابوذر کو طرف ربذہ کے نکال دیا
یا اپنی بیٹی مروان بن حکم کو بیاہ دی اور خمس غنائم افریقیہ کی اوسکو دیدیے جسکی آمدنی دو لاکہ
دینار تہے یا عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کو جگہ دی حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا خون
ہدر کر دیا تہا انہون نے اوسکو والی مصر و اعمال مصر مقرر کر دیا یا عبد اللہ بن عامر کو والی بصرہ
بنا دیا اسنے وہان بہت احداث ایجاد کیے اسطرح کی اور بہت باتین ہین جسکے سبب سے لوگ
اونسے ناخوش ہو گئے تہے امرا لشکر اونکے وقت مین معاویہ بن ابی سفیان عامل شام سعد بن ابی وقاص
عامل کوفہ تہے پہر بعد سعد کے ولید بن عقبہ و عبد اللہ بن عامر کو عامل بصرہ مقرر کیا تہا اور عبد اللہ
بن سعد بن ابی سرح کو مصر پر والی بنایا تہا ان سبہون نے اونکو چہوڑ دیا اور کچہ مدد اونکی نہ کی یہانتک
کہ تقدیر کا لکہا ہوا سامنے آیا مظلوما اپنے گہر مین مارے گئے اور یہ فتنہ اوسی ظلم جاری کے سبب
سے برپا ہوا جو کہ ابتک ساکن نہین ہے انتہی ہمکو چاہیے کہ ہم ان امور کو سنکر اونسے یا کسی اور صحابی
سے بدگمان نہون اونکے قضایا و مشاجرات کو محامل نیک پر اوتارین تلك امة قد خلت لها
ما کسبت ولکم ما کسبتم **ف** دسوان خلاف وہ ہے جو زمانہ امیر المومنین علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ مین واقع ہوا بعد اسکے کہ اونپر اتفاق کر کے عقد بیعت ہوا تہا سو پہلا خلاف
نکلنا طلحہ و زبیر کا ہے طرف مکہ کے پہر عایشہ رضی اللہ عنہا کا لیجانا بصرہ کو پہر جنگ کرنا علی سے
اسکو حرب جمل کہتے ہین حق بات یہ ہے کہ طلحہ و زبیر نے رجوع کر کے توبہ کر ڈالی تہی جبکہ حضرت
امیر نے اونکو ایک بات یاد دلائی اور وہ اونکو یاد آگئی زبیر رضی اللہ عنہ کو ابن جرموز نے پہرتے
وقت قتل کر ڈالا وہ قاتل مردود آگ مین جائیگا بدلیل حدیث بشر قاتل ابن صفیة بالنار
مراد ابن صفیہ سے زبیر ہین طلحہ کو وقت اعراض کے مروان بن حکم نے ایک تیر مارا وہ مر گر پڑے عایشہ
رضی اللہ عنہا کو وہان لیگئے تہے کچہ وہ آپ اس لڑائی کے لیے نہین نکلی تہین آخر اونہون نے بہی
بعد اس معرکہ کے رجوع و توبہ کی دوسرا خلاف درمیان علی و معاویہ کے تہا جو جنگ صفین
تیسرا خلاف مخالفت خوارج کا اور تحکیم کا ہونا تہا جو تہا خلاف مغادرت عمرو بن عاص کا ساتہ ابو موسی

اشعری سے کہ تہا خلافت کا بقا تا وقت وفات مشہور ہے اسی طرح وہ خلاف جو کہ درمیان شراۃ مارقین کے بمقام نہروان عقدًا وقولًا اور نعصب قتل مین ظاہر ہوا تہا معروف ہے بالجملہ علی حق پر تہے اور حق ساتہہ علی کے تہا انہیں کے زمانہ مین خوارج نے انپر خروج کیا تہا جیسے اشعث بن قیس مسعود بن فدکی تیمی زید بن حصین طائی وغیرہم اسیطرح انکے زمانے مین غلاۃ روافض ظاہر ہوئے جیسے عبد اللہ بن سبا ایک جماعت اوسکے ہمراہ ہوگئی تہی ان دونون فریق سے ابتداء فتنہ وضلالت کا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانا سچ نکلا یہلک فیک اثنان محب غال ومبغض قال پہر بعد اوسکے خلافت دو قسم پر ہو گئی ایک اختلاف امامت مین ہوا دوسرا اختلاف اصول مین اختلاف امامت کا دو طرح پر ہے ایک یہ کہ ثبوت امامت کا اتفاق واختیار سے ہوتا ہے دوسرے یہ کہ نص وتعیین سے ہوتا ہے پہر جو کوئی قائل ہے قول اول کا وہ پہر اوس شخص کی امامت کا بہی قائل ہے جسپر کہ امت یا ایک جماعت معتبرہ نے اتفاق کیا ہے مطلقًا یا بشرط قرشیت کے بموجب مذہب ایک قوم کے یا بشرط ہاشمیت کے بموجب مذہب ایک قوم دیگر کے یا بشرط کذا اخری سو قائل قول اول قائل ہے امامت معاویہ اور اولاد معاویہ کا پہر خلافت مروان و اولاد مروان کا خوارج نے ہر زمان مین اونمین سے ایک شخص پر اجتماع کیا تہا اس شرط سے کہ وہ اوسکے مقتضای اعتقاد پر باقی رہے اور اونکے معاملات مین راہ انصاف پر چلے ورنہ اوسکو بے مددگار چہوڑ کر خلع کر دیتے تہے بلکہ بعض کو قتل بہی کر ڈالا تہا اور جو شخص اس بات کا قائل ہے کہ ثبوت خلافت کا نص سے ہوتا ہے وہ بعد علی مرتضی کے مختلف ہے بعض نے کہا ہے کہ علی نے نص کی تہی محمد بن حنفیہ پر انکو کیسانیہ کہتے ہین پہر بعد ابن حنفیہ کے اختلاف ہوا کیسانیہ نے کہا وہ نہین مرے وہ پہر آکر زمین کو عدل سے بہر دینگے کیسانیہ نے کہا کہ وہ مر گئے امامت اونکے بیٹے ابو ہاشم مین آگئی پہر اختلاف ہوا تو بعض نے بقاء امامت کو اونکی اولاد مین وصیۃً بعد وصیۃٍ بتلایا اور بعض نے منتقل الی الغیر بتلایا پہر اوس غیر مین اختلاف ہوا کسی نے بیان بن سمعان نہدی کو امام کہا کسی نے علی بن عبد اللہ بن عباس کو کسی نے عبد اللہ بن حرب کندی کو

کیلیئے عبد اللہ بن معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب کو ان سب کا قول ہے کہ دین طاعت
ہے ایک مرد کی یہ سارے احکام شرع کی تاویل شخص معین پر کرتے ہین پھر جو قائل نص کا محمد بن حنفیہ
پر نہین ہے وہ قائل ہے نص کا حسن و حسین پر کہتا ہے کہ امامت اخرین مین ہے یعنے انہین حسن
و حسین مین پھر آپس مین بھی اختلاف پڑا کسینے امامت کو اولاد حسن مین رکہا حسن کے بعد حسن بن
حسن کو امام ٹھیرایا پھر اونکے بیٹے عبد اللہ کو پھر اونکے پسر محمد کو پھر اونکے بھائی ابراہیم کو ان
محمد و ابراہیم نے ایام منصور مین خروج کیا تھا یہ دونون مارے گئے پھر انہین سے کسینے کہا کہ محمد
رجعت کرینگے اور بعض نے امامت کو وصیۃً اولاد حسین مین قرار دیا بعد حسین کے علی زین العابدین
کو نصًا امام بتایا پھر بعد اونکے اختلاف ہوا زیدیہ نے کہا امام زید ہین انکا مذہب یہ ہے کہ جو فاطمی
خروج کرے اور وہ عالم زاہد شجاع سخی ہو وہی امام واجب الاتباع ہے اور رجوع امامت کا طرف
اولاد حسن کے بھی جائز بتاتے ہین اور بعض ائمہ مین سے واقف ہین اور کوئی قائل رجعت اور بعض
قائل ہین التباس اور شخص کے جسکی یہ حالت ہو ہر زمان مین رہے امامیہ وہ قائل ہین امامت
محمد بن علی باقر کے نصًا پھر امامت جعفر بن محمد کی وصیۃً پھر بعد اونکے اختلاف کرتے ہین کہ اونکی
اولاد مین کون منصوص علیہ ہے وہ پانچ شخص ہین محمد و اسمعیل و عبد اللہ و موسی و علی جو محمد
کو امام کہتے ہین وہ عماریہ کہلاتے ہین جو اسمعیل کو امام کہتے ہین اور اونکے مرنے کے سامنے
باپ کے منکر ہین وہ مبارکیہ نام ہین پھر انمین بعض کو توقف ہے اور بعض قائل رجعت ہین اور بعض
کہتے ہین کہ امامت اولاد اسمعیل مین ہے نصًا بعد نص آجتک اسمعیلیہ ہین جنکو بوہرہ کہتے ہین
انکے امام فی الحال بند رسورت مین رہتے ہین اور بعض کا قول یہ ہے کہ امام عبد اللہ افطح ہین وہ بعد
موت کے پھر آئینگے اسلیے کہ بے اولاد مرگئے ہین کوئی موسی کو نصًا امام بتاتا ہے اسلیے کہ اونکے
والد نے کہا تھا سابعکم قائمکم الا وھو سمی صاحب التوراۃ پھر انمین اختلاف ہوا کوئی قائل
رجعت کا ہے اسلیے کہ وہ نہین مرے ہین تو امامت اونہین پر مقصور ہے اور بعض اونکی موت
مین توقف کرتے ہین انکا نام ممطورہ ہے بعض نے اونکی موت کا یقین کرلیا ہے امامت کو

اونکے بیٹے علی بن موسیٰ رضا مین بتاتے مین انکا نام قطعیہ ہے پہران سب کا اختلاف ہوا بعض
اونکی اثنا عشریہ نے کہا کہ امام بعد علی رضا کے اونکے فرزند محمد مین پہر اونکے فرزند علی پہر اونکے پسر حسن
پہر اونکے بیٹے محمد قائم منتظر جو امام دوازدہم ہین اونکو زندہ غیر مردہ بتلاتے ہین کہتے مین کہ وہ
پہر کر زمین کو عدل سے بہر دینگے جسطرح کہ جور سے بہر گئی ہے دوسرون نے امامت کو حسن عسکری
پر رکہا ہے پہر کہا کہ بعد اونکے جعفر اونکے بہائی ہین بعض نے توقف کیا ہے اور حال مین محمد کے
شاک ہوئے ہین غرضکہ انکو سوق امامت مین ایک خبط دراز ہے کبہی توقف کرتے مین کبہی قائل
رجعت بعد موت کے ہوتے ہین کبہی غائب بتا کر قائل رجعت بعد غیبت کے ہوتے ہین۔
فہذہ جملۃ اختلافات فی الامامۃ انتہی **ف** اصول مین جو اختلاف ہوا وہ آخر ایام
صحابہ مین حادث ہوا معبد جہنی و غیلان دمشقی و یونس اسواری نے بدعت قول بقدر و انکار اضافت
خیر و شر بطرف قدر نکالی اونہون نے واصل بن عطا کے تئین پر بنا وہ شاگرد تہا حسن بصری کا اوسکا
شاگرد عمرو بن عبید ہوا اوسنے مسائل قدر مین زیادت کی ایک اور لقمہ طنبور مین بڑہایا یہ عمرو منجملہ دعاۃ
یزید ناقص کے تہا ایام بنی امیہ مین پہر جب منصور والی ہوا تو اوسکی امامت کا قائل بن گیا ایکدن منصور
نے اوسکی تعریف مین یہ جملہ کہا مترت الحب للناس فلقطوا غیر عمرو ابتداء بدعت وعیدیہ
خوارج و مرجیہ جبریہ و قدریہ کی زمان حسن بصری مین ہوئی واصل انسے کنارہ کش ہوگیا اور منزلت
بین المنزلتین مین اپنے اوستاد سے پہر گیا وہ اور اوسکے اصحاب معتزلہ کہلائے زید بن علی شاگرد واصل
تہے اصول کو اوسی سے لیا تہا اسیوجہ سے سارے زیدیہ معتزلہ ہین جنہنے زید بن علی کو رفض یعنی
ترک کیا اور چہوڑ دیا اس بنیاد پر کہ وہ مخالف مذہب آبا خود ہین تبری و تولی مین اور یہ ایک جماعت
اہل کوفہ کی تہی سو وہ لوگ رافضی کہلائے اسکے بعد شیوخ معتزلہ نے مطالعہ کتب فلاسفہ کا کیا جبکہ وہ
کتب ایام مامون مین منتشر ہوگئی تہین تب سے مناہج اونکے مناہج کلام سے مختلط ہوگئے یہ کلام ایک فن
مفرد فنون علم مین سے ٹہیر گیا اور اوسنے علم کلام نام پایا یا تو اسلیے کہ ظاہر تر مسئلہ اس فن کا جسپر
کلام کیا گیا اور اوسپر تقاتل ہوا وہ یہی مسئلہ کلام کا تہا لہذا وہی نام اس نوع کا رکہدیا گیا یا اسلیے کہ

اونهون نے تسمیہ مین اس علم کے مقابلہ فلاسفہ کا کیا کہ جسطرح اونهون نے اپنے ایک فن کا نون علم مین سے منطق نام رکھا ہے ہم اپنے ایک فن کا نام کلام رکھین گے سو منطق و کلام دونون مترادف مین **ف** ابو الہذیل علاف شیخ اکبر معتزلہ موافق فلاسفہ ہے اس مسئلہ مین کہ باری تعالی عالم بعلم ہے اور اوسکا علم بہی اوسکی ذات ہے قادر بقدرت ہے اوسکی قدرت بہی اوسکی ذات ہی ہے پہر اوسنے کلام و ارادہ و افعال عباد و قول بقدر و آجال و ارزاق مین بدعات نکالی درمیان اوسکے اور ہشام بن حکم کے احکام تشبیہ مین مناظرات ہوئے ابو یعقوب شحام اور آدمی دونون صاحب ابو الہذیل تہے وہ موافق ابو الہذیل کے ان سب حالات مین رہے **ف** پہر ایام معتصم مین ابراہیم بن سیار نظام بڑا غالی تہا مذاہب فلاسفہ مین سلف سے بوجہ رفض و قدر مین اور اپنے اصحاب سے چند مسائل دیگر مین منفرد ہوگیا محمد بن شبیب و ابو شمر موسی بن عمران فضل حدثی احمد بن حائط اوسکے اصحاب تہے اسواری موافق نظام تہا سارے بدع مین اسیطرح اسکافیہ اصحاب ابو جعفر اسکافی و جعفریہ اصحاب جعفر بن جعفر بن مبشر و جعفر بن حرب اوسکے موافق تہے **ف** پہر بدعت بشر بن معتمر ظاہر ہوئی وہ قائل تہا تولد کا اور اوسمین افراط کرتا تہا اور طرف فلاسفہ طبیعیین کے میل رکہتا تہا اور کہتا تہا کہ اللہ تعالی تعذیب اطفال پر قادر ہے لیکن جبکہ ایسا کریگا تو ظالم ہوگا اسکے سوا اور بہت اقوال مین اپنے اصحاب سے منفرد تہا پہر ابو موسی مزدار راہب معتزلہ اوسکا شاگرد بنا اور منفرد ہوا ساتہہ ابطال اعجاز قرآن کے براہ فصاحت و بلاغت اسکے زمانہ مین بہت سے تشدیدات سلف پر جاری ہوئے اسلیے کہ وہ قائل قدم قرآن کے تہے پہر اوسکے شاگرد جعفر ابو زفر و محمد بن سوید صاحب مزدار اور ابو جعفر اسکافی و عیسے بن ہیثم اصحاب جعفر بن حرب الشیخ ہوئے **ف** مبالغین قول بالقدر مین سے ہشام بن عمرو فوطی و اصم ہین یہ دونون امامت علی مین قادح تہے کہتے تہے کہ امامت بغیر اجماع امت کے منعقد نہین ہوتی ہے فوطی و اصم دونون کا اسبات پر اتفاق تہا کہ اللہ کا عالم بالاشیاء ہونا قبل اون اشیاء کے محال ہے اور معدوم کوئی شی نہین ہے ابو الحسن خیاط و احمد بن علی شطوی اصحاب عیسے صوفی تہے پہر پاس ابو مجالد کے رہے اور کعبی شاگرد خیاط ہوگیا اسکا مذہب بعینہ اوسکا مذہب تہا

ف یہ ہے معمر بن عباد سلمی و ثمامہ بن اشرس نمیری و عمرو بن بحر جاحظ سو یہ سب ایک ہی زمانہ مین تھے رای و اعتقاد مین متقارب یکدیگر تھے اگرچہ بعض مسائل مین اپنے اصحاب سے منفرد تھے انکے متاخرین نے جیسے ابو علی جبائی اور اوسکا بیٹا ہشام اور قاضی عبدالجبار و ابوالحسین بصری مین اپنے اصحاب کے طرق کو ملخص کیا اور چند مسائل مین اونسے منفرد ہو گئے ف ابتدا رونق علم کلام کی خلفای عباسیہ سے ہے جیسے ہارون مامون معتصم واثق متوکل انتہا اوسکی صاحب بن عباد اور ایک جماعت دیالمہ پر ہوئی پھر ایک جماعت معتزلہ متوسطہ کی ظاہر ہوئی جیسے ضرار بن عمرو و حفص فرد و حسین نجار ان متاخرین نے چند مسائل مین خلاف اپنے شیوخ کا کیا ہے ف پھر جہم بن صفوان برآمد ہوا یہ ایام نصر بن سیار مین تھا اسنے اظہار بدعت جبر کا ترمذ مین کیا تھا سالم بن احوز مازنی نے آخر ملک بنی امیہ مین بمقام مرو اوسکو قتل کر ڈالا اور میان معتزلہ اور سلف کے ہر زمانہ مین بابت مسئلہ صفات کے اختلافات رہے سلف اونسے بابت اس مسئلہ کے ہمیشہ مناظرہ کرتے تھے لیکن نہ کسی قانون کلامی پر بلکہ قول اقناعی پر اور صفاتیہ کہلاتے تھے کوئی صفات کو معانی قائم بذات الٰہی کہتا تھا اور کوئی تشبیہ صفات باری بصفات خلق تھا مگر تعلق سب کا اسی ظواہر کتاب و سنت سے تھا اور معتزلہ سے بابت قدم کلام کے قول ظاہر پر مناضلہ کرتے تھے عبداللہ بن سعید کلابی و ابوالعباس قلانسی و حارث محاسبی اوسمین باعتبار اتقان و کلام کے اشید و امتن تھے ف ابوالحسن اشعری اور اونکے استاد ابو علی جبائی مین بابت بعض مسائل کے مناظرہ ہوا اکثر مین اشعری نے جبائی کو الزام دیا جس کا جواب جبائی سے نہ بنا تب اشعری نے اونسے اعراض کرکے ایک گروہ سلف کی طرف پناہ پکڑی اور مذہب سلف کا انتصار قاعدہ کلامیہ پر کیا اسلیے اشعری کا طریقہ ایک مذہب منفرد ٹھیر گیا اور ایک جماعت محققین نے اوس طریقہ کو مقرر رکھا جیسے باقلانی اسفرائنی ابن فورک انکے باہم کچھ بڑا اختلاف نہین ہے ف پھر ایک آدمی متسمی بہ محمد سجستان سے برآمد ہوا اوسکو ابو عبداللہ بن کرام کہتے تھے وہ کم علم تھا پر ایک مذہب اوسنے ایک تماش ضغث لیلی تی اور اوسکو اپنی کتاب مین لکھکر

رواج اوسکا ممالک افغانستان و غزنی و غور و سواد خراسان مین دیا تھا اسلیے اوسکا نام ہوگیا اور ایک مذہب ٹھیر گیا سلطان محمود بن سبکتگین اوسکے ناصر و مددگار تھے اونکی طرف سے اہل حدیث و شیعہ پر آفت رہی اسکا مذہب خوارج کے مذہب سے قریب تر تھا یہ لوگ مجسمہ تھے سوا محمد بن ہیثم کے کہ وہ مقارب تھا

ف مذاہب اہل عالم خواہ ارباب دیانات و ملل ہون یا اصحاب اہوا و نحل پھر خواہ فرق اسلامیہ مین سے ہون یا غیر اسلامیہ سے جو کتاب رکھتے ہین جیسے صابئہ اولی یا کتاب نہ رکھتے ہون اور نہ کوئی حدود و احکام شرعیہ جیسے فلاسفۂ اولی و دہریہ جنکو نیچریہ بھی کہتے ہین اور ستارہ پرست اور بت پرست و براہمہ ان سب کا ذکر شہرستانی نے مع ارباب و اصحاب کے بعد تمہید مبادی و مراتب کے کتاب ملل و نحل مین کیا ہے تقسیم صحیح جو درمیان نفی و اثبات کے دائر سائر ہے یہی ہے کہ اصل تقسیم اہل عالم کی دو تقسیمین ہین ایک اہل دیانات و ملل دوسرے اہل اہوا و نحل تو ملت کبری تمام عالم مین ملت ابراہیم علیہ السلام ہے جسکو ملت حنیفیہ کہتے ہین اسکے مقابلہ مین ملت صبوہ ہے یہ دونون ملتین باہم متضاد ہین قال تعالی ملۃ ابیکم ابراھیم شریعت کی ابتدا نوح علیہ السلام سے ہوئی قال تعالی شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا حدود و احکام کی ابتدا آدم و شیث و ادریس علیہم السلام سے ہے خاتمہ سارے شرائع و ملل و مناہج و سنن کا اکمل طریق واتم سبیل بر احسن جمال محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوا قال تعالی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا بعض اہل علم نے کہا ہے آدم مخصوص باسمائے تھے نوح مخصوص بمعانی اسماء تھے ابراہیم مخصوص بجمع بین الاسماء والمعانی تھے موسی مخصوص بتنزیل تھے جیسے مخصوص بتاویل تھے مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخصوص بجمع تنزیل و تاویل علی ملۃ ابراہیم علیہ السلام تھے انتہی کلام الشہرستانی رحمہ اللہ تعالی

خاتمہ جو لوگ ملت حنیفیہ و شریعت اسلامیہ سے خارج ہین مگر قائل شریعت و احکام و حدود و اعلام ہین وہ منقسم ہین طرف دو گروہ کے ایک وہ ہین جو کوئی کتاب بالتحقیق رکھتے ہین جیسے توریت و انجیل قرآن پاک مین جہان کہین یا اہل الکتاب آیا ہے انہین کو خطاب ہے دوسرے وہ ہین جو شبہ کتاب رکھتے ہین

جیسے مجوس ہا نوبہ کیونکہ جو صحف ابراہیم علیہ السلام پر اوترے تہے وہ بسبب احداث و بدع مجوس
کے آسمان پر اوٹہ گئے اسلیے معاملہ ساتہ مجوس کے مثل اہل کتاب کے کیا جاتا ہے اہل کتاب قبل
مبعث کے دو فرقہ متقابل تہے ایک طرف اہل کتاب دوسری طرف امیین امی وہ ہین جسکو لکہنا
پڑہنا نہین آتا یہود و نصاری مدینہ مین تہے امیین مکہ مین تہے اہل کتاب طریقہ اسباط تہے
بنی اسرائیل پر چلتے تہے امیین ناصرین قبائل تہے نسب بنی اسمعیل پر چلتے تہے سو جب نور آدم
منتقل ہوکر ابراہیم مین آیا تو دو شعبہ پر منقسم ہوا ایک شعبہ بنی اسرائیل مین گیا دوسرا شعبہ بنی اسمعیل
مین آیا سو وہ شعبہ نور جو طرف بنی اسرائیل کے گیا ظاہر تہا اور یہ شعبہ نور جو طرف بنی اسمعیل کے آیا
مخفی تہا اس نور ظاہر پر استدلال بظہور اشخاص مثلہا نبوت تخصص بعد تخصص کے کیا جاتا تہا اور اس نور
مخفی پر استدلال باثبات مناسک و عادات و استرسال فی الاشخاص ہوتا تہا فرقہ اولی کا قبلہ بیت المقدس
تہا فرقہ دوم کا قبلہ بیت اللہ الحرام تہا شریعت اولی ظواہر احکام تہی شریعت ثانیہ رعایت مشاعر حرام
تہی خصما فریق اول کفار تہے جیسے فرعون ہامان خصما فریق ثانی مشرکین تہے جیسے بت پرست اور ستارہ
پرست غرضکہ دونون فریق متقابل ٹہیرے اور تقسیم صحیح ہوگئی ف یہود و نصاری کبار ہم
اہل کتاب سے ہین انہین یہود سب سے بڑی امت ہے اسلیے کہ شریعت موسی علیہ السلام کی تہی اور
سارے بنی اسرائیل ساتہ اوسکے متعبد و مکلف بالتزام احکام توریت تہے انجیل جو عیسی علیہ
السلام پر اوتری اوسنے نہ تخصیص احکام کا کیا اور نہ استنباط حلال و حرام کا وہ تو نرے رموز و امثال
و مواعظ و مزاجر تہے لیکن جسقدر شرائع و احکام تہے سو وہ سب توریت پر محمول تہے اسی قضیہ کے
سبب سے یہود منکر حضرت عیسی علیہ السلام کے نبوت کے اور یہ دعوی کیا کہ جیسے ہم مین ساتہ متابعت
موسی کے اور موافقت توریت کے لیکن عیسی نے تغیر و تبدل کر ڈالا جیسے سنیچر کی جگہ اتوار ملا
دیا یا اکل خنزیر جو توریت مین حرام تہا اوسکو متغیر کر ڈالا اور ختان کو غسل کو بدل ڈالا وغیر ذلک
اور مسلمانون نے کہا کہ مبدل و محرف امیین ہین ورنہ تیسے مقرر رکہنے والی اور مخبر تہے
جسکا موسی لائے تہے اور موسی و عیسی دونون نے بشارت دی ہے مقدم نبی الرحمۃ کی

اور اونکے انبیاء و کتاب و ائمہ نے اونکو حکم دیا ہے متابعت خاتم الانبیاء کا اونکے اسلاف نے
حصون و قلاع قریب مدینہ منورہ کے اسی لیے بنا لیے تھے کہ جب رسول آخر الزمان آوینگے
تو ہم اونکی نصرت کرینگے اونکو حکم تھا کہ وہ اپنے اوطان ملک شام سے ہجرت کرکے اون قلاع
بقلاع مین جا رہین جب وہ پیغمبر ظاہر ہوا اور فاران مین حق علانیہ ہوا اور وہ ہجرت کرکے دار
الہجرت مین آئے اور یثرب مین نزول فرمائے تو اوسکی نصرت و معاونت کرو یہی مطلب ہے اس
آیت شریف کا وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءهم ما عرفوا کفروا
به فلعنة الله علی الکافرین یہود و نصاریٰ مین جو خلاف تھا وہ بغیر حکمت کے مرتفع نہو سکتا
تھا اسلیے کہ یہود کہتے تھے لیست النصاریٰ علی شیٔ اور نصاریٰ کہتے تھے لیست الیہود
علی شیٔ حالانکہ دونون تالی کتاب تھے اور حضرت فرماتے تھے لستم علی شیٔ حتی
تقیموا التوراة والانجیل سو یہ اقامت اونسے بدون اقامت قرآن و تحکیم نبی الرحمۃ رسول
آخر زمان کے ممکن نتھی جب اونہون نے اس بات کا انکار کیا تو ضربت علیہم الذلة والمسکنة
وباؤا بغضب من الله ذلک بانہم کانوا یکفرون بایات الله کا ظہور ہوا **ف** پھر یہود
کے اوپر ستر فرقے ہوگئے تھے اشہر و اظہر فرق عنانیہ و عیسویہ و بوذعانیہ تھے انہمین مین سے موشکانیہ
و سامریہ ہین یہ چار فرق بڑے ہین انہمین سے اکثر فرقے نکلے اور سب کا اسبات پر اتفاق
ہے کہ توریت مین ایک پیغمبر کی بشارت بعد موسیٰ کے آئی ہے افتراق انکا اسلیے ہے کہ وہ
مبشر کون ہے کوئی ایک شخص معین ہے یا ایک سے زیادہ ہے مسیحا کا ذکر کیا ہے سوا اوسکے
آثار اسفار مین ظاہر ہین ایک کا نکلنا آخر زمانے مین بیان کیا ہے وہ ایک کوکب درخشان ہوگا
جسکے نور سے ساری زمین چمک اوٹھی گی یہ بھی متفق علیہ یہود ہے یہود اوسکے منتظر ہین **ف**
نصاریٰ اسبات مسیح عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہین وہ بیشک مبعوث تھے بعد موسیٰ علیہ السلام کے
اونکی بشارت توریت مین آئی ہے وہ صاحب آیات ظاہرہ و بینات زاہرہ تھے جیسے زندہ
کرنا مردون کا اچھا کرنا اندھے اور برص کا بلکہ نفس وجود و فطرت اونکی ایک آیت کاملہ تھی اونکے

مصدق ہین کیونکہ وہ بغیر نطفہ سابقہ کے پیدا ہوئے بغیر تعلیم سالف کے بول اوٹھے سارے انبیا
کو وحی چالیس برس کے بعد آئی اونکو مہد مین گویا کر دیا تیس برس کی عمر مین وحی بلاغ آئی تینتیس
سال تین ماہ تین دن تک اونکی دعوت رہی جب وہ آسمان پر مرتفع ہو گئے حواریین وغیرہم
کا اختلاف ہوا اور سارے اختلافات اوسکے راجع ہین طرف دو امر کے ایک کیفیت نزول
واتصال بوالدہٗ خود و تجسد کلمہ دوسرے کیفیت صعود و اتصال بملائکہ و توحد کلمہ پہر نصاریٰ بہتر
فرقے ہو گئے بڑے فرق اونکے تین ہین ملکانیہ نسطوریہ یعقوبیہ باقی فرقے انہین مین سے نکلے
ہین شہرستانی نے ان سب فرقون کا ذکر ملل ونحل مین کیا ہے اون احوال کی حکایت سے
ہمکو اس جگہ کچہ غرض نہین ہے **ف** وہ لوگ جو شبہ اہل کتاب ہین مجوس و مانویہ و اصحاب اثنین
ہین باقی اونکے سارے فرق کو دین اکبر ملت عظمی کہتے ہین اسلیے کہ دعوت انبیا کی بعد ابراہیم خلیل
علیہ السلام کے عام تہی مثل دعوت حلیلیہ کے اور جو قوت و شوکت و ملک و سیف ملت حنیفیہ
کو حاصل تہا وہ اونکو حاصل نہوا کیونکہ سارے ملوک عجم ملت ابراہیم علیہ السلام پر تہے اور ساری رعایا
بلاد کی زمانہ ہر پادشاہ مین ادیان ملوک پر تہی اون ملوک کے مرجع موبذ موبذان اعلم العلما اقدم
الحکما کہلاتے تہے سب پادشاہ اونہین کی رای پر چلتے تہے اونہین کیطرف رجوع لاتے تہے لوگ اونکی
ویسی ہی تعظیم کرتے تہے جیسی تعظیم ملقائی قت کی سلاطین کیا کرتے ہین اکثر دعوت بنی اسرائیل
کی بلاد شام و ماورا اوسکے مغرب مین تہی وہان سے سرایت اوسکی طرف بلاد عجم کے قلیل تہی
ف ابراہیم علیہ السلام کے زمانے مین سارے فرقے دو صنف تہے ایک صابئہ دوسرے
حنفا فرقہ اولی ستارہ پرست تہا دوسرے عبدہٗ اصنام یعنی بت پرست تہے ابراہیم علیہ السلام
مکلف تہے ساتہ شکست ان دونون مذہب کے دونون فرقون پر اور ساتہ تقریر ملت حنیفیہ
سمحہ سہلہ کے جو ملت کبری و شریعت عظمی تہی اسی کا نام دین قیم ہے سارے انبیا اولاد ابراہیم
علیہ السلام کی مقرر ملت حنیفیہ تہی بالخصوص ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ وہ اس قدر داد
مین نہایت قصوی کو پہونچ گئے اور سبب بازی لیگئے پہر افتراق ہو کر بہت سے فرق پر ہو گیا جنکا ذکر ملل ونحل

مین لکھا ہے اور اونکے مقالات ذکر کیے ہین جنمین کتاب لقطۃ العجلان مین امم عالم اور بعض فرق پر کلام کیا ہے اور اجمالاً کچھ حال حکماء یونان کا بھی لکھا ہے **ف** متاخرین فلاسفہ اسلام بہت ہین جیسے یعقوب بن حسن کندی حنین بن اسحق یحیی نحوی ابو فرج مفسر ابو سلیمان سجزی ابو سلیمان مقدسی ابی بکر ثابت بن قرہ ابی تمام یوسف بن محمد نیسابوری ابو زید احمد بن سہل بلخی ابو محارب حسن بن سہل قمی احمد بن طیب سرخسی طلحہ بن محمد نسفی ابو حامد احمد بن محمد اسفرائنی عیسی بن علی وزیر ابو علی بن احمد مسکویہ ابو زکریا یحیی بن عدی خمیری ابو الحسن عامری ابو نصر محمد بن محمد بن طرخان فارابی وغیرہم علامۂ قوم ابو علی حسین بن عبد اللہ بن سینا تھا یہ سب لوگ طریقۂ ارسطاطالیس پر اور اوسکے سارے مذہب مین چلتے تھے سوا چند کلمات کے جنمین منفرد تھے اور رای افلاطون اور حکماء متقدمین کے معتقد ابن سینا کا طریقہ چونکہ نزدیک جماعت کے ادق اور نظر اوسکی حقائق مین اغوص تھی اس لیے ملل نحل مین اوسکے طریقہ کو اوسکی کتب سے بطور ایجاز و اختصار نقل کیا ہے اسلیے کیونکہ کلام دوستوں مرام وہی ہے باقی لوگون کے طریقے کو نقل نہین کیا ہکو اس جگہ بیان مسائل سے کچھ غرض نہین ہے ہمین تو فقط اشارہ کرنا طرف فسید الاطراف کے مقصود ہے خصوصاً اس صورت مین کہ ائمۂ اسلام نے جیسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور حافظ ابن القیم وغیرہما ہین ابن سینا کو شیخ ملاحدہ اور مقلد نافہم حکماء قدماء ٹھیرایا ہے **ف** رہے حکماء ہند سو فیثاغورس حکیم یونانی کا ایک شخص قلانوس نام شاگرد تھا اوسنے حکیم مذکور سے حکمت سیکھی پھر کسی شہر ہند مین آکر اشاعت رای اوستاذ کی فرمائی برہمن ایک مرد جید الذہن ناقد البصر صائب الفکر تھا معرفت عوالم علویہ کا شوق رکھتا تھا اوسنے حکیم قلانوس سے حکمت اخذ کی اور استفادہ اوسکے علم کا کیا اور اوسکی صنعت سیکھی جب قلانوس مرگیا برہمن سردار سارے ہند کا بن بیٹھا لوگون کو تلطیف ابدان و تہذیب النفس مین رغبت دلائی وہ کہتا تھا جو کوئی شخص اپنے نفس کو مہذب کرے گا اور اس جہان سے جلد باہر نکل جائیگا اور اپنے بدن کو ہر طرح کے میل کچیل سے پاک کریگا اوسکو ہر شی ظاہر ہونے لگیگی اور وہ ہر غائب کو دیکھنے لگے گا اور ہر امر مقدور پر قادر ہو جانے گا اور

اسپر وہ لوگ مجبور و ملتزم وعاشق بنار ہے گا نہ ملول ہوگا نہ کلیل ہوسکو کوئی تکلیف وتعب ہوگا
جب اوسنے اون لوگونکو یہ نکتہ بتادیا اور حج متعہ سے احتجاج کیا تو وہ اجتہاد شدید کرنے لگے
لوگ ست سے فرقے مین محمد بن یوسف ہروی نے تاریخ ہند مین سارا حال حکماء ہند کا لکھا ہی
پہر بہت سی تاریخین ہند کی فارسی ترکی انگریزی اردو مین لکھی گئین اور یکی دنیا کا حال جسکو
امریکا کہتے ہین بیان کیا گیا تہوڑا سا حال ہند کا ہمنے بہی کتاب حج الکرامۃ مین لکھا ہی وباللہ
التوفیق وھو المستعان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم آج سولہوین تاریخ ماہ صفر
سنہ ۱۳۰۱ ہجری روز شنبہ کو یہ رسالہ قریب ایک ہفتہ مین بحمد تعالی تمام ہوا ماہ صفر کو لکھنا اوسکا شروع کیا تہا
مجکو امید ہے کہ اس اختصار و جامعیت وصفا بیان کے ساتہہ اردو مین بلکہ اور زبانون مین
بہی کوئی ایسا رسالہ نافع واسطے اہل اسلام کے اسوقت تک کسی شہر ہند مین میرے علم مین
لکہا نگیا ہوگا اگرچہ اصل رسالہ عربی جسکا یہ ترجمہ ہے یعنے حبیۃ الاکوان فی افتراق الامم علی
المذاہب والادیان مطبوع مطبع جوائب واقع بلد قسطنطنیہ جسکو اسلامبول بہی کہتے ہین میری
ہی تالیف ہی لیکن اس زمان آخر مین اکثر ہمتین پست ہین کسی کو شوق تحصیل لغت عرب کا
جو زبان ملت اسلامیہ ہے بالکل نہین ہے اور نہ کسیکو توجہ طرف علوم کے ہے اسواسطے ترجمہ
ہونا اوس رسالہ کا اردو زبان مین واسطے نفع اخوان زمان و ابناء دوران خصوصًا اپنی
اولاد و احفاد کے لیے مناسب معلوم ہوا کہ ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ کیونکہ حاصل ہونا اسقدر
علم اجمالی کا بہی جو کہ مطابق تحقیقات محققین سابقین و مدققین متاخرین کے ہے اور بعد
تصحیح کرنے ایک دفتر عظیم الشان کتب قدیمہ و اسلامیہ کے حاصل ہوسکتا ہے بشرطیکہ
وقت مساعدت کرے اور شوق حصول کمال بہی دامنگیر حال ہو اسوقت پر آشوب مین غنیمت

بارورہ ہے والحمد للہ اولا و آخرا
وصلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
آمین

تمت

فہرس رسائل اردو بترتیب حروف تہجا

نمبر	نام کتاب	علم کتاب	تعداد اجزا	سال طبع	بلدۂ طبع
۱	الاصوار بمسئلۃ الاستواء	عقائد	۱ج		
۲	الفیاح الحجۃ	فقہ	۲ج ۴ق		اگرہ
۳	ادامۃ السکر	در بیان صبر و شکر			〃
۴	بشارۃ الفساق	حدیث	۳ج		〃
۵	تمیمۃ الصبی	حدیث	۱ج ۳ق		
۶	ترجمان وہابیہ	تاریخ	۲ج ۴ق		اگرہ
۷	تقویۃ الایمان	حدیث	۵ج		〃
۸	ترجمان القرآن	تفسیر			
۹	خیرۃ الخیرہ	تذکرہ اولیاء			
۱۰	دعایۃ الایمان	توحید			
۱۱	زیادۃ الایمان	حدیث	۱ج ۳ق		اگرہ
۱۲	سعۃ المجال	در باب رزق و حلال و حرام			
۱۳	سبیل الرشاد	حدیث			اگرہ
۱۴	صلاح ذات البین	فقہ	۱ج ۳ ورق		〃
۱۵	صدق اللجا	حرز و دعا			〃
۱۶	طراز الخمرہ	فقہ	۳ج ۳ق		〃
۱۷	عاقبۃ المتقین	حدیث			〃
۱۸	غنیۃ القاری	حدیث	۱ج ۳ق		

نمبر	نام کتاب	علم کتاب	تعداد حجم	سال طبع	مقام طبع
۱۹	فتح المغیث	فقہ	اج ۱۳ق		بھوپال
۲	فتح الباب	عقائد			آگرہ
۲۱	قوارع الانسان	کبائر طبیہ			,,
۲۲	قواطع المستر	کبائر ظاہرہ			,,
۲۳	قضیۃ المقدور	برزخ			,,
۲۴	کشف الغمہ	۳۰۷ ورقہ			بھوپال
۲۵	مکارم الاخلاق	حدیث			,,
۲۶	محو الحوبہ	حدیث	۱ج ۷۰ق		آگرہ
۲۷	محاسن الاعمال	حدیث			,,
۲۸	وسیلۃ النجاۃ	حدیث	۱ج ۱۹ ورق		,,

تمت علی ید عبدہ ابی الطیب عفا اللہ عنہ حررہ

۲۹ جمادی الاولی سنہ ۱۳۰۲ ہجری قدسیہ

اللہم صل وسلم علی سیدنا محمد النبی الامی وآلہ عدد ما علمت وملاء ما علمت وزنۃ ما علمت

تمت

صحت نامہ رسالہ کشف الغمہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲	۲	بارزی	بارزی
۷	۱۶	اوراظہار	اوراظہار
۸	۳	کہ اونہون نے	اوراونہون
〃	۴	عارکی	عارسفے تاخیر کی ان
۹	۱	توبرت	تومرت
۲۲	۱	طلاق	نکاح
۲۵	۲	النقائس	النقائض
۳۸	۲	اتباع	یہ اتباع
۴۲	۹	رجعیہ	رجعیہ
〃	۱۰	متربصیہ	متربصیہ
۴۸	۱۲	سب	بہت
۵۰	۵	سہت	بہت
۵۸	۱	غلاۃ	غلاۃ
۶۰	۱۴	پییر	ہر
〃	〃	جو	تو
۶۳	۱۷	اجتہادہی	اجتہادی
۶۹	۲۰	سفاشں	سفارشں